تمام قارئین کو نیا سال مبارک

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

جنوری فروری ۲۰۰۶ء

استخارہ نمبر

اللہ تعالیٰ سے مشورہ کرنے کے حیرتناک طریقے
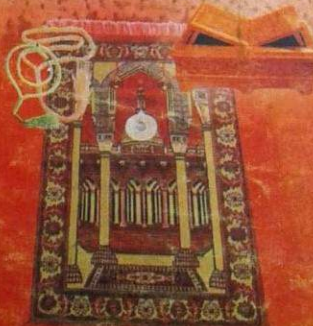
Rs.50/=

آہ............سید جلیل حسین میاں صاحبؒ

دانش عامری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد نمبر ۱۳

شمارہ نمبر ۲-۱

جنوری، فروری ۲۰۰۶ء

سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے

چار سو روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۰ روپے

اس شمارے کی قیمت ۵۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز

فون 223377(01336)

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق تنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:

(عمر الٰہی، راشد قیصر)

ہاشمی کمپیوٹر

محلہ ابوالمعالی، دیوبند

فون : 223377

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اظہار بےزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ 'طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Hasan Ahmed Siddiqui Shoaib Ofset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband U. P.

کیا اور

کہاں

حج کا موسم آگیا، دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی گھڑی آگئی، دیوانوں کے جوش جنون کے تازہ ہونے کا زمانہ آن لگا بچھڑے ہوؤں کے ملنے کا وقت آپہنچا، جن جن کے نصیب میں تھا وہ باوجود ہر طرح کی بے سروسامانی کے اپنے دور دراز وطن سے چل کر، سخت گرمی کے موسم میں طویل سفر کی کلفتیں اٹھا کر عرب کے تمتماتے ہوئے آفتاب، حجاز کی جھلسا دینے والی لو ریگستان کی تپتی ہوئی زمین کو برداشت کرتے، امیر و غریب، لاکھوں کی تعداد میں سب ایک ہی قسم کا لباس پہنے، سب ایک ہی چادر اوڑھے اور ایک ہی تہمد باندھے اپنے ایک ہی پیارے کی یاد میں اپنے ایک ہی دلارے کی دھن میں اسی کا نام جپتے، اسی کی بڑائی پکارتے، سعی و طواف، حج و زیارت میں مشغول ہیں۔ آپ کا شمار اگر اب کے سال کے ان خوش نصیبوں میں نہیں تو کیا خدانخواستہ آپ کے دل میں بھی اس کے لئے کوئی طلب اور تڑپ، کوئی ذوق و شوق، کوئی جذبہ و ولولہ موجود نہیں۔؟

اگر طلب صادق رکھنے کے باوجود اب کے سال حاضری کی سعادت آپ نہ حاصل کر سکے تو زیادہ غم نہ کیجئے۔ کم از کم اپنی بستی میں تو اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے رب کعبہ کے آگے اپنا سر بہرحال جھکا ہی سکتے ہیں۔ اور اپنے مکان پر رہ کر لامکان کے مکیں کی بڑائیاں تو شب و روز پکار ہی سکتے ہیں۔ خانہ کعبہ کا معمار اول دنیا کا پکا اور بڑا موحد، پروردگار عالم کا دوست، آپ ہی جیسا انسان تھا۔ اس کی بڑی قربانی کی یاد منانے کو آج ساری دنیائے اسلام قربانیاں کر رہی ہے۔ جس خدائے توانا و برتر نے اس کی قربانی کو یہ حسن قبول عطا فرمایا، کیا وہ آپ کی قربانی کو قبول نہ کرے گا؟ لیکن خود آپ بھی کبھی اپنی قربانی کو مقبول کرانے کی کوشش فرماتے ہیں؟ کیا قربانی محض ایک بے حقیقت رسم ہے، جو محض چند روپے کے خرچ سے ایک جانور خرید کر ذبح کر دینے سے پوری طرح ادا ہو جاتی ہے؟ کیا اللہ کے دوست کی قربانی اسی مرتبہ اور اسی درجہ کی تھی۔؟

''میری زندگی اور میری موت، سب کچھ پروردگار عالم ہی کے لئے ہے'' یہ اس کا قول تھا۔ اپنی پیاری اولاد کو خدا کی راہ میں چھری کے نیچے لے آنا، یہ اس کا عمل تھا۔ آپ کا عمل اس عمل سے کوئی مناسبت رکھتا ہے؟ ایک مسلم وہ تھا، جو اولاد کے حلق پر چھری پھیر رہا تھا، ایک مسلم آپ ہیں، کہ جب آپ سے کہا جاتا ہے کہ اپنی اولاد کو بجائے فرنگی قالب میں ڈھالنے کے، خدمت دین کے لئے تیار کیجئے تو آپ ایسی تجویزوں کو تمسخر کے قابل سمجھتے ہیں؟ پھر آپ کو کوئی حق ہے کہ آپ بھی اپنی قربانیوں کے مقبول ہونے کی کوئی توقع قائم کر سکیں؟ قربانی کا موسم تو خاص ایثار و تحمل، بے نفسی و بے لوثی، خدمت و خلوص کے جذبات کی ترقی و بالیدگی کا زمانہ ہونا چاہئے لیکن پھر یہ کیا ہے کہ اپنے وطنی بھائیوں کی نادانیوں کے جواب میں آپ بھی نادان بن جاتے ہیں اور ان کی ضد کا جواب اپنی ضد سے دینے لگتے ہیں؟ دین کے اہم مقصدوں اور امت اسلامیہ کی وسیع مصلحتوں کے لئے تو آپ کو بڑی سے بڑی قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہئے، فوری انتقامی جذبات کی قربانی، تو بہت ہی ہلکی قربانی ہے، کیا خدانخواستہ آپ اتنی ہلکی قربانی کیلئے بھی آمادہ نہیں۔؟

آہ! حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحبؒ

چند ماہ پہلے طلسماتی دنیا کے نگرانِ اعلیٰ جناب عمر فاروق عثمانی ہم سب کو داغِ مفارقت دے گئے تھے۔ ان کے گزر جانے کا غم ابھی تر و تازہ ہی تھا۔ ان کے جدا ہونے کی وجہ سے ہماری آنکھوں سے جو آنسو جاری ہوئے تھے ان کی نمی ابھی پوری طرح خشک بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ ادارہ طلسماتی دنیا کو ایک اور حادثے اور صدمے سے دوچار ہونا پڑا۔ ۱۸ر دسمبر ۲۰۰۵ء بروز اتوار کو طلسماتی دنیا کے سرپرست اعلیٰ ولی کامل عارف باللہ حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب عرف حضرت جی اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

چند ماہ قبل ان سے ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا تھا کہ بہت مصروف ہوگئے ہو۔ سفر بھی بہت کرنے لگے ہو لیکن میرے جنازے میں تو شریک ہو جاؤ گے نا؟ دراصل حضرت جی سے میرا ذہنی، روحانی اور قلبی تعلق تھا اتنا کہ ان کا دل میرے سینے میں دھڑکتا تھا۔ ان کے خیالات، جذبات اور احساسات کو میں اپنی رگ رگ میں خون کی طرح دوڑتا ہوا محسوس کرتا تھا۔ بس میری روحانی تعلیم و تربیت کا سنگِ بنیاد تھے۔ زندگی کے کسی بھی لمحے میں میں نے ایسا گناہ نہیں کیا کہ میں ان کی یادوں سے اور ان کے تصورات سے غافل رہا ہوں لیکن چند سالوں سے یہ ہوگیا تھا کہ بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے ہفتوں اور مہینوں ان سے ملاقات نہیں ہو پاتی تھی۔ اسی بات کے پیش نظر جو ایک طرح سے میری کوتاہی تھی حضرت جی نے ارشاد فرمایا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس دنیا سے روانہ ہو جاؤں اور تم مجھے کاندھا بھی نہ دے سکو اور ایسا ہی ہوا۔ وہ چوں کہ ولایت کے اعلیٰ مقام پر تھے اور ان کی زبان پر اولیاء کرام کی طرح حق جاری ہوتا تھا۔ وہ اس دیار فانی سے رخصت ہوئے تو راقم الحروف دیوبند میں نہیں تھا۔ جب مجھے ان کی روانگی کی اطلاع ملی تو نہ پوچھئے دل و دماغ پر کیا گزری۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے دل کی دنیا اجڑ گئی ہو اور جیسے ہر طرف رنج و غم کے اندھیرے بکھر گئے ہوں۔ ایسا ہی صدمہ جس کی کسک میں ۲۳ سال گزر جانے کے بعد آج تک اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں، اس وقت ہوا تھا جب ۱۷ر جولائی بروز اتوار کو حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ ان کی جدائی پر بھی مجھے اپنی دنیا تاریک ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ حضرت جی کے گزر جانے پر حضرت قاری طیب صاحب کی جدائی کا غم بھی تازہ ہوگیا۔ بلکہ وہ سب زخم ہرے بھرے ہوگئے جو وقتاً فوقتاً دامن زندگی کو مختلف ہستیوں کے جدا ہو جانے پر ملے تھے۔ اور ان میں میرے اپنے ماں باپ کی جدائی کا غم بھی شامل تھا۔ موت سے مفر ممکن نہیں۔ موت شاید اس دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔ یہ زندگی سے بھی بڑی حقیقت ہے اور یہ حقیقت اس دنیا میں روزانہ دیکھنے کو ملتی ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب موت کا نظارہ نہ ہوتا ہو۔ تقریباً روزانہ ہی انسانوں کے جنازے قبرستان کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن کچھ لوگوں کی وفات ساری کائنات کو جھنجوڑ کر رکھ دیتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ایک فرد واحد کی موت نے سب ہی کو ختم کر کے رکھ دیا ہے اور سب ہی اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں اور شاید اسی وجہ سے فرمایا گیا ہے **موت العالِم موت العالَم** کہ ایک عالم کی موت سے ایک کائنات مرجاتی ہے۔ ایک دنیا پر موت کے بادل منڈلانے لگتے ہیں۔ حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب کی وفات بھی درحقیقت ایک دنیا کی وفات ہے اور ایک عالم کے ختم ہو جانے کے مترادف ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ موت کا غم ہم اہل دنیا ہی کو ہوتا ہے۔ رخصت ہونے والا اگر ولی ہے۔ اگر وہ اللہ کا محبوب بندہ ہو تو درحقیقت اپنے اصلی ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے۔ بقول شاعر

لوگ کہتے ہیں کہ مظہر مرگیا
اور مظہر در حقیقت گھر گیا

اور اللہ کے ایسے بندے جب اس جہان فانی سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کی زبان پر یہ شعر تھرکنے لگتا ہے۔

دل کو سکون روح کو آرام آگیا
موت آگئی کہ یار کا پیغام آگیا

جس وقت ایسے لوگوں کی جدائی میں سارا عالم آنسو بہا رہا ہوتا ہے۔ جب کسی کے رخصت ہونے پر ہر وقت چہچہانے والے پرندے بھی سوگوار ہو جاتے ہیں۔ جب کائنات کے گوشے گوشے میں صفِ ماتم بچھ جاتی ہے اس وقت ایسے لوگ پوری طرح مطمئن ہوتے ہیں کیوں کہ موت انہیں ان کے محبوب حقیقی سے ملا دیتی ہے۔

۱۸ر دسمبر کو ظہر کے بعد ہی سے آپ کی طبیعت گرنے لگی تھی۔ رات کو تقریباً دس بجے آپ پر غشی طاری ہوگئی لیکن آپ کی زبان پر کلمہ

طیبہ جاری تھا۔ کلمہ پڑھتے پڑھتے آپ خاموش ہوگئے۔ جب ہونٹوں کی حرکت بند ہوگئی تو لوگ سمجھے کہ آنکھ لگ گئی ہے درحقیقت آپ دنیا سے رخصت ہوگئے تھے۔

رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے ایسا مقام کہ جس پر فرشتے بھی رشک کریں اوران کے تمام پس ماندگان کو جس میں میں خود بھی شامل ہوں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

حضرت مولانا جلیل حسین میاں کی پیدائش ۱۱ر ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ کو ہوئی تھی اور وفات ۱۵ر ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ کو ہوئی۔ اس حساب سے مرحوم نے ۸۱ سال کی عمر پائی۔

قارئین واقف ہیں کہ اس سال کی شروعات جنوری ۲۰۰۵ء میں ہم نے ''روحانی تقویم'' میں اس بات کی پیشین گوئی کی تھی کہ کوئی عظیم ہستی اس سال اس دنیا سے رخصت ہوگی۔ ایک طویل عرصے سے مرحوم علیل تھے، شوگر نے انہیں ہلا کر رکھ دیا تھا، ان پر کئی بار فالج کا حملہ بھی ہوا لیکن ان کے جسم کے تمام اعضاء صحیح سلامت رہے اور زندگی کے آخری سانس تک ان کے ہوش وحواس پوری طرح قائم رہے اوران کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وہی نمازیں، وہی ذکروفکر، وہی مہمان نوازی اور وہی اللہ کے بندوں کی غم گساری۔ بس یہ ہوا کہ چند دن پہلے سے وہ کچھ کھوئے کھوئے نظر آرہے تھے۔ شاید انہیں اپنی روانگی کا احساس ہوگیا تھا۔ عجیب ہوتے ہیں یہ اللہ والے بھی۔ یہ اپنی موت پر مطمئن ہوتے ہیں لیکن اپنے پس ماندگان کے غم اور تڑپ کا انہیں احساس ہوتا ہے۔ یہ جانتے ہیں کہ موت آئے گی تو چاہنے والوں کی آنکھوں سے آنسو ابل پڑیں گے اور گھر گھر میں درد وغم کی لہر دوڑ جائے گی۔ شاید اس لئے وہ اداس اور افسردہ تھے ورنہ انہیں اپنے محبوب حقیقی سے ملنے کا جو شوق ہوگا اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو دارالعلوم دیوبند کے مفتی۔ مفتی عزیز الرحمٰن نے اپنی گود میں لے کر ان کے دونوں کانوں میں اذان واقامت پڑھی اور چھوارہ چبا کر حضرت کی زبان سے لگایا۔ شروع میں آپ کا نام منظور الحسن رکھا گیا جو بعد میں جلیل حسین میں تبدیل ہوگیا لیکن زندگی بھر آپ ''حضرت جی'' کے نام سے مشہور رہے اور کچھ لوگ آپ کو میاں صاحب بھی کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ کی رسم بسم اللہ تیرہویں صدی کے بزرگ اور دیوبند کی عظیم ترین ہستی حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحبؒ کی معرفت ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم ایک مقامی مدرسے میں ہوئی اس کے بعد ۱۳۵۵ھ میں باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوا۔

آپ کے تعلیمی ساتھیوں میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے صاحب زادے خطیب العصر حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب مہتمم دارالعلوم (وقف) دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے صاحب زادے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند اور طلسماتی دنیا کے نگرانِ اعلیٰ عالی جناب عمر فاروق عثمانی برادر زادہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ شامل تھے۔ ان کے علاوہ حضرت مفتی شفیعؒ کے صاحب زادے ذکی عثمانی صاحب اور مولانا ظہور عثمانی صاحب کے صاحب زادے عبدالرشید صاحب بھی شریک درس رہے۔

آپ نے ۱۳۶۷ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے کچھ عرصے تک دارالعلوم دیوبند میں اپنی اعلیٰ خدمات پیش کیں۔ اس کے بعد مختلف مدارس میں درس وتدریس کی خدمات انجام دینے کے بعد آپ اللہ کے بندوں کی روحانی خدمات میں مصروف ہوگئے اور زندگی کے آخری سانس تک آپ ذکروفکر اور لوگوں کی روحانی تربیت میں مشغول رہے۔

حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب کی شادی ۱۹۴۷ء میں ہوئی تھی۔ اللہ نے آپ کو ۳ بیٹیاں اور ۲ بیٹے عطا کئے۔ بڑے بیٹے کا نام سید عقیل حسین ہے۔ یہ صاحب زادے عوامی خدمات کی سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ ان ہی کو حضرت مرحوم نے خانقاہ اویسیہ امدادیہ اصغریہ کا جانشین مقرر کیا۔ دوسرے بیٹے کا نام سید محمد میاں ہے۔ ان کو حضرت مرحوم نے عملیاتی مطب کی گدی سونپی اور خاص طور پر ان کی تربیت فرمائی۔ یہ دونوں ہی صاحب زادے یکسوئی کے ساتھ اپنے معمولات میں مشغول ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مرحوم کی ۳ صاحب زادیاں بھی ہیں۔ شاہدہ، راشدہ اور زاہدہ۔ ان کی شادیاں ہوچکی ہیں اور یہ اپنے اپنے گھروں میں مطمئن اور آسودہ زندگی گزار رہی ہیں۔ حضرت مرحوم کے نواسوں اور پوتوں کی تعداد خاصی ہے اور اس کے علاوہ ان کے بھائی بھی بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ حضرت مولانا سید خلیل حسین میاں صاحب اور ڈاکٹر جمیل حسین میاں صاحب حضرت مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان دونوں بھائیوں کی دینی اور تبلیغی خدمات سے دیوبند کے عوام وخواص واقف ہیں۔ گویا کہ حضرت مرحوم نے ایک بھرا خاندان چھوڑا ہے۔ ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین ان کے دینی اور دنیاوی معیار کو ہمیشہ باقی رکھے۔ یہ لوگ دراصل خاندانِ سادات کی جیتی جاگتی نشانیاں ہیں اور ان کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔

حضرت مرحوم اپنی زندگی میں متعدد مرتبہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ایک عرصہ تک ماہِ مبارک میں عمرہ کرنے کا سلسلہ جاری رہا لیکن جب صحت متاثر ہوگئی تو آپ نے اس سلسلے کو موقوف کردیا لیکن حضرت مرحوم ان لوگوں میں سے تھے جن کے جسم کہیں بھی ہوں لیکن

جن کی روحیں مکے اور مدینے میں ہی مقیم رہتی ہیں اور جنہیں دیدارِ حرم اور دیدارِ گنبدِ خضریٰ کے بغیر چین نہیں ملتا۔

حضرت مرحوم نے بنگلہ دیش، پاکستان، انگلینڈ، امریکہ وغیرہ کے اسفار کئے۔ ان کے سفر دین کی تبلیغ کے لئے ہوا کرتے تھے۔ ان کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہے اوران کے خلفاء کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کی جیب میں صرف ۳ر روپے تھے۔ گویا کہ نقد رقم کے اعتبار سے یہی ان کا ترکہ تھا۔ یہ بات ان تمام پیروں اور سجادہ نشینوں کے لئے قابل عبرت ہے جو اپنے مرنے کے بعد لاکھوں کی جائیدادیں چھوڑ کر جاتے ہیں اور لاکھوں کی رقم ان کے پس ماندگان کے لئے فتنہ بن کر رہ جاتی ہے۔

دیوبند کے بزرگوں میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے پاس سے صرف ۷۵ روپے برآمد ہوئے تھے جو کفن دفن کے لئے ناکافی تھے۔ ایسے ہی لوگ اس دنیا کے لئے رہنما بننے کے قابل تھے ان ہی بزرگوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اصل سرمایہ وہ ہے جو انسان کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔ اصل سرمایہ وہ نہیں ہے جو مرتے وقت انسان دنیا میں چھوڑتا ہے۔

حضرت مولانا سید جلیل حسین صاحبؒ کی وفات ۱۸ر دسمبر کی شب میں ہوئی ۱۹ر تاریخ کو آپ کا جنازہ دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا قاری محمد عثمان صاحب نے احاطۂ مولسری میں پڑھانے کے بعد ۱۹ر ہی تاریخ میں آپ اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو راقم الحروف سے خصوصی عقیدت تھی اور حضرت بھی راقم الحروف پر خاص قسم کی شفقت فرماتے تھے۔ ان کی عنایات، ان کی توجہات اور ان کی نوازشات کی برکت ہے کہ طلسماتی دنیا سارے عالم میں مقبول ہے اور آج ساری دنیا اس رسالے کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ میں حضرت مرحوم اور اپنے تعلق سے یہ شعر نقل کروں گا۔

میرا کمال ربط بس اتنا ہے دوستو
وہ مجھ پہ چھا گئے میں زمانے پہ چھا گیا

آج وہ جب دنیا میں نہیں ہیں پس میں اور میرے ادارے کے تمام افراد ان کی کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہیں اوران کے لئے رب العالمین کی بارگاہ میں اپنا دامن پھیلا کر یہ دعا کرتے ہیں کہ بارالٰہ! تو اس کائنات کو ''حضرت جی'' کا نعم البدل عطا فرما اوران کی خدمات کو قبول فرما کر ان کو اس مقام اعلیٰ پر ممکن فرما جس کے وہ صحیح حق دار تھے۔ اَللّٰھُمَّ آمین بجاہِ سید المرسلین۔

ایک اور چراغ گل ہوا

ماہ دسمبر میں ایک اور باوقار شخصیت کا انتقال ہوا۔ دنیا انہیں پی۔ ایم سعید کے نام سے جانتی تھی۔ وہ کانگریس پارٹی کے ایک معتمد اور باوقار لیڈر رہے۔ انہیں پارلیمنٹ میں عزت واحترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کی خصوصیت یہ تھی کہ ان کی پارٹی کے مخالفین بھی انہیں عزیز رکھتے تھے اور ان کی شرافت وعظمت کے قائل تھے۔ وہ تقریباً ۵ مرتبہ پارلیمنٹ کے لئے منتخب ہوئے اور ان کی دیانت داری اور نیک نامی کی وجہ سے کانگریس پارٹی نے انہیں کئی مرتبہ وزارت عطا کی۔ ۱۹۷۹ء میں وہ وزیر مملکت، محکمۂ کوئلہ ومعدنیات رہے۔ ۱۹۹۳ء میں وہ وزیر مملکت برائے داخلہ پالیسی رہے۔ ۱۹۹۶ء میں وہ وزیر اطلاعات ونشریات رہے۔ راقم الحروف کی دعوت پر ۱۹۹۶ء میں وہ دیوبند تشریف لائے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کانگریسی لیڈروں کا استقبال ہر جگہ کالی جھنڈیوں سے ہوا کرتا تھا لیکن دیوبند میں ان کی آمد پر لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا اوران کا شاندار استقبال ہوا۔ وہ ہندوستانی لیڈروں کی طرح جھوٹ اور دغابازی کی سیاست کے قائل نہ تھے۔ وہ سچ مچ کے مسلمان تھے اس لئے وہ اللہ کی عبادت کے ساتھ معاملات پر بھی دھیان دیتے تھے اور اللہ کے بندوں کی مدد کر کے اپنے دل میں روحانی خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ ہم نے انہیں جھوٹ اور غیبت سے ہمیشہ کوسوں دور دیکھا۔ ان کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۶۵ء میں ہوا۔ ۱۹۶۵ء سے ۲۰۰۵ء تک ۴۰ سال کے طویل عرصے میں ان کی سیاست بے داغ رہی۔ چند مہینوں سے وہ علیل چل رہے تھے اور نہیں کینسر جیسے موذی مرض نے گھیر لیا تھا۔ کچھ عرصہ تک وہ اس موذی مرض کا مقابلہ بہت خاموشی کے ساتھ کرتے رہے لیکن ۱۸ر دسمبر ۲۰۰۵ء کو کینسر نے انہیں شکست دیدی اور جنوبی کوریا کی راجدھانی سیول میں ان کی وفات ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پی۔ ایم سعید نے ایک بیٹا اور سات بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اوران کے سبھی پس ماندگان کو صبر جمیل کی دولت عطا کرے۔ ان کی وفات سے سیاست کی دنیا میں جو خلا پیدا ہوگیا ہے اس کا پُر ہونا تقریباً ناممکن ہے کیوں کہ ایسے سیاست داں اب کہاں سے آئیں گے جو ملک وملت کے لئے بے غرض خدمات کے لئے خود کو میدان سیاست میں مصروف رکھتے ہوں۔ پی۔ ایم۔ سعید کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا اور آنے والی نسلیں بھی ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہوں گی۔ ادارہ طلسماتی دنیا اُن کے سبھی چاہنے والوں سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

مختلف پھولوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سلیمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"کسی اجنبی مسکین کو اللہ کے لئے کچھ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے کسی عزیز واقارب کو اللہ کے لئے کچھ دینے میں دو نیکیاں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ ہے دوسرے یہ کہ وہ صلۂ رحمی ہے۔" (مسلم)

اقوال زریں

- یہاں نہ کچھ کھونا ہے نہ پانا ہے۔ یہاں تو صرف آنا اور جانا ہے۔ دکھ کس بات کا؟
- موسم بدلنے کا وقت آجائے تو خود وقت کا موسم بدل جاتا ہے۔
- کل کے دعوے آج کی معذرت بن جاتے ہیں۔
- کبھی کبھی نیکی اس طرح آتی ہے جیسے بارش۔
- محنت ہمارے ہاتھ میں ہے اور نصیب اللہ کے ہاتھ میں۔ ہمیں اسی سے کام لینا ہے جو ہمارے ہاتھ میں ہے۔

موتی مالا

- کسی سے نیکی کرتے وقت بدلہ لینے کی توقع مت رکھو کیونکہ اچھائی کا بدلہ انسان نہیں اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔
- ماضی کو بھولنے والا شخص سب سے پہلے اپنے دوست سے بے وفائی کرتا ہے۔ کیونکہ اسے دوست حال اور مستقبل میں نہیں بلکہ ماضی میں ملتے ہیں۔
- غلطی مان لینا فراخدلی کی نشانی ہے۔
- عقل مند وہ ہوتا ہے جو وقت کے مطابق باتیں کرے۔

جواہر پارے

- زندگی کا مقصد ذمہ داری ہے اور سب سے بڑی ذمہ داری اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہے۔
- کسی دوسرے سے کیا ہوا وعدہ ٹوٹ جاتا ہے مگر اپنے دل سے کیا ہوا وعدہ کبھی نہیں ٹوٹتا۔
- لوگ بھی اصول پرست ہوتے ہیں لیکن اپنے اپنے رنگ کے۔
- محبت اور جنگ یعنی محبت اور نفرت دونوں شدت کے جذبے ہیں۔ ان میں ایک لمحے کے لئے نظر اپنے پر نہیں آتی۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا

- اس کی ہمت پر قربان جو نیک کام اخلاص سے کرتا ہے۔
- حریص آدمی ساری دنیا لے کر بھی بھوکا ہے اور قانع ایک روٹی سے بھی پیٹ بھر سکتا ہے۔
- جو نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننے کا شوق رکھتا ہے۔
- بخیل آدمی کی دولت اس وقت زمین سے نکلتی ہے جب وہ زمین کے نیچے چلا جاتا ہے۔

نیکی

- نیکی کرنے کے بعد اس کے اجر کی توقع انسان سے مت کرو کیونکہ اس کا اجر تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

- نیکی وہ ساز ہے، جس کی کوئی آواز نہیں ہوتی۔
- نیکی ایک ایسا بیج ہے۔ جس کا درخت سدابہار ہوتا ہے۔
- نیکی وہ راستہ ہے، جس پر انسانیت اپنے قدم جماتی ہے۔
- نیکی وہ پھول ہے، جو کبھی نہیں مرجھاتا۔

قیامت کی نشانی

- مسلمانوں میں جھوٹ بولنے کی عادت عام ہوگی۔
- مسلمان مال دار ہوں گے مگر ان میں دین دار بہت کم ہوں گے۔
- مسلمان تعداد کے اعتبار سے بہت کثرت سے ہوں گے مگر اکثر بے جان ہوں گے۔
- لڑکوں کی پیدائش کم ہوگی، لڑکیاں کثرت سے پیدا ہوں گی۔
- شراب نوشی اور زنا کاری کثرت سے ہوں گی۔
- علم دین سے رغبت کم ہوگی، کنجوسی عام ہوگی۔
- دین کے راستے میں کوئی خرچ کرنا نہیں چاہے گا۔
- قتل کی وارداتیں بہت کثرت سے ہوں گی۔
- شراب کا نام بدل کر حلال کہا جانے لگے گا۔
- سود خوری عام ہوگی۔
- دولت وشہرت کی ہوس ہوگی۔
- حلال اور حرام کی تمیز مٹ جائے گی۔

عورت

- عورت...... اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔
- عورت...... دنیا کی آبادکاری اور دین داری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔
- عورت...... مرد کے دل کا سکون، روح کی راحت، ذہن کا اطمینان، بدن کا چین ہے۔
- عورت...... دنیا کے خوبصورت چہرے کی ایک آنکھ ہے اگر عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کانی ہوتی۔
- عورت...... آدم علیہ السلام و حضرت حوا کے سوا تمام مسلمانوں کی ماں ہے۔ اس لئے وہ سب کیلئے قابل احترام ہے۔
- عورت...... کا وجود انسانی تمدن کیلئے بے حد ضروری ہے، اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔
- عورت...... بچپن میں بھائی بہن سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے اور ماں بن کر اولاد سے محبت کرتی ہے۔

ایمان کی روشنی

- بندہ جب شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اور دیتا ہے۔
- دین کے خلاف کوئی بات ہو تو اس کے خلاف آپ کو غصہ آنا چاہئے۔ باقی آپ کو غصہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔
- ہمیشہ ہر مسلمان کے لئے بھلائی چاہنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ آپ کے ساتھ برائی بھی کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ ہمیشہ بھلائی ہی کریں۔
- وہ مسلمان ہی کیا جو مشکلات کا مقابلہ نہ کرے۔
- ہر انسان دوسرے انسان کی ضرورت کا خیال رکھے تو عقائد کا

تضاد ختم ہو۔

● بدآدمی بدی نہ کرے تب بھی بد ہے اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے۔

● اگر حال محفوظ ہوجائے تو سارا مستقبل محفوظ ہے۔

● بڑے بڑوں کی بڑی بڑی خدمت کرنے کی بجائے، چھوٹے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورت پوری کرنی چاہئے۔

● اندیشہ امید سے ٹلتا ہے۔ امید، رحمت پر ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

زاویۂ نگاہ

● انسان کے کمال کی نشانی یہ ہے کہ اگر وہ پہاڑ کو چلنے کا حکم دے تو وہ چل پڑے۔

● ایسے فائدے سے درگزر کرو، جو دوسروں کے نقصان کا باعث بنے۔

● موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

● نیک عمل وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز ہوکر کیا جائے۔

● محبت ان سے رکھو جو نیکی کر کے فراموش کردیں۔

● دماغ کی نشوونما علم حاصل کرنے سے ہوتی ہے۔

● جس جگہ پر اچھی باتوں کی قدر نہ ہو وہاں چپ رہنا بہتر ہے۔

● ترقی کا زینہ چڑھتے ہوئے لوگوں سے اچھے سلوک کرو نیچے اترتے ہوئے تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔

حضرت عائشہؓ کے اقوال

● مہمان کے لئے خرچ کرنا اسراف نہیں۔

● خیر یہی ہے کہ شر سے باز آ۔

● حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہوجائے، باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔

● بہترین خصلت زبان کی حفاظت ہے۔

● شکم سیری بیماری کی جڑ اور پرہیز ساری بیماری کا علاج ہے۔

رشتوں کے آئینے میں

● ماں...... نرم اور گداز ہوا کا جھونکا۔

● باپ...... شفقت اور محبت کا دریا۔

● بھائی...... بہنوں کے لئے تحفظ کا نشان۔

● بہن...... ایثار اور چاہت کا پیکر۔

● بیٹا...... والدین کی آرزوؤں کا مرکز۔

● استاد...... قابل احترام، ہدایت دینے کا ذریعہ۔

● شاگرد...... ایک پیاسا سیکھنے کا طالب۔

● سب سے بڑی خیانت قوم کے ساتھ غداری ہے۔

● جھگڑا بڑھنے سے پہلے اس سے الگ ہوجاؤ۔

● اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے۔ ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہئے۔

● زندگی میں مایوسی سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت نہیں۔ اس سے بچو۔

اقوال عبرت

● گڑھوں میں اندھیرے جلدی پھیلتے ہیں جب کہ پربتوں پر سورج سب سے پہلے طلوع اور سب سے آخر میں غروب ہوتا ہے۔

● کسی کو اتنا تنگ مت کیجئے کہ وہ جواباً آپ کو تنگ کرنا شروع کردے۔

● محبتیں چھینی یا وصول نہیں کی جاتیں، رویوں سے کشید کی جاتی ہیں۔

● آپ جنہیں بے وقوف سمجھ رہے ہوتے ہیں دراصل وہ آپ کی حرکتیں نظرانداز کررہے ہوتے ہیں۔

● حیرت ہے اس بات پر کہ جو لوگ ہم سے اخلاقیات کا تقاضا کررہے ہوتے ہیں وہ اس اصطلاح کے مفہوم سے خود قطعی نابلد ہوتے ہیں۔

● سارا دن ہجوم، شور، دنیا اور کارجہاں کے رہے مگر رات آپ کے لئے آئینے کی طرح شفاف ہونی چاہئے کہ جس پر آپ کی پسند کے علاوہ کوئی عکس نہ ابھرے۔

زندگی

● زندگی نام ہے محبت کا۔

● زندگی نام ہے دوسروں کی خدمت کا۔

● زندگی نام ہے اپنے مالک کی وفاداری کا۔

● زندگی نام ہے دوسروں کے لئے زندہ رہنے کا۔

عظیم لوگ، عظیم باتیں

● موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تو بھی قیمتی ہے اور گرد اگر آسمان پر بھی چڑھ جائے تو بے قیمت۔ (شیخ سعدیؒ)

● وہ تو اچھا ہوا بلی کے پر نہیں ہوتے۔ ورنہ اس دنیا میں چڑیوں کی نسل مٹ جاتی۔ (شیخ سعدیؒ)

● خوشامد کرنے والا اور اس کو سن کر خوش ہونے والا دونوں کمینے ہیں اور ایک دوسرے کو دھوکا دیتے ہیں۔ (شیکسپیئر)

● دوسروں کی خوشی اپنے زخموں کو تازہ کرتی ہے اور غم اپنے غموں کو ہلکا کرتا ہے۔ (فرینکلن)

● کامیابی کے دو اہم زینے "لگن" اور خود اعتمادی ہیں۔ (ہٹلر)

● اکثر کامیاب لوگوں کی شادی میں کامیابی نہیں ہوتی۔ (پال گیٹی)

توبہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص بے حد گنہ گار تھا۔ اسے توبہ کا خیال آیا۔ لوگوں سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ فلاں عابد کے پاس جاؤ۔ اس نے عابد سے کہا کہ ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ عابد نے کہا اس کی توبہ قبول نہیں ہوسکتی۔ اس شخص نے عابد کو بھی قتل کردیا۔ اب مقتولوں کی تعداد پوری سو ہوگئی۔ لوگوں نے اسے مشورہ دیا کہ فلاں شخص کے پاس جاؤ کہ وہ بلند مرتبہ ہے۔ دوسرے عابد نے کہا کہ اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے بشرطیکہ یہ جگہ چھوڑ دو کہ تمہارے لئے فتنہ وفساد کی جگہ ہے، وہ شخص جگہ چھوڑ کر کہیں اور جارہا تھا کہ راستے میں اس کا انتقال ہوگیا۔ اب اس کے مرنے پر رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہوگیا۔ رحمت کا فرشتہ اسے جنت کی طرف اور عذاب کا فرشتہ دوزخ کی طرف لے جانے پر مصر تھا۔ حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ زمین کی پیمائش کیوں نہیں کرلیتے، زمین ناپی گئی تو پتہ چلا کہ صالحین کی طرف اس کا فاصلہ ایک بالشت زیادہ تھا رحمت کے فرشتے اسے جنت میں لے گئے۔ اس نے سچے دل سے توبہ کی تھی پس قبول ہوئی۔

معتبر اقوال

● اچھی صورت کے مقابلے میں اچھی سیرت کا مرتبہ بلند ہے۔

● نیک اولاد جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔

● وہ کبھی محتاج نہ ہوا جس نے میانہ روی اختیار کی۔

● گناہ پراسرار انسان کی ہلاکت کا موجب ہے۔

● توبہ کرنا آسان، لیکن گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔

منتخب اشعار

ایک مدت سے مری ماں نہیں سوئی یارو
میں نے ایک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

●

قتل میں میرے وہ بھی شامل تھے
جن سے میرا لہو کا رشتہ ہے

●

اس کو پڑھوگے تو مجھ کو بھی سمجھ جاؤگے تم
میں کتابِ درد ہوں اور زندگی تفسیر ہے

●

درد پر بھی پیار آیا چوٹ بھی اچھی لگی
آج پہلی بار مجھ کو زندگی اچھی لگی

●

وقت کے پاس نہ آنکھیں ہیں نہ احساس نہ دل
اپنے چہرے پہ کوئی دردنہ تحریر کرو

●●

لڑکی بہت امیر تھی۔ اسے چاہنے والا نوجوان غریب لیکن دیانت دار اور راست گو تھا۔ لڑکی اسے پسند ضرور کرتی تھی لیکن اس سے زیادہ اس کے دل میں لڑکے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ وہ اس سے شادی کے لئے تیار نہیں تھی لڑکا بھی اس حقیقت سے آگاہ تھا۔ ایک روز وہ معمول سے کچھ زیادہ ہی اداس نظر آرہا تھا۔

''تم ایک دولت مند باپ کی اکلوتی بیٹی ہو۔'' لڑکے نے بات شروع کی۔

''ہاں......'' لڑکی نے تسلیم کیا۔ ''میں اپنے والد کی دولت اور جائداد کی اکلوتی وارث ہوں جس کی کل مالیت تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ روپے ہے۔''

''اور میں غریب ہوں۔'' لڑکے نے ٹھنڈی سی آہ بھری۔

''بے شک۔'' لڑکی نے دیانت داری سے کام لیا۔

''کیا تم مجھ سے شادی کروگی۔؟''

''ہرگز نہیں۔''

''مجھے معلوم تھا، تم یہی جواب دوگی۔'' لڑکا اداسی سے بولا۔

''تو پھر تم نے پوچھا ہی کیوں؟ لڑکی حیرت سے بولی۔

''بس...... میں صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ جب انسان کے ہاتھ سے ساڑھے پانچ کروڑ روپے جاتے ہیں تو وہ کیسا محسوس کرتا ہے۔'' لڑکے نے ٹھنڈی سانس لے کر جواب دیا۔

●●

الماس نے کچھ غصے اور اداسی سے عالیہ کو بتایا۔ ''ریاض کی محبت پر سے میرا یقین اٹھ گیا ہے۔ اس کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ کل میں نے اس سے پوچھا کہ اگر ایک طرف ایک کروڑ روپے رکھ دیئے جائیں اور دوسری طرف مجھے کھڑا کر دیا جائے...... پھر اس سے کہا جائے کہ وہ دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرلے...... تو وہ کس کا انتخاب کرے گا......؟ تو معلوم ہے اس نے کیا جواب دیا؟''

''کیا جواب دیا؟'' عالیہ نے کسی خاص تجسس کے بغیر پوچھا۔

''اس نے جواب دیا کہ وہ ایک کروڑ روپے کی رقم کا انتخاب کریگا'' الماس نے روہانسے لہجے میں جواب دیا۔

''اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے۔؟'' عالیہ سنجیدگی سے بولی۔

''اس نے سچ بھی بولا اور حقیقت پسندی سے بھی کام لیا۔''

''کیا مطلب؟'' الماس نے حیرانی سے پوچھا۔

''بھئی اسے معلوم تھا کہ اگر ایک کروڑ روپے اس کے پاس ہوں گے تو تم خود بہ خود اسے مل ہی جاؤ گی۔'' عالیہ نے اطمینان سے جواب دیا۔

●●

● نسیمہ ''سحرش کو طلاق کیوں ہوئی۔؟''

ندرت ''یہ تو کسی کو بھی معلوم نہیں۔''

نسیمہ ''ہائے اللہ! کتنی بری بات ہے۔''

●●

بسم اللہ کی برکتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم...... ایک ایسا کلمہ ہے جس سے منہ میں خوشبو پیدا ہو جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم...... ایک ایسا بول ہے جس کی موجودگی میں کوئی غم باقی نہیں رہتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم...... سے آفات اور مصائب دور ہوتے ہیں۔ یہ وہ کلمہ ہے جس کے پڑھنے سے عذاب ہٹا دیا جاتا ہے۔

جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ورد کرتا ہے، شیطان اس سے بھاگتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نوازش ہوتی ہے۔

چراغ راہ

● علم ایسا بادل ہے جس سے رحمت ہی رحمت برستی ہے۔

● عقل مند وہ ہے جو کسی چیز پر غرور نہ کرے۔

● بھلائی صرف بھلائی سمجھ کر کرو یہ نہ کہو کہ خدا اس کا اجر دے گا۔

● دوست کی دوستی پر اندھا دھند اعتماد نہ کرو کہ اس کا کردار دشمن سے بھی زیادہ کاری ہوتا ہے۔

● انسان وہ ہے جس کے وجود سے کسی کو خوشی نہ سہی تو کم از کم دکھ بھی نہ پہنچے۔

حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا ''حلم کیا ہے؟''

آپ نے جواب دیا ''حلم یہ ہے کہ اگر تم پر کوئی ظلم کرے تو تم اسے معاف کردو۔ کوئی تعلقات توڑے تو تم جوڑو۔ کوئی تمہیں محروم کردے تو تم نوازدو۔ انتقام کی بجائے عفو و درگزر سے کام لو خطا کار سامنے آئے تو سوچو کہ اس کی خطا بڑی ہے یا تمہارا رحم اور غصے میں کوئی بھی ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں تم کو ندامت ہو۔''

قسط نمبر ۸۶

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند۔

سورۂ طور

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ طور قرآن حکیم کی ۵۲ ویں سورت ہے۔ اس سورت کی بعض آیات کی بعض خصوصیات یہ ہیں۔

● اگر کوئی بچہ رات کو سوتے وقت ڈرتا ہو، چونکتا ہو یا رات کو روتا ہو تو ان آیات کو تانبے کی پلیٹ پر کندہ کرکے بچے کے گلے میں ڈال دیں اللہ کے فضل و کرم سے بچہ کا ڈرنا، چونکنا اور رونا موقوف ہوگا۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝

ان آیات کو باوضو لکھیں۔ اگر تانبے پر کندہ کرانا مشکل ہو تو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ لیں۔ انشاء اللہ اس طرح بھی فائدہ ہوگا۔

● جو بچہ یا بڑا رات کو سوتے وقت دانت چبانے کا عادی ہو تو اس کے گلے میں ان آیات کو لکھ کر ڈالیں۔ انشاء اللہ اس بیماری سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝ وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ۝ فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ۝ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝

● اگر کسی کا کوئی رشتہ دار گزر گیا ہو اور گزرنے کے بعد وہ خواب میں نہ آیا ہو اور وہ اس کو خواب میں دیکھنے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ اندھیری راتوں میں جو چاند کی ۲۱ ویں شب سے شروع ہوتی ہیں گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ان آیات کو سو مرتبہ پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ۝ اس عمل کو لگاتار تین دن تک کریں۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

اگر کسی کی آنکھیں دکھ رہی ہوں یا آنکھوں میں کوئی اور مرض پیدا ہوگیا ہو تو وہ ان آیات کو سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے رکھ لے اور گیارہ دن تک اس پانی کو سرمہ کی سلائی میں تر کرکے اپنی آنکھوں میں لگائے۔ انشاء اللہ آنکھوں کی بیماری سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ۝

سورۂ طور کا نقش تمام امراض میں اللہ کے فضل و کرم سے مفید ثابت ہوتا ہے اور حصول غنا میں بھی مؤثر ہے۔ اس نقش کو برائے دفع امراض کالے کپڑے میں پیک کرکے اور برائے حصول غنا ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں اور اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۳۸	۸۳۵۵۲	۸۳۵۴۸	۸۳۵۴۵
۸۳۵۴۹	۸۳۵۴۴	۲۰،۵۳۹	۸۳۵۵۱
۸۳۵۴۳	۸۳۵۴۶	۸۳۵۵۴	۲۳۵۴۰
۸۳۵۵۳	۲۳۵۴۱	۸۳۵۴۲	۸۳۵۴۷

سیدنا فاتح صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچواں صفاتی نام فَاتِحٌ ہے۔ اس کے معانی ہیں کھولنے والے کے۔ یعنی وہ ذاتِ گرامی جو مشکلات کے پردے بفضل خداوندی کھول دیتا ہے اور اپنی امت کے لئے ہر مشکل کو آسانی میں بدل دیتا ہے اور اس سے مراد یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی جنت کا دروازہ کھولیں گے۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور فاتح بن کر کہوں گا دروازہ کھولو۔ جنت کا دربان عرض کرے گا آپ کون؟ میں کہوں گا کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں دربان عرض کرے گا کہ مجھے آپ ہی کے لئے جنت کا دروازہ کھولنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ میں یہ دروازہ کسی اور کے لئے نہیں کھول سکتا تھا۔ اس روایت کو امام مسلمؒ نے نقل کیا ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مشکل میں گرفتار ہو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد کرے اور روزانہ کم سے کم سو مرتبہ اس کو پڑھنے کا معمول بنائے اور اس طرح پڑھے "سیدنا فاتح صلی اللہ علیہ وسلم"۔

● کسی بھی حاجت کے لئے اس اسم مبارک کو عشاء کی نماز کے بعد دو سو مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھنا چاہئے۔

● مطلوبہ مقاصد میں کامیابی کے لئے نماز تہجد کے بعد ایک ہزار مرتبہ گیارہ دن تک پڑھنا چاہئے۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے دشمنوں کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۴۸۹ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ دشمن مغلوب ہوں گے اور دشمنی سے باز آجائیں گے۔

● اگر کوئی شخص رات کو سوتے وقت اس اسم مبارک کی ایک تسبیح پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کے ایمان میں تقویت پیدا ہو اور اس کو زبردست روحانی قوت حاصل ہو۔ اس اسم مبارک کی مداومت سے مخفی راز پڑھنے والے پر منکشف ہو جاتے ہیں۔

● اس اسم مبارک کے اعداد ۴۸۹ ہیں۔ اس اسم مبارک کا نقش فتوحات کے لئے مشکلات کے حل کے لئے اور تسخیر خلائق کے لئے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اور اس نقش کی برکت سے ایمان و یقین میں اضافہ ہوتا ہے اور روحانی قوتیں حاصل ہوتی ہیں۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ذ ہو۔ ان کے گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۴
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۲۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۵۹	۱۶۶
۱۶۵	۱۶۳	۱۶۱
۱۶۰	۱۶۷	۱۶۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۰	۱۲۶	۱۱۴
۱۲۴	۱۱۶	۱۲۷	۱۲۲
۱۱۹	۱۳۰	۱۱۵	۱۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۰	۱۶۵	۱۶۴
۱۶۷	۱۶۳	۱۵۹
۱۶۲	۱۶۱	۱۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش، یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸	۱۱۴	۱۲۲	۱۲۵
۱۲۱	۱۲۶	۱۲۷	۱۱۵
۱۲۳	۱۲۰	۱۱۶	۱۳۰
۱۱۷	۱۲۹	۱۲۴	۱۱۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۶۵	۱۶۰
۱۵۹	۱۶۳	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۱	۱۶۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، ل، ع، خ، د، یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۲۹
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶
۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۲	۱۶۷	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵
۱۶۶	۱۵۹	۱۶۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان نقوش پر ۴۸۹ مرتبہ

''سیدنا فاتح صلی اللہ علیہ وسلم '' پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی قوت وتاثیر میں دوگنا اضافہ ہوجائے۔عامل کو اپنا یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں کام اسی وقت بنتے ہیں جب رب العالمین کی مرضی ہو لیکن جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے برکت حاصل کرنا چاہیں گے اور بھروسہ مالک دوجہاں پر کریں گے تو مایوس اور ناکام ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔سرکار دوعالم محبوب رب العالمین ہیں اس لئے محبوب رب العالمین کے کسی بھی نام سے برکت حاصل کرنا عین دانش مندی ہے اور ایمان ویقین کی علامت بھی ہے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡

باتیں بڑے لوگوں کی

● سارے ملک کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر ہے۔ حکمران جب بے علم ہوں، عالم بے عمل ہوں اور فقیر بے توکل ہوں۔

(داتا گنج بخشؒ)

● اکیلا انسان محفوظ ہے، ہر گناہ کی تکمیل دوسے ہوتی ہے۔

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

● تمام خوبیوں کا مجموعہ سیکھنا، عمل کرنا اور دوسروں کو سکھانا ہے۔

(حضرت غوث اعظمؒ)

● محتاجوں سے مہنگا مال خریدنا احسان میں داخل ہے اور صدقہ بہتر ہے۔(امام غزالیؒ)

● دعوت قبول کرنے میں امیر اور غریب کا فرق مت کرو۔

(امام غزالیؒ)

● مکانوں کے بنانے میں عمر ختم کررہا ہے، رہیں گے دوسرے اور حساب دے گا تو۔

(حضرت غوث اعظم)

● عالم بے عمل، پارس پتھر کی طرح ہے جو اوروں کو سونا بناتا ہے۔مگر خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

❁❁❁❁❁❁❁

عبرت ونصیحت

خدا تعالیٰ سے صلح رکھ کہ آخرت سلامت رہے اور لوگوں سے صلح رکھ کہ دنیا برباد نہ ہو۔

● حلم اور بربادی یہ نہیں کہ جب عاجز ہو تو کچھ نہ کہے اور جب قدرت پائے تو انتقام لینے میں ہاتھ دکھائے۔

● خدا تعالیٰ کے راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ بندہ اس کی تقدیر پر راضی ہو۔

● اہل بصیرت کے لئے ہر ایک نگاہ میں عبرت اور ہر ایک تجربے میں نصیحت ہے۔

● سب سے اچھا اور عملی شکریہ ہے کہ خداداد نعمتوں میں سے دوسروں کو بھی دے۔

● دیدہ ودانستہ غلطی قابل معافی نہیں ہوتی۔

● شکریہ میں کمی کرنے سے محسن لوگ نیکی کرنے میں بے رغبت ہوجاتے ہیں۔

● اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو اس کے جواب میں لاعلم (میں نہیں جانتا) کہنا نصف علم ہے۔اپنی لاعلمی کے اظہار کو کبھی برا نہ سمجھو۔

● خواہش نفسانی کو علم کے ساتھ اور غضب کو حلم کے ساتھ مار ڈال۔

● انسان اس عمر پر کس طرح خوش ہوتا ہے جو گھنٹوں کے گزرنے سے گھٹتی جاتی ہے اور اس جسم کی سلامتی پر کیوں غرور ہوتا ہے جو جہاں بھر کی آفتوں کا نشانہ ہے۔

ھنر : جعل سازی کے جرم میں جیل پہنچنے والے ایک نئے قیدی سے جیلر نے کہا۔''یہاں تمہیں کوئی نہ کوئی کام بھی کرنا پڑے گا۔ تمہیں کیا کام آتا ہے۔؟''

''سر! بس پریکٹس کے لئے دو دن دیدیں۔'' قیدی نے درخواست کی''اس کے بعد جیل کے تمام افسران کے چیک میں سائن کیا کروں گا۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف و تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت -/40 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام وخواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہورہا ہے۔ قیمت -/40 علاوہ محصولڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/60 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

ہمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دو بار شائع ہوچکا ہے، اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت -/50 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/50 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعۂ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آگیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ۔ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت -/40 روپے

محبت نمبر ۲۰۰۱ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کرسکتے، سینکڑوں فارمولوں کو "محبت نمبر" میں جمع کردیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت -/80 روپئے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت -/50 روپے علاوہ محصولڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوسکے گی

قسط نمبر: ٦

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیو بند

قرآن حکیم ایک اصولی کتاب ہے اس میں بے شمار حقیقتوں کا ذکر بطور اصول کردیا گیا ہے تاکہ یہ اندازہ ہوسکے کہ انسانی ضروریات کے لئے رب العالمین نے کیسی کیسی نعمتیں پیدا کی ہیں۔ اس مختصر کتاب میں تمام حقائق کا تذکرہ منجملۂ امکان نہیں تھا۔ اس لئے ہر نوع کی چند چیزوں کی طرف اشارہ کردیا گیا ہے۔ اب رہی اس نوع کی دیگر چیزیں تو ان کی انسان کی خود تحقیق وجستجو کرسکتا ہے اور انسان کو یہ تحقیق وجستجو کرنی چاہئے تاکہ یہ اندازہ ہوسکے کہ رب العالمین نے انسان کے لئے کیسی کیسی بیش بہا نعمتیں پیدا کی ہیں اور کیسے کیسے نفع بخش سامان اس کائنات کے اندر موجود ہیں۔ مثلاً مرجان اور موتی کا ذکر اس اصولی طور پر کردیا گیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ بس یہ دو ہی نگینے انسانوں کے لئے مفید ہیں۔ بلکہ ان کا تذکرہ اس بات کی علامت ہے کہ نگینے بھی رب العالمین کی پیدا کردہ نعمتوں سے ایک نعمت ہیں اور ان کی افادیت دو اور چار کی طرح واضح اور مسلم ہے۔

جڑی بوٹیاں باذن اللہ مختلف بیماریوں میں فائدہ پہنچاتی ہیں۔ دیگر دوائیں بھی مرض کو باذن اللہ دفع کرتی ہیں مختلف خمیرے اللہ کی مرضی اور اذن سے انسانوں کو تقویت دیتے ہیں مختلف غذائیں اللہ کے حکم سے انسانوں کے لئے جزو بدن بن کر ذریعہ تندرستی اور وسیلۂ بقاءِ حیات بنتی ہیں اسی طرح مختلف پتھر اور نگینے بھی مختلف امراض اور مختلف ضرورتوں میں انسانوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور مختلف امراض ومصائب سے نجات کا ذریعہ بنتے ہیں اور بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ کے اور اس کی مرضی سے ہوتا ہے کیونکہ اس کائنات میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو فی نفسہٖ مؤثر ہو اور جو فی ذاتہٖ انسانوں کے لئے نفع بخش بن سکے۔ نگینے اور پتھر بھی فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہیں وہ بھی دواؤں اور غذاؤں کی طرح انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں اللہ کے حکم اور اس کی مرضی کے محتاج ہیں۔

نگینے اور پتھر تو بے شمار ہیں اور ان کی افادیت کا دائرہ بھی بہت وسیع ہے لیکن یہاں بطور تذکیر نعمت چند پتھروں کے چند فائدے یہاں بیان کئے جاتے ہیں تاکہ یہ اندازہ ہوسکے کہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے نے اپنے بندوں پر کیسے کیسے احسانات کئے ہیں اور کن کن انعامات سے انہیں نوازا ہے۔

الماس جسے ہیرا بھی کہتے ہیں اس کے استعمال سے جسم صحت مند ہوتا ہے، روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے، دل سے خوف دنیا دور ہوتا ہے اور انسانی عزائم میں یہ نگینہ قوت اور پختگی عطا کرتا ہے۔

یاقوت، شیطانی وساوس سے محفوظ رکھتا ہے، روحانی قوت میں اضافہ کرتا ہے اس کے استعمال سے دل کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، یہ نگینہ جائز خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے۔

نیلم پہننے سے جادو کے اثرات نہیں ہوتے۔ جسمانی امراض سے بھی یہ پتھر نجات دلاتا ہے۔

پکھراج مال ودولت میں اضافے کا ذریعہ بنتا ہے، دماغی سکون عطا کرتا ہے، شادی اور ازدواجی زندگی کی خوشیوں میں اضافہ کرتا ہے۔

مونگا، (مرجان) بچوں کی ضد اور رونے کو موقوف کرتا ہے، طبیعت میں انشراح پیدا کرتا ہے، چہرے کی بشاشت لاتا ہے۔

زرقون، دشمنوں پر غلبہ اور فتح عطا کرتا ہے عزت ودولت بڑھاتا ہے تعلقات میں سدھار پیدا کرتا ہے۔

زبرجد مصائب وآلام اور جسمانی امراض سے نجات دلاتا ہے اور دماغ کو تقویت بخشتا ہے۔

فیروزہ دل سے دنیا کے ہر خوف سے دور کرتا ہے، دشمنوں پر غلبہ عطا کرتا ہے، حادثات سے پہلے حادثات سے خبردار کرتا ہے اگر باذن اللہ راس آجائے تو انسان کو بام عروج تک پہنچادیتا ہے۔

عقیق مال ودولت میں اضافے کا سبب بنتا ہے اس کے استعمال سے درد سینہ سے نجات ملتی ہے۔ غصے اور جھنجھلاہٹ کو ختم کرتا ہے۔

لبسنیا اگر بچوں کے گلے میں ڈالیں تو جنات کے اثرات اور نظر بد سے حفاظت ہوتی ہے برے خوابوں سے نجات ملتی ہے۔

اوپل محبت میں کامیابی لاتا ہے روح کو سکون دیتا ہے، چہرے پر شگفتگی لاتا ہے، جو لوگ پاک صاف محبت کے دور سے گزرے ان کو کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے۔

ترمری اس نگینے کے استعمال سے باہمی تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے، خواہ مخواہ بدگمانی اور سوءظنی سے محفوظ رکھتا ہے۔

موتی، بینائی میں اضافہ کرتا ہے، دل کو سکون عطا کرتا ہے، عقل کو بڑھاتا ہے۔

دانہ فرہنگ، گردے کے امراض کو دفع کرتا ہے، مثانے کو تقویت دیتا ہے، گردے اور مثانے کی پتھری کو ریزے ریزے کرکے پیشاب کے راستے سے باہر نکالتا ہے۔

زمرد (پنا) دل اور معدے کو تقویت دیتا ہے، روحانی سکون عطا کرتا ہے وغیرہ۔ ان کے علاوہ اور بھی بے شمار نگینے اس دنیا میں موجود ہیں جو انسانوں کی مختلف ضرورتوں میں فائدہ اور تقویت پہنچاتے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی فضل بیکراں کی نشاندہی کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ بلاشبہ رب کائنات کو اپنے بندوں سے بے مثال محبت ہے اور اسی محبت کی وجہ سے اس نے ہزاروں قسم کی نعمتیں اس دنیا میں اُتاری ہیں ان نعمتوں کا جس کا ادراک اور علم ہو جائے وہ کیسے اپنے رب کی اور اس کے انعامات کی تکذیب کرسکتا ہے۔؟

اگلی آیت میں فرمایا گیا۔ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

اور اسی کے لئے کشتیاں جو بلند کی ہوئی ہیں سمندر میں پہاڑوں کی طرح۔ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور جو کچھ زمین پر ہے سب فنا ہونے والا ہے صرف آپ کے رب کی ذات باقی رہے گی جو جلال واکرام والا ہے۔ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ رب العالمین نے پہلے سمندر کو پیدا کیا جو پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور انسانی تحقیق کے مطابق اس دنیا کے تین حصوں میں پانی ہے اور صرف ایک حصہ خشکی پر مشتمل ہے۔ اس سمندر میں مچھلیاں پیدا کی گئی ہیں جو انسان کی خوراک بنتی ہیں اور اس سمندر سے اور بھی بہت سے فائدے ہیں علاوہ ازیں اس سمندر میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچنے کے لئے رب العالمین نے کشتیاں بنائیں اور پانی کے جہاز بنائے۔ یہ کشتیاں اور جہاں اتنے وسیع وعریض اور اتنے بلند ہوتے ہیں کہ جیسے کوئی پہاڑ یا کوئی چٹان ہو اور انسان کشتیوں میں بیٹھ کر پانی کا سفر تہہ کرتا ہے اور دوسرے مقامات میں جاکر نفع حاصل کرتا ہے چنانچہ سورۂ بقرہ میں فرمایا گیا ہے۔ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ۔ کہ کشتیاں چلتی ہیں سمندر میں ان چیزوں کو لے کر جن میں انسانوں کے لئے نفع ہے۔ آج دبئی، امریکہ، افریقہ، سعودی عرب اور دیگر ممالک کا سفر لوگ پانی کے جہاز کے ذریعہ خود بھی سفر کرتے ہیں اور اپنا مال بھی ان جہازوں کے ذریعہ ڈھونڈتے ہیں اور نفع کماتے ہیں۔

ایک اور جگہ یہ ارشاد فرمایا گیا ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝

اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی ہم اس کے لئے خشکی اور سمندر میں اس کے لئے سفر کرنے کی سواریاں پیدا کیں اور پاکیزہ رزق کے سلسلے میں بنائے اور عزت وعظمت بخشنے والی ہزاروں چیزیں پیدا کیں۔ انسان ان سے اپنی ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے اور اس کو ان چیزوں کے استعمال سے عزت وعظمت بھی حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان میں کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی اور ہر چیز کا وجود انسان کی عظمتوں کی قائل ہے۔

سمندر نہ صرف ہمارے سفروں کا راستہ بنتا ہے بلکہ ہمارے لئے بہترین اور مفید ترین غذا بھی فراہم کرتا ہے یہ سخت کھاری سمندری پانی کا جو منہ تک بھی نہیں جاسکتا۔ پینا تو درکنار اور اگر یہ پانی انسان کے بدن پر لگ جائے تو بدن میں کھجلی پیدا کردے اس کھارے اور نمکین پانی میں رب العالمین تروتازہ مچھلیاں پیدا کی ہیں وہ مچھلیاں جن کا گوشت سب سے زیادہ لذیذ بھی ہوتا ہے اور مفید بھی۔

اس کے علاوہ سمندر اپنے دامن میں اور بھی بہت سے خزانے چھپائے ہے جو انسانوں کے لئے نفع کا باعث بنتے ہیں۔ سمندر ہی کی گہرائی میں مرجان کا درخت اُگتا ہے اور سمندر ہی کے دامن سے موتی اور عنبر پیدا ہوتے ہیں، نمک جیسی ضرورتوں اور قیمتی چیز سمندر ہی کے پانی سے

تیار ہوتی ہے اور بھی ہزاروں طرح کی نفع بخش چیزوں کو انسان سمندر کا سفینہ چیر کر برآمد کرتا ہے۔ یہ سب چیزیں اس ذات گرامی کی پیدا کردہ ہیں کہ جس نے اپنے بندوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھا ہے اور خواہشات کا بھی۔ ان سب چیزوں کو دیکھنے اور محسوس کرنے کے بعد بہت ہی ناقدرا اور احسان فراموش ہے وہ انسان جو اللہ کی پیدا کردہ ان نعمتوں کو جھٹلائے یا ان کی تکذیب کرے۔

اس کے بعد فرمایا کہ روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے سب فنا ہونے والا ہے اور باقی رہنے والی ذات صرف حق تعالیٰ کی ہے۔ یعنی فنا کے گھاٹ سبھی کو اُتر جانا ہے۔ کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کو دوام نصیب ہو۔ ہر چیز عارضی اور وقتی ہے۔ خوشیاں بھی عارضی ہیں اور غم اور دکھ بھی۔ اسی طرح ہر جاندار اور ہر بے جان چیز بھی عارضی اور وقتی ہے۔ ایک دن اور ایک وقت سبھی کو ختم ہو جانا ہے۔ قرآن حکیم میں ایک اور جگہ یہ فرمایا گیا ہے۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ۔ ہر چیز ہلاک ہو جانے والی ماسوا رب العالمین کی ذات کے۔ ایک وقت مقررہ پر انسان بھی وفات پاجاتے ہیں حیوان بھی اور دنیا کی وہ چیزیں جو انسان کی ضرورت بن کر انسان کے اردگرد بکھری ہوئی ہیں۔ رب العالمین نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرکے اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ میری پیدا کردہ کوئی بھی نعمت اور کوئی بھی ایسی نہیں ہے کہ مجھے اس دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہو ہر چیز کی ایک عمر ہے اور عمر طبعی کو پہنچ کر ہر چیز فنا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خود وہ انسان بھی جس کے لئے ہزاروں طرح کی نعمتیں پیدا کی ہیں وہ بھی فنا ہو جاتا ہے۔ مثلاً انسان کا اپنا وجود بھی رفتہ رفتہ اور آہستہ آہستہ فنا کی طرف بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے جسم کے اعضاء آہستہ آہستہ اپنی قوت کم کرتے رہتے ہیں۔ آہستہ آہستہ اس پر ضعف اور بڑھاپا طاری ہوتا رہتا ہے پھر ایک دن وقت موعود آجاتا ہے اور انسان مٹی سے بنایا گیا تھا اور مٹی ہی مل جاتا ہے۔

نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے موت اور فنا کا ذکر کرنا بظاہر ایک عجیب سی بات ہے اور بظاہر یہ بات موضوع کے خلاف ہے۔ لیکن اگر ہم گہرائی میں جاکر سوچیں تو یہ بات موضوع سے ہٹ کر نہیں ہے، موت جسے ہم صرف ایک حادثہ سمجھتے ہیں وہ بھی ایک طرح کی نعمت ہی ہے۔ موت ہی کسی بھی چیز کا بدل اور جانشین پیدا کرتی ہے اگر انسان وفات نہ پاتا تو اس کے پس ماندگان کو اس کی جگہ پر بیٹھنے کا موقعہ نہ ملتا اسی طرح اگر اشیاء فنا نہ ہوا کرتیں تو دوسری چیزیں مہیا کرنے کی ضرورت نہ پڑتی اور ایک ہی چیز کو خواہ وہ کتنی بھی پرانی ہو جاتی اور گھس جاتی اسی کو انسان استعمال کرنے پر مجبور ہوتا۔ حق تعالیٰ نے موت جیسی حقیقت پیدا کرکے نئی نئی چیزوں کی پیدائش کا سلسلہ جاری کیا۔ اس حساب سے موت بھی ایک طرح کی نعمت ہے۔ نعمتوں کے ذکر کے دوران موت کا ذکر اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ کائنات جو حق تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے بھری ہوئی ہے جہاں ہر ہر قدم پر ایک نعمت موجود ہے اور یہ کائنات اپنی تمام حقیقتوں کے ساتھ انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے اس سے دل لگا کر بیٹھ جانا اور اپنے انجام کو بھول جانا بندگی اور دانش مندی کے خلاف ہے کیونکہ نعمتوں کا وجود اپنی جگہ مسلم ہر ہر نعمت کی افادیت اپنی جگہ مسلم اور یہ بھی مسلم اور طے شدہ کہ اس دنیا کی ہر نعمت صرف اور صرف انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ زمین کے ذرّے ہوں یا آسمان کے ستارے تمام چرند وپرند اور تمام جمادات ونباتات انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہر چیز خواہ وہ جاندار ہو یا بے جان انسان کی خدمت میں مصروف ہے۔ لیکن انسان کو ان چیزوں کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ إِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَإِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ۔ دنیا بے شک تمہارے لئے پیدا کی گئی لیکن تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو، گویا کہ:

نہ تو زمین کیلئے نہ آسمان کے لئے
جہاں ہے ترے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

اس لئے نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ یاددہانی بھی کرادی گئی کہ اے انسان ان نعمتوں سے دل لگا کر نہ بیٹھ جانا یہ سب فنا ہونے والی ہے اور باقی رہنے والی وہی ذات ہے جس کی عبادت کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اور چونکہ موت اور راہ فنا رب العالمین تک اور اس کے عرش تک پہنچنے کا ذریعہ بنتی ہے اس لئے یہ بھی ایک طرح کی نعمت ہے اور اس نعمت کی بھی تکذیب ممکن نہیں ہے۔ اگر آپ بہت زیادہ گہرائی سے کام لیں گے تو آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ موت بھی زندگی کی طرح ایک نعمت ہے۔ اگر موت نہ ہوتی تو کئی نسلوں کو بڑا بننے کا موقعہ نہ ملتا اور نہ وارثین اپنا جائزہ لینے کے بھی پوزیشن میں نہ آتے۔ یہ موت ہی ہے جو بزرگوں کو اپنے رب سے ملنے کا موقعہ فراہم کرتی ہے اور بچوں اور جوانوں کو کسی کا وارث اور کسی کا جانشین بناتی ہے۔ بُرے لوگ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو دنیا والوں کو ایک طرح کا سکون ملتا ہے اور اچھے لوگ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کی اچھائی یاد آتی ہے اور اچھائی کی قدر ہوتی ہے اسلئے بجا طور پر عورت کو ایک نعمت سمجھنا چاہئے اور یہ نعمت بھی ایسی نعمت ہے کہ جس کی تکذیب ممکن نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

علم الاعداد

اگر آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہو

اور آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد بھی ۴ ہو تو

آپ کی فطرت میں بے پناہ خوبیاں موجود ہیں۔ اگر آپ اپنے دماغ کا صحیح استعمال کریں تو آپ ترقی کی اعلیٰ منزلوں تک بہ آسانی پہنچ سکتے ہیں۔ آپ کے اندر نئی نئی چیزوں کو ایجاد کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے، آپ محنت کرتے ہیں اور آپ کے اندر لگن بھی موجود ہے، اس دنیا میں کسی بھی کامیابی کے لئے تین ہی چیزیں درکار ہوتی ہیں، ایک محنت، دوسرے لگن اور تیسرے دماغی صلاحیت جہاں یہ تینوں چیزیں جمع ہوں وہاں اللہ کا فضل ہو کر رہتا ہے اور قدرتی طور پر یہ تینوں چیزیں آپ کی ذات میں جمع ہیں اس لئے اللہ کا فضل آپ کے لئے قدم قدم پر موجود ہوگا اور آپ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرائے گا۔

آپ کاروبار میں مزید ہمت پیدا کیجئے۔ تھوڑی سی باقاعدگی اور سنجیدگی آپ کو بام عروج تک پہنچا سکتی ہے۔

آپ کبھی کبھی تعصب کا شکار ہو جاتے ہیں جو ایک بری عادت ہے، اس عادت سے حتی الامکان خود کو بچائیں اور عناد و تعصب سے چھٹکارا حاصل کریں کیونکہ یہ برائی انسان کی فطری خوبیوں کا قتل کر دیتی ہے، محنت لگن کے باوجود بسا اوقات آپ غیر ذمہ داریوں کا مظاہرہ کر بیٹھتے ہیں اور خواہ مخواہ کے نقصانات اٹھاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ذرا سی غیر ذمہ داری بھی انسان کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کر سکتی ہے، آپ کے اندر بحث و مباحثہ کرنے کی اچھی صلاحیت موجود ہے اور آپ کا یہ مزاج ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث کرنے لگتے ہیں لیکن اس مزاج کی وجہ سے آپ کئی بار اچھے دوستوں سے محروم ہو جائیں گے اور اپنے رشتے بھی خراب کر لیں گے۔

آپ کے مزاج میں جذباتیت بھی ہے جو کبھی کبھی خون کے آنسو رلا سکتی ہے، کئی بار آپ جذبات کے سیلاب میں کسی تنکے کی طرح بہہ جاتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانوں کو زندگی گزارتے وقت بھی کبھی دل سے بھی سوچنا چاہئے لیکن اتنا بھی نہیں کہ دل کی سوچ آپ کو کسی طوفان کی نذر کر دے اور عقل ہاتھ ملتی رہ جائے۔

آپ فطرتاً حساس ہیں اور معمولی معمولی باتوں پر اپنا دل توڑ بیٹھتے ہیں۔ اس دنیا میں حساس ہونا کوئی برائی نہیں۔ لیکن اتنا حساس ہونا کہ معمولی معمولی باتوں پر دل پریشان ہو جائے اور انسان چپ سادھ کر بیٹھ جائے اچھا نہیں ہے۔ بے شک بے حسی بہت بڑی برائی ہے لیکن زیادہ حساس ہونا بھی نقصان دہ ہے۔

آپ کے اندر فضول خرچی کا بھی مرض موجود ہے۔ یہ مرض آپ کو بہت سی الجھنوں میں مبتلا کر سکتا ہے، فضول خرچی کی وجہ سے آپ مقروض بھی ہو جاتے ہیں اور اکثر تنگ دست بھی بخل بری چیز ہے اور بخل انسان کو سماج میں ذلیل و خوار کرتا ہے لیکن فضول خرچی بھی کوئی اچھی عادت نہیں ہے انسان کو سخی اور فیاض ہونا چاہئے لیکن ایک حد تک۔ حد سے زیادہ کوئی بھی چیز صفت ہو کر بھی عیب بن جاتی ہے۔ دانشمندی اس میں ہے کہ آپ فضول خرچی سے اپنا پیچھا چھڑائیں اور متوازن انداز میں خرچ کریں۔

مجموعی اعتبار سے آپ کی فطرت میں خوبیاں زیادہ ہیں لیکن سمجھداری کی بات یہ ہے کہ انسان اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کرے تاکہ اس کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے۔

علم الاعداد کے ذریعہ اپنی خوبیوں اور خامیوں کا ادراک کرنے کے بعد آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی خامیوں کی اصلاح کریں اور اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کریں تاکہ آپ کی شخصیت کا جادو سر چڑھ کر بول سکے اور اپنے ہم عصروں میں اور بھی زیادہ ممتاز ہو سکیں۔

(باقی آئندہ)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

حسب ذیل شرائط کا پورا کرنا اور ان آداب کا لحاظ رکھنا استخارے کے عمل کو مؤثر بنانے کا ضامن ہے۔

(١) طہارت ظاہرہ

استخارہ کرنے سے پہلے لباس اور بدن پاک و پاکیزہ ہو اور بسم اللہ پڑھ کر تازہ وضو کر لیا جائے۔ خوشبو کا استعمال سونے پہ سہاگہ ہوگا۔ بقول شاہ ولی اللہؒ طہارت کا انشراح صدر سے گہرا تعلق ہے۔ جب کوئی شخص غسل وضو کر لیتا ہے، خوشبو لگا لیتا ہے اور بدن اور کپڑوں سے نجاست کو دور کر دیتا ہے تو اس کی طبیعت میں ایک خاص قسم کا سرور پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے دل کا کنول کھل جاتا ہے۔ یہ کیف و سرور ملکوتی صفت کا پرتو اور اسی کی میراث ہے۔

(٢) طہارتِ باطنہ

صفائی باطن اور پاکیزگی نفس کا خیال رکھنا استخارے میں ضروری ہے۔ علامہ المنادی کہتے ہیں کہ استخارہ توبہ کرنے، دل کو دنیاوی مشاغل اور نفسانی خواہشات سے خالی کر دینے کے بعد کیا جائے۔

(٣) یقین محکم

استخارے کے برحق ہونے پر یقین محکم ہونا چاہئے۔ ہمیشہ حضور قلب اخلاص نیت اور اس عزم صمیم کے ساتھ استخارہ کرنا چاہئے کہ اس کے بعد جو کچھ واقع ہوگا اس پر شیوۂ تسلیم و رضا اختیار کروں گا اور اگر کوئی ہدایت ملے گی تو اس پر دل و جان سے کاربند ہوں گا۔

(٤) اللہ کی حمد و ثنا

نماز استخارہ کے بعد اور دعائے استخارہ پڑھنے سے پہلے خدا کی حمد و ثنا بیان کرنی چاہئے۔ اس غرض کے لئے کلمہ تمجید کم از کم تین بار پڑھ لینا مناسب ہوگا جو یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٥

نماز استخارہ کے بعد استخارے کی دعا کے اول و آخر میں مستحب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ رسول پاک ﷺ پر درود بھیجا جائے۔

(٦) لیٹنے کا مستحب انداز

مشائخ عظام کے نزدیک استخارہ اگر نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے کیا جائے تو بہتر ہے۔ سوتے وقت باوضو ہو کر، پاک صاف بستر یا مصلے پر سر قطب کی طرف کر کے اور منہ قبلہ کی طرف کر کے لیٹیں۔

(٧) مناسب اوقات

اوقات مکروہہ یعنی سورج نکلتے وقت، ڈوبتے وقت اور عین دوپہر کو استخارہ ہرگز نہیں کرنا چاہئے باقی ہر وقت اجازت ہے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄

استخارہ کا باب

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی۔ جب کوئی اہم امور پیش آجاتا تو بذریعۂ استخارہ اپنے پروردگار سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ پھر جو بھی رہنمائی منجانب اللہ ہو جاتی تھی اسی پر عمل کیا کرتے تھے۔ ہمارے تمام اکابرین کا بھی یہی معمول رہا ہے کہ زندگی کے اہم ترین امور میں انہوں نے استخارہ کیا ہے اور پھر جو کچھ بھی رہنمائی استخارے کے ذریعہ انہیں حاصل ہوئی ہے، ظاہری نفع و نقصان کی پرواہ کئے بغیر وہ اس پر جم گئے ہیں اور انجام کار انہیں دولت سکون و راحت حاصل ہوئی ہے۔ استخارہ سنت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا کم فہمی، بے دینی، اور بدبختی کی بات ہے، معاملہ منگنی اور رشتے کا ہو، سفر کا ہو، کاروبار یا ملازمت کا ہو، کسی سے تعلقات قائم کرنے کا یا زندگی کا کوئی بھی اہم معاملہ ہو اس سلسلہ میں استخارہ کرنا چاہیئے۔ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں اللہ انہیں رسوائی اور پشیمانی سے بچاتا ہے اور ان کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

نمازِ استخارہ کا مسنون طریقہ

نماز استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سونے سے چند ساعت قبل دو نفل بہ نیت استخارہ پڑھے۔ اس کے بعد صرف ایک بار یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔ یہ دعا پڑھتے وقت جب ہٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے تو اپنے مقصد کی طرف دھیان رکھے۔ اس کے بعد کسی پاک، صاف بستر پر لیٹ جائے اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، رات کو خواب میں مقصد کے اچھے برے ہونے کے آثار ظاہر ہوں گے۔

(١) کوئی بزرگ نظر آئیں گے جو واضح الفاظ میں مقصد کی اچھائی یا برائی بیان کریں گے۔

(٢) ممکن ہے کہ کوئی بزرگ نظر نہ آئیں تو پھر سفید یا ہرے رنگ کی، سرخ اور کالے رنگ کی کوئی چیز خواب میں نظر آئے گی۔ اگر سفید یا ہری کوئی چیز نظر آئے تو مقصد کے اچھے ہونے کی علامت ہے اور

اگر سرخ یا کالے رنگ کی کوئی چیز دکھائی دے تو مقصد کے بُرے ہونے کی نشانی ہے۔

(۳) ممکن ہے کہ خواب میں کچھ بھی نظر نہ آئے۔ لیکن صبح کو سو کر اٹھے تو کسی بات پر کام کرنے یا نہ کرنے پر دل جما ہوا ہو تو پھر جس طرف دل کا جھکاؤ اور جماؤ ہو اسی کو اشارۂ غیبی تصور کرے۔ اگر پہلی رات کامیابی نہ ہو تو لگاتار سات روز تک یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ سات روز میں کسی نہ کسی طرح غیب سے کوئی اشارہ ہو گا۔

بزرگوں اور عاملوں سے استخارے کے اور بھی بہت سے طریقے منقول ہیں۔ بالترتیب، ہم ان سب کو یہاں نقل کئے دیتے ہیں۔ ان میں سے جو بھی طریقہ آسان محسوس ہو اسے عمل میں لایا جائے لیکن ان میں کوئی بھی طریقہ ایسا نہیں ہے جو مجرب اور مؤثر نہ ہو۔ راقم الحروف اس کتاب میں صرف ان ہی طریقوں کو نقل کر رہا ہے جو اس کے عمل میں آچکے ہیں اور اللہ نے ان کو اختیار کرنے میں ہر بار کامیابی عطا کی ہے۔

استخارہ ۲:۔ بعد نماز عشاء بہ نیتِ استخارہ دو رکعت پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں جا کر ایک سو ایک مرتبہ "یَا عَلِیْمُ" پڑھ کر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کامیابی ہو گی۔ اگر خدانخواستہ کامیابی نہ ہو تو تین رات تک مسلسل یہ عمل کرے۔ تیسری رات تک مقصد میں یقیناً کامیابی ہو گی۔ انشاء اللہ۔

استخارہ ۳:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس اور دوسری رکعت میں سورۂ واللیل پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھے ہوئے ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کامیابی حاصل ہو گی۔ مجرب ہے۔

اس نقش کو آتشی چال سے پُر کریں۔

۷۸۶

ص	م	ل	ا
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ل	ا	ص	م

استخارہ ۴:۔ مشکل امر میں یہ استخارہ بہتر ثابت ہوتا ہے۔ جس رات استخارہ کرنا ہو اس رات بعد نمازِ عشاء پہلے غسل کرے اور لباس بدلے اور ۶ رکعت نماز نفل ایک سلام سے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس سات مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ واللیل سات

مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۂ والضحیٰ سات مرتبہ، چوتھی رکعت میں سورۂ اَلَمْ نَشْرَح سات مرتبہ، پانچویں رکعت میں سورۂ والتین سات مرتبہ اور چھٹی رکعت میں سورۂ قدر سات مرتبہ پڑھے۔ واضح رہے کہ ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا ہے۔ اور قعدہ کے بعد جب اٹھنا ہے تو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ سے اگلی رکعت شروع کرنی ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد، مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَبَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَبَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَبَّ اِسْحٰقَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَبَّ یَعْقُوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَبَّ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَبَّ مِیْکَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَبَّ عِزْرَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ۔ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیَ اللَّیْلِ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ۔

مقصد پورا ہونے پر حسب استطاعت راہِ خدا میں کچھ خیرات کر دے۔ یہ استخارہ آزمودہ ہے اور مجرّب ہے۔

استخارہ ۵:۔ کسی امر میں جب معلومات کرنی ہو تو بعد نمازِ عشاء اول دو رکعت نماز ادا کریں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ سورۂ اخلاص، دوسری رکعت میں سو مرتبہ آیتِ کریمہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ اخلاص اور سو مرتبہ آیتِ کریمہ پڑھے اور اول و آخر ۱۱-۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر بغیر کسی سے بات چیت کئے پاک صاف بستر پر دراز ہو جائے۔ اور دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ لیٹتے وقت اپنے مقصد کا خیال کر لے۔ انشاء اللہ تین راتوں میں اشارۂ غیبی سے سرفراز ہو گا۔ مجرّب ہے۔

استخارہ ۶:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ اور درود شریف ۴۱ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ نقش بنائے۔

پھر دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور مقصد کو ذہن میں رکھے انشاء اللہ عالمِ خواب میں مثل بیداری کے جواب باصواب پائے گا۔ آزمودہ ہے۔

استخارہ ۷:۔ سونے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح ۷ مرتبہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح ۱۵ بار پڑھیں۔ نماز سے فارغ

ہونے کے بعد یہ دعا ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ (یہاں اپنے مقصد کا تصور کرے) فَاَخۡبِرۡنِیۡ یَاخَبِیۡرُ وَعَلِّمۡنِیۡ یَاعَلِیۡمُ۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد کسی سے بات نہ کریں اور نہ ہی کچھ کھائیں پئیں اور نہ ہی کسی اور شغل میں مصروف ہوں بلکہ اس دعا کو پڑھتے ہی بستر پر دراز ہو جائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں بسائے ہوئے سونے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں صحیح بات دل پر منکشف ہو گی۔ خدانخواستہ پہلی شب میں کامیابی نہ ہو تو مزید دو راتوں میں یہی عمل دہرائیں۔ اللہ نے چاہا تو تیسری شب تک دل پر صحیح بات کا انکشاف ہو جائے گا۔

استخارہ نمبر ۸:۔ اپنے قارئین کے لئے ہم ایک ایسا استخارہ نقل کر رہے ہیں جسے اساتذہ نے ہمیشہ مخفی رکھنے کی کوشش کی ہے۔ کیوں کہ نااہل لوگ عملیات کے اہم رازوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے بہتری تو اسی میں ہے کہ خصوصی اور زود اثر قسم کے اعمال کتابوں میں نہ چھاپے جائیں۔ لیکن ہم نے اس کتاب کو مرتب کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ ہم علم کے کسی بھی حصے کو اپنے قارئین سے پوشیدہ نہیں رکھیں گے۔ اس لئے ہم یہ قابلِ قدر استخارہ جو برائے نام مشقت طلب ہے ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ اس استخارے میں زکوٰۃ ضروری ہے۔ زکوٰۃ کے دوران عجیب و غریب احوال عامل کے قلب پر وارد ہوتے ہیں۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان عجائبات کا تذکرہ کسی سے نہ کرے۔

زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس نقش کو زعفران سے ایک ہزار نو سو اکتیس مرتبہ لکھے اور گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا کرے۔ جتنے بھی روزانہ بآسانی لکھ سکے، لکھ کر روزانہ دریا میں ڈالے۔ دریا میں ڈالنے کا ایک وقت مقرر کر لے۔ مثلاً دن کے کسی حصے میں نقش لکھے اور عصر کے بعد جا کر دریا میں ڈال دے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی دن دریا میں ڈالنا ناغہ ہو جائے تو اگلے دن دونوں دن کے ڈال دے اور لکھنے میں ناغہ نہ کرے روزانہ حسب طاقت نقوش لکھتا رہے اور دریا میں ڈالتا رہے۔ یہاں تک کہ مذکورہ تعداد پوری ہو جائے۔ اس طریقے سے اس نقش کی زکوٰۃ ادا ہو گی۔

اب زندگی میں جب بھی کسی کام کی خوبی یا عدم خوبی معلوم کرنی ہو تو اسی نقش کو ۱۴ مرتبہ لکھے۔ ۱۳ نقوش الگ کر لے اور ایک نقش کو تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی رات میں مقصد حاصل ہو جائے گا۔ ورنہ پھر دوسری یا تیسری رات میں کامیابی ہو گی۔ کامیابی ہو جانے پر ۱۴ کے ۱۴ نقوش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے
جس عامل نے زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو وہ دوسرے کو بھی ۱۴ نقش لکھ کر دے سکتا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۷	۶۳۹	۶۴۵
۶۴۱	۶۴۴	۶۴۶
۶۴۳	۶۴۸	۶۴۰

استخارہ کے لئے کوئی دن تاریخ مقرر نہیں ہے۔ جو شخص استخارہ کر رہا ہے اسے جب تک نیند نہ آئے یہ کلمات پڑھتا رہے۔ یَاعَلِیۡمُ عَلِّمۡنِیۡ یَاخَبِیۡرُ اَخۡبِرۡنِیۡ یَارَشِیۡدُ اَرۡشِدۡنِیۡ۔

استخارہ نمبر ۹:۔ بروز جمعرات یا پیر بعد نماز عشاء کسی ایسے مکان میں جس میں سفیدی ہوئے ایک ماہ سے زائد نہ ہوا ہو دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں پھر جائے نماز پر بیٹھ کر ۱۱ مرتبہ درود شریف اور مندرجہ ذیل دعا ۱۱۱ سو مرتبہ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر باوضو ہی پر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلے ہی روز یا تیسرے روز دو مؤکل حالت بیداری یا حالتِ خواب میں حاضر ہوں گے اور سوال کا جواب دے جائیں گے۔ نماز استخارہ سے سونے تک کمرے کو لوبان کی دھونی سے معطر رکھنا ضروری ہے۔ اس استخارے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس دن استخارہ کرنا ہو اس سے تین دن پہلے سے ترک حیوانات اختیار کر لینا چاہیئے اور استخارہ کرتے وقت مکمل تنہائی ہونی چاہیئے۔

دعا یہ ہے۔ یَاخَبِیۡرُ اَخۡبِرۡنِیۡ یَاعَلِیۡمُ عَلِّمۡنِیۡ عَلَی الۡخَیۡرِ الۡمُغَیَّبَاتِ اِقۡضِ حَاجَتِیۡ بِحَقِّ یَاعَلِیۡمُ یَاخَبِیۡرُ۔

استخارہ نمبر ۱۰:۔ عشاء کی نماز کے بعد غسل کرے اور غسل کے بعد چار رکعات بہ نیت استخارہ ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ پہلی رکعت میں بیس مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت میں چالیس مرتبہ پڑھے، تیسری رکعت میں ساٹھ مرتبہ پڑھے، چوتھی رکعت میں اسی مرتبہ پڑھے اور پاک بستر پر لیٹ جائے۔ اور ایک ہزار مرتبہ "یا اللہ" پڑھے اور ایک ہزار "یا اللہ" پڑھنے کے بعد سو مرتبہ "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کہے۔ اس استخارے میں انشاء اللہ پہلی ہی شب میں یا ساتویں شب میں ایک بزرگ نمودار ہوں گے۔ جو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کریں گے۔ مجرب ہے۔

استخارہ نمبر ۱۱:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بستر پر لیٹ کر سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ "یَاھَادِیُ یَاخَبِیۡرُ یَامُبِیۡنُ" سو مرتبہ یہ کلمات پڑھنے کے بعد صرف تین مرتبہ یہ کلمات زبان سے ادا کرے۔ اِھۡدِنِیۡ یَاھَادِیُ اَخۡبِرۡنِیۡ یَاخَبِیۡرُ بَیِّنۡ لِیۡ یَامُبِیۡنُ۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں جواب حاصل ہو گا۔

استخارہ نمبر ۱۲:۔ جمعرات کے دن ذیل کا نقش پہلے سے تیار رکھیں۔ رات کو باوضو سو جائیں اور ذیل کا نقش اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لیں۔ ایک مرتبہ یہ عزیمت پڑھ لیں۔ سُبۡحٰنَكَ لَاعِلۡمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ط یَاعَلِیۡمُ عَلِّمۡنِیۡ یَاخَبِیۡرُ اَخۡبِرۡنِیۡ یَارَشِیۡدُ اَرۡشِدۡنِیۡ یَامُبِیۡنُ بَیِّنۡ لِیۡ بِحَقِّ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ وَبِحَقِّ یَااللّٰہُ یَاعَلِیۡمُ یَاخَبِیۡرُ یَارَشِیۡدُ یَامُبِیۡنُ۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں یا پھر تیسری رات میں جواب مل جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ھ۱۱۱۵ ۱۱ ۱۱ ص ۹

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

استخارہ ۱۳: ۔اللہ کے اسم ذاتی کا نقش مربع آتشی چال سے لکھے اور عطر لگا کر اسے تکیے کے نیچے رکھ کر سوجائے ۔ داہنی کروٹ لیٹے اور یہ عزیمت پڑھے اور لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے ۔یہاں تک کہ آنکھ لگ جائے ۔انشاءاللہ ایک بزرگ خواب میں آکر مقصد کی طرف اشارہ کریں گے ۔عزیمت یہ ہے ۔یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ بِحَقِّ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔اور نقش یہ ہے ۔

۷۸۶

ھ۱۱۱۵ آ ۱۱ ۱۱ ۹

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

استخارہ ۱۴: ۔اس نقش کو جمعرات کے دن عروج ماہ میں تیار کریں ۔اور بوقتِ ضرورت عطر لگا کر تکیے کے نیچے رکھ کر سوجائیں ۔انشاءاللہ پہلی رات یا پھر تیسری رات میں کامیابی حاصل ہوگی اور مقصد کی طرف رہنمائی ہوگی ۔نقش یہ ہے ۔

قابض ۵۱۱۱ آ ھ ۱۱ ۱۱ ھ ۹ قابض

۸	۱۱	۸۸۳	۱
۸۸۲	۲	۷	۱۲
۳	۸۸۵	۹	۶
۱۰	۵	۴	۸۸۴

یاقابض فلاں کام کرنا کیسا ہے ؟ یاقابض

یہاں اپنا مقصد تحریر کریں ۔

استخارہ ۱۵: ۔یہ استخارہ حضرت رابعہ بصریؒ کی طرف منسوب ہے ۔اس استخارے کی ترکیب یہ ہے کہ پیر کی رات یا بدھ کی رات ، یا جمعرات کی رات یا جمعہ کی رات کو اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف

پڑھ لے اور دوران درود شریف کے ۱۲۴ مرتبہ یہ عزیمت پڑھے ۔ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا بَصِیْرُ اَبْصِرْنِیْ یَا سَمِیْعُ اَسْمِعْنِیْ ۔اس عزیمت کو پڑھ کر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے اور سو جائے ۔ انشاءاللہ پہلی ہی شب میں جواب باصواب سے سرفراز ہوگا ۔مجرب ہے ۔

استخارہ ۱۶: ۔مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں یا جسے استخارہ کرنا ہو اسے لکھ کر دے دیں ۔انشاءاللہ پہلی ہی شب میں رہنمائی حاصل ہوگی ۔مجرب اور زود اثر ہے ۔

۷۸۶

ض	ب	ا	ق
۰	۱۰۱	۷۹۹	۳
۱۰۲	۳	۰	۷۹۸
۱	۷۹۷	۱۰۳	۲

استخارہ ۱۷: ۔قرآن حکیم کی آیت لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اس آیت کے اعداد ۶۷۸۰ ہیں ۔ان کا نقش حسبِ قاعدہ آتشی چال سے اس طرح تیار ہوگا ۔

۷۸۶

۱۶۹۴	۱۶۹۸	۱۷۰۱	۱۶۸۷
۱۷۰۰	۱۶۸۸	۱۶۹۳	۱۶۹۹
۱۶۸۹	۱۷۰۳	۱۶۹۶	۱۶۹۲
۱۶۹۷	۱۶۹۱	۱۶۹۰	۱۷۰۰۲

عامل کو چاہیئے کو نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء یہ نقش زعفران وگلاب سے لکھ کر اس پر ایک سو ستر بار منقولہ آیتِ شریفہ پڑھ کر اس نقش پر دم کردے پھر اس کو موم جامہ کے بعد سبز رنگ کے کپڑے میں حسبِ قاعدہ محفوظ کرلے ۔چالیس دن اس نقش پر ۱۷۰ مرتبہ یہی آیت پڑھ کر کپڑے کے اوپر ہی دم کرتا رہے ۔چالیس دن میں اس کی زکوٰۃ پوری ہوگی ۔ اس کے بعد تا زندگی ستر مرتبہ مذکورہ آیت کا نمازِ عشاء کے بعد ورد رکھے کبھی ناغہ نہ کرے ۔کبھی بھول جائے یا کسی مجبوری سے نہ پڑھ سکے تو اگلے روز ظہر کی نماز کے بعد پڑھ لے ۔اس کے بعد جب بھی کسی مہم میں استخارہ کرنا ہو رات کو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت بہ نیت استخارہ ادا کرے اور جائے نماز پر بیٹھ کر ہی ایک سو ستر مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر تعویذ پر دم کرے اور اسے تکیے کے نیچے رکھ کر سوجائے ۔ انشاءاللہ پہلی ہی شب میں کامیابی ہوگی ۔واضح رہے کہ تعویذ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہے ۔تکیے کے نیچے اس رات رکھنا ہے جب کسی معاملے میں استخارہ کرنا ہو

استخارہ نمبر ۱۸: جب کسی معاملے میں استخارہ کرنا مقصود ہو تو اسم باری تعالیٰ "الرَّحِیْمُ" کو لکھ کر تکیئے کے نیچے رکھے اور پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ بِبَرْکَتِہٖ ھٰذِہٖ الْاَسْمِ فِی الْمَنَامِ مَا اُرِیْدُ دعا صرف ایک بار پڑھے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ انشاء اللہ پہلی شب سے ساتویں شب تک کامیابی حاصل ہوگی۔

استخارہ نمبر ۱۹: پندرہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اول و آخر پندرہ پندرہ درود شریف پڑھے اور اس کا ایصالِ ثواب شیخ عبدالقادرؒ کو پہنچا دے۔ اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ اَخْبِرْنِیْ بِحَالِیْ پڑھ کر سوجائے اور اپنے مقصد کو ذہن رکھے۔ انشاء اللہ پہلی شب میں یا پھر دوسری یا تیسری شب میں کامیابی ہوگی۔ اس استخارہ کے لئے یہ شرط ہے کہ جس رات استخارہ کرنا ہو اس دن روزے سے رہے اور غسل کر کے نیا لباس پہنے۔ اگر نیا لباس موجود اور میسر نہ ہو تو جو عمدہ لباس مہیا ہو وہ پہن لے اور خوشبو کا استعمال کرے۔ مجرب ہے۔

استخارہ نمبر ۲۰: یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبُ یَا کَاشِفُ الْغَرَائِبُ گیارہ سو مرتبہ پڑھے اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر کسی سے بات کئے بغیر سوجائے۔ غسل کرنا، نئے کپڑے پہننا نئے موجود نہ ہوں تو عمدہ لباس پہننا اور خوشبو لگانا اس میں بھی شرط ہے۔ اس میں بھی کامیابی کا تین دن کے اندر ہے۔ انشاء اللہ!

استخارہ نمبر ۲۱: بعد نماز عشاء دو رکعت نماز بہ نیتِ استخارہ پڑھ کر اس کا ثواب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو پہنچا دے اور اس کے بعد جائے نماز پر بیٹھ کر ہی سورۂ کوثر پندرہ مرتبہ پڑھے اور تین سو ساٹھ مرتبہ یہ کلمات زبان سے ادا کرے۔ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنَ الْحَالِ الْفُلَانِیْ۔ اس دوران مقصد کو ذہن میں رکھے۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کامیابی نصیب ہوگی۔

استخارہ نمبر ۲۲: کاغذ کے دو ٹکڑوں پر ایک پر لکھے۔ اِفْعَلْ دوسرے پر لکھے لَا تَفْعَلْ اِفْعَلْ کے نیچے قرآن حکیم کی یہ آیت لکھے۔ یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَیْھِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰہُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ وَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ لَا تَفْعَلْ کے نیچے قرآن کریم کی یہ آیت لکھے۔ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ پھر ان دونوں کی آٹے میں الگ الگ گولیاں بنا کر مٹی کے لوٹے میں ڈال دے اور ۲۰ مرتبہ یہ آیت پڑھے۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْھَا وَاللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ۔ انشاء اللہ اس دوران ایک گولی خود بخود اوپر ابھر آئے گی اسے اٹھا لے کھول کر دیکھے اگر اِفْعَلْ والی گولی ابھرے تو اس کام کے کرنے میں خیر ہے اور لَا تَفْعَلْ والی گولی ابھرے تو اس کام سے پرہیز کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ مجرب اور بارہا کا آزمودہ ہے۔

استخارہ نمبر ۲۳: بعد نماز عشاء چار رکعت بہ نیت استخارہ اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ، دوسری رکعت میں سورۂ والتین، تیسری رکعت میں سورۂ قدر اور چوتھی رکعت میں سورۂ زلزال پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سورۂ زلزال کا نقش (جو پہلے سے لکھ کر رکھ لے) تکیئے کے نیچے رکھ کر سوجائے اور سونے سے پہلے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ الْخَبَرَ کذا و کذا۔ کذا و کذا کی جگہ اپنا مقصد بیان کرے۔ یا اپنے مقصد کا تصور کر لے۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں رہنمائی حاصل ہوگی۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

سورۂ زلزال کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۴۹	۴۳۵۲	۴۳۵۶	۴۳۴۲
۴۳۵۵	۴۳۴۳	۴۳۴۸	۴۳۵۳
۴۳۴۴	۴۳۵۸	۴۳۵۰	۴۳۴۷
۴۳۵۱	۴۳۴۶	۴۳۴۵	۴۳۵۷

استخارہ نمبر ۲۴: مندرجہ ذیل نقش لکھ کر تکیئے کے نیچے سوجائے اور سوتے وقت یَا خَبِیْرُ یَا ھَادِیُ یَا مَتِیْنُ لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ نیند آجائے۔ پڑھتے وقت اپنے مقصد کا خیال رکھے۔ انشاء اللہ صاف طور پر رہنمائی حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

رفیع الدرجات ذو العرش

۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰
۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰
۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰
۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰
۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰
۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲
۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰
۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲

یوم التلاق یوم ھم بارزون

یلقی الروح من امرہ

علیٰ من یشاء من عبادہ لینذر

استخارہ نمبر ۲۵: بعد نماز عشاء سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر "مبین" کو ۱۰۲ مرتبہ پڑھیں۔ سورۃ ختم ہونے کے بعد ۳۵ مرتبہ درود شریف پڑھ کر یہ دعا کریں۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ

اِنْ کَانَ ھٰذَا الْاَمْرُ خَیْرًا فَاَرِنِیْ بَیَاضًا اَوْ خُضْرَۃً فَاِنْ کَانَ شَرًّا فَاَرِنِیْ سَوَادًا اَوْ حُمْرَۃً۔

دعا پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے اور فوراً سو جائے۔ اگر خواب میں سفید یا سبز چیز دکھائی دے تو اس کام میں خیر ہے اور اگر کالی یا سرخ چیز دکھائی دے تو اس کام سے پرہیز ضروری ہے۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

استخارہ نمبر ۲۶: ایک کاغذ پر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ لکھ کر ایک طشت یا کونڈے میں پانی بھرے، دل میں یہ تصور کرے کہ فلاں کام کروں یا نہیں کروں؟ اس کاغذ کو بیچ طشت کے ڈال دے۔ اور خود طشت کے سامنے قبلہ رُخ بیٹھ جائے۔ اب مع بسم اللہ کے سات بار سورۂ فاتحہ پڑھے۔ اس دوران کاغذ میں انشاء اللہ حرکت ہوگی۔ اگر کاغذ دائیں طرف چلنے لگے تو کامیابی کی بشارت ہے۔ اگر قبلہ رُخ جائے تو تب بھی کامیابی ہوگی لیکن کچھ دن صبر و ضبط سے کام لینا پڑے گا۔ اگر بائیں طرف چلے تو انکار سمجھے اور اس کام میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اگر آگے کی طرف آئے تو کامیابی بہت جلد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ استخارہ سے پہلے کچھ شیرنی بچوں کو تقسیم کر دے اور اس کا ثواب حضرت علیؓ کو پہنچا دے۔ مجرب اور کامیاب استخارہ ہے۔

استخارہ نمبر ۲۷: مندرجہ ذیل نقش چار عدد لکھ کر چارپائی کے چاروں پاؤں کے نیچے ایک ایک کرکے رکھ دے اور ۴۱ بار یہ کلمات زبان سے ادا کرے "کالی چھڑی بِس بھری اَنْتَ فِیْ اَمْرِیْ" آخر میں ایک بار کہے کہ اے ہمزاد اگر تو نے خواب میں آکر فلاں کام کے بارے میں آگاہ نہ کیا تو میں قیامت کے دن تیرا دامن پکڑوں گا۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب ہمزاد کی زبانی جواب باصواب ملے گا۔

نقش یہ ہے۔
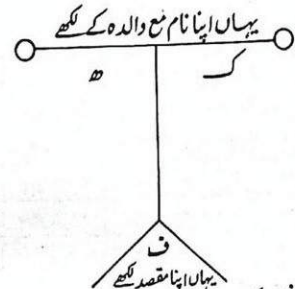
استخارہ نمبر ۲۸: اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہو گیا ہو اور معلوم نہ ہو کہاں ہے؟ کس حال میں ہے؟ تو اس استخارے کو کام میں لائیں۔ طریقہ یہ ہے کہ اول دو رکعت نماز بہ نیتِ استخارہ پڑھیں۔ (بعد نماز عشاء) اور دونوں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود چشتیہ پڑھیں اور ۳۰۰ مرتبہ یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبُ اَخْبِرْنِیْ درود شریف کے بعد پڑھیں اِس

وقت مفرور کا تصور ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ مفرور خواب میں نظر آئے گا اور اپنے احوال سے آگاہ کرے گا۔

استخارہ نمبر ۲۹: استخارے کیلئے یہ طریقہ بھی سہل ہے کہ بروز بدھ کو صبح چھ اور سات بجے کے درمیان مندرجہ ذیل نقش لکھ لے اور رات کو اس نقش کو خوشبو میں بسا کر تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائے اور یہ عزیمت پڑھے۔ اول سورۂ فاتحہ ۱۱ مرتبہ، پھر آیت الکرسی ۱۱ مرتبہ اور اس کے بعد یہ دعا۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِی الْمَنَامِ مَا اُرِیْدُ بِحَقِّ سُوْرَۃِ فَاتِحَہ وَ اٰیَتِ الْکُرْسِیْ وَبِحَقِّ نَقْشِ الٓمٓصٓ وَاقْضِ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔

۷۸۶ ۱۱ ھ ۱۱ ۱۱ ھ

ص	م	ل	ا
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ل	ا	ص	م

فلاں کی جگہ اپنا مقصد تحریر کرے۔

استخارہ نمبر ۳۰: یہ استخارہ امام تصوف حضرت حسن بصریؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور بہت ہی زود اثر اور قابلِ بھروسہ ہے اور سہل بھی ہے۔ ناچیز نے بھی کئی بار اسے آزمایا ہے اور بروقت اس کی تاثیر سامنے آئی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد دو رکعت بہ نیت استخارہ ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر ۳۶۰ مرتبہ "یَا سَلَامُ سَلِّمْ" کا ورد کرے اور ورد کے شروع و آخر میں ۱۱-۱۱ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ بعدہٗ داہنی کروٹ سے لیٹ جائے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔

ناچیز نے ضرورت پڑنے پر جب بھی اس طریقے سے استخارہ کیا ہے پہلی ہی شب میں کامیابی ہوئی ہے۔ لیکن اگر کسی کو پہلی شب میں کامیابی نہ ہو تو وہ مایوس نہ ہو اور لگاتار تین رات تک استخارہ کرتا رہے۔ انشاء اللہ تیسری شب تک کامیابی یقینی طور پر ہوگی۔

استخارہ نمبر ۳۱: استخارہ کا یہ طریقہ بھی بعض صوفیا سے منسوب ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ عشاء کے بعد بہ نیت استخارہ دو رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ۲۱ مرتبہ اور دوسری رکعت میں صرف ۱۱ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت ایک سو پانچ مرتبہ اول و آخر ۱۱-۱۱ مرتبہ پڑھے۔ عزیمت پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ نقش کے نیچے بھی اپنا مقصد تحریر کر دے۔ انشاء اللہ پہلی رات سے تیسری رات تک کامیابی حاصل ہوگی۔

عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ بِبَرَکَۃِ ھٰذَا الْاِسْمِ یَا حَیُّ فِی الْمَنَامِ مَا اُرِیْدُ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ی	ح	ر
۷	۲۰۱	۳۹	۱۱
۲۰۲	۱۰	۸	۳۸
۹	۳۷	۲۰۳	۹

استخارہ ۳۲:۔ عشاء کی نماز کے دو گھنٹے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں، اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس اور دوسری رکعت میں سورۂ والضحیٰ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل وظیفہ سو مرتبہ پڑھیں اور اپنے دائیں بازو پر سورۂ واللیل اور سورۂ والضحیٰ کا نقش باندھ کر اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات میں ورنہ دوسری یا تیسری رات میں کامیابی مل جائے گی۔

وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَام۔

سورۂ واللیل اور سورۂ والضحیٰ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۴۶	۱۷۵۰	۱۷۵۳	۱۷۳۹
۱۷۵۲	۱۷۴۰	۱۷۴۵	۱۷۵۱
۱۷۴۱	۱۷۵۵	۱۷۴۸	۱۷۴۴
۱۷۴۹	۱۷۴۳	۱۷۴۲	۱۷۵۴

استخارہ ۳۳:۔ یہ استخارہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ ؓ کی طرف منسوب ہے۔ اسے بھی استعمال میں لانے سے پہلے حضرت علی ؓ کو ایصالِ ثواب کریں۔ سورۂ فاتحہ ۳۔۳ بار پڑھ کر ثواب پہنچا دیں۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ بعد نماز عشاء ۱۵ مرتبہ یا مظہر العجائب ۱۱ مرتبہ یا کاشف الغرائب اور ۹ بار درود شریف پڑھ کر آسمان کی طرف سر اٹھا کر پھونک ماریں۔ اس کے بعد استخارہ کی نیت سے دو رکعت کی نیت باندھیں۔ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد سورۂ فاتحہ شروع کریں۔ جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پر پہنچیں تو اس کی تکرار کرتے رہیں۔ کم سے کم پانچ سو مرتبہ تک تکرار کریں۔ گنتی کی ضرورت نہیں ہے۔ اندازاً تکرار کرتے رہیں اور اس وقت خاص طور پر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ اس دوران آپ کا چہرہ یا جسم دائیں یا بائیں طرف کو خود بخود گھوم جائے گا۔ چہرہ اور جسم اس قدر تیزی کے ساتھ گھومتا ہے کہ آپ روکنا چاہیں تو اس وقت رُکنا ممکن نہ ہوگا۔ اگر چہرہ یا جسم دائیں جانب گھومے تو کام کے کرنے کی طرف اشارہ ہے اور اگر بائیں جانب گھومے تو اس کام کے نہ کرنے میں خیر ہے۔ اشارہ پانے کے بعد نماز مکمل کرے۔

استخارہ ۳۴:۔ سوتے وقت بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندرونی حصے پر یہ طلسم لکھو۔ سلسلع اور لاتعداد مرتبہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پڑھتے رہو اور اپنے مقصد کا خیال رکھو یہاں تک کہ نیند

آجائے۔ انشاء اللہ خواب میں صاف صاف جواب ملے گا۔

استخارہ ۳۵:۔ یہ استخارہ اکثر بزرگوں کے معمولات میں رہا ہے اور ناچیز نے بھی اسے آزمایا ہے۔ میں نے جب بھی اس طریقۂ استخارے کو اختیار کیا ہے مجھے الحمدللہ پہلی ہی شب میں کامیابی ہوئی ہے۔

ترکیب اس کی یہ ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ یہ آیت پڑھو۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ط جمعہ کی نماز کے بعد یہی آیت ایک سو ایک مرتبہ پڑھو۔ عصر کی نماز کے بعد یہی آیت ۱۰۲ مرتبہ پڑھو۔ مغرب کی نماز کے بعد ۱۰۳ مرتبہ پڑھو۔ عشاء کی نماز کے بعد چار سو چھ مرتبہ پڑھو۔ ہر بار شروع و آخر میں ۳۔۳ مرتبہ درود شریف پڑھو۔ عشاء کے بعد جب اس آیت کو پڑھ لیں تو پھر نہ کسی سے بات چیت کریں۔ نہ کوئی کام کریں اور نہ ہی کچھ کھائیں پیئیں۔ جب عشاء کے بعد اس آیت کو مذکورہ تعداد میں پڑھ لیں تو اللہ سے دعا کریں کہ مجھے فلاں کام کے سلسلے میں رہنمائی عطا کریں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔ بارہا کا آزمودہ ہے۔

استخارہ ۳۶:۔ یہ استخارہ بہت ہی آسان ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ عشاء کے بعد جب سونے کا ارادہ کریں تو اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف اور درمیان میں ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ لیں اور خدا سے دعا کریں کہ میں جس سلسلے میں پریشان ہوں اس بارے میں مجھے آگاہی بخشیں۔ انشاء اللہ رات کو خواب میں صورتِ حال منکشف ہوگی۔

استخارہ ۳۷:۔ اگر کوئی شخص گم ہوگیا ہو یا مفرور ہو اور آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے تو آپ اللہ پر اور اس کی قدرتِ کاملہ پر پورا بھروسہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اسماء کسی کاغذ پر لکھ کر انہیں موم کے ساتھ باندھ کر پانی سے بھری ہوئی بالٹی میں ڈال دیں اگر وہ شخص زندہ ہوگا تو بالٹی میں سے ہنسنے کی آواز آئے گی۔ اور اگر مرگیا ہوگا تو بالٹی میں سے رونے کی آواز آئے گی۔

اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔ اور ان کو "تاج نامہ" کہا جاتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا رحیم یا عظیم یا احد یا صمد یا وتر یا سلام یا عالم یا مومن یا مھیمن یا سمیع یا بصیر یا عالم یا واحد یا باطن یا علیم یا کبیر یا متکبر یا دلیل یا قوی یا عزیز یا متعز یا منان یا تواب یا باعث یا وارث یا مجید یا محمود یا معبود یا مودود یا ظاھر یا باطن یا اول یا آخر یا حیّ یا قیوم یا مجید یا واسع یا رفیع یا ذوالقوۃ المتین یا سلطان برحمتك یا ارحم الراحمین۔

استخارہ ۳۸:۔ بعد نمازِ عشاء سوتے وقت دائیں کروٹ لیٹ کر سورۂ واللیل، سورۂ والضحیٰ اور الم نشرح ہر ایک سورۃ ۷۔۷ مرتبہ پڑھے۔ اور یہ دعا بھی اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ۷ مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ هٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط انشاء اللہ خواب میں مقصد کے اچھے بُرے ہونے کا حال ظاہر ہوگا۔

استخارہ ۳۹:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت استخارہ کی نیت سے پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ۲۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ۳۳۳ مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھ کر اپنے مقصد کا خیال رکھتے ہوئے سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ نمبر ۴۰:۔ ایک طریقہ یہ بھی بزرگوں سے منقول ہے کہ بدھ، جمعرات یا جمعہ کی شب میں بعد نماز عشاء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تین سو مرتبہ، اور سورۂ الم نشرح ستّرہ مرتبہ بمع بسم اللہ پڑھے اور پھر اپنے سینے پر دم کرلے اور دعا کرے کہ اے پروردگار جو میرے حق میں بہتر ہوگا وہ مجھے خواب میں دکھا دے۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ اس کے بعد بغیر کسی سے کلام کئے سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں صاف طور پر جواب ملے گا۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

استخارہ نمبر ۴۱:۔ بعد نماز عشاء سوتے وقت دائیں پہلو پر لیٹ کر سورۂ واللیل اور سورۂ والضحیٰ ہر ایک سورۃ سات سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر یہ دعا سات بار پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ ھٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط انشاء اللہ پہلی ہی شب میں حق تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی حاصل ہوگی۔ اگر پہلی شب میں رہنمائی نہ ہو تو پانچ راتوں تک لگاتار یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ پانچویں شب تک لازماً پروردگار عالم کی طرف سے اشارہ ہوگا۔

استخارہ نمبر ۴۲:۔ اب ہم ایک ایسا استخارہ نقل کر رہے ہیں جو ہمارے بے شمار اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ لیکن اس استخارے سے پوری طرح سے مستفیض ہونے کیلئے مندرجہ ذیل آیت کا خاص طریقہ سے ایک چلے تک ورد رکھنا ضروری ہے۔

آیت کریمہ یہ ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

اس آیت کریمہ کے ۶۷۸۰ اعداد ہیں۔ جن کا مربع نقش آتشی چال سے حسب قاعدہ یہ بنتا ہے۔

۶۷۸۶

۱۶۹۴	۱۶۹۸	۱۷۰۱	۱۶۸۷
۱۷۰۰	۱۶۸۸	۱۶۹۳	۱۶۹۹
۱۶۸۹	۱۷۰۳	۱۶۹۶	۱۶۹۲
۱۶۹۷	۱۶۹۱	۱۶۹۰	۱۷۰۲

نوچندی جمعرات کو بعد نمازِ عشاء یہ نقش آتشی چال سے پُر کر لیا جائے۔ جب نقش بھر لیں تو اس نقش پر ۷۰ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر دم کر دیں اور اس کو اپنے تکیئے میں رکھ کر سو جائیں۔ اگلے دن بعد نماز عصر اس نقش کو آٹے میں گولی بنا کر کسی تالاب، نہر یا کنوئیں میں ڈال دیں۔ اگر روزانہ نقش پانی میں نہیں ڈال سکتے تو تین دن یا سات دن کے اکٹھی گولیاں بنا کر پانی میں ڈال دیں۔ لیکن ڈالیں

عصر کے بعد ہی۔ گولی ہر نقش کی فجر کی نماز کے بعد ہی بنا لیں۔

نوچندی جمعرات سے شروع کر کے ہر رات بعد نماز عشاء نقش بھر کر اس پر ۷۰ مرتبہ مذکورہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کرتے رہیں اور اس نقش کو فجر کی نماز سے فراغت کے بعد آٹے میں گولی بنا کر رکھ دیں۔ پھر خواہ روز کے روز پانی میں ڈالیں یا تین یا سات ڈالیں لیکن ہر نقش کی گولی اگلے دن فجر کے بعد ہی بنا لیں اور ہر رات نیا نقش حسب قاعدہ بنا کر تکیئے میں رکھتے رہیں۔ چلّہ پورا ہو جانے پر ۴۱ ویں دن ایک نقش مشتری کی ساعت میں بنا کر ہرے رنگ کے کپڑے میں تیار کر کے محفوظ کر لیں اور آیت کو ستّر مرتبہ سونے سے پہلے ہر رات پڑھتے رہیں۔ اب جس دن کسی بھی سلسلے میں استخارہ کرنا مقصود ہو تو دو نفل نماز پڑھیں۔ ایک سو ستّر مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں اور وہ نقش جو آپ کے پاس محفوظ ہوگا اسے تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائیں اور مقصد کا خیال رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کھلے طور پر بشارت ہوگی۔

استخارہ نمبر ۴۳:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ط اور ایک بار سورۂ کافرون بھی پڑھو۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ط اور ایک بار سورۂ اخلاص بھی پڑھو۔ نماز سے فارغ ہو کر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا ایک مرتبہ پڑھو اور کسی سے بات چیت کئے بغیر سو جاؤ۔

دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ یَا حَبِیْبَ کُلِّ حَبِیْبٍ یَا مُغِیْثَ کُلِّ مُغِیْثٍ یَا کَافِیْ یَا مُکْفِیْ یَا مَنْ ھُوَ بِجَمِیْعِ الْخَلْقِ کَافِیْ اِکْشِفْ لِیْ مَا فِیْ نَفْسِیْ مخفی بحق القلم وَاللَّوْحِ وَالْعَرْشِ وَالکرسی وبحق محمّد صلی اللہ علیہ وسلم القرشی اَللّٰھُمَّ ان کنت تعلم اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ عاجلہ وآجلہ فارنی بیاضًا اَوْ خُضْرَۃً اَوْ مَاءً جَارِیًا وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ فارنی سودًا اَوْ دُخَانًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اگر خواب میں سفیدی یا سبز چیز نظر آئے یا دریا وغیرہ نظر آئے تو سمجھو کہ کام میں بہترائی ہے اور اگر کالی چیز یا دھواں نظر آئے تو سمجھو کہ کام میں خیر نہیں ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

خط کشیدہ الفاظ جب زبان سے ادا ہوں تو اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔

استخارہ نمبر ۴۴:۔ جمعرات کے دن روزہ رکھو۔ عشاء کے بعد غسل کرو اور خوشبو لگاؤ پھر دو رکعت نفل پڑھو اور پندرہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچاؤ، پھر بستر پر لیٹ کر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے گیارہ سو مرتبہ اَخْبِرْنِیْ بِحَالِیْ پڑھ کر سو جاؤ۔ انشاء اللہ رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ ۴۵:۔ سوتے وقت بائیں انگوٹھے کے ناخن پر یہ طلسم لکھیں۔ سلسلع اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے لاتعداد مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ۔ اور سو جائیں۔ انشاء اللہ غیب سے اشارات ہوں گے۔ (یہی استخارہ گزشتہ صفحات میں دوسرے طریقہ کے ساتھ بھی درج ہوا ہے)

استخارہ ۴۶:۔ مندرجہ ذیل اسماء بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھ کر سو جائے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ انشاء اللہ خواب میں کوئی شخص آ کر سوال کا جواب دے جائے گا۔

اسماء یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط بسم اللہ لھت ھت یھت یھعت لھب الھب یا اللہ، تون۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

استخارہ ۴۷:۔ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کے بعد اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے اور یہ یقین کرتے ہوئے کہ حق تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہی تردّدات سے یقین کی طرف لے جانے والا ہے۔ آنکھیں بند کر کے دو شہادت کی انگلیوں کو ایک دوسرے کی طرف لے جاؤ۔ اگر دونوں انگلیوں کے سرے مل گئے تو یقین کر لو کہ جس کام میں رہنمائی درکار تھی وہ بے شک کار خیر ہے اور اس کے انجام دینے میں کوئی خرابی نہیں۔ اور اگر انگلیوں کے سرے نہ ملے تو یہ بات دل میں جما لو کہ جس کام کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کی تھی اس کا انجام دینا آپ کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ اس لئے اس کام سے اجتناب کرنے میں عافیت ہے۔

استخارہ ۴۸:۔ شب جمعہ کو دو رکعت نماز نفل پڑھیں اس کا ثواب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی تمام امت کو پہنچائیں۔ اس کے بعد ۲۷ مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاغْفِرْ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر ستر مرتبہ یہ پڑھیں۔ سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ط اس کے سو مرتبہ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ۔ سو مرتبہ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ۔ سو مرتبہ یَا مُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ۔ سو مرتبہ رَبِّ اشْرَحْ صَدْرِیْ۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں صحیح رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۴۹:۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دو سو مرتبہ یہ پڑھیں۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔

اس کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں آگاہی ہوگی۔

استخارہ ۵۰:۔ عشاء کے بعد تازہ وضو کر کے پاک صاف لباس پہن لیں اور داہنی کروٹ پر لیٹ کر قبلہ رُو ہو کر سورۂ والشمس، سورۂ واللیل، سورۂ والتین اور سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر اپنے رب سے التجا کریں کہ وہ مطلوبہ مقصد میں رہنمائی کریں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں یا پھر سات راتوں کے اندر اندر رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔ یہ استخارہ پیرانِ پیر حضرت مخدوم علی صابر کلیریؒ کی طرف منسوب ہے اور مجرب ہے۔

استخارہ ۵۱:۔ عشاء کے بعد صاف ستھرے لباس میں تازہ وضو کر کے رو بہ قبلہ لیٹ جائیں اور سورۂ والشمس، سورۂ واللیل، سورۂ والتین اور سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھ کر یہ دعا ایک بار پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ تین راتوں کے اندر اندر صحیح جواب مل جائے گا، دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ (یہاں اپنے مقصد کا ذکر کریں) وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ اِلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ۔

استخارہ ۵۱:۔ یہ استخارہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کی شب میں لگاتار تین راتوں تک کرنا چاہیئے۔ طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد جب سونے کا ارادہ کریں تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تین سو مرتبہ پڑھیں پھر سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ ستر مرتبہ پڑھیں اور اپنے سینے پر دم کر لیں۔ اس کے بعد یہ دعا کریں کہ اے غیب کے جاننے والے فلاں کام میں میری صحیح رہنمائی فرما دیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ اور پھر استخارہ کی وہ دعا پڑھیں جو حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ اور جو استخارہ ۱ میں ذکر کی گئی ہے۔

تین دن تین رات گزر جانے کے بعد اپنے دل کی حالت پر غور کریں۔ دل کا رجحان جس جانب بھی ہو جائے اس کو اللہ کی طرف سے رہنمائی سمجھیں۔

استخارہ ۵۲:۔ استخارہ کرنے والا کسی کاغذ پر اسم "الرحیم" لکھے اور اپنے تکیے کے نیچے رکھ لے اور باوضو ہو کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بِبَرَکَۃِ ھٰذَا الْاِسْمِ الْمُکَرَّمِ (یہاں اپنے کام کا ذکر کریں۔ مثلاً ھٰذَا سفر، ھٰذَا النکاح، ھٰذَا الخطبۃ، ھٰذِہِ المقدمہ وغیرہ) مَا یَکُوْنُ وَمَا یَؤُلُ۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں صحیح رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ ۵۳:۔ اکابرین نے اسم الٰہی "الرّحیم" کے ذریعہ استخارہ کا ایک طریقہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس اسم کو لکھ کر اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیں۔ اور دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھ کر سو مرتبہ "یَا رَحِیْمُ" پڑھ کر سو جائیں اور اپنے مقصد کا خیال اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب ملے گا۔ لیکن اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس طریقے میں کامیابی اس شخص کو ملتی ہے۔ جس نے "الرّحیم" کی زکوٰۃ ادا کی ہو۔

اور اس زکوٰۃ کا طریقہ بغرض استخارہ یہ ہے کہ گیارہ سو مرتبہ اس اسم الٰہی کو لگاتار ۱۱ دن تک پڑھیں اول و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ ۱۱ دن میں زکوٰۃ ادا ہو گی۔ اس کے بعد مذکورہ طریقے سے استخارہ کریں۔

استخارہ نمبر ۵۴:۔ جمعرات کے دن نفلی روزہ رکھیں اور جمعہ کی رات کو تازہ غسل کر کے پاک صاف لباس پہن کر پندرہ مرتبہ درود شریف پڑھکر اس کا ثواب شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو پہنچائیں۔ اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ اَخْبِرْنِیْ بِحَالِیْ پڑھ کر سو جائیں اور اپنے مقصد کا خیال اپنے دل میں رکھیں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۵۵:۔ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر گیارہ سو مرتبہ یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ وَکَاشِفَ الْغَرَائِبِ پڑھ کر مصلّے ہی پر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں صحیح رہنمائی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۵۶:۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس کا ثواب حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو پہنچا دیں۔ اس کے بعد سورۂ کوثر ۱۵ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد ۳۶۰ مرتبہ یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنَ الْحَالِ اور اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل کر سو جائیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۵۷:۔ پیر کی شب یا جمعرات کی شب میں یہ استخارہ کریں۔ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور ہر رکعت میں ایک ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تین سو ساٹھ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَاسَلِیْمُ سَلِّمْنِیْ۔ پھر ایک سو ایک بار یہ پڑھیں۔ یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَابَشِیْرُ بَشِّرْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَامُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۵۸:۔ سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ ناس تین بار، سورۂ فلق تین بار، سورۂ اخلاص ۳ بار سورۂ کافرون تین بار، اور سورۂ نصر ۲۵ بار پڑھیں۔ پھر لاتعداد مرتبہ درود شریف پڑھتے رہیں۔ یہاں تک کہ آنکھ لگ جائے۔ درود شریف پڑھتے وقت دائیں کروٹ پر لیٹ جائیں اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیں اور اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۵۹:۔ عشاء کی نماز کے بعد اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھ کر ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ سُبْحٰنَكَ لَاعِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ط

استخارہ نمبر ۶۰:۔ تین راتوں تک بعد نماز عشاء ۱۴۱ مرتبہ "یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" پڑھ کر سو جائیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ تین راتوں کے اندر اندر مطلوبہ مقصد میں صحیح رہنمائی حاصل ہو گی۔

استخارہ نمبر ۶۱:۔ مشائخ نقشبند کا معمول یہ ہے کہ جب کوئی شخص مرید ہونے کے لئے آتا ہے اسکو

تاکید کرتے ہیں کہ تین راتوں تک استخارہ کرو۔ اگر استخارہ اس کے حق میں ہو تو اس کو بیعت کر لیتے ہیں ورنہ انکار کر دیتے ہیں۔

طریقہ یہ بتاتے ہیں کہ رات کو سونے سے پہلے تازہ وضو کر کے ایک سو ایک مرتبہ صدق دلی کے ساتھ یہ کلمات پڑھیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اس کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ کٰفرون پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو ایک بار تیسرا کلمہ پڑھیں اس کے بعد سو جائیں۔ اس کے بعد اگر پیر سے عقیدت جوں کے توں ہے یا اس میں اضافہ ہوا ہے تو سمجھ لیں بیعت کی طرف اشارہ ہے۔ اگر عقیدت میں کوئی کمزوری پیدا ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ابھی مرید ہونے کا ارادہ کرنے والا اس لائق نہیں ہے۔ یہ استخارہ بطور خاص مریدی کے لئے ہے اور اس استخارہ کے ذریعہ پہلی ہی رات میں کامیابی مل جاتی ہے۔

استخارہ نمبر ۶۲:۔ عشاء کی نماز کے بعد چھ رکعات نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ دو رکعت کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والتین، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر، پانچویں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال، چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی کاغذ پر یہ عبارت لکھیں۔

بَرَاۃٌ اِلٰی رَبِّ الْجَلِیْلِ الْوَدُوْدِ الْکَرِیْمِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَکَبِّرِ مِنْ عَبْدِہٖ فلاں (یہاں اپنا نام لکھیں) اَلْفَقِیْرِ الذَّلِیْلِ الْمُحْتَاجِ الْبَائِسِ السَّائِلِ الْمُضْطَرِّ الَّذِیْ لَمْ یَجِدْ لِحَاجَتِہٖ سِوَاكَ یَطْلُبُ وَیَرْغَبُ مِنْكَ حَاجَۃً (یہاں اپنی حاجت اور مقصد لکھیں) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَلَكَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتٰبِكَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاثَرْتَ بِہٖ عِلْمَ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّبَیَانًا شَافِیًا وَّاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ (یہاں اپنی جو بھی حاجت یا مقصد ہو اس کا ذکر کریں) اور اس کاغذ کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔

استخارہ نمبر ۶۳:۔ استخارہ کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد پاک صاف بستر پر لیٹے اور قبلہ کی طرف اپنا منہ کر کے اَلنُّوْرُ الظَّاھِرُ الْبَاسِطُ اس وقت تک لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے جب تک نیند نہ آ جائے اور پڑھتے وقت اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھے۔ انشاء اللہ خواب میں صحیح رہنمائی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۶۴:۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ جس کاروبار میں ہم پیسہ لگانا چاہتے ہیں اس میں فائدہ ہو گا یا نقصان؟ یا اگر ہم کسی کو شریکِ کاروبار کرنا چاہتے ہیں تو یہ شرکت مفید رہے گی یا مضر؟ تو اس

کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد لگاتار سات راتوں تک "یَاخَبِیْرُ" گیارہ ہزار مرتبہ پڑھیں اور بغیر سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ اس دوران یا پھر ساتویں شب میں صاف طور پر رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ ۶۵:۔ اگر کسی رشتے کے بارے میں معلوم کرنا ہو کہ کیسا ہے؟ کرنا چاہیئے یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سات دن تک کسی بھی خلوت میں ۳۲۴۸ مرتبہ "یَاخَبِیْرُ" پڑھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ کسی بھی شب میں رشتے کے بارے میں رہنمائی مل جائے گی۔

استخارہ ۶۶:۔ کسی بھی نئے کام کے بارے میں اگر معلومات حاصل کرنا چاہیں کہ اس کام میں خیر ہوگی یا نہیں۔ تو "یَارَشِیْدُ" ۲۱ راتوں تک ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس دوران خواب میں واضح طور پر یہ اشارہ ہو جائے گا کہ اس کام کو کرنا چاہیئے یا نہیں۔ ؟ اگر تکیئے کے نیچے یَارَشِیْدُ کا نقش لکھ کر رکھ لیں تو اور بھی مفید ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸	۱۳۱	۱۳۴	۱۲۱
۱۳۳	۱۲۲	۱۲۷	۱۳۲
۱۲۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۶
۱۳۰	۱۲۵	۱۲۴	۱۳۵

استخارہ ۶۷:۔ "یَاعَلِیْمُ" کا نقش مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائیں اور اس کو تکیئے کے نیچے رکھ لیں۔ جمعہ کا دن گزرنے کے بعد جو رات آئے اس رات سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ "یَاعَلِیْمُ" ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں لگاتار ۶ راتوں تک پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ ساتویں شب جو شبِ جمعہ ہوگی اس رات کو بعد نماز عشاء بہ نیت استخارہ دو رکعت نفل پڑھ کر پندرہ سو مرتبہ "یَاعَلِیْمُ" پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ درود شریف پڑھیں، اپنے مقصد کا خیال ذہن میں رکھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

م	ی	ل	ع
۲۹	۷۱	۳۹	۱۱
۷۲	۳۲	۸	۳۸
۹	۳۷	۷۳	۳۱

استخارہ ۶۸:۔ "یَاخَبِیْرُ" کے دو نقش مندرجہ ذیل طریقے سے تیار کریں۔ ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش اپنے تکیئے میں سیئیں۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۸۱۲ مرتبہ "یَاخَبِیْرُ" پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف

پڑھیں اور اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب مکمل رہنمائی ہوگی۔ نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

ر	ی	ب	خ
۱	۶۰۱	۱۹۹	۱۱
۶۰۲	۴	۸	۱۹۸
۹	۱۹۷	۶۰۳	۳

استخارہ ۶۹:۔ کسی بھی اہم معاملے کی حیثیت جاننے کے لئے لگاتار سات روز تک "یَاظَاہِرُ" کا نقش ذوالکتابت لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر ندی، نہر یا دریا میں ڈالیں۔ اس کے بعد ایک نقش بنا کر اپنے تکیئے کے نیچے رکھیں اور بعد نماز عشاء پاک صاف لباس بستر پر سو جائیں اور سونے سے پہلے "یَاظَاہِرُ" گیارہ سو مرتبہ پڑھیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی اور غیب سے رہنمائی حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ر	ہ	ا	ظ
۰	۹۰۱	۱۹۹	۶
۹۰۲	۳	۳	۱۹۸
۴	۱۹۷	۹۰۳	۲

استخارہ ۷۰:۔ دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ایک رکعت میں سورۂ والتّین اور دوسری رکعت میں سورۂ اَلَمْ نَشْرَح پڑھیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اس کے بعد "یَاظَاہِرُ یَابَاطِنُ" دو سو مرتبہ پڑھ کر اپنے دل پر دم کر لیں اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات ہی میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۷۱:۔ جس رات کسی بارے میں استخارہ کرنا ہے، اس رات عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہو کر ۳۱۲ مرتبہ "یَاعَلِیْمُ یَاخَبِیْرُ" پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں اور مقصد کا خیال اپنے دل میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۷۲:۔ مکان کی بالائی منزل پر بیٹھ کر ایک کاغذ پر لکھیں۔ یَاخَابِحَقِّ یَامِیکَائِیْلُ، اس کے بعد عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور ستّر بار مذکورہ جملہ پڑھیں۔ پھر اس کاغذ کو اپنے تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائیں اور سونے سے پہلے اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔

انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۷۳:- "یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنْ اَسْرَارِ الْغُیُوْبِ" ۱۹۴۵ مرتبہ سوتے وقت پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ عزیمت پڑھتے وقت مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۳	۱۹۰۹	۱۵	۱۱
۱۹۰۵	۱۶	۱۲	۸	۴
۱۳	۹	مقصد	۱۹۰۶	۱۷
۱	۱۹۰۷	۱۸	۱۴	۵
۱۹	۱۰	۶	۲	۱۹۰۸

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۳	۲۵	۱۵	۱۱
۲۱	۱۶	۱۲	۸	۴
۱۳	۹	۲۰	۲۲	۱۷
۱	۲۳	۱۸	۱۴	۵
۱۹	۱۰	۶	۲	۲۴

استخارہ ۷۴:- بعد نمازِ عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد رَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ اور سورۂ کٰفرون پڑھیں۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ۔ اور سورۂ اخلاص پڑھیں۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد بستر پر لیٹ جائیں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ یَا حَبِیْبُ كُلِّ حَبِیْبٍ یَا مُغِیْثُ كُلِّ مُغِیْثٍ یَا كَافِیْ یَا مَكْفِیُّ یَا مَنْ هُوَ جَمِیْعُ الْخَلْقِ كَافِیْ اِكْشِفْ لِیْ مَا فِیْ نَفْسِیْ مَخْفِیْ بِحَقِّ الْقَلَمِ وَاللَّوْحِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرَیْشِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاجْعَلْهُ فَاَرِنِیْ بَیَاضًا اَوْ خُضْرَةً اَوْ مَاءً جَارِیًا اَنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ فَاَرِنِیْ سَوَادًا اَوْ دُخَانًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ (یہ طریقہ معمولی سی تبدیلی کے ساتھ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے)

استخارہ ۷۵:- عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر مندرجہ ذیل آیت کو ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی مل جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ط

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ط (آیت نمبر ۱۳-۱۴، سورۂ ملک سیپارہ ۲۹)

استخارہ ۷۶:- بعد نمازِ عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر مندرجہ ذیل آیت ۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں اور بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں صحیح جواب ملے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط۔

استخارہ ۷۷:- عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیتِ استخارہ اس طرح پڑھیں کہ دونوں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آیت الکرسی ۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ قدر سات مرتبہ پڑھیں اور سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھیں اور ایک مرتبہ معوذتین پڑھیں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَفَاءَلْتُ بِكَلَامِكَ الْقَدِیْمِ فَاَرِنِیْ مَا هُوَ الْمَكْنُوْنُ وَالْمَخْبَاءُ فِیْ لَیْلَتِیْ هٰذِهٖ مِمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ وَمَا لَمْ اَسْئَلْ وَبَیِّنْ لِیَ الْخُرُوْجَ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْرِ اَخَانَهٗ وَاَحْذَرَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ خَیْرًا فَاَرِنِیْ بَیَاضًا اَوْ خُضْرَةً وَاِنْ كَانَ شَرًّا فَاَرِنِیْ سَوَادًا اَوْ حُمْرَةً وَاَرْسِلْ لِیْ خَادِمًا خُدَّامِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الشَّرِیْفَةِ۔ انشاء اللہ کوئی مؤکل آیتِ کریمہ کا حاضر ہو کر مطلوبہ مقصد میں باذن اللہ رہنمائی کرے گا۔

اس عمل کو کامیابی نہ ملنے پر تین راتوں تک لگاتار کرنا چاہیے۔

استخارہ ۷۸:- اس استخارہ کو مغرب کے بعد فجر تک کسی بھی وقت کریں۔ تازہ وضو کرے، سفید کاغذ پر کوئی سفید رنگ کی مٹھائی حسب استطاعت رکھ کر اس پر فاتحہ پڑھ کر دم کریں اور اس کا ثواب اکابرین کو پہنچا دیں اور مٹھائی تقسیم کر دیں۔ اس کے بعد ۱۵ مرتبہ "یَا مُظْهِرَ الْعَجَائِبِ" ۱۱ مرتبہ "یَا كَاشِفَ الْغَرَائِبِ" ۹ مرتبہ درود شریف اور ۹ بار آیت کریمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" پڑھ کر آسمان کی طرف دیکھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچیں تو اس کی تکرار کرتے رہیں، اندازاً پانچ سو مرتبہ تک تکرار کریں۔ اس دوران ہاتھ، پورا جسم یا صرف چہرہ دائیں جانب یا بائیں جانب خود بخود گھوم جائے گا۔ اگر دائیں جانب گھوم جائے تو کامیابی کی طرف اشارہ ہے اور اگر بائیں جانب گھوم جائے تو ناکامی کی طرف اشارہ ہے۔ اگر خدانخواستہ اس عمل میں کامیابی کسی بھی طرح کی نہ ہو یعنی جسم یا چہرہ دائیں بائیں جانب نہ گھومے تو پھر اس عمل کو سات یوم کے بعد کریں۔

اس عمل کو کامیابی ملنے یا نہ ملنے پر لگاتار نہیں کرنا چاہیے۔ درمیان میں کم سے کم سات دن کا وقفہ رہنا چاہیے۔

استخارہ ۷۹:- بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھ کر ۲۷ مرتبہ آیت کریمہ پڑھیں۔ لَا اِلٰهَ

اَلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ (آیت نمبر ۸۷، سورۂ انبیاء، سیپارہ ۱۷) اس کے بعد ۲۷ مرتبہ سورۂ جن کی یہ آیت پڑھیں۔ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (سورۂ جن آیت نمبر ۱ سپارہ ۲۹) اس کے بعد بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۸۰:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد پندرہ ہزار مرتبہ یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ اس کے بعد پندرہ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا اَللّٰهُ یَا عَالِمُ مَا قَلْبِیْ وَمُعِیْنُ فِیْهِ اس کے بعد کسی سے بات بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ ۸۱:۔ بعد نماز عشاء بہ نیت استخارہ دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین سو مرتبہ سورۂ فیل پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد شمال کی طرف رُخ کر کے اَلنُّوْرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ لاتعداد مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد سو جائیں اور مقصد کا خیال ذہن میں رکھیں انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۸۲:۔ دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔

اس کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنَ الْحَالِ۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے سینے پر پھیر لیں اور مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۸۳:۔ کسی بھی مقصد کے لئے استخارہ کا یہ طریقہ بھی مجرب ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد پاک صاف حالت میں باوضو ہو کر قبلہ رُخ بیٹھ جائیں اور ایک ہزار مرتبہ کلمۂ طیبہ کا ورد کریں۔ اس کے بعد اپنے سینے پر دم کر لیں۔ پھر اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب ملے گا۔ کلمۂ طیبہ کے اول و آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

استخارہ ۸۴:۔ استخارہ کا ایک طریقہ بعض صحابہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سلام پھیریں پھر سجدے میں جا کر اسم مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

یَا اَحَدُ یَا وَاحِدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر یوں دعا مانگیں۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت سے حُسنِ قسمت کی درخواست کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں، بے شک تو عظیم ہے اور عظیم قدرت کا مالک ہے

میں غیب کی باتوں سے ناواقف ہوں اور تو بلاشبہ عالم الغیب ہے۔ اگر یہ کام جس کی حقیقت جاننے کے لئے میں تجھ سے رہنمائی چاہ رہا ہوں میرے لئے صحیح ہے تو اس کی طرف میرا دل مائل کر دے اور اگر یہ کام میرے لئے غیر مفید ہے تو اس کی طرف سے میرا دل ہٹا دے۔ اس کے بعد بغیر بات کئے کسی سے سو جائیں۔ صبح کو اُٹھ کر اگر اس کام سے دل ہٹ جائے تو سمجھیں کہ اس کام میں خیر نہیں ہے اور اگر اس کام کی طرف دل مائل ہو جائے تو سمجھیں کہ اس کام میں خیر، بھلائی ہے۔

استخارہ ۸۵:۔ بعد نماز عشاء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۸۶ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واللیل، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ اور ہر سورۃ کو سات سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر قبلہ کی طرف اپنا رُخ کر کے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۸۶:۔ ایک کاغذ پر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ لکھیں اور ایک طشت میں پانی بھر لیں اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے اس کاغذ کو طشت میں ڈال دیں اور اس طرح بیٹھ جاؤ کہ اپنا رُخ قبلہ کی طرف ہو۔ اب سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ کے پڑھنا شروع کریں۔ ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر اس دوران کاغذ چل کر دائیں طرف رُک جائے تو کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔ اگر بائیں طرف رُک جائے تو سمجھیں اس کام میں کامیابی نہیں ملے گی اور اگر سامنے کی طرف رُک جائے تو اس کام میں حد سے زیادہ بھلائی، دیر نہیں کرنی چاہئے اور اگر اپنی طرف آ کر کاغذ رک جائے تو اس کا مطلب ہے کہ کام میں بھلائی تو ہے لیکن صبر آزما حالات سے گزرنا پڑے گا۔

استخارہ ۸۷:۔ جمعرات کے دن سے عشاء کے بعد اس نقش کو آدھے گھنٹے پانی میں گھول کر پئیں۔ لگاتار ۷ راتوں تک بدھ گزرنے کے بعد جو رات آئیگی اس رات آخری نقش ہو گا۔ جمعرات کے دن روزہ رکھیں اور افطار کے بعد گیارہ سو مرتبہ کلمہ طیبہ کا ورد کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اسکے بعد عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر اپنے تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ واضح رہے کہ اسی نقش کو ۷ راتوں تک پہننا ہے اور اسی کو تکیئے کے نیچے رکھنا ہے انشاء اللہ خواب میں جواب ملے گا۔ نقش یہ ہے۔

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

۱۵۴	۱۵۸	۱۶۱	۱۴۷
۱۶۰	۱۴۸	۱۵۳	۱۵۹
۱۴۹	۱۶۳	۱۵۶	۱۵۲
۱۵۷	۱۵۱	۱۵۰	۱۶۲

عزرائیل

استخارہ ۸۸:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھیں کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورۂ مزمل تین بار پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہو کر سورۂ کوثر ۱۲ مرتبہ پڑھیں۔ پھر ایک سو آٹھ مرتبہ یہ پڑھیں "یَا اَللّٰهُ یَا عَالِمُ عَالِمُ مَا فِیْ قَلْبِیْ وَمُعِیْنُ فِیْهِ۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں انشاء اللہ پہلی رات میں یا دوسری رات میں یا پھر تیسری رات میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۸۹:- دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھنے کے بعد ایک سو ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ ۹۰:- اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں اور کاغذ کے چھ ٹکڑے ایک ساتھ کے لیں۔ ان میں تین کاغذ پر یہ عبارت لکھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ط لفلاں ابن فلاں اِفْعَلْ۔ باقی تین کاغذوں پر یہ لکھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لفلاں ابن فلاں لَا تَفْعَلْ۔ ان کاغذوں کو مصلّے کے نیچے رکھ لیں۔ اس کے بعد دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ ہر سجدے میں سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جا کر سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِکَ خِیَرَۃٌ فِیْ عَافِیَۃٍ۔ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ فِیْ یُسْرٍ مِّنْکَ دَعَاقِبَۃٍ۔ اس کے بعد کاغذ کے پرزے اٹھائیں اور آنکھیں بند کر کے انہیں آپس میں گڈمڈ کر دیں اور خوب اچھی طرح پھینٹ دیں۔ اس کے بعد دیکھیں اگر تین کاغذوں پر لگاتار اِفْعَلْ لکھا ہوا آئے تو اس کام میں "ہاں" سمجھیں ورنہ انکار سمجھیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا نام اور والدہ کا نام لکھیں۔

استخارہ ۹۱:- اِفْتَحْ اِفْتَحْ یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ ۱۲ مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ اور تین مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھیں۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ اگر ایک دن میں جواب نہ ملے تو لگاتار تین دن کریں۔ انشاء اللہ تیسرے دن جواب یقیناً ملے گا۔

استخارہ ۹۲:- ایک ہزار مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھیں اور یہ نقش سرہانے رکھ کر سو جائیں۔ مقصد کا تصور رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں صحیح جواب مل جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

استخارہ ۹۳:- بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۵ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۵ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پھر اس دعا کو ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ حَالًا وَّقَالًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ

یَا اللّٰہُ۔ یہ پڑھنے کے بعد صرف ایک بار یہ دعا کرے۔

اے اللہ! فلاں کام کی حقیقت مجھ پر واضح کر دے جو کچھ تو جانتا ہے بذریعۂ خواب یا کسی آواز دینے والے کے ذریعہ آگاہ فرما۔ بے شک تو ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے بعد بغیر کسی سے بات کئے سو جائے اور اپنے مقصد کا خیال دل میں رکھے۔

استخارہ ۹۴:- بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ حشر سورۂ رحمٰن اور چاروں قل پڑھ کر سجدے میں جائے اور اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا کرے۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں واضح طور پر رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۹۵:- دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۱۵ مرتبہ سورۂ کوثر اور ایک سو آٹھ مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ یَا اللّٰہُ یَا عَالِمُ عَالِمُ مَا فِیْ قَلْبِیْ وَمُعِیْنُ فِیْہِ۔ اس کے بعد اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کر کے سو جائیں انشاء اللہ پہلی ہی رات میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۹۶:- دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ اس کے بعد سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا ھَادِیُ اِھْدِنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ۔ پھر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اپنے مقصد کا خیال دل میں رکھیں۔ اور بغیر کسی سے بولے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۹۷:- عشاء کی نماز کے بعد سورۂ واللیل آٹھ مرتبہ، سورۂ والضحیٰ ۸ مرتبہ، سورۂ الم نشرح تین پڑھیں۔ اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ ھٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط انشاء اللہ اس عمل کی پہلی رات، دوسری رات یا تیسری رات ایک شخص خواب آئے گا اور بتا کر جائے گا کہ فلاں مقصد میں کیا کرنا بہتر ہوگا۔

استخارہ ۹۸:- عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کریں۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پانچ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھیں اور ایک ایک بار چاروں قل پڑھ کر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر کے سو جائیں۔ اور اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں مکمل رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۹۹:- مشکل امور میں یہ طریقہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ جس رات یہ استخارہ کرنا ہو، پہلے تازہ غسل کر کے پاک صاف لباس پہنیں اور چھ رکعت نفل ایک ہی سلام سے اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس سات مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واللیل، اس کے بعد قعدہ میں حسب قاعدہ التحیات پڑھیں اور کھڑے ہو جائیں۔ پھر تیسری رکعت کو سبحانک اللّٰھم سے شروع کریں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ سات مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح سات مرتبہ، پھر قعدہ میں حسب قاعدہ التحیات پڑھیں اور کھڑے

ہوجائیں۔ پھر پانچویں رکعت کو سبحانک اللّٰھم سے شروع کر کے اس رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والتین سات مرتبہ اور چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والقدر سات مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد نماز پوری کرے، آیت کریمہ سو مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ رات کو ایک مؤکل آکر صورتِ حال واضح کردے گا۔

استخارہ نمبر ۱۰۰:۔ عشاء کی نماز کے بعد اِفْتَحْ اُفْتَحْ یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبُ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں اور تین مرتبہ کلمۂ طیّبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنے مقصد کا تصور کرتے ہوئے بغیر کسی سے بات کئے سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں یا بیداری کی حالت میں رہنمائی حاصل ہوگی۔

درود شریف یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

استخارہ نمبر ۱۰۱:۔ چہار شنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ کی شب میں لگاتار تین راتوں تک بعد نماز عشا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تین سو مرتبہ، سو بار الم نشرح پڑھکر اپنے سینے پر دم کرلیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

استخارہ نمبر ۱۰۲:۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ۔

استخارہ نمبر ۱۰۳:۔ شب جمعہ کو دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ اس کے بعد ۲۷ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ۔ پھر ۵ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر ستر مرتبہ یہ پڑھیں۔ سُبْحٰنَکَ لَاعِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۔ پھر یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ سو بار۔ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ سو بار۔ یَامُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ سو بار۔ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ ۱۰۰ بار۔ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھ کر بغیر کسی سے بات کئے سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۱۰۴:۔ بروز جمعرات روزہ رکھیں اور شب جمعہ کو یہ عمل کریں۔ اگر بہت ہی جلدی ہو اور جمعرات جمعہ کا انتظار کرنے میں وقت ضائع ہوجانے کا اندیشہ تو کسی بھی دن روزہ رکھو۔ رات کو یہ عمل کریں۔ بعد نمازِ عشاء تازہ وضو کر کے بستر پر لیٹ جائیں۔ اپنے دائیں ہاتھ کی درمیانی اُنگلی اپنے دل پر رکھ لیں درود شریف پانچ مرتبہ اور سورۂ فاتحہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ ہر بار اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ تین بار پڑھیں اسی طرح ختم سورۃ پر آمین تین بار کہیں۔ جب ۳۳ کی تعداد پوری ہوجائے تو انگلی اٹھا کر دل پر دم کریں اور

یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْہُ اِلَی الْخَیْرِ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔ پھر آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ گیارہ مرتبہ پڑھیں، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو اس کو کاغذ پر لکھ کر تکیئے کے نیچے رکھ لیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔ رہنمائی مل جانے پر کسی غریب کو کھانا کھلادیں۔

استخارہ نمبر ۱۰۵:۔ منگنی کرنے سے پہلے لڑکے یا لڑکی کے لئے استخارہ اگر کرنا ہو تو اس استخارہ کو فوقیت دیں۔ بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھ کر ایک سو مرتبہ یَاخَبِیْرُ پڑھیں اور لاتعداد مرتبہ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہوئے دائیں کروٹ پر سوجائیں۔ اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ اگر پہلی رات میں واضح نہ ہو تو دوسری یا تیسری رات میں انشاء اللہ جواب مل جائے گا۔

استخارہ نمبر ۱۰۶:۔ کسی مہم کے بارے میں اگر معلوم کرنا ہو کہ اس میں حصّہ لینا چاہیئے یا نہیں۔ یہ استخارہ کرنا چاہیئے، اور نمازِ عشاء تازہ وضو کر کے تیس مرتبہ سورۂ مزمّل پڑھیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کر کے سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں وضاحت ہوگی۔

استخارہ نمبر ۱۰۷:۔ جمعرات کے دن رکھیں۔ رات کو عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ نمبر ۱۰۸:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر بستر پر لیٹ جائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر کسی سے بات چیت کئے بغیر سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۱۰۹:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ پھر دائیں کروٹ پر سوجائیں اور اپنے مقصد کا خیال اپنے ذہن میں رکھیں۔

مندرجہ ذیل نقش پر "یَا عَالِمَ الْغَیْبِ" سو مرتبہ پڑھکر دم کردیں اور اس نقش کو اپنے تکیئے کے نیچے رکھ کر سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات میں، دوسری رات میں اور تیسری رات میں یقیناً خواب میں رہنمائی ہوجائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۶	۴۷۰	۴۷۳	۴۵۹
۴۷۲	۴۶۰	۴۶۵	۴۷۱
۴۶۱	۴۷۵	۴۶۸	۴۶۴
۴۶۹	۴۶۳	۴۶۲	۴۷۴

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔ چونکہ نقش میں کسر ہے اس لئے نوے خانے میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

استخارہ ۱۱۰:۔ پیر کے دن کا روزہ رکھیں۔ رات کو باوضو سوئیں۔ منگل کے دن سورج نکلنے سے پہلے مندرجہ ذیل آیت کو ہرے رنگ کے کپڑے پر کالی روشنائی سے لکھیں۔ اس کے بعد اس کو تعویذ بنا کر کسی ڈبیا میں رکھ لیں اور خوشبو لگالیں۔ بدھ کی رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر ڈبیا کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر ۱۲ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّاتِ فِی الْاُمُوْرِ یَا مَنْ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَطْلِعْنِیْ عَلٰی مَا اُرِیْدُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سو جائیں۔ اگر اس رات کوئی اطلاع خواب میں نہ ملے تو پھر جمعرات کے دن روزہ رکھ کر جمعہ کے دن اس عمل کو پھر دہرائیں۔

جو آیت ہرے کپڑے پر لکھی جائے گی وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ۔

(سورۂ رعد، ۱۳، آیت ۸ سے ۹)

استخارہ ۱۱۱:۔ عشاء کی نماز کے بعد ۴ رکعات بہ نیت استخارہ پڑھے اور شروع میں یہ کلمات پڑھے۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰی نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِهٖ (یہ کلمات حمد وثنا کی جگہ پڑھے)

اس کے بعد یہ کلمات پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فِیْ فُلَانَةٍ وَیُسَمِّیْهَا خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْهَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُهَا خَیْرًا مِّنْهَا فِیْ دِیْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْهَا لِیْ۔ اگر لڑکی کی طرف سے لڑکے کے لئے استخارہ کرنا ہے تو لڑکے کا نام لیں۔ اور اگر لڑکے کی طرف سے استخارہ کرنا ہو تو لڑکی کا نام لیں۔

یہ استخارہ خاص طور سے منگنی طے کرنے سے پہلے کرنا چاہیئے۔

استخارہ ۱۱۲:۔ شبِ پیر، شبِ جمعرات اور شبِ جمعہ کو یہ استخارہ کرنا چاہیئے۔ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو سے چار رکعت نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح تین مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنکھیں بند کر کے شمال کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جائیں اور سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُبَشِّرِیْنَ۔ جب تعداد سو بار ہو جائے تو اپنا رُخ قبلہ کی طرف کر لیں اور دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ

الم نشرح ایک بار، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک بار پڑھیں۔ اس کے بعد اپنی زبان میں یہ دعا کریں۔

یا رب العٰلمین فلاں مقصد میں میری رہنمائی فرما۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ ان شاء اللہ پہلی شب میں یا دوسری شب میں ورنہ تیسری شب میں صحیح بات منکشف ہو جائے گی۔

استخارہ ۱۱۳:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ اس طرح کہ ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سو مرتبہ یَا خَبِیْرُ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنی دائیں ہتھیلی پر "حَکِیْمُ یَا مَجِیْدُ" لکھ کر سو جائیں۔ ان شاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۱۱۴:۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر تین سو مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ پر "یَا سَمِیْعُ" اور بائیں ہاتھ پر "یَا مُجِیْبُ" لکھ کر اپنے مقصد کا خیال اپنے ذہن میں رکھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ ان شاء اللہ خواب میں رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ ۱۱۵:۔ استخارہ کا یہ طریقہ آسان بھی ہے اور عجیب وغریب بھی۔ اور حد سے زیادہ مؤثر بھی طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے تقریباً دو گھنٹے کے بعد ۸ رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ پہلی دو رکعت پڑھنے کے بعد تین سو مرتبہ "یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ" پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دوسری دو رکعت کے بعد "یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ" تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اوّل وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ تیسری دو رکعت کے بعد "یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اوّل وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چوتھی دو رکعت کے بعد "یَا هَادِیُ اِهْدِنِیْ" تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد مندرجہ ذیل تعویذ اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لیں اور اپنے مقصد کا خیال رکھتے ہوئے کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ ان شاء اللہ پہلی ہی رات میں رہنمائی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

یارشید

۳۷۳	۳۷۷	۳۸۰	۳۶۶
۳۷۹	۳۶۷	۳۷۲	۳۷۸
۳۶۸	۳۸۲	۳۷۵	۳۷۱
۳۷۶	۳۷۰	۳۶۹	۳۸۱

(دائیں جانب: یاعلیم — بائیں جانب: یاخبیر)

یاهادی

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

چونکہ اس نقش میں کسر ہے۔ اس لئے نویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کرنا ہے۔

استخارہ نمبر ۱۱۶:۔ کسی بھی دن عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز بہ نیت استخارہ ادا کریں۔ اس کے بعد ایک کاغذ پر حسب بالا ۱۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹ مرتبہ لکھیں اور اس کے بعد تین مرتبہ "بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" تین مرتبہ لکھیں۔ اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے بستر پر لیٹ کر بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سو مرتبہ پڑھیں اور سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں مکمل رہنمائی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۱۱۷:۔ یہ عمل سات روز کا ہے۔ لیکن اس عمل کے ذریعہ حیرتناک طریقے سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ تازہ غسل کرنے کے بعد پاک صاف کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں۔ مکمل تنہائی میں جانماز بچھا کر بیٹھ جائیں۔ پھر دعا کریں، کہ اے عالم الغیب مجھے فلاں معاملے میں صحیح معلومات سے نواز دے تاکہ میں فلاں معاملے میں صحیح طور سے اقدام کر سکوں۔

اس دعا کے بعد "یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ یَا خَبِیْرُ" کا ورد کرے۔ دورانِ ورد سانس بھی روک کر ایک ہی سانس میں زیادہ سے زیادہ مرتبہ ورد کرنے کی کوشش کرے۔

اس عمل کو عشاء کے بعد لگاتار ایک گھنٹے تک کریں اور لگاتار چالیس دن تک کرتے رہیں انشاء اللہ عجیب انداز سے معلومات فراہم ہوں گی اور کسی غلطی کا امکان نہیں رہے گا۔

استخارہ نمبر ۱۱۸:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر ثواب حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو اور اپنے آباؤ اجداد کو پہنچائے۔ اس کے بعد ۱۵ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے اور ۳۶۰ مرتبہ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنَ الْحَالِ الْفُلَانِیِ پڑھے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے سینے پر پھیر لے انشاء اللہ خواب میں صحیح جواب ملے گا۔

استخارہ نمبر ۱۱۹:۔ سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ اس کے بعد اس نقش کو اپنے تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ اور سوتے وقت اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب ملے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۸۸۳	۱
۸۸۲	۲	۷	۱۲
۳	۸۸۵	۹	۶
۱۰	۵	۴	۸۸۴

استخارہ کا مکمل طریقہ

استخارہ مسنونہ دو رکعت نماز نافلہ اور دعائے استخارہ پر مشتمل ہے۔

(۱) استخارہ عمومی کا مفصل طریقہ

نمازِ استخارہ

جب استخارہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو دو رکعت نفل نماز استخارے کی نیت سے ادا کر لئے جائیں۔

نیت کیسے کی جائے؟

نماز استخارہ کی نیت اپنی مادری زبان میں کی جاسکتی ہے۔ اگر عربی میں یہ نیت کر لی جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ اور اس طرح ہے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیْ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ [1]

ترجمہ: میں نے نیت کی کہ ادا کروں دو رکعت نماز استخارہ۔

نماز میں کونسی صورتیں پڑھی جائیں؟

دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) تو لازماً پڑھنی ہوگی۔ اس کے ساتھ ہر رکعت میں کوئی چھوٹی سی سورت جو یاد ہو ملا لی جائے۔ امام نوویؒ کے فرمان کے مطابق پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون (قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن) اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد) پڑھنی مستحب ہے۔[2]

امام جعفر صادقؒ اور اہل سنت والجماعت کے دیگر بہت سے علماء اور مشائخ نے بھی انہیں سورتوں کے پڑھنے کی تلقین کی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی" فرماتے ہیں کہ میرے شیخ حافظ زین الدین عراقی" ۸۰۶ھ، ۱۴۰۴ء نے ان دو سورتوں کی نماز استخارہ میں قرأت کی مناسبت یہ بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی دونوں رکعتوں اور مغرب کی دو سنتوں کی بالعموم یہی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ مزید برآں ان میں یہ مناسبت بھی ہے کہ ان دونوں سورتوں میں توحید و اخلاص پر زور دیا گیا ہے کہ اور استخارہ کرنے والا شخص اسی کے اظہار و اقرار کا حاجت مند ہوتا ہے۔[3]

حافظ عسقلانی" اور امام ابن عابدین شامیؒ نے قرأت کی کامل ترین صورت یہ بیان کی ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پڑھیں اور اس کے ساتھ سورۂ قصص کی مندرجہ ذیل آیات ملا لیں۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ۔ (۲۸، ۶۸، ۶۹)

جب کہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کے بعد سورۂ احزاب کی یہ آیت پڑھ لیں۔[4]

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○ (۳۵، ۳۶)

دعائے استخارہ

نماز استخارہ پڑھ لینے کے بعد طاق تعداد میں یعنی تین یا پانچ بار کلمہ تمجید پڑھ لیا جائے اور اس کے بعد اول و آخر میں اسی طرح طاق تعداد میں

[1] علم الفقہ حصہ دوم صفحہ: ۱۷۴، [2] کتاب الاذکار صفحہ: ۱۶۰ احیاء علوم الدین جلد اول صفحہ ۲۰۶، رد المختار جلد اول صفحہ: ۵۰۷، حاشیہ الطحطاوی ۲۳۹ الاقناع جلد اول صفحہ: ۱۰۹، اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ: ۹۴، شرح سفر السعادت صفحہ: ۳۶ مرقاۃ، مفاتیح جلد تین، ۲۰۶، [3] فتح الباری جلد ۱۱، صفحہ ۱۵۴، [4] فتح الباری جلد ۱۱، صفحہ: ۱۵۴، رد المختار جلد اول صفحہ: ۵۰۷، حاشیہ الطحطاوی صفحہ: ۲۳۹۔

درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ۔

ضروری ہدایت

دعا پڑھتے وقت جب خط کشیدہ مقامات ھٰذا لامر پر پہنچیں تو الامر کی جگہ اپنے کام کا ذکر کر دیں۔ زبان سے یا دل سے مثلاً استخارہ سفر کے لئے ہو تو ھذا السفر، نکاح کے لئے ھٰذا النکاح، خرید فروخت کے لئے ھٰذَا الْبَیْعَ، تعمیر مکان کے لئے ھٰذہ العِمَارَةَ، بیعت کے لئے ھٰذہ الْبَیْعَةَ اور ملازمت کے لئے ھٰذہ الْخِدْمَةَ کہنا چاہئے۔

دعا کتنی بار مانگی جائے

دعائے استخارہ ایک بار پڑھنا کافی ہے لیکن بقول شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تین بار پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔ قاضی شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر دعا تین بار مانگا کرتے تھے[۵]

(۲) استخارہ تزویج کا طریقہ

پہلے جو طریقہ استخارہ بیان ہوا ہے وہ عام ہے اور تمام کاموں میں اس کے ذریعہ سے استخارہ کیا جا سکتا ہے تاہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی بیاہ اور منگنی نکاح کے لئے ایک خاص استخارے کا طریقہ بھی بتایا ہے کہ جو حضرت ابوایوب انصاریؓ کی روایت کے ساتھ حدیث شریف کی کتابوں میں درج ہے اور وہ یہ ہے کہ پیغام نکاح کو پوشیدہ رکھ کر تازہ وضو کیا جائے اور عمدہ طریقہ کے ساتھ کیا جائے یعنی وضو بسم اللہ پڑھ کر کیا جائے، دھونے والے اعضاء اطمینان کے ساتھ دھوئے جائیں، وضو کی جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھ لی جائیں اور آداب وضو کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔ پھر استخارے کی نیت سے جس قدر نفل آسانی سے پڑھے جا سکیں پڑھ لئے جائیں، آخر میں درود پاک پڑھا جائے، نوافل کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جائے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجا جائے۔ اس کے بعد یہ دعا ایک بار تین بار پڑھ لی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فِیْ (یہاں اس لڑکی یا عورت کا نام لیں) خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ وَاِنْ كَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا لِّیْ مِنْھَا فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَاوِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ۔

ضروری ہدایات

اگر استخارے میں اجازت آجائے تو مقصد کے جلد حصول کی خاطر نماز حاجت ادا کر لی تو بہتر ہوگا۔ اگر عورت استخارہ کر رہی ہو تو اسے دعا میں جہاں جہاں ھَا (ضمیر مؤنث) آئی ہے وہاں وہ (ضمیر مذکر) پڑھ لے مثلاً فَاقْدِرْهُ وغیرہ۔

استخارہ کتنی بار کرنا چاہئے

اگر ایک ہی بار استخارہ کرنے سے کام کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں دل کا جھکاؤ ایک طرف ہو جائے، دل کسی ایک بات پر مطمئن ہو جائے یا خواب میں کوئی رہنمائی ہو جائے تو پھر دوسری بار استخارہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں لیکن پہلی بار اگر استخارہ سے کچھ واضح نہ ہو تو بقول شاہ اہل اللہ دہلویؒ تین یا سات روز تک استخارہ کرتے رہنا چاہئے۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ استخارہ سات بار تک کرنا چاہئے تاکہ صورت حال پوری طرح واضح ہو سکے اور اسی بات کا حکم شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے جیسا کہ حافظ ابن السنی کی بیان کردہ حدیث رسول بروایت حضرت انسؓ سے ظاہر ہے۔[۶]

استخارہ مسنونہ عمومی ہو یا استخارہ خصوصی برائے تزویج بار بار استخارہ کرنے کی ضرورت دونوں میں پیش آتی ہے۔ استخارہ تزویج میں ایک سے زیادہ دفعہ استخارہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ انسان پر شادی کے معاملے میں جذبات کا غلبہ ہوتا ہے اور ایک بار کے استخارے سے صحیح صورت حال واضح نہیں ہو پاتی۔

[۵] ... جلد تین صفحہ ۸۴، [۶] ردالمحتار جلد اول صفحہ: ۵۰۷۔

(۳) فوری اور ہنگامی استخارے کا طریقہ

اگر کسی عذر مثلاً عورت حیض و نفاس کی وجہ سے نماز استخارہ نہ پڑھ سکتی ہو یا کسی شخص کو ہنگامی ضرورت کے تحت فوری طور پر استخارہ کرنے کی حاجت پیش آجائے اور وہ نماز استخارہ پڑھنے کی فرصت نہ پاتا ہو تو صرف دعائے ماثورہ پڑھ کر بھی استخارہ کیا جا سکتا ہے۔ دعا پڑھ لینے کے بعد کام کرنے یا نہ کرنے میں سے جو کام بھی جی میں آئے کر لے اللہ تعالیٰ اسی میں خیر و برکت ڈال دے گا۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ فرصت نہ ہو تو استخارے میں محض دعا پر اکتفا کی جا سکتی ہے۔[۷]

علامہ المناوی کا قول ہے یحصل اصل السنة بمجرد الدعاء یعنی استخارے کی مسنون ہیئت کی اصل محض دعا مانگ لینے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

فقہائے احناف میں سے امام شافعیؒ اور علامہ طحاویؒ کہتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے انسان نماز استخارہ نہ پڑھ سکتا ہو تو صرف دعا پڑھ کر استخارہ کر لے اور کام شروع کر دے۔[۹]

استخارہ کی دعائیں

مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا اول و آخر درود شریف کے ساتھ طاق تعداد میں مانگ لی جائے

(ا) اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ.

(ب) اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ

(ج) اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَاجْعَلْ لِّیَ الْخِیَرَةَ فِیْهِ

(د) استخارہ منظوم شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ انصاریؒ

یَاخَائِرُ الْعَبِیْدَہ　لَا تَتْرُكَنَّ اَحَدًا سُدًی

خِرْلِیْ اِلَیْكَ طَرِیْقَةً　بِیَدَیْكَ اَسْبَابُ الْھُدٰی

ترجمہ: اے اپنے بندوں کے لئے بہتر شئے کو چننے والے! تو کسی کو نظر انداز کر کے نہ رکھ چھوڑ تو میرے لئے اپنی طرف کا راستہ چن لے، تیرے ہی ہاتھوں میں ہدایت کے اسباب ہیں۔

ضروری ہدایت

کام کرتے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کا ورد کرتے رہیں اور اس کا مفہوم ذہن نشین رکھیں۔ بقول امام راغب حول کا لفظ مالی، بدنی اور روحانی تینوں قسم کی طاقت پر بولا جاتا ہے[۱] گویا اپنی ہر طرح کی طاقت سے اظہار بیزاری کیا جائے۔

ابوالہیثم اور ثعلب کے بیان کے مطابق حول کے معنیٰ حرکت کے ہیں یعنی ہم اللہ کی مدد کے بغیر کوئی حس و حرکت ہی نہیں کر سکتے اور نہ ہمیں کسی کام کی قدرت حاصل ہو سکتی ہے۔ حول سے مراد بعض نے شر سے بچاؤ کی طاقت اور قوت سے مراد امر خیر کی استطاعت بھی لی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

قرآن مجید کا ایک لفظ پڑھنے میں ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف، اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی)

سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھنے کی فضیلت

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان سوتے وقت قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں، جس کی وجہ سے کوئی اذیت والی چیز بیدار ہونے تک اس کو نہیں پہنچتی۔ (ترمذی و نسائی)

❁❁❁❁❁❁

[۷] ضیاء القلوب صفحہ ۵۰، [۸] فیض القدیر جلد اول صفحہ: ۱۵۰، [۹] ردالمحتار جلد اول صفحہ ۵۰۷، حاشیہ الطحطاوی ۲۳۹، [۱۰] مرقاۃ المفاتیح جلد تین صفحہ: ۱۰۹۔

استخارہ کی ضرورت واہمیت

۱؎ اس زندگی میں ترک تعلق کا ذکر کیا
جب تن میں جاں ہے ہمہ تن احتیاج ہوں

انسانی زندگی میں استخارہ کی ضرورت اور اہمیت چنداں محتاج بیان نہیں جسے بھی دینی بصیرت اور روحانی حکمت سے کچھ حصہ ملا ہے، اس پر یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ ہماری کامیابی کا تمام تر انحصار توفیق الٰہی پر ہے۔ مرد مومن، اسباب ورسائل سے فائدہ ضرور اٹھاتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنی جگہ پر مطلوب شریعت ہیں لیکن وہ انہیں حقیقی مؤثرات قطعاً نہیں سمجھتا۔ شرح عقائد نسفی کے ایک حاشیے[۱] پر ہے تَرکُ الاسبابِ جہالۃٌ وَالاعتمادُ عَلیْھَا شِرْکٌ یعنی اسباب کو چھوڑ دینا نادانی اور ان پر اعتماد کرلینا شرک ہے۔

اعتماد کے لائق صحیح معنوں میں اسباب نہیں ہیں بلکہ ذات حق تعالیٰ ہے کہ جو مسبب الاسباب ہے۔ نفع وضرر، فتح وشکست اور کامیابی اور ناکامی سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے۔

لَا تَعْتَمِدْ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ   فَکُلُّ اَمْرٍ بِیَدِ اللّٰہِ
وَھٰذِہِ الْاَسْبَابِ حِجَابَۃٌ   فَلَا تَکُنْ اِلَّا مَعَ اللّٰہِ

ترجمہ: تو اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر کیونکہ ہر کام اسی کے ہاتھ میں ہے اور یہ اسباب تو بس حجاب ہیں۔ پس تو سوائے خدا کے کسی کی معیت میں نہ رہ۔

بلاشبہ فوز وفلاح اور یُمن وسعادت کے لئے ہمارے پاس خدا کی طرف سے ایک نعمت عظمیٰ استخارے کی صورت میں موجود ہے۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بڑے اہتمام کے ساتھ ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنے کی بڑے دلنشین انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ مالک حقیقی کی منشاء اور مرضی یہی ہے کہ ہم اسی سے ہر کام میں خیر وخوبی اور اسی کی پسند انتخاب کو طلب کریں تاکہ صحیح معنوں میں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

لَوْ لَمْ تُرِدْ نَیْلَ مَانَرْجُوْدَ وَنَطْلَبُہٗ
مِنْ فَیْضِ جُوْدِکَ مَا عَلَّمْتَنَا

ترجمہ: جو کچھ ہم امید رکھتے ہیں اور تیرے فیض وکرم سے طلب کرتے ہیں اسے اگر تو ہمیں نہ دینا چاہتا تو ہمیں اس کا مانگنا بھی نہ سکھاتا۔

ہماری بہت سی ناکامیوں کا سبب یہ ہے کہ ہم اپنی ناقص عقل کو بھی کچھ سمجھ لیتے ہیں محض مادی ذرائع پر تکیہ کرتے ہوئے کامیابی کی توقع رکھتے ہیں اور اس طاقت سے رہنمائی کے طالب نہیں ہوتے جس کے دست قدرت میں سارے جہان کی تقدیر ہے۔

(۱) انسان، مشیت الٰہی کے سامنے بے بس ہے

گردش ولیل ونہار اور زندگی کے نشیب وفراز گواہی دیتے ہیں کہ انسان بلاشبہ مشیت الٰہی کے سامنے بے بس ہے۔ انسان چاہتا بہت کچھ ہے اور حصول مقصد کے لئے کرتا بھی بہت کچھ ہے لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہے کیونکہ اسی کے ہاتھ میں ہمارے سارے معاملات کی باگ ڈور ہے۔ جب تک اس کی مشیت نہ ہو ہم نہ کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اور نہ ناکامی سے بچ سکتے ہیں۔

ع   ہوتا ہے بس وہی جو پروردگار چاہے (اکبر الٰہ آبادی)

۱؎ علامہ اقبالؒ نے مولانا سید سلیمان ندویؒ کے نام ایک خط میں شرح عقائد نسفی کے حوالے سے بیان کیا ہے، ممکن ہے کہ اس کے کسی حاشیہ نگار کی یہ عبارت ہو کیونکہ اصل کتاب میں یہ عبارت نہیں ہے۔

(۲) کامیابی کا دارومدار محض اسباب وتدبیر پر نہیں

انسان اپنی دنیاوی زندگی میں اپنی عقل ودانش سے پورا پورا کام لے کر اپنی کامیابی کے لئے کوشش کرتا ہے اور اپنے علم اور تجربے کے مطابق اسباب کو کام میں لاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بسا اوقات اپنے مقصد کو پانے میں ناکام رہتا ہے اور عقل حیلہ گر کی ساری پرکاری دھری رہ جاتی ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ کوئی بلند وبالا ہستی ضرور ہے جو خالق ارض وسماوات اور مدبر کائنات ہے۔ یہ امر اس ذات حق کے وجود کا ایک شاہد اور اس کے عرفان کا ایک ذریعہ ہے۔ کسی بزرگ کا مشہور قول ہے۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ[۲]

یعنی میں نے اپنے رب کو ارادوں کو اور عزائم کے پورا نہ ہو سکنے کی وجہ سے پہچانا ہے۔

تدبیر سدا راست جو آتی نہیں اکبر
انسان کی طاقت کے سوا بھی ہے کوئی چیز

(۳) کارسازِ حقیقی، خدا ہے

مومن وہی ہے کہ جسے یہ یقین ہو کہ اس کارزار حیات میں کارساز حقیقی خداوند تعالیٰ ہے۔ کام کا بننا یا بگڑنا اسی کی مشیت کے تابع ہے۔ اسلئے ہر مومن مرد اور عورت اپنے کسی عزم وارادے کا اعلان کرتے وقت انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) ضرور کہتا ہے اور کوئی اہم امر در پیش ہو تو اپنے پالنے والے سے اس کام میں خیر وخوبی اور تسہیل وتکمیل کیلئے استخارہ ضرور کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا کارساز ہے۔ وہی نعم المولیٰ اور نعم النصیر ہے۔ ہمیں لازمی طور پر اس کی اور صرف اسی کی توفیق اور تائید درکار ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل (ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

(۴) استخارہ رفع تردّد کا ذریعہ ہے

ہماری زندگی میں یقیناً بعض موقعے ایسے بھی آتے ہیں کہ جب ہم کسی اہم کام کے بارے میں اپنے آپ کو تذبذب اور تردّد کی حالت میں مبتلا پاتے ہیں اور یقین کے ساتھ یہ فیصلہ نہیں کر پاتے کہ کیا کیا جائے۔ ان مرحلوں پر ہم کسی دانا مہربان کا مشورہ لینا ضروری سمجھتے ہیں اور ایسا کرنا شرعی لحاظ سے مناسب اور قرین عقل بھی ہے۔ یہی مشورہ اور اسی حقیقت کا اظہار اس شعر میں کیا گیا ہے۔

اذا اعوز الرای المشورۃ فَاسْتَشِرْ
بِرایِ نصیحٍ اَوْ مشورۃ حازم

ترجمہ: جب تمہیں خود رائے قائم کرنا مشکل ہو جائے تو کسی ناصح مشفق کی رائے لے لو یا کسی صاحب الرائے شخص سے مشورہ کرلو۔ اگر ایسے موقعوں پر ہم اپنا معاملہ، قضا وقدر کے مالک جل شانہ کے سپرد کر دیا کریں اور اس پاک ذات سے مشورے، بھلائی اور پسند کے طالب ہوں تو یہ امر یقیناً اپنے آپ کو شاہراہ کامرانی پر لانے کے مترادف ہوگا۔ اس دانشمندانہ طریق کار ہی کو استخارہ کہا جاتا ہے۔ بعض بزرگوں نے تو استخارہ اور استشارہ کو ایک ہی معنوں میں لیا ہے۔ سیدنا امام جعفر صادقؒ نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ جب تم کام کے کرنے کا ارادہ کرو تو اس میں کسی شخص سے مشورہ نہ کرو جب تک کہ پہلے خدا سے مشورہ نہ کرلو۔ پوچھا گیا کہ خدا سے مشورہ کرنا کیا ہے تو فرمایا کہ اولاً خداوند تعالیٰ سے استخارہ کرو۔ انسان جب پہلے خدا سے استخارہ کے ذریعہ مشورے کر لیتا ہے تو پھر لوگوں سے جب مشورہ کرے گا تو حق تعالیٰ ان لوگوں کی زبان پر اپنی پسند کا اجرا کر دیتا ہے۔[۳]

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرمایا کرتے تھے کہ وہ شخص کبھی ندامت نہیں اٹھاتا جو ہر معاملے میں خالق سے استخارہ کر لیتا ہے اور مخلوق سے مشورہ لے لیتا ہے اور پھر اپنے موقف پر جم جاتا ہے۔[۴]

بلاشبہ استخارہ واحد وسیلہ ہے کہ جو بندوں کے جائز اقدامات میں صحیح رہبری، رہنمائی اور دستگیری کر سکتا ہے اور کامیابی وکامرانی کی یقینی ضمانت بن سکتا ہے۔ حدیث میں اس ضمانت کا ان الفاظ میں اعلان ہے۔

مَانَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَاخَابَ مَنِ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنِ

۲؎ بعض علماء اور مشائخ نے اس قول کو امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ سے منسوب کیا ہے۔ ۳؎ من لا یحضرہ الفقیہ قلمی صفحہ ۱۵۲۔ ۴؎ الوابل الصیب صفحہ ۱۵۷۔

اقتصد۔ ۵

ترجمہ: جس نے استخارہ کرلیا اسے ندامت نہیں اٹھانی پڑی۔ جس کسی نے مشورہ کرلیا وہ کبھی (اپنے مقصد میں) ناکام نہیں ہوا اور جس نے (خرچ خوراک میں) میانہ روی اختیار کرلی وہ فقر وافلاس کا شکار نہیں ہوا۔

حجۃ الاسلام امام ابوحامد محمد غزالی" م۵۰۵ھ، ۱۱۱۱ء کسی دانا شخص کا قول نقل کرتے ہیں۔ "مَن أُعطِیَ اربعاً لَم یُمنَع اربعاً من أُعطِیَ الشکر لَم یُمنَع المزید وَمَن أُعطِیَ التوبۃ لم یمنع القبول وَمَن أُعطِیَ الاستخارۃ لم یمنع الخیر وَمَن اعطی المشورۃ لم یمنع الصواب۔"[٦]

ترجمہ: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جسے یہ مل جائیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔

(۱) جس کو شکر ملا وہ مزید نعمت ملنے سے محروم نہیں رہے گا۔

(۲) جس کو توبہ (کی توفیق) میسر آئے وہ قبول عمل سے محروم نہیں رہے گا۔

(۳) جس کو استخارہ (کرنا) نصیب ہو وہ بہتری اور خیر سے محروم نہیں رہے گا۔

(۴) اور جس کو مشورہ عنایت ہو وہ صواب پر ہونے سے محروم نہیں رہے گا۔

(۵) استخارہ، تقاضائے عبودیت ہے

بندگی یہ ہے کہ بندہ اپنی پسند اور اختیار سے دست کش ہوکر وہی کچھ کرے جو اس کا آقا اس کے لئے پسند کرے۔ پھر جو کچھ بھی اس کا آقا اس کیلئے پسند کرے وہ تہہ دل سے اسے قبول کرلے اور اس کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کردے۔ یہی عبدیت ہے اور یہی عبدیت اپنی پسند وناپسند سے بلند ہوکر اپنے آقا کی پسند وناپسند کو ہمیشہ اور ہر حال میں ملحوظ رکھنا للّٰہیت ہے اور یہی رمز ایمان اور باعث شرف انسان ہے۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

استخارہ دراصل اسی حقیقتِ عبدیت کا دوسرا نام ہے۔ اس میں بندہ اپنے مالک حقیقی سے اس کی پسند دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے فیصلے پر شیوہ تسلیم ورضا اختیار کرتا ہے۔

(٦) سعادت کا راز، استخارہ میں مضمر ہے

انسان کی سعادت کا راز اس میں مضمر ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر حال میں خداوند تعالیٰ کی مدد وتائید کا محتاج سمجھے، ہر کام میں اس کی پسند کا طلبگار ہو، پسند کا اشارہ پاتے ہی اس کام میں سرگرم عمل ہوجائے اور نتائج خواہ کچھ ہوں وہ راضی برضا رہے۔ یہی استخارے کی حقیقت ہے اور یہی انسان کی سعادت۔ بلاشبہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جو استخارے کی روحانی عمل پر عمل پیرا ہیں اور نہایت ہی بدنصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے حصے میں اس نعمت سے محرومی آئی ہے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡

معذرت اور گزارش

زائچوں سے متعلق جو اسکیم ادارہ طلسماتی دنیا کی طرف سے چلائی گئی تھی الحمدللہ وہ کامیاب رہی اور کثیر تعداد میں لوگوں نے زائچے بنوائے۔ کچھ حضرات کے زائچے دفتر کی بدنظمی کی وجہ سے نہیں بن سکے، ادارہ اس بارے میں معذرت چاہتا ہے اور یہ گزارش کرتا ہے کہ جن حضرات کے زائچے نہ پہنچے ہوں وہ اپنی تفصیلات دوبارہ روانہ کردیں۔

تفصیل یہ ہے۔ اپنا نام، والدہ کا نام، بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یا عمر اور اپنا مکمل پتہ۔

برائے مہربانی تفصیل پوسٹ کارڈ ہی پر روانہ کریں۔ انشاءاللہ بروقت کارروائی ہوگی۔

منیجر

ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند، یوپی

[۵] السراج المنیر جلد تین صفحہ ۲٦۸ بحوالہ معجم طبرانی اوسط وصغیر۔ [٦] احیاء علوم الدین جلد اول صفحہ: ۲۰٦۔

ضرورتِ استخارہ اور حضرت سید علی ہجویریؒ

حضرت سید علی ہجویری گنج بخش" م۴٦۵ھ، ۱۰۷۲ء نے اپنی مشہور عالم کتاب کشف المحجوب میں استخارے کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

طریق استخارہ سپردم ازاں حفظ آداب خداوند عز وجل بود کہ مر پیغامبر خود را صلی اللہ علیہ وسلم ومتابعان دیرا بدیں فرمود وگفت فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ (القرآن ۱٦، ۹۸) واستعاذت واستعانت واستخارت جملہ بمعنیٰ طلب خیر کردن، تسلیم امور خود بخدائے تعالیٰ باشد ونجات از آفتہائے گونا گوں وصحابہ پیغمبر رضی اللہ عنہم روایت آوردہ کہ پیغامبر ما را استخارہ فرمود چناں کہ قرآن پس چوں بندہ بداند کہ خیریت امور اندر کسب وتدبیر باز بستہ نیست کہ صلاح بندگان خدائے تعالیٰ بہتر داند وخیر وشر یکہ بہ بندہ رسد مقدر است جز تسلیم چہ چارہ باشد مر قضا را دیاری خواستن از وی تا شر نفس وامارہ کی آن از بندہ دفع کند اندر کل احوال وی وخیریت، صلاح دیرا بدوارزانی دارد۔ پس باید کہ اندر ہمہ اشغال بندہ بدو کند تا خداوند دیرا از خطا وخلل وآفت آن نگاہ دارد۔[۱]

ترجمہ: یہ جو میں نے کہا ہے کہ طریقہ استخارہ کو اختیار کیا تو وہ حفظ آداب الٰہی کی غرض سے تھا کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیروکاروں کو اس کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تم قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہو تو شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگ لو۔

اللہ کی پناہ مانگنا، اس سے مدد طلب کرنا اور استخارہ کرنا سب کے سب طلب خیر کرنے کے معنوں میں ہیں۔ اپنے امور کو خدا کے سپرد کردینا، اپنے آپ کو طرح طرح کی آفتوں سے بچالینا ہے۔ پیغمبر خدا کے صحابہ کرامؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن کی طرح استخارے کا عمل سمجھایا اور سکھایا ہے۔

پس جب انسان (نہ صرف مذہبی عقائد کی روشنی میں بلکہ مشاہدہ وتجربات کی رو سے بھی) یہ جانتا ہے کہ کاموں کی بہتری (اور کامیابی) محض کسب وتدبیر پر موقوف نہیں ہے بلکہ بندوں کی فلاح وبہبود خداوند تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور بھلائی برائی جو بندے کو پہنچتی ہے وہ اس کے لئے مقدر ہی ہے تو لامحالہ اپنے کاموں کو قضائے الٰہی اور مشیت خداوندی کے سپرد کردینے اور اللہ سے مدد چاہنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تا کہ وہ انسان سے نفس کی آوارگی، سرکشی اور شر کو دور کردے اور اس کے تمام حالات میں خیر وخوبی اور فوز وفلاح کی ارزانی کرے۔ پس انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے تمام اعمال واشغال میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ اور استعانت کے ذریعہ مدد اور رہنمائی کا طالب ہو، تا کہ خداوند تعالیٰ اس کے ہر کام کو غلطی، خرابی اور آفت سے محفوظ رکھے۔

حافظ از دست مدہ صحبتِ آں کشتی، نوح
ورنہ طوفانِ حوادث بُرد بنیادت

استخارے کی حکمت اور افادیت

جن لوگوں کی اسرار شریعت اور غوامض معرفت پر نگاہ ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ استخارہ ہمارے لئے ایک نعمت عظمیٰ اور موہبتِ کبریٰ ہے۔ جن لوگوں نے اپنے ہر اہم کام سے پہلے استخارے کو اپنا انداز زیست بنا رکھا ہے وہ کبھی فسردگی اور قنوطیت کا شکار نہیں ہوتے بلکہ ان کا ہر آنے والا دن، ان کے لئے نت نئی مسرتیں لے کر نمودار ہوتا ہے۔ وہ نماز دعا کی نور ونکہت سے بھرپور فضاء میں اپنے کام کا آغاز کرتے ہیں اور دوران عمل ان کے

[۱] کشف المحجوب صفحہ: ۲۔

لئے یا مروجہ نشاط روح بنا رہتا ہے کہ یہ کام ہمارے لئے ہر اعتبار سے خیر ہے اور اسے ہم خدا کی مرضی اور پسند کے مطابق سرانجام دے رہے ہیں۔ اس لئے وہ بڑے جوش وخروش اور کیف وسرور کے ساتھ سرگرم عمل رہتے ہیں اور پھر اس کا جو نتیجہ بھی نکلے اسے خیر سمجھ کر راضی برضا رہتے ہیں۔ یہ اعجاز ہے خدا پرستی کا اور یہ فیضان ہے عمل استخارہ کا۔

ورنہ خدا فراموش مادی معاشروں میں تو جب کوششوں کا نتیجہ توقع نہ نکلے تو لوگ خودکشی پر آتر آتے ہیں اور اگر ایسا نہ بھی کریں تو بھی ناکامی ان کی زندگی میں تلخیوں کا زہر گھول دیتی ہے۔

بلاشبہ استخارہ خیر وبرکت اور یمن وسعادت کا خزینہ ہے۔ اس میں ثواب عبادت حلاوتِ مناجات اور ذکر الٰہی وغیرہ سب کچھ موجود ہے۔

مندرجہ ذیل عنوانوں کے تحت استخارے کے چند فوائد وحکم پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(۱) استخارہ، رجوع الی اللہ کا عملی مظاہرہ ہے

بندے کا اپنی مشکلات اور مہمات میں اپنے آقا ومولیٰ کی طرف مشکل کشائی کی خاطر رجوع کرنا بندگی کے آداب اور تقاضوں میں سے ہے۔ جب انسان خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کی رحمت از خود اس کی طرف متوجہ ہوجاتی ہے اور اس کی مشکل حل اور مصیبت دور ہوجاتی ہے۔

رجوع الی اللہ کا یہی صاحب مشورہ ایک شاعر نے ان الفاظ میں دیا ہے۔

وفِرّ اِلَیہِ فِی الْمُهِمَّاتِ کُلِّهَا
فَاِنَّهَا تَلْقَی النَّصْرَ فِیْ ذٰلِكَ الْفِرِّ

ترجمہ: اور تو اپنے تمام اہم کاموں میں اسی کی طرف دوڑ کر جا کیونکہ بے شک اسی ہی کی طرف دوڑ کر جانے میں تو کامیابی کو پائے گا۔

(۲) استخارہ، اپنی قوت سے اظہار بیزاری ہے

ہم نیکی کا جو کام بھی کرتے ہیں اس کا سوچنا اور اسے عملی جامہ پہننا سب کچھ خدا کی توفیق کا مرہون منت ہوتا ہے لہٰذا اپنی ہمت اور طاقت پر اترانا حقائق کا منہ چڑانا ہے۔ استخارہ میں دراصل اپنے علم، اپنی قوت اور طاقت سے اظہار بیزاری اور خدا کے علم اس کی قوت وطاقت اور قدرت کا اعتراف واقرار زبانی اور عملی دونوں طریق پر ہوتا ہے۔ استخارہ کی دعا کے بالخصوص یہ جملے واستقدرك فَاِنَّكَ تقدر ولا اقدر وتَعْلَمُ وَلَا اعلمُ فاقدره لی وغیرہ اسی حقیقت کے ترجمان ہیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں تو دعائے استخارہ کے آخر میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کا واضح جملہ موجود ہے۔

(۳) استخارہ، استعانت باللہ کا وسیلہ ہے

اپنے ہر کام میں خدا سے مدد کی درخواست کرنا ضروری ہے اور اہم کام استعانت باللہ بھی یقیناً اہم طریقے سے ہوگی جس کا ضامن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا طریقہ استخارہ ہے۔ اس میں نماز بھی ہے اور دعا بھی اور یہ دونوں بلاشبہ خدا کی مدد طلب کرنے کے مؤثر ذریعہ اور وسیلے ہیں۔ استخارے میں خدا سے اس کے علم وقدرت اور فضل وکرم کا واسطہ دے کر مدد طلب کی جاتی ہے جیسا کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ واستقدرك بقدرتِكَ واسئلُكَ من فَضْلِكَ الْعَظِیْم سے ظاہر ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ اے اللہ بے شک میں تجھ سے تیرے علم کا واسطہ دے کر تیری پسند کو طلب کرتا ہوں۔ تیری ہی قدرت سے کام کی آسانی چاہتا ہوں اور یہ میرا حق تو نہیں بس تیرے عظیم فضل وکرم سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

ہے میرے دل کو خداہی رحمتوں کی طلب
کہ وسیع بھی ہیں اور بے حساب بھی ہیں
(اکبر)

(۴) استخارہ تفویض وتوکل کا عملی ثبوت ہے

اپنے تمام معاملات کو خدا کے سپرد کردینے اور اپنے اختیار کا ایثار کرکے خدا کے اختیار وانتخاب کو پسند کرنے کا نام تفویض ہے چونکہ انسان کی نگاہ نارسا، عواقب امور پر نہیں جاسکتی۔ اس لئے ہماری بہتری یقیناً اسی میں ہے کہ ہم اپنے معاملات اپنے پالنے والے کے سپرد کردیا کریں کیونکہ وہی ہماری صلاح وفلاح کو بہتر جانتا ہے۔ استخارے میں بھی اپنے امور کو خدا کے سپرد کرکے اسی ذات پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق مادی اسباب کو کام میں لاکر نتائج کو خدا پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جو شخص تفویض وتوکل کی یہ پسندیدہ راہ اختیار کرتا ہے وہ اپنے آپ کو کامیابی کی شاہراہ پر ڈال دیتا ہے۔

وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗ اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ط وَاِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ٥ (القرآن الحکیم ۳۱،۲۲)

ابومنصور نحوی کہتے ہیں۔

(۱) وَمَتٰی نَابَكَ دَهْرٌ　حَالَتِ الاحوالُ فِیْهِ
(۲) فَوِّضِ الامْرَ اِلَی اللّٰهِ تَجِدْ مَاتَبْغِیْهِ

ترجمہ: (۱) اور جب گردش روزگار تجھ پر آن پڑے اور تیرے سارے حالات اس میں بدل کر رہ جائیں۔

ترجمہ: (۲) تو، تو اپنا معاملہ خدا کے سپرد کردے اور تو، وہ پالے گا جو تو چاہتا ہے، اللہ کی آخری کتاب نے ہمیں یہی نوید جانفزا سنائی ہے۔

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (القرآن ٦٥،٣٠)

ترجمہ: جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔

چوں موج بے خطر بحر می رسد بہ کنار
بدست ہر کہ عنان توکلے دارد

(۵) استخارہ، تسلیم ورضا کا سبق دیتا ہے

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

استخارہ کرنے کے بعد اکثر اوقات تو وہ کام ہوجاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کام میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مواقع پر خدا کی قضا وقدر پر ناراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ظاہرہ ناکامی میں بھی یقیناً ہماری کوئی نہ کوئی بہتری ضرور ہوگی۔ ہمیں ہر حال میں تسلیم ورضا کا شیوہ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ خوشی ہو یا غم، رنج ہو، یا راحت، کامیابی ہو یا ناکامی اللہ کے بندے ہر حال میں راضی برضا رہتے ہیں۔ تسلیم ورضا کے خوگر کی روح سے سکون ومسرت کی ایسی لہر اٹھتی ہیں کہ افکار وآلام کا سارا غبار دھل جاتا ہے۔ جاننے والے جانتے ہیں اور لذت آشنا سمجھتے ہیں کہ تسلیم ورضا کا مزا ہی کچھ اور ہے۔

میری مرضی ہوئی جب سے تیری مرضی میں گم
بندگی میں ملے ہم کو خدائی کے مزے　(جوہر)

امام تیمیہؒ م ٧٢٨ھ، ١٣٢٧ء کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہوتا ہے جب وہ ہوچکتا ہے تو اس میں رضا کا مرحلہ بعد میں آتا ہے جب کہ تفویض وتوکل، کام کے انجام پذیر ہونے سے پہلے ہوتا ہے۔ پس جو شخص کام کے ہونے سے پہلے خدا پر بھروسہ کرتا ہے اور کام ہوچکنے کے بعد اس کے نتائج (خواہ حسب توقع ہوں یا خلاف توقع) پر راضی رہتا ہے، وہ صحیح معنوں میں عبودیت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

حافظ ابن قیمؒ م ٧٥١ھ، ١٣٥٠ء اس قول کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دعائے استخارہ کے سلسلے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" کے معنیٰ یہی ہیں کہ یہ تفویض توکل ہے۔ پھر آنحضرت ختمی مرتبتؐ کی دعائے استخارہ کے یہ جملے "فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ" خدا کے حضور اپنے علم اور طاقت سے اظہار بیزاری کا اعلان ہیں اور خدا کی ان صفات کے ساتھ توسل ہے کہ جو توسل حاصل کرنے والوں کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس کے بعد دعائے استخارے میں اپنے پالنے والے سے یہ سوال ہے کہ اس کے لئے وہ کام پورا کردے۔ اگر اس میں جلد یا بدیر یعنی دنیا وآخرت میں مصلحت ہو، ورنہ اس کام کو کرنے سے روک دے کہ جس میں دنیا وآخرت کے لحاظ سے اس کے لئے نقصان ہو۔ دعا کے آخر میں وَاَقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ کے جملوں میں اس حاجت کے بارے میں جس کا سوال کیا گیا ہے رضاء کی طلب اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی التجا ہے۔

مختصر یہ کہ دعائے استخارہ انہی معارف الٰہیہ اور حقائق ایمانیہ پر مشتمل ہے جن میں سے کام کی تکمیل سے پہلے توکل وتفویض اور بعد میں تسلیم ورضا قابل ذکر ہیں۔ اور یہ تسلیم ورضا دراصل توکل ہی کا ثمرہ ہے۔[۲]

(٦) استخارہ، نماز اور دعا کا قران السعدین ہے

استخارے میں نماز اور دعا کا اکٹھا ہوتا گویا اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ٥ (اے خدا، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) کی عملی تفسیر ہے۔

امام ابن ابی جمرہ اندلسیؒ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی دعائیں منقول ہیں لیکن ان میں سے کسی دعا میں نماز کی شرط نہیں ہے جب کہ دعائے استخارے میں نماز نافلہ کی شرط موجود ہے۔ یقیناً شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوا کرتا لہٰذا اس میں بھی کوئی نہ کوئی حکمت اور مصلحت ضرور ہے اور وہ غالباً یہ ہے کہ۔

---

[۲] البدر الساری جلد ۲، صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹ بحوالہ مدارج السالکین۔

اِنَّهٗ لَمَا كَانَ هٰذَا الدعاء من اكبر الاشياء اِذًا انّهٗ عليه السلام ارادبه الجمع بين صلاح الدين والدنيا والأخرة فطالب هٰذهالحاجة يحتاج الى قرع باب الملكِ بأدب وحالٍ يناسب مايطلب ولا شيء أرفع مِمَّا يقرع به باب المولٰى من الصلوٰة لِمَا فِيْهَا مِنَ الجمع بين التعظيم لِلّٰهِ سبحانهٗ والثناء عليه والا فتقار اليه حالاً ومقالاً وذكره عزّوجلّ وتلاوة كتابهِ الّذى به مفاتح الخير مِنَ الشِّفَاءِ والهُدى والرحمة وغير ذالِكَ۔

یعنی چونکہ یہ دعا بڑی چیز تھی لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں دنیا وآخرت کی بھلائیوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس جو شخص اس حاجت کا خواہاں ہو تو وہ ضرور بادشاہِ حقیقی کے در کو کھٹکانے کا محتاج ہے ایسے ادب اور حال کے ساتھ کہ جو اس چیز سے مناسبت رکھتی ہو کہ جو مانگی جارہی ہے اس سلسلے میں نماز سے بڑھ کر کوئی چیز اعلیٰ وارفع نہیں ہے کہ جس کے ذریعے اپنے آقا ومولا کے در پر دستک دی جائے کیونکہ اس نماز میں خدا کی تعظیم، اس کی حمد وثنا، قال اور حال دونوں سے اس کے حضور اپنے فقر واحتیاج کا اظہار، اسی کا ذکر اور اس کی کتاب کی تلاوت وغیرہ ساری خوبیاں جمع ہیں۔ کتاب اللہ جو نماز میں پڑھی جاتی ہے بذات خود رحمت، ہدایت اور شفا وغیرہ سب بھلائیوں کا گنجینہ اور خزینہ ہے۔

وہ مزید فرماتے ہیں کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ چیزیں کسی نہ کسی ایسے ذریعے سے طلب کی جاتی ہیں کہ جو اس کے حسب حال ہو کہتے ہیں کہ جو حال جنس کو پکڑنے کے لئے ہوتا ہے وہ اسی سے مناسبت رکھتا ہے اور اس سے چڑیا کو نہیں پکڑا جا سکتا۔[3]

انّ المراد بالاستخارة حصول الجمع بين خيرى الدنيا والأخرة فيحتاج الى قرع باب الملك ولا شيء لذالك انجع ولا انجع من الصلوٰة۔[4]

ترجمہ: استخارہ سے مراد دنیا وآخرت کی بھلائیوں کو اکٹھے طلب کرنا ہے اس لئے استخارہ کرنے والا بادشاہ حقیقی کے در پر دستک دینے کا ضرورت مند ہے اور اس مقصد کیلئے نماز سے بڑھ کر کوئی چیز فائدہ بخش اور کامیابی سے ہمکنار کرنے والی نہیں ہے۔

استخارہ، ملکوتی صفات پیدا کرتا ہے

استخارہ میں تفویض وتوکل اور خدا کی پسند پر راضی رہنے کا جو جذبہ کارفرما ہے وہ انسان میں بہیمیت کو ختم کر کے ملکوتی صفات پیدا کر دیتا ہے۔ استخارے سے انسان کا تعلق اور مشابہت ان فرشتوں سے ہو جاتی ہے کہ جو اس زمین پر رہ کر خدا کے حکم سے امور کو سرانجام دیتے ہیں اور ملاء اسفل کہلاتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ انسان کی ملاء اسفل سے نسبت کی علامت یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ فرشتے خواب یا بیداری میں انسان کے پاس آتے ہیں اور جن کاموں کو سرانجام دینے کیلئے یہ فرشتے مامور ہیں وہ ان کی انجام دہی کے لئے ایسے لوگوں کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں اور کچھ اہل نظر انہیں دیکھتے اور پہچانتے بھی ہیں۔[5]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ہی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے وہی کچھ حاصل ہو جائے کہ جو ملاء سافل کے فرشتوں کو میسر ہے تو اس کا راستہ سوائے اس کے کوئی دوسرا نہیں کہ وہ طہارت اور پاکیزگی کو لازم پکڑے، قدیم تاریخی مسجدوں میں جایا کرتے ہیں جہاں اولیائے کرام نے نمازیں ادا کی ہوں۔ کثرت نفل نمازیں پڑھے، تلاوتِ قرآن پاک کرے اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا ورد کرے۔ یہ سب کچھ اس مقصد کا پہلا رکن ہے جب کہ دوسرا رکن اہم امور میں کثرت سے استخارہ کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو کام کے کرنے اور چھوڑنے کے معاملے میں یکساں رکھے پھر خدا تعالیٰ سے سوال کرے کہ وہ اس کیلئے وہ امر واضح کر دے کہ جس میں اس کیلئے مصلحت ہو، پاک وپاکیزہ ہو کر جمعیتِ خاطر کے ساتھ بیٹھ جائے اور کسی ایک طرف اپنے شرح صدر ہونے کا انتظار کرے۔[6]

(۸) استخارہ، قربِ الٰہی کا ضامن ہے

محبت الٰہی اہل ایمان کا منتہائے مقصود ہے اور اس کے حصول اور ازدیاد کا طریقہ مقبول ہے کہ جو حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے، جس کی اصل یہ ہے کہ ہر کام خوشنودیٔ خدا کے لئے اور اسی کی رضا کے مطابق سرانجام دیا جائے۔ ہر حال میں اور ہمیشہ خدا کی رضا ہمیں مطلوب اور ہمارا مقصود ہو۔

فراق ووصل چہ خواہی، رضاء دوست طلب
کہ حیف باشد از وغیرازیں تمنائے

استخارہ بلاشبہ محبوب حقیقی کی رضا کو معلوم کرنے، اس کی رضا کے مطابق کام کرنے اور اس معاملے میں اس کے فیصلے پر راضی رہنے کا نام ہے۔ استخارہ بکثرت کرتے رہنے سے عشق الٰہی میں ترقی ہوتی ہے، خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے اور وہ بندہ وہ روحانی مقام حاصل کر لیتا ہے کہ جس کی نشاندہی حدیث تقرب بالنوافل میں کی گئی ہے۔

كُنْتَ سمعَه الّذى يسمع به وَبَصَرَهُ الّذِىْ يُبْصِرُ به ويدهٗ الّتِىْ يَبْطِشُ بِهَا وَرَجْلَهٗ الّتِىْ يَمْشِىْ بِهَا۔

استخارے میں دعا سے پہلے نماز استخارہ کے نوافل ادا کرنے میں بھی غالباً یہی مصلحت ہے کیونکہ نوافل قرب الٰہی کا یقینی وسیلہ ہیں اور بقول سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مومن کا اپنے رب کے حضور ایک تحفہ ہیں دوست کو تحفہ دینا تهادوا تحابوا (تحفے دو اور محبت بڑھاؤ) کی نص صریح کے مطابق ازدیادِ محبت کا ایک ذریعہ ہے۔

(۹) استخارہ، صحیح اور صالح طریق کار ہے

اخلاق حسنہ کو جاننے کیلئے بھی علم کی ضرورت ہے۔ انبیاء کرام اور اولیائے عظام کو وحی والہام کے ذریعہ سے یہ علم ہو جاتا ہے کہ اچھے اخلاق اور بہتر اعمال کون سے ہیں۔ لیکن بہتر اعمال اور اخلاق میں سے موقع ومحل کے اعتبار سے کہ کسی چیز کو کس وقت اختیار کرنا اس شخص کے حق میں مناسب ہے اس کا خدا سے معلوم کرنا ایک مومن کی اخلاقی ذمہ داری ہوگی۔ پس اچھے کاموں کا معلوم کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونے کا طریق کار دریافت کرنا اصطلاح میں سَمتِ صالح (صالح طریق کار) کہلاتا ہے۔ اس سَمتِ صالح اور استخارے کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے اخلاق میں سے ایک بنیادی خلق۔ سَمتِ صالح ہے جو دراصل ایسے نظام صالح کے لئے ہدایت پانے کا نام ہے کہ جس کے ذریعہ خدا اپنے بندے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کی بہتری چاہتا ہے تو اسے اپنی بارگاہ رحمت سے ایسے اعمال واخلاق کی سمجھ دے دیتا ہے اور اس نظام صالح کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ۔ (الآیہ ۲۱، ۷۳)

یہ صورت ایجاد فعل کی ہے اور اس ایجاد کے تابع ان اعمال، اخلاق اور اس نظام کے علم کی ایجاد ہوتی ہے۔ اس کے تقاضوں میں سے خدا کی طرف جمعیت خاطر کے ساتھ متوجہ ہونا، اسی پر بھروسہ کرنا، دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا گڑگڑا کر مانگنا اور اس بات کی معرفت رکھنا کہ ہمارے اور دوسروں کے اخلاق واعمال اور دنیا کے دکھ درد وغیرہ ہمارے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ويعرف مايهدى اليه هذه الخلة مِنَ الاستخارة فِىْ كُلِّ مايرد عليه۔[7]

ترجمہ: وہ یہ بھی پہچان لے کہ یہ خلست جو کچھ استخارے میں سے اس کی رہنمائی کرتی ہے ہر اس معاملے میں کہ جو اس پر وارد ہو۔

(۱۰) استخارہ، جمعیتِ خاطر کا مؤثر ذریعہ ہے

نفسیاتی اعتبار سے دیکھا جائے تو بھی استخارے کی افادیت واضح ہوتی ہے کیونکہ کسی مہم کے لئے توجہ کو ایک نقطے پر مرکوز کرنا، کام کے درست آغاز اور اس کی تکمیل کے لئے ضروری امر ہے۔ جسمانی اور روحانی قوتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی خاطر ارتکاز توجہ کے ساتھ ساتھ جمعیت خاطر کی ضرورت ہوتی ہے اور استخارہ بلاشک وشبہ ارتکاز توجہ اور جمعیت خاطر مؤثر ذریعہ ہے۔ استخارہ کر لینے کے بعد انسان نہ صرف اس کام میں صحیح اور صائب رائے قائم کرنے کے قابل ہوتا ہے بلکہ اس سلسلے میں سعی وعمل کرتے وقت اور کام کے انجام کے بارے میں کسی پریشان خاطری کا شکار بھی نہیں ہوتا کیونکہ وہ پورے یقین واذعان کے ساتھ یہ جانتا ہے کہ اب جو کچھ بھی ہوگا وہ اس کے حق میں خیر ہی خیر ہوگا۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور حکمت استخارہ

برصغیر پاک وہند کے علمائے حق میں سے اللہ تعالیٰ نے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو یہ انفرادیت ظاہر فرمائی تھی کہ وہ احکام شریعت کی مصلحتوں اور حکمتوں کو خوب جانتے تھے اور انہوں نے اپنی تصانیف میں اس پہلو کو نمایاں کرنے کی سعی مشکور فرمائی ہے۔ قبل ازیں انہیں کے حوالوں سے استخارے کی حکمت اور افادیت واضح کی گئی ہے۔ اب استخارہ کے حقائق ومعارف پر ان کے مزید افکار عالیہ ملاحظہ ہوں، فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا استمطر العلم من ربه وطلب منه كشف مرضاة اللهِ فِىْ ذٰلك الامرو لجّ قلبه بالوقوف على بابه لم يتراخ من ذٰلك فيضان سر الٰهىّ وايضاً فمن اعظم فوائد ها اَنّ الانسان عن مراد نفسه وتنقاد بهيمتهٗ لملكيته ويسلّم وجههٗ لِلّٰهِ فاِذا

[3] بہجۃ النفوس جلد۲، صفحہ ۸۸ [4] فتح الباری جلد ۱۱، صفحہ: ۱۵۵ [5] ہمعات صفحہ ۵۸ [6] فیوض الحرمین صفحہ: ۲۰، ۲۱۔

[7] فیوض الحرمین صفحہ: ۷۷، ۸۰ ملخصاً۔

فَعَلَ ذٰلِكَ صَارَ بمنزلةِ الملٰئكةِ فى انتظارِهم لالهام اللّٰه فاِذا الهموا سعوا فى الامر بداعية الهيته لاداعية نفسانيتوعندى اَنَّ اكثار الاستخار۔ففى الامور ترياقٌ مجرّبٌ لتحصيل شبه الملائكة۔[۸]

ترجمہ: بے شک انسان جب اپنے پالنے والے علم کا فیضان طلب کرتا ہے، خدا سے اس خاص معاملے میں اس کی رضا کا انکشاف چاہتا ہے اور اپنے دل کو اس کے دروازے پر ٹھہرے رہنے پر آمادہ کرلیتا ہے تو زیادہ دیر نہیں ہوتی کہ اس سرالٰہی (خدائی بھید) کا فیضان حاصل ہوجاتا ہے۔ مزید برآں استخارہ کے بڑے بڑے فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی مراد سے بے نیاز ہوجاتا ہے (اور خدا کی مراد کو طلب کرتا ہے) اپنی بہیمیت وحیوانیت) کو ملکوتی صفات کا مطیع وفرمانبردار بنالیتا ہے اور خدا کے سامنے سر تسلیم خم کردیتا ہے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ فرشتوں جیسا ہوجاتا ہے کہ جو الہام الٰہی کے انتظار میں رہتے ہیں۔ جب انہیں خدا سے کسی بات کا الہام ہوجاتا ہے تو وہ اس کام میں خواہشات نفسانی کی بجائے محض خدائی تحریک پر سرگرم عمل ہوجاتے ہیں۔ میرے نزدیک اپنے معاملات میں استخارے بکثرت کرنا، ملائکہ سے مشابہ بننے کی خوبی حاصل کرنے کے تریاق مجرب ہے۔

آیات قرآنی کے فوائد

سورۂ انعام: ہر غم اور ہر غرض کے لئے اس سورۃ کو پڑھ کر دعائیں کریں تو پوری ہوں گی۔

سورۂ الم نشرح: سینے پر دم کرنے سے تنگی دور ہوتی ہے اور قلب کو سکون ملتا ہے۔

سورۂ الملک: اس کے پڑھنے سے قبر کا عذاب ختم ہوجاتا ہے۔

سورۂ اخلاص: اس کے پڑھنے سے تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

سورۂ فتح: رمضان شریف کے رویت ہلال کے وقت تین بار پڑھنے سے تمام سال روزی فراخ رہتی ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋

۸۔ حجۃ البالغہ جلد ۲، صفحہ ۱۹۔

القرآن

❋ اس (قیامت کے) دن ان (کافروں) کے چہرے آگ میں پھیرے جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہائے افسوس ہم اللہ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے، اور کہیں گے کہ اے پروردگار ہم نے اپنے بڑوں کی فرمانبرداری کی تھی۔ انہوں نے ہم کو گمراہ کردیا اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر لعنت فرما۔

(سورۂ احزاب)

❋ اے ایمان والو! اپنی جانوں کی ذمہ داری تم پر ہی ہے۔ اگر تم ہدایت پاؤ تو کسی کا گمراہ ہونا تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(سورۂ مائدہ)

❋ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ ان لوگوں کو نصیبوں کا لکھا تو ملتا رہے گا۔ یہاں تک کہ ہمارے بھیجے ہوئے ان کو فوت کرنے کے لئے آئیں گے اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کو کہیں گے کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارا کرتے تھے۔

(سورۂ اعراف)

❋ جس نے بھی یاد رحمٰن سے شب کوری کی اس پر شیطان مسلط کردیا جاتا ہے جو کہ اس کا ہم نشین بن جاتا ہے۔ پھر وہ اس کو سیدھی راہ سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتا رہتا ہے کہ وہ ہدایت یافتہ ہے یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس آجاتا ہے تو کہتا ہے۔ ''ہائے افسوس'' میرے اور تیرے درمیان مشرقین جتنی دوری ہوتی تو بدترین ہم نشین ہے۔ (سورۂ زخرف)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے ''تم لوگ جنت میں نہیں جاسکتے، جب تک مومن نہیں بنتے اور تم مومن نہیں بن سکتے، جب تک باہم محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں وہ تدبیر نہ بتاؤں، جس کو اگر کرو تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔''

(مسلم)

❖❖❖❖❖❖❖❖

(۱) عزم سفر

اگر کسی دور دراز اور لمبے سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ ہو تو استخارہ کرنا مستحب ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی بزرگ کو (بذریعہ کشف والہام) سفر کی خیریت اور بھلائی معلوم بھی ہو تو اسے استخارہ کرنے میں کوتاہی نہیں کرنا چاہئے۔

امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ؒ اپنے ایک مکتوب میں حضرت محمد صالح کولابی لکھتے ہیں کہ فقیر عنقریب حضرت دہلویؒ کے سفر کا ارادہ رکھتا ہے۔ اکثر استخارے اور توجہات اس سفر کا باعث ہیں[۱]۔

سفر کے دوران میں کھانے پینے کی چیزوں میں کسی وجہ سے شک گزرے تو استعمال سے پہلے استخارہ کرلینا عین دانشمندی ہے۔ بعض اوقات دشمن ایام جنگ میں اشیائے خورد ونوش میں زہر ملادیا کرتا ہے۔ اسی طرح ویرانے اور اندھیرے میں چیزوں کی حقیقت واضح نہیں ہو پاتی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے ایک بار اپنی مجلس میں اپنے عقیدت مندوں کو استخارے کی تلقین فرمائی تو ساتھ ہی کسی بزرگ کا یہ واقعہ بیان کیا کہ اس بزرگ نے اثنائے سفر میں خادم سے پانی مانگا۔ پانی لایا گیا تو انہوں نے استخارہ کیا۔ استخارے میں پینے کی اجازت نہ ملی۔ لہٰذا انہوں نے اسے پینے سے انکار کردیا۔ خادم نے عرض کی کہ یہاں تو پانی بڑی دشواری سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ پانی بھی میں بڑی مشکل سے لایا تھا۔ انہوں نے بازدیگر استخارہ کیا۔ مگر اس بار بھی اجازت نہ نکلی۔ چار و ناچار پانی گرادیا گیا۔ خادم یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس میں ایک سنپولیا تھا[۲]۔

(۲) ہجرت و ترک وطن

دین کی خاطر ہجرت یا کسی اور مصلحت کی غرض سے ترک وطن کا ارادہ ہو تو پہلے استخارہ کرلینا چاہئے۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ ۱۳۸۱ھ، ۱۹۶۲ء نے ۱۹۱۸ء میں حج کا ارادہ کیا تو ساتھ ہی مع اہل وعیال ارض مقدس کی طرف ہجرت کرجانے کے لئے استخارہ کیا۔ بارگاہ حق تعالیٰ میں بطور استخارہ کے استدعا کی اے اللہ تعالیٰ! اگر اس بندے کا ہجرت کرجانا ہر لحاظ سے مفید ہے تو اپنے فضل عمیم سے اعانت فرما اور اگر صورت حال برعکس ہو تو اپنے حکم سے روک دے۔ جس روز پاسپورٹ آیا، تیار ہوگئے لیکن مشیت ایزدی کا فیصلہ کچھ اور تھا۔ ہجرت کا عزم خدا کو منظور نہ تھا۔ عین اسی روز اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہوگئیں اور سفر کے قابل نہ رہیں لہٰذا حضرت لاہوریؒ نے ہجرت کا ارادہ ترک کردیا البتہ خود حج پر روانہ ہوگئے[۳]۔

اعظم ہاشمی ترکستانی نے اپنے وطن، روسی ترکستان پر اشترا کی تسلط اور اپنی ہجرت کی داستان الم بیان کرتے ہوئے استخارے کے ذریعے اپنی رہنمائی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے، چونکہ اپنے وطن مالوف کو خیرباد کہتے وقت ایک حساس دل کو بہت ہی صبر آزما مرحلے سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے دل کے قرار وسکون کی خاطر میں نے دینی مجازات کی طرف رجوع کیا۔ مسئلہ یاد آیا کہ استخارہ مجھ ایسے متحیر انسان کے لئے ہدایت نامہ ہے۔ چنانچہ بخارا کی مشہور زیرزمین مسجد مغاک میں جاکر چھپ رہا اور وہیں تہائی رات گزرنے پر دو رکعت نماز استخارہ ادا کی اور اپنی زبان پر یَاهَادِیُ (اِهْدِنِی) یَامُبِیْنُ (بَیِّنْ لِی) اور یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِی کا ورد جاری رکھا حتیٰ کہ بے اختیار ہوکر سوگیا۔ ادھر میں اطمینان سے پڑا سو رہا تھا۔ اُدھر باہر

۱۔ ترجمہ مکتوبات امام ربانی جلد دوم صفحہ: ۷۳، ۲۔ سیر اولیاء صفحہ: ۳۵۴، ۳۔ بیس بڑے مسلمان صفحہ: ۲۶۷۔

شہر والوں پر قیامت ٹوٹ رہی تھی۔ ہوا یہ کہ اس رات کمیونسٹوں نے علماء دین کو چن چن کر تہ تیغ کرنا شروع کر دیا۔ استخارے کے بعد واضح انداز میں مجھے خواب میں دکھائی دیا کہ میں نے کاگان سے ترمذ کا ٹکٹ لیا اور ٹرین ترمذ کی طرف روانہ ہوگئی۔ راستے میں ایک چھوٹا سا اسٹیشن آیا جہاں گاڑی رک گئی۔ یہاں چار فرلانگ کے فاصلے پر دریائے جیحوں کے کنارے امام جعفرؒ کے نام کا ایک مزار دکھائی دیا۔ کچھ لوگ یہاں اُترے۔ میں تذبذب میں رہا کہ اتروں یا نہ اتروں۔ پھر نیچے اُتر کر ایک شخص سے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا اسٹیشن ابھی بہت دور ہے تم کہیں رات کو وہاں پہنچوگے۔ اتنے میں ٹرین چل دی اور وہ شخص فوراً سوار ہوگیا۔ میں وہیں اسٹیشن پر رہ گیا۔ اب حیران و پریشان ہوں کہ کیا کروں اتنے میں دو نوجوان مجھ سے عمر میں پانچ پانچ سال بڑے پاس سے گزر گئے وہ میرے ہم وطن فرغانوی دکھائی دیتے تھے۔ میں ان کے پیچھے ہولیا اور مزار امام جعفرؒ پہنچا۔ مزار سے ملحق مسجد میں دو بجے نماز ظہر ہوئی۔ بعد نماز میں نے حلقے میں سورۂ هَلْ اَتٰى کی قرأت کی۔ پیش امام سن کر زار وقطار روئے۔ یہاں تک استخارے کی ایک شق تھی۔ اب آنکھ کھل گئی تھی لہٰذا خواب کو بطور نشاندہی اپنے لانے لوٹ کے استر پر نوٹ کرلیا۔ اس کے بعد پھر استخارہ کر کے سو رہا اب کیا دیکھتا ہوں کہ افغانستان کی طرف آگیا ہوں اور بارہ افغان باشندوں نے مجھے پکڑ رکھا ہے پھر ان میں میرے بارے میں اختلاف رائے پیدا ہوجاتا ہے تاہم وہ سب کے سب مجھ سے پیش انتہائی شفقت سے آتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں اور تسلی دیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر آنکھ کھل گئی[۴]

(۳) شادی بیاہ

منگنی نکاح ہو یا شادی بیاہ تاریخ مقرر کرنے اور رشتہ منتخب کرنے سے پہلے استخارہ ضرور کرلینا چاہئے۔ کیونکہ جذبات سے مغلوب ہوکر اور ظاہرداری سے متاثر ہوکر بعض اوقات انسان خود صحیح فیصلہ نہیں کرپاتا اور بعد میں اپنے کئے پر پچھتاتا ہے۔ شادی میں استخارے کی اسی اہمیت کے پیش نظر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ خاص استخارہ تزویج کا طریقہ بتادیا ہے۔ سلف صالحین کا معمول رہا ہے کہ خود بھی نکاح سے پہلے استخارہ ضرور کیا کرتے تھے اور اسی بات کی تلقین دوسروں کو بھی کیا کرتے تھے۔

شیخ الشیوخ سہروردیؒ فرماتے ہیں، سالک نکاح کرنے سے پہلے بار بار استخارہ کرے اس کے بعد اگر اسے صبر عطا ہوجائے تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ اگر خدا کے فضل وکرم (نکاح یا التوا) سے بہتر صورت کا اس پر انکشاف ہوتو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ خداوند تعالیٰ ایک طالب صادق کو خواب یا حالت بیداری میں یا کسی بزرگ اور صاحب حال کے بیان کے ذریعہ سے اصل حقیقت کا انکشاف کرادیتا ہے۔ ایسا شخص جب کسی چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے تو وہ اشارہ بصیرت پر مبنی ہوتا ہے اور اگر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو وہ حق کے مطابق ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر درویش نے نکاح کیا تو یہ نکاح اس کی روحانی زندگی میں ممد ومعاون ثابت ہوگا[۵]

(۴) انتخاب نام

نومولود بچے یا بچی کے نام کے انتخاب کے موقع پر استخارہ کرلینا بہتر ہوگا۔ بعض مسلمان گھرانوں میں تو حسن اتفاق سے اس کا رواج بھی ہے، جو نام پسند ہو اور شرعی لحاظ سے مستحسن ہو اس نام کو ذہن میں رکھ کر استخارہ کرنا چاہئے۔ اگر دل کو اطمینان ہوجائے تو ٹھیک ہے ورنہ کسی اور نام کے لئے استخارہ کیا جائے۔ اسی طرح برکت اور سعادت کی غرض سے دکانوں، فرموں اور کمپنیوں وغیرہ کے نام بھی استخارے کی مدد سے منتخب کئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ کاروبار جائز نوعیت کا ہو۔

(۵) آغاز کاروبار

اگر کسی کا کاروبار شروع کرنے کا ارادہ ہو یا کوئی پیشہ اختیار کرنا ہوتو انتخاب اور اچھے آغاز کی خاطر استخارے سے رہنمائی حاصل کرلینا سود مند ثابت ہوتا ہے۔

مولانا حسین احمد مدنیؒ نے مولانا عزیز الرحمٰن علیم آبادی کو ایک خط میں یہی مشورہ دیا تھا کہ اگر ملازمت چھوڑ کر گھر جانا اور کاشتکاری کرنا سات مرتبہ استخارہ کرنے کے بعد مرغوب طبع ہوتو اختیار کرلیجیے[۶]

(۶) معاہدہ اور سودا کرنا

اگر کسی تجارتی کاروباری ادارے کو کوئی سودا کرنا ہوتو اسے استخارہ کرلینا چاہئے۔ اسی طرح اسلامی حکومت کو کسی سے کوئی اہم معاہدہ کرنا مطلوب ہوتو اس میں استخارہ کرلینا دین ودنیا کے اعتبار سے فلاح اور صلاح کا ضامن ہوگا۔

ابوالفرج اصفہانی م ۳۵۶ھ، (۹۶۶ء) نے سودے کے بارے میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ضابی بن حارث برجمی سے عجرو بن عبد عمرو نے ادھار اونٹ خریدے۔ ضابی نے اس سلسلے میں خدا سے استخارہ کرنے کے بعد سودا طے کیا۔ ربیعہ بن مقروم شاعر نے بھی عجرو کے ساتھ سودا کیا ادھار پر۔ ربیعہ نے ادھار دیتے وقت استخارہ نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عجرو نے ضابی کا قرض تو ادا کردیا لیکن ربیعہ کو ٹکا سا جواب دیدیا۔ بعد ازاں وصولی ہوئی بھی تو وہ بعد از خرابی بسیار[۷]

(۷) پیش کش ملازمت

اگر کہیں سے دو ملازمتوں کی پیشکش ہو اور انسان یہ طے نہ کرپائے کہ کون سی ملازمت اس کے حق میں بہتر ثابت ہوگی تو اس موقع پر ترجیح کی خاطر استخارہ کرلینا چاہئے۔ موجودہ دور میں جب کہ ملازمت کا حصول جوئے شیر لانے کے مترادف ہوگیا ہے اور بیروزگاری زوروں پر ہے تو حصول ملازمت کے لئے پہلے استخارہ کر کے اپنے لئے نوعیت ملازمت کا تعین کرلینا چاہئے۔ پھر ایک ملازمت کیلئے کوشاں ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں نماز حاجت پڑھ لینی مفید ثابت ہوتی ہے۔

(۸) تعمیر مکان

اگر مکان بنوانا مطلوب ہوتو حصول برکت کی غرض سے استخارہ کرلینا چاہئے۔ جس گھر میں برکت وسعادت ہو وہ گھر ہمیشہ آباد اور اس میں رہنے والے ہر دم شاد رہتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے استخارے کے جو مواقع گنوائے ہیں ان میں ایک تعمیر مکان بھی ہے۔ رہائش کے لئے مکان خریدنا ہو یا کرائے پر لینا ہوتو بھی استخارہ کرلینا مناسب ہوگا۔

مولانا عبدالغفور عباسی نقشبندی مدنیؒ م ۱۳۸۹ھ، (۱۹۶۹ء) نے مدینہ طیبہ میں قیام کی خاطر مکان لینا چاہا تو رات کو استخارہ کیا۔ خواب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ وہ اس مکان میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانے لگے تو مولانا عباسیؒ ساتھ ساتھ دروازے تک گئے۔ دروازے پر پہنچ کر حضور ختمی مرتبتؐ نے اپنی انگشت شہادت کے ساتھ دروازے پر یہ الفاظ رقم فرمائے۔

"هٰذا منزلُ الطَّريقة النقشبند ية وهٰذا مَوْردانوارِ النَّبوِيَّة"

حضرت عباسیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس خواب سے تسلی ہوگئی کہ یہی فیض اور فقراء کی جگہ ہے۔ چنانچہ جتنے بھی لوگ مدینہ پاک میں حاضر ہوتے بیشتر مشائخ حضرت عباسیؒ سے ضرور مستفیض ہوتے تھے اور آپ کے گرد وپیش علماء وصلحاء اور اتقیاء کا مجمع رہتا تھا[۸]

(۹) فوجی مہمات

دشمن کے خلاف فوجی کارروائی ہو یا اہم جنگی نوعیت کا کوئی فیصلہ کرنا ہوتو مسلمان حکمرانوں میں سے بعض کا معمول رہا ہے کہ وہ پہلے استخارہ کیا کرتے تھے۔

برصغیر پاک وہند کے ایک پابند صوم وصلوٰۃ عادل اور مدبر سلطان بہلول لودھی عہد ۸۵۵ھ، (۱۴۵۱ء)، ۸۹۴ھ، (۱۴۸۸ء) کا معمول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ کے وقت جب دشمن پر نگاہ پڑتی تو فوراً گھوڑے سے اُتر آتا، استخارہ کرتا، اقرار عجز کرتا اور اسلام اور اہل اسلام کی بھلائی کی دعا مانگتا تھا[۹]

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور سلطان محمود غزنویؒ کے بارے میں بھی یہی کچھ مشہور ہے۔

(۱۰) علاج ومعالجہ

دیرینہ اور پیچیدہ امراض میں بعض اوقات مریض متردد ہوتا ہے کہ وہ کون سے طریق علاج سے استفادہ کرے۔ کئی معالج ذہن میں آتے ہیں لیکن وہ طے نہیں کرپاتا کہ کس سے علاج کرائے۔ ایسے موقع پر استخارہ کرلینا مفید ہوگا۔ ۱۲، ۱۳ سال پہلے کا واقعہ ہے، راقم اس وقت خانیوال میں لیکچرار تھا کہ ایک طالب علم نے جو ماشاء اللہ اب خود لیکچرار ہیں، اپنی ایک بیماری کا تذکرہ کیا اور مشورہ طلب کیا۔ میں نے انہیں استخارہ کرلینے کے لئے کہہ دیا اور طریقہ استخارہ بھی سمجھادیا۔ انہوں نے استخارہ کیا تو خواب میں ایک سفید ریش میانہ قد وقامت کے بزرگ دکھائی دیئے انہوں نے خواب میں مجھ سے بیان کیا تو میرا ذہن فوراً ایک بزرگ مولانا محمد ابراہیمؒ (میاں چنوں) کی طرف منتقل ہوگیا لہٰذا انہیں ان کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔ وہ وہاں پہنچے تو واقعی وہ ہی بزرگ تھے جن کی شکل خواب میں دکھائی گئی تھی۔ چند روز کے روحانی علاج کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں

شفائے کاملہ بخش دی۔

(۱۱) طلاق اور فسخ عہد

اگر تعلقات اور حالات اس قدر ناخوشگوار صورت اختیار کر جائیں کہ طلاق کے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہے تو طلاق دینے سے پہلے سات بار استخارہ ضرور کرنا چاہئے۔ کیونکہ طلاق دینا گو مباح تو ہے تاہم خدا کے ہاں پسندیدہ امر نہیں ہے۔

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ نے اپنے پیر مرشد اولیس حضرت مدنیؒ کو اپنے گھر کے حالات لکھ کر طلاق دینے کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ موجودہ صورت میں بظاہر فراق ہی بہتر معلوم ہوتا ہے خصوصاً جب کہ والدہ ماجدہ کا حکم بھی بار بار نافذ ہو چکا ہے اور تعجیل کا بھی حکم ہے۔ استخارہ سات مرتبہ کیجئے اور اگر قلب کی حالت فراق کی طرف میلان رکھتی ہو تو پھر اس پر عمل کر لیجئے۔[۱۰]

اسی طرح سیاسی اور معاشرتی معاملات میں کوئی معاہدہ ہو اور حالات ایسے پیدا ہو جائیں کہ اس معاہدے کو برقرار رکھنا قوم و ملت کے لئے ضرر رساں دکھائی دیتا ہو۔ اس وقت ایسی حالت میں جب کہ شرعی لحاظ سے بھی کوئی قباحت نہ ہو تو استخارہ کر لینے کے بعد ہی فسخ عہد کرنا چاہئے۔

(۱۲) حل شرعی

کوئی مسئلہ حل طلب ہو تو اس کی خاطر مناسب غور و فکر لازم ہے اور اہل الرائے سے مشورہ بھی ضرور کر لیجئے۔ اس کے باوجود اگر اس کا کوئی حل نظر نہ آئے تو استخارے سے بھی رہنمائی کی جا سکتی ہے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ کا معمول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب کوئی ان سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو وہ گھر جا کر دو رکعت نماز نافلہ ادا کرتے اور مسئلے کو خدا کے سامنے پیش کرتے اور پھر آ کر جواب دیا کرتے تھے۔[۱۱]

علمائے اسلام کے ہاں اس قسم کی مثالوں کی بھی کمی نہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مشکل فقہی مسائل کا فیصلہ کرنے کے لئے عقلی دلائل کی تائید استخارے سے بھی کی جاتی رہی ہے۔ مثلاً امام اہل ظاہر داؤد اصفہانی م ۲۷۰ھ، (۸۸۳ء) نے اجماع کے ضمن میں اپنی ایک اختلافی رائے کا اظہار کیا تھا۔ اس سلسلے میں علماء میں یہ اختلاف پیدا ہو کہ ان کی اختلافی رائے قابل اعتنا ہے یا نہیں۔ ابن الصلاح م ۶۴۰ھ، (۱۲۴۳ء) نے اپنا موقف استخارہ کرنے کے بعد بیان کیا جیسا کہ ان کے یہ الفاظ نشاندہی کرتے ہیں۔

والّذی اجیب به بعد الا ستخارة والا ستعانة باللّٰه تعالٰی انّ داود یعتبر قوله فی الاجماع الّا فیما خالف فیه القیاس الجلی۔[۱۲]

یعنی اس کا جواب جو میں خدا سے مدد چاہنے اور استخارہ کرنے کے بعد دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ داؤد کا قول اجماع میں معتبر ہوگا بشرطیکہ قیاس جلی کے خلاف نہ ہو۔

(۱۳) تصنیف و تالیف کتب

سلف صالحین کا طریقہ یہ رہا ہے کہ تصنیف و تالیف کرتے وقت وہ بزرگ استخارے کی مدد و تائید ضرور حاصل کیا کرتے تھے۔ مفسرین قرآن میں سے قاضی القضاۃ ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازیؒ ۶۸۵ھ، (۱۲۸۶ء) کی تفسیر بیضاوی اپنی مقبولیت کی وجہ سے مدارس عربیہ میں شامل نصاب ہے۔ یہ تفسیر لکھتے وقت مفسر موصوف نے استخارہ کیا تھا جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے۔ اَلَا اَنَّ قصور بضاعق یبطنی عن الا قدام ویمنعنی عن الا نتصاب فی ھٰذا المقام حتیٰ منح لیّ بعد الاستخارة ماصمّم به عزمی علی الشروع فیما اردته والا تیان بما قصد ته[۱۳]

حضرت سید علی ہجویریؒ نے کشف المحجوب لکھنے سے پہلے استخارہ کیا تھا تمہیدی کلمات میں تحریر ہے۔ طریق استخارہ سپردوم واغراضیکہ بنفس باز میگشت از دل تسردم[۱۴] علامہ ابن خلدون نے المقدمہ لکھتے وقت استخارہ کیا تھا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ جذب القلوب کے دیباچے میں تصریح کرتے ہیں بعد از تصحیح استخارہ از جناب صمدیت جل جلالہ و تقدیم استشارہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توفیق یافتہ[۱۵]

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تقدیم استخارہ کے سلسلے میں حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ فتوجهتُ الی اللّٰهِ واستخرته

[۱۰] مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول صفحہ ۱۲۷، [۱۱] تاریخ بغداد جلد سات صفحہ ۲۴۵، [۱۲] تہذیب الاسماء واللغات قسم اول جلد اول صفحہ: ۱۸۳، [۱۳] تفسیر بیضاوی مقدمہ صفحہ: ۳۔
[۱۴] کشف المحجوب: صفحہ: ۱، [۱۵] جذب القلوب۔

ورغبتُ الیهِ استغته من الحول والقُوَّةِ بالْکُلّیةِ وصِرتُ کالمیّتِ فی یدِالغُسَّالِ۔[۱۶]

یعنی میں خدا کی طرف متوجہ ہوا اس سے استخارہ کیا، اسی کی طرف راغب ہوا اور اپنی قوت و طاقت سے علیحدہ ہو کر حضور سے قوت و طاقت کا آرزومند ہوا۔ چنانچہ منشائے خداوندی کے سامنے بالکل اس طرح ہو گیا جس طرح مردہ غسل دینے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

صوفیائے کرام کے حالات میں قدیم ترین مکمل اور مستند تاریخ طبقات الصوفیہ کے نام سے شیخ ابو عبدالرحمٰن السلمیؒ م ۴۱۲ھ، (۱۰۲۱ء) کے قلم سے ہے۔ انہوں نے یہ کتاب استخارے کے بعد تالیف کی تھی جیسا کہ وہ بیان کرتے ہیں۔

ان اَجْمَعُ فِیْ سِیَرِ متاخریَ الاولیاء کِتاباً اسمّیهٔ طبقات الصوفیه وھٰذا بعد اَنْ استخرتُ اللّٰه تعالٰی فِی ذٰلك وفی جَمِیْعِ اموری وبَراتُ منه من حولی وقُوَّتی وسالتُهٗ اَنْ یُعینی عَلَیْهِ وَعَلٰی کُلِّ خَیْرٍ وَیُوَفِّقُنِیْ لَهٗ ویجعلنی مِنْ اَھْلِه۔[۱۷] امام راغب نے اپنی کتاب مفردات فی غریب القرآن لکھتے وقت استخارہ کیا تھا۔

(۱۴) بیعت مرشد

تزکیۂ نفس اور روحانی تربیت کی غرض سے کسی پیر و مرشد سے بیعت کرنا مطلوب ہو تو پہلے تو کسی ایسے مرشد کو تلاش کرنا چاہئے کہ جو پوری متبع شریعت اور فواحش و منکرات سے مجتنب ہو اور کتاب و سنت اور فقہ و احسان پر اس کی نظر ہو۔ مرشد میں کشف و کرامت کا ہونا کوئی ضروری شرط نہیں بلکہ اس میں ضروری چیز شریعت پر استقامت ہے کہ جو بذات خود بہت بڑی معنوی کرامت ہے۔ پھر مرشد کامل سے بیعت کرنے کے لئے استخارہ کرنا ضروری ہے تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس سے فیضان روحانی اس شخص کو حاصل ہو سکے گی یا نہیں کیونکہ پیر و مرید میں روحانی مناسبت بھی ضروری ہے اور اس کا پتہ استخارے سے چل سکتا ہے۔ مشائخ طریقت از خود کسی کو مرید بنانے سے پہلے اسے استخارہ کر لینے کا مشورہ دیتے رہے ہیں۔ چشتی بزرگوں کا بالعموم اور نقشبندی پیروں کا بالخصوص یہی معمول ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے مرشد بزرگوار خواجہ باقی باللہؒ کے نام ایک خط میں ایک شخص شیخ طہٰ ابن شیخ عبداللہ نیازی کو مرید کر لینے کی سفارش کرتے ہوئے واضح فرماتے ہیں کہ وہ ظاہراً اس طریقہ سے مناسبت رکھتا ہے۔ سچی طلب ہے اور میں نے اسے استخارہ کرنے کو کہا ہے۔[۱۸]

خواجہ نور محمد مہارویؒ م ۱۲۰۵ھ، (۱۷۹۰ء) نے جب شاہ فخر الدین دہلویؒ م ۱۱۹۹ھ، (۱۷۸۴ء) کے دست حق پرست پر ۱۱۶۵ھ میں بیعت کی تو ان کا اپنا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت شاہ فخر الدینؒ سے مرید کر لینے کی درخواست کی تو ارشاد فرمایا کہ پہلے استخارہ کر لو جیسا اشارہ ہوگا ویسا کیا جائے گا۔ چنانچہ استخارہ کیا گیا تو خواب میں دیکھا کہ کھانے کا ایک طبق میرے ہاتھ پر ہے اور شاہ فخرؒ کا جبہ میری گردن پر پڑا ہے۔ شاہ فخرؒ آگے آگے تشریف لے جا رہے ہیں اور میں ان کے پیچھے چل رہا ہوں۔ صبح میں نے اپنا خواب شاہ فخرؒ سے بیان کیا تو فرمایا چند روز استغفار پڑھو اور بعد ازاں مجھے خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مزار مبارک پر لیجا کر بیعت فرما لیا[۱۹]

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ م ۱۳۲۲ھ، (۱۹۰۵ء) جب حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے بیعت ہونے کی غرض سے تھانہ بھون روانہ ہوئے تو انہوں نے پہلے استخارہ کیا تھا۔[۲۰]

حضرت گنگوہیؒ کے پاس بھی اگر کوئی مرید ہونے کے لئے آتا تو وہ اسے استخارہ کر لینے کے لئے فرمایا کرتے تھے اور اکثر کو تو کئی کئی بار ایسا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔[۲۱]

مولانا سید حسین مدنیؒ سے بابو سراج الحق خاں سید ھاری نے بیعت کی استدعا کی انہوں نے تحریر فرمایا۔ دربارۂ سلوک آپ کو اوّلاً استخارہ مسنونہ کرنا چاہئے اور اگر اس کے بعد خواب میں کوئی اشارہ میری طرف معلوم ہوا تو فبہا ورنہ اپنے رجحان قلبی کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کی طرف ہے۔[۲۲]

مولانا سید اکبر علی شاہ نے حضرت خواجہ محمد عثمان موسیٰ زئی شریفؒ کے حالات و ملفوظات میں ایک کتاب مجموعہ فوائد عثمانی تحریر کی ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ مولانا حسین علی واں بھچراںؒ (میاں والی) م ۱۳۶۲ھ، (۱۹۴۵ء) کو تحصیل علوم کے بعد جب کہ بیس سال کا سن تھا پیر و مرشد کی جستجو اور تلاش کا شوق ہوا۔ حصول مقصد کے لئے مشروع استخارے شروع کئے۔ خواب میں ایک درویش کی زیارت نصیب ہوئی۔ بعد ازاں خواب

[۱۶] حجۃ البالغہ جلد اول صفحہ: ۴، [۱۷] طبقات الصوفیہ مقدمہ صفحہ: ۳، [۱۸] ترجمہ مکتوبات امام ربانی جلد اول صفحہ: ۷۲، [۱۹] تاریخ مشائخ چشت صفحہ: ۵۳۸ بحوالہ مناقب المحبوبین قلمی۔
[۲۰] بیس بڑے مسلمان صفحہ ۱۵۶، [۲۱] کتاب مذکورہ صفحہ: ۱۹۹، [۲۲] مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول صفحہ: ۳۶۷۔

میں دیکھے ہوئے درویش کے مکان ونشان کا پوچھنا شروع کیا آخر ایک طالب علم نے جوان سے درس حدیث لیا کرتا تھا۔ خانقاہ سون شریف اور حضرت قبلہ کی نشانیاں بتائیں تو بہت خوش ہوئے فوراً رخت سفر باندھا اور خانقاہ سون شریف روانہ ہوگئے وہاں پہنچے تو مکانات اور خواجہ محمد عثمانؒ کو حسبِ خواب پایا۔ بیعت کی درخواست کی جو قبول ہوئی۔ حضرت نے بیعت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اس طریقے میں کشف وکرامات وغیرہ کا سلسلہ نہیں ہے بلکہ یہاں عشق الٰہی میں جلتے رہنے کی کیفیت ہے۔[23]

کتاب بھی مرشد کی طرح رہنمائی کا ایک ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الشیوخ سہروردیؒ نے مریدوں کو مطالعہ سے پہلے استخارہ کرلینے کا مشورہ دیا ہے اور فرمایا ہے مرید جب کسی نئی کتاب یا علم کے مطالعہ کا ارادہ کرے تو مستقل مزاجی کے ساتھ خدا سے رجوع کرے اور اس کی رحمت کا طلب گار ہو کیونکہ بعض اوقات مطالعہ کے ذریعہ سے بھی ترقی درجات نصیب ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے استخارہ کرلیا جائے تو اور بھی اچھا ہے کیونکہ اس صورت میں خداوند تعالیٰ از راہ عنایت اس پر فہم وتفہیم کا دروازہ کھول دے گا اور ظاہری علم کے علاوہ مزید علم بھی عطا فرمائے گا۔[24]

(۱۵) عطائے خلافت

اہل طریقت کے ہاں دستور یہ ہے کہ جب مرشد اپنے کسی خاص مرید کو اس کی صلاحیت دیکھ کر خلافت سے نوازنا چاہتا ہے تو وہ اس سلسلے میں عموماً خداوند تعالیٰ سے استخارہ ضرور کرتا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے جب مولانا سید سلیمان ندویؒ کو اپنا خلیفہ بنانا چاہا تو اس مقصد کے لئے انہوں نے پہلے استخارہ کیا تھا۔ جب اس ذریعہ سے تائید وتقویت حاصل ہوگئی تو سید صاحب کے نام ایک مکتوب میں اطلاع دی کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کو خلافت دوں اور میں نے اس سلسلے میں استخارہ بھی کرلیا ہے۔[25]

روحانی مشن پر روانگی

مشائخ طریقت کا معمول رہا ہے کہ وہ اپنے خلفائے عظام کو کسی خاص ملک یا علاقے میں بھیجنے سے پہلے خود بھی استخارہ کیا کرتے تھے اور خلفاء کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے شیخ طریقت ہیں، فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پیر ومرشد حضرت خواجہ امکنگیؒ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سرزمین ہند میں جا کر سلسلہ عالیہ کو رواج دوں۔ یہ چونکہ بہت بڑی خدمت تھی جس کا میں اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا تھا لہٰذا معذرت خواہ ہوا لیکن حضرت شیخؒ نے استخارہ کر لینے کا ارشاد فرمایا۔ استخارہ کیا تو خواب میں محسوس یہ ہوا کہ ایک درخت کی شاخ پر ایک طوطی بیٹھی ہوئی ہے میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ طوطی ہمارے ہاتھ پر آکر بیٹھے تو اس سپرد کردہ خدمت کی انجام دہی میں آسانی رہے اور خوب کامیابی ہو۔ اس خیال کے آتے ہی وہ طوطی شاخ سے پرواز کرکے میرے ہاتھ پر آبیٹھی میں نے اس کی چونچ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اس طوطی نے میرے منہ میں شکر ڈالی، حضرت شیخؒ سے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا فوراً ہندوستان روانہ ہوجاؤ امید ہے کہ ہندوستان میں تمہارے دامن سے ایک عزیز وابستہ ہوگا جس سے ایک عالم منور ہوجائے گا اور تمہیں بھی فائدہ پہنچے گا۔

(علمائے ہند کا شاندار ماضی، جلد اول صفحہ: ۲۹۱)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا۔ سب سے پہلے مجھے یہ نصیحت فرمائی۔

"انس ٹھیک سے وضو کیا کرو، عمر میں برکت ہوگی اور محافظ فرشتے تم سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔ ہر وقت باوضو رہنے کی عادت اپناؤ اس سے موت کے وقت کلمہ شہادت نہیں بھولوگے۔ کسی مسلمان بھائی سے کینہ یا حسد نہ رکھو، انس اگر تم نے میری نصیحت اور ہدایت وصیت کی حفاظت کی اور اس پر عمل کیا تو موت تمہاری محبوب بن جائے گی اور موت میں تمہارے لئے راحت مضمر ہے۔"

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

- سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو اس کے کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)
- یہ ضروری نہیں کہ جو خوب صورت ہو وہ نیک سیرت بھی ہو، کام کی چیز اندر ہوتی ہے باہر نہیں۔ (شیخ سعدیؒ)

[23] ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک، شمارہ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ، صفحہ: ۵۱، ۵۲، [24] عوارف المعاف، ۵۸۔ [25] بیس بڑے مسلمان صفحہ: ۸۴۴،

استخارہ کیا ہے

صوفی شبیر احمد چشتی احمد آباد

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کی بہتری چاہتا ہے تو اسے اپنی بارگاہ رحمت سے ایسے اعمال واخلاق کی سمجھ دے دیتا ہے اور اس نظام صالح کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

وَاَوْحَیْنَا اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ (الآیة ۲۱،۳) یہ صورت حال ایجاد فعل کی ہے اور اس ایجاد کی تابع ان اعمال اخلاق اور نظام کے علم کی ایجاد ہوتی ہے اس کے تقاضوں میں سے خدا کی طرف جمیعت خاطر کی ساتھ متوجہ ہونا، اسی پر بھروسہ کرنا، دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا گڑگڑا کر مانگنا اور اس بات کی معرفت رکھنا کہ ہمارے اور دوسروں کی اخلاق واعمال اور دنیا کے دکھ درد وغیرہ ہمارے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ویعرف ما یھدی الیہ معناہ الخلة من الا ستخارة کل مایرد عکیہ (فیوض الحرمین ص ۷۷، ۸۰ ملخصاً)

ترجمہ: وہ یہ بھی پہچان لے کہ یہ خلت جو کچھ استخارے میں سے اس کی رہنمائی کرتی ہے، ہر اس معاملے میں کہ جو اس پر وارد ہو۔

استخارہ تسلیم ورضا سبق دیتا ہے

استخارہ کرنے کے بعد اکثر اوقات تو وہ کام ہوجاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کام میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مواقع پر خدا کی قضا وقدر پر ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ کیوں کے ظاہری ناکامی میں بھی یقیناً ہماری کوئی نہ کوئی بہتری ضرور ہوگی۔

ہمیں ہر حال میں تسلیم ورضا کا شیوہ اختیار کرنا چاہئے۔ کیوں کہ خوشی ہو یا غم، رنج ہو یا راحت، کامیابی ہو یا ناکامی، اللہ کے بندے ہر حال میں راضی برضا رہتے ہیں۔ تسلیم ورضا کے خوگر کی روح سے سکون و مسرت کی ایسی الہریں اُٹھتی ہیں کہ افکار وآلام کا سارا کا سارا غبار دھل جاتا ہے۔

جاننے والے جانتے ہیں اور لذت آشنا سمجھتے ہیں کہ تسلیم ورضا کا مزا ہی کچھ اور ہے۔

رضا کے معنی ومفہوم

رضا سے مراد ترک تدبیر اور بکمال صدق وخلوص امر رب قدیم و قدیر کی تعمیل کرنا ہے اور باب محققین ارباب طریقت کا اجماع ہے کہ رضا نہایت رفیع اور مخصوص مرتبہ قریب شاہد حقیقی میں سے ہے۔ اس لئے سالک صادق کو بعد درجہ یقین اتم اور خلوص کامل حاصل ہونے کے مرتبہ رضا تفویض ہوتا ہے۔ اور اہل رضا وغدغد اور حسد اور خلش شکوک سے پاک ومحفوظ اور تکرار اصرار سے محترز رہتے ہیں اور چونکہ رضا اقتضائے عبدیت ہے اس واسطے رضا کی صحیح علامت یہ ہے کہ اہل رضا کا ارادہ واختیار کلیتہ ارادہ اختیار حق میں فنا ہوتا ہے۔

اور جو واقعات وداردات بظاہر بصورت آرام وراحت یا بشکل آلام و محنت عدم سے عالم وجود میں آئیں تو ان کو بلا شکایت واکراہ اور بغیر اعتراض واشتباہ تسلیم کرے اور مراد قضا وقدر پر راضی رہے۔ کیوں کے مراد اس کی عین مراد حق ہوتی ہے۔

چنانچہ مسلمہ ہے کہ رضا ضا ثمرہ محبت کا ہے اور آرزدئے مشرب عشق محب صادق کا فرض عین ہے کہ محبوب دل نواز کی ہر ادائے ناز کے آگے سر

تسلیم خم کرے اور ہر حالت میں راضی برضائے مطلوب رہے بمصداق رضی اللہ عنہم جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شاہد بے نیاز اپنے رضا جو اور جانباز محب کو خلعت امتیاز ورضوا عنہ سے سرفراز فرماتا ہے۔ اور اس رضامندی کی تشریح میں حضرات ارباب طریقت یہ فرماتا ہیں کہ اللہ جل جلالہ کا راضی ہونا یہ ہے کہ اپنے فضل سے بندہ کو اپنا بنائے۔ توفیق وتسلیم وتصدیق مرحمت کرے اور خلوت خانہ خاص میں باریاب فرمائے۔

اسباب خودی وتعلقات ہستی کو جو صحیح حجاب ومعانع میں فنا کردے نعمت عالم باقی ولذت خوان سرمدی سے قلب معمور ہو جائے اور نیز عارفین متقدمین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رضامندی کی تین قسمیں ہیں۔

اول:۔ بہ طیب خاطر اتباع امر رب قدیر لازم ومقدم جانے۔ یہ مرتبہ مبتدی صاحب مقام تقویٰ کا ہے۔

دونم: تقدیر الٰہی اور احکام حضرت یق ایسے مرغوب ومحبوب ہو جائیں کہ نفسائی خواہشات کی طرف التفات نہ ہو۔ یہ درجہ متوسطین کا ہے۔

سونم: سالک کمال توحید وعرفان میں ایسا مستغرق ہو کہ تمام معاملات ذاتی وصفاتی وجملہ حوادث حرکاتی وسکناتی نہ بہ حجاب بلکہ بفور فعل حق وامر حضرت رب الغرت دکھائی دیں نہ اسباب کا تعلق ہو نہ سائل کا دخل، شوق وقرب دیدار ایسا خودرفتہ کردے کہ وقع حوادث وعوارض کرشمہ نامحبوبی بن کر سرور جان پرور عطا کریں۔ یہ مقام منتہائے کمال وتکملہ ایمان ہے۔ بفحوائے ذاق طعم الا یمان من رضی باللہ والرضاء۔

ترجمہ: اس نے ایمان کا مزہ پایا جو حق تعالیٰ جل جلالہ اور اس کی رضا پر راضی ہوا۔ لہٰذا ہر بندہ مخلص کے لے رضائے حق کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کیوں کہ حضرات عارفین متفق الخیال ہیں کہ رضا کی اشارت سے سلب اختیار ہے۔ لیکن حقیقت رضا کی تعریف میں صوفیاء حضرات کے خیالات گونہ مختلف ہیں۔ چنانچہ ایک مقتدر گروہ مشائخین عظام یہ ثابت فرماتا ہے۔ کہ رضائے سالکین باتمکین کے ایک مقام ارفع کا نام ہے۔ جو جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرا برگزیدہ طبقہ عارفین متقدمین کا یہ فرماتا ہے کہ رضا مقربین خاص کا حال ہے جو بغیر کسب وکوشش بارگاہ مبدہ فیاض سے محبین کو تفویض ہوتا ہے اور ہر دو فریق نے اپنے اپنے خیال کی تائید میں نہایت فاضلانہ استدالال پیش فرمائے ہیں۔

لیکن بعض محقق اور صلح کن حضرات صوفیائے باصفا کا ارشاد نہایت جامع ومعنی خیز الفاظ میں یہ ہے کہ رضا مقامات کی انتہا اور آخری حد اور حالات کی ابتداء ہے۔ اور یہ ایسا محل ہے کہ جس کے ایک طرف ریاضت ومجاہدت ہے۔ اور ایک جانب جوش ومحبت۔ پس خلاصہ یہ ہے رضا کی ابتداء کسب وکوشش سے ہوتی ہے۔ اور انتہائے عنایت وبخشش پر موقوف ہے۔ اسی وجہ سے سالکین کو رضا کی نسبت مقام وحال کا احتمال ہوا جس نے ابتداء میں آپ اپنی رضاء کو دیکھا اسی نے رضا کو مقام سمجھا۔ اور جس نے انتہا میں اپنے مرتبہ رضا کو عطائے حق دیکھا اس نے رضا کو حال اور وہبی تصور کیا۔

الغرض حقیقت یہ ہے کہ رضا جلیل القدر وکبیر المثال مرتبہ ہے اسی لحاظ سے صوفیائے عظام نے خداوند کریم کی رضا وقضا کو تسلیم کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ وھو لہٰذا

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

"جو شخص تقدیر الٰہی سے راضی ہو گیا اس کو کبھی اپنی کسی چیز کے جانے کا غم نہ ہوگا۔ (سراج الملوک)

خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔

ھل الرضاء افضل ام الزھد رضا بہتر ہے یا زہد آپ نے فرمایا: الرضاء افصل لان الزاھد فی الطریق والراضی واصل۔

ترجمہ: رضاء افضل ہے اس لئے کہ زاہد راستہ میں ہے اور راضی واصل ہے۔ (عوارف المعارف)

آپ سے پوچھا گیا کہ رضائے الٰہی کس چیز میں ہے؟

فرمایا: فی قلب لیس فیہ غبار القاق۔

ترجمہ: اس دل میں جو غبار نفاق سے محفوظ ہو، کیوں کہ رضا محبت کا نتیجہ ہے۔ (عوارف المعارف)

حضرت شیخ بدرالدین غزنوی اور استخارہ

حضرت شیخ بدرالدین غزنوی مقبول بارگاہ ایزدی ہیں۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ آپ غزنی کے رہنے والے ہیں۔

آپ کا خواب

آپ نے ایک رات حضرت مصطفیٰ سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ اور مشائخ عظام تشریف فرما ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر ایک درویش

کے سپرد کیا اور فرمایا۔

اے بدرالدین۔ تم اس درویش کے مرید ہو، وہ درویش جوان تھے اور ابھی داڑھی نکل رہی تھی اور ان درویش کا نام خواجہ قطب الدین ہے۔

پیر کی تلاش

خواب سے بیدار ہو کر یہ ارادہ کیا کہ جو درویش خواب میں دکھائے گئے ہیں انھیں تلاش کریں گے۔ پیر کی تلاش آپ کو شہر بہ شہر لئے پھری اس تلاش میں آپ حیراں وسرگرداں پھرتے رہے۔ اپنا گھر چھوڑا، اپنا وطن چھوڑ ج، اپنے ماں باپ عزیز واقرباء کو چھوڑا، آپ غزنی سے روانہ ہوئے۔ اس سفر کا حال آپ نے خود ایک مرتبہ حضرت نظام الدین اولیاء سے بیان کیا۔ آپ نے ان کو بتایا کہ میں غزنی سے لاہور آیا تو ان دنوں لاہور بالکل آباد تھا۔ کچھ مدت میں وہاں رہا۔ پھر وہاں سے میرا ارادہ سفر کا ہوا۔ ایک دل چاہتا تھا کہ دہلی جاؤں اور کبھی دل چاہتا کہ واپس غزنی جاؤں۔ میں کشش وپنج میں تھا لیکن دل کی کشش غزنی کی طرف زیادہ تھی۔ کیوں کہ وہاں ماں باپ بھائی اور خویش واقرباء رہتے تھے اور دہلی میں ایک داماد کے سوا کوئی نہ تھا۔

استخارہ

آپ کچھ طے نہ کر سکے کہ کدھر جائیں آخرکار آپ نے یہ طے کیا کہ قرآن شریف سے استخارہ دیکھنا چاہئے اور جیسا کچھ استخارہ میں نکلے گا اس کے مطابق قدم اُٹھانا چاہئے۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

مختصر یہ کہ میں نے قرآن شریف سے استخارہ دیکھنے کا ارادہ کیا۔ ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے غزنی کی نیت سے دیکھا تو عذاب کی آیت نکلی، پھر دہلی کی نیت سے دیکھا تو بہشتی ندیوں ھے اور بہشت کے اوصاف کی آیت نکلی اگرچہ دل تو غزنی کی طرف جانے کو چاہتا تھا۔ لیکن استخارہ کے مطابق دہلی آیا۔ آخرکار دہلی پہونچے۔

آپ فرماتے ہیں" جب شہر میں پہنچا تو سنا کہ میرا داماد قید میں ہے۔ میں بادشاہ کے دروازے پر آیا تھا کہ اس کے حال کی اطلاع دوں۔ میں نے دیکھا کہ گھر سے نکلا ہی تھا کہ ہاتھ میں کچھ روپے داماد لئے ہوئے تھا اور مجھ سے بغل گیر ہوا اور نہایت خوش ہوا۔ مجھے اپنے گھر لے گیا اور روپے میرے سامنے رکھ دیا میری دل جمعی ہوئی۔

استخارہ تسبیح

اس استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے استخارہ کرنا ہو اس کو ذہن میں رکھکر پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھیں۔" استخیر اللہ برحمتہ خیرۃ فی عاقیبۃ "اس کے بعد ۳ بار درود شریف پڑھ کر آنکھیں بند کریں اور تسبیح کے کسی دانے پر اپنی شہادت کی اُنگلی رکھیں۔ جب دانے پر اُنگلی پڑ جائے اس کو چھوڑ کر آگے کے باقی دانے گن لیں۔ اگر دانے جُفت بچیں ہوں یعنی جوڑے جوڑے تو سمجھیں کہ جواب نفی میں ہے اور اگر طاق دانے بچیں یعنی جوڑے جوڑے دانو میں دانہ بچ جائے تو سمجھی کے جواب ہاں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے بندوں کا دعا مانگنا بہت پسند ہے

اللہ تعالیٰ کو بندوں کا دعا مانگنا بہت پسند ہے۔ دنیا میں کسی شخص سے بار بار کچھ نہ کچھ مانگا جاتا رہے تو وہ کیسا ہی بڑا سخاوت کرنے والا ہو بیزار ہو کر مانگنے والے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا معاملہ ایسا ہے کہ اس سے بندہ جتنا زیادہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس سے اتنے ہی زیادہ خوش ہوں گے، بلکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ دعا اپنے مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے' بلکہ یہ ایک مستقل عبادت ہے' یعنی دعا خواہ اپنے ذاتی اور دنیادی مقصد کے لئے مانگی جائے وہ بھی عبادت شمار ہوتی ہے۔ اور اس پر ثواب ملتا ہے۔ جتنی زیادہ دعا مانگی جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں اضافہ ہوتا ہے' یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف تنگی اور مشکلات کے وقت ہی دعا مانگی جائے بلکہ خوشحالی اور مسرتوں کے وقت بھی دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ تنگی اور مشکلات کے وقت اس کی دعائیں قبول ہوں تو اسے چاہئے کہ خوش حالی کے وقت بھی دعا کثرت سے کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے کہ" مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا" اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ غلط نہیں ہو سکتا' اس لئے اس یقین کے ساتھ دعا مانگنی چاہئے کہ وہ ضرور قبول ہوگی۔ البتہ قبولیت کی سورتیں مختلف ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہی چیز مل جاتی ہے جو مانگی گئی تھی اور بعض اوقات وہ چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں بندے کے لئے مناسب یا فائدہ مند نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بہتر اور مفید چیز دنیا یا آخرت میں عطا فرما دیتے ہیں۔ اس لئے چلتے پھرتے' اُٹھتے بیٹھتے' کام کرتے ہوئے ہر وقت اللہ

تعالیٰ سے کچھ نہ کچھ مانگنے کی عادت رکھیں انشاء اللہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال رہے گی۔

ہر اچھے کام کی ابتدا دائیں طرف سے کرو

اچھے کاموں کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ عمل ہے جس پر ثواب کی امید ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے تمام کام دائیں سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا" جب تم لباس پہنو اور وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کرو۔ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے شروع کرے"۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا" جب تم سے کوئی شخص کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے۔" کوئی چیز تقسیم کرنی ہو تو دائیں طرف سے تقسیم شروع کرنی چاہئے۔ بیت الخلاء میں جاتے وقت بایاں پاؤں پہلے داخل کرنا چاہئے اور نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے نکالنا چاہئے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے داخل کرنا چاہئے اور مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں نکالنا چاہئے۔ سنت کے اتباع کی نیت سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ تمام کام باعثِ اجر و ثواب ہوں گے۔ یہ انتہائی آسان اعمال ہیں اور ذرا سی توجہ اور ایسی عادت سے اتباع سنت کا اجر حاصل ہوگا۔ بچوں کو بھی شروع سے ان باتوں کا عادی بنانا چاہئے تاکہ وہ اتباع سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوار سکیں۔

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

ناگہانی مشکل کے وقت

اگر کسی پر کوئی ناگہانی مشکل آگئی ہو اور وہ مشکل میں پھنس کر سخت پریشان ہو کوئی سمجھ نہ آتی ہو کہ اس مشکل کا حل کیسے نکلے تو چاہئے کہ نماز عصر کے بعد باوضو حالت میں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے، درمیان میں ایک سو اکیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ سات یوم کے اندر اندر مشکل دور ہو جائے گی۔

⌘⌘⌘⌘⌘

نہایت مشکل حاجت کے لئے

اگر کسی کی کوئی ایسی حاجت ہو جس کے پورا کرنے کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۂ کوثر کا عمل اس طرح سے کرے کہ اول غسل کر کے اپنے جسم کو پاک کرے، صاف ستھرے کپڑے پہنے خوشبو لگائے، چاند کے مہینے کی پہلی اتوار کو یہ عمل کرے قبلہ رو ہو کر بیٹھے سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر تین بار آیت الکرسی پڑھے اس کے بعد تین تین مرتبہ چاروں قل شریف پڑھے، اتوار کے دن باوضو حالت میں ۵۸۶ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے۔ پھر اگلے روز پیر کو ۶۱۸ مرتبہ پڑھے، منگل کے دن ۲۴۲ مرتبہ پڑھے، بدھ کے دن ۶۳۶ مرتبہ پڑھے، جمعرات کے روز ۱۰۷۳ مرتبہ پڑھے، جمعہ کے دن ۱۸۰۷ مرتبہ اور ہفتہ کے دن ۱۳۰۴ مرتبہ پڑھے۔ سات دن تک بلاناغہ سورۂ کوثر کو اسی ترتیب سے توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھے پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجت روائی کے لئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات یوم میں دلی حاجت پوری ہو جائے گی۔

وبائی امراض سے بچاؤ

ہر طرح کے وبائی امراض سے محفوظ رہنے کے لئے سورۂ کوثر کا نقش اپنے پاس رکھنا باعث برکت ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص پر وبائی امراض کے پھیلنے کا خطرہ ہو اور کوئی صورت روک تھام اور تدارک کی دکھائی نہ دیتی ہو تو باوضو حالت میں سورۂ کوثر لکھ کر گلے میں ڈال دے، بچہ ہو یا بڑا ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے۔ سورۂ کوثر کی برکت سے اللہ تعالیٰ مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اپنی حفظ و امان میں رکھتا ہے اور ہر طرح کے مرض سے بچاتا ہے۔ اگر مرض میں مبتلا ہو چکے تو اسے جلد شفاء حاصل ہو۔ وبائی امراض پھیلنے کے دوران اگر کسی پر مرض کا حملہ ہو بھی جائے تو جلد صحت یاب ہو اور ہر طرح کے خطرہ سے محفوظ رہے گا۔

بزرگانِ دین نے سورۂ کوثر کے نقش کی بہت فضیلت و خاصیت بیان فرمائی ہے جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ کوثر ہر طرح کے امراض سے بچاؤ کا شافی علاج ہے۔ اس کی برکت سے مریض جلد شفاء پاتا ہے۔ بچوں کو گلے میں پہنانے کے بعد نقش کے احترام کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔

معانی استخارہ اور لغوی تحقیق

اصل اول

استخارہ کا لفظ باب استفعال سے ہے اور اس باب کی خاصیت اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں طلب کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ مشہور قول کے مطابق استخارہ کا مادہ (ROOT) خیر ہے۔ لہٰذا اس کے معنیٰ طلب خیر کرنے اور بھلائی چاہنے کے ہوئے۔

امام راغب اصفہانی م ۵۰۲ھ، (۱۱۰۸ء) فرماتے ہیں۔

استخارہ کے معنیٰ طلب خیر کے ہیں اور اس کا مطاوع (فعل کا متعدی پہلو اور صلہ) خَارَ آتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ استَخَارَ اللّٰہَ الْعَبْدُ فَخَارَ لَہٗ۔ یعنی بندے نے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کی تو اس نے جو بہتر تھا وہ بتا دیا۔[1]

خیر کا لفظ بھلائی اور مصلحت کے مختلف پہلوؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ عقل و دانش، علم و حکمت، برّ و تقویٰ اور مال و دولت سب خیر کے دائرے میں آجاتے ہیں۔ سورۂ بقرہ کی آیت وصیت (۲،۱۸۰) میں خیر کا لفظ بالاتفاق مال کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ بلاشبہ دنیاوی زندگی کا بڑی حد تک دار و مدار مال پر ہے۔ تاہم مال خیر مطلق ہرگز نہیں۔ یہ مال و دولت بعض کے حق میں خیر اور بعض کے حق میں شر بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ درحقیقت مال پر خیر کا اطلاق محض ایک قدر مشترک (common element) کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ میلان طبع ہے۔ عربی زبان میں مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ انسان طبعی طور پر اس کی جانب مائل ہوتا ہے اور یہی میلان اور رجحان خیر کے لفظ میں بھی موجود اور مضمر ہے۔

امام محی الدین نوویؒ م ۶۷۶ھ، (۱۲۷۷ء) لکھتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سُمِّیَ الْمَالَ لِاَنَّہٗ یَمِیلُ الْقُلُوب یعنی مال کا نام مال اسلئے رکھا گیا کہ یہ دلوں کو مائل کرتا ہے اور یہ معنوی مناسبت ہے۔[2]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث شریف اَلْخَیْرُ عَادَۃٌ وَالشَّرُّ لَجَاجَۃٌ۔ خیر و شر کی اسی امتیازی خصوصیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ خیر بلاشبہ فطرتِ سلیم کے لئے مرغوب اور قابل قبول ہوتی ہے۔ جب کہ شر سے بالطبع نفرت ہوتی ہے۔ شیخ علی بن احمد العزیزی الشافعیؒ م ۱۰۷۰ھ، (۱۶۵۹ء) اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خیر، عادت اس وجہ سے ہے کہ نفس اس کی طرف رغبت رکھتا ہے اور اس کی طرف پلٹتا اور لپکتا ہے جب کہ شر کی کجی اور دشواری کے پیش نظر وہ اس سے گریز کرتا ہے۔[3]

والخیر والشر مقرد نان فی قرن
فالخیر متبع والشر محذور

(خیر و شر دونوں ایک ہی رسی میں بندھے ہوئے ہیں۔ لوگ خیر کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ لیکن شر سے بچتے ہیں)

علامہ ابن فارس م ۳۹۵ھ، (۱۰۰۴ء) لفظ خیر اور استخارہ کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

"اصلہ العطف والمیل ثم یحمل علیہ فالخیر خلاف الشر لِاَن کلّ احد یمیل الیہ ویعطف علی صاحبہ والاستخارۃ ان تسال خیر الامر ین لك وکل ھٰذا من الاستخارۃ وھی

[1] المفردات فی غریب القرآن صفحہ: ۲۹۷، [2] تہذیب الاسماء واللغات القسم الثانی ج ۲، صفحہ: ۱۴۷، [3] السراج المنیر ج ۲، صفحہ: ۳۳۲۔

الاستعطاف۔[4]

ترجمہ: خیر کی اصل مائل کرنا اور اپنی طرف راغب کرنا ہے۔ پھر ان معنوں کے ساتھ بعض مجازی معنوں میں بھی یہ لفظ مستعمل ہوگیا۔ پس خیر لفظ شر کا متضاد ہے کیونکہ ہر شخص اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اہل خیر کے لئے اپنی رغبت دکھاتا ہے اور استخارہ تمہارا اپنے لئے دو کاموں میں سے بہتر کام کا سوال کرنا نظر کرم کی طلب اور توجہ حاصل کرنے کا نام ہے۔

امام راغبؒ خیر کے معانی اور اقسام پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خیر ہر وہ چیز ہے جو سب کو مرغوب ہو مثلاً عقل، عدل، فضل اور اسی طرح کی تمام مفید چیزیں پھر اس خیر کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) خیر مطلق کہ جو ہر حال میں اور ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہو جیسا کہ رسول پاک ﷺ نے جنت کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ لاخیر بخیر بعده النّار ولاشرّ بشر بعد الجنّة۔ خیر دراصل کچھ بھی خیر نہیں کہ جس کے بعد آتش جہنم (میں جلنا پڑتا) ہو اور وہ شر (تکلیف) کچھ بھی شر نہیں کہ جس کے بعد بہشت میسر آجائے۔

(۲) دوسری قسم خیر و شر مقید کی ہے یعنی وہ چیز جو ایک کے حق میں تو خیر ہو جب کہ دوسرے کے لئے شر ثابت ہو مثلاً دولت کہ بسا اوقات زید کے حق میں خیر اور عمرو کے حق میں شر بن جاتی ہے۔[5]

استخارے کا تعلق بالعموم اسی دوسری قسم۔ خیر و شر مقید و مشروط سے ہوتا ہے کہ جو چیز اگرچہ مباحات میں سے ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ کسی خاص شخص یا خاص موقع کے لئے مفید ہے یا نہیں۔ اس کا کرنا بہتر ہے یا اس کا چھوڑ دینا فائدہ مند ہے۔ خیر کے ایک معنیٰ حصول الشئ علی کمالاتہٖ۔[6]

یعنی کسی چیز کو مکمل حسن و خوبی کے ساتھ حاصل کرنے کے ہیں جب کہ ایک اور قول کے مطابق خیر سے مراد ہر وہ چیز یا کیفیت ہے کہ جس کا نفع اس کے نقصان سے ہر حالت میں اور ہر لحاظ سے زیادہ ہو۔[7]

اہل عرب کے ہاں خَارَ اللّٰہُ لَکَ کا دعائیہ جملہ مستعمل ہے۔

علامہ ابن اثیر الجزریؒ م ۶۳۰ھ، (۱۲۳۴ء) اس کے معنیٰ یہ بتاتے ہیں ای اعطاك ماهر خير لَكَ۔[8] یعنی خدا تمہیں وہ کچھ عطا فرمائے جو تمہارے حق میں بہتر ہو۔

ابن منظور م ۷۱۱ھ، (۱۳۱۱ء) اور ملا طاہر پٹنی ہندی م ۹۸۶ھ، (۱۵۷۸ء) نے بھی اس جملے کا یہی مفہوم مراد لیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔[9]

بعض اوقات اس دعائیہ جملے کے آخر میں فِـی هٰـذا الْاَمْرِ (اس معاملے میں) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ علمائے لغت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اس جملے سے اسم مشتق خَیْـرَہ، بسکون الیا (ی کی جزم کے ساتھ) بنا ہے۔[10]

یہ لفظ خَیْرَہ (قعدہ اور جلسہ کی طرح) اس ہیئت، کیفیت اور حالت کو کہتے ہیں جو طلب کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔[11]

اصل ثانی

خِیْرَہ ــــــ بسكون الياء کے علاوہ ایک لفظ خِیَرَہ بکسر الخاء وبفتح الياء (خ کی زیر اور ی کی زبر کے ساتھ) بھی ہے۔ محققین کی نگاہ تحقیق میں یہی خِیَـرَۃ ہی دراصل استخارہ کا ماخذ ہے۔ اکثر ماہرین لغت کا قول مختار یہ ہے کہ استخارہ، خیر کی بجائے اسی خِیَرَۃ سے بنا ہے اور یہ الخیرۃ ــــ العِنَبَۃ ــــ کے وزن پر بکسر اوّلہ وفتح ثانیہ (پہلے کے نیچے زیر اور دوسرے حرف پر زبر کے ساتھ ہے۔ اس کے معنیٰ اختیار و انتخاب (choice & section) کے ہیں۔

مشہور فقیہ اور ماہر زبان اللیث م ۱۷۵ھ، (۷۹۱ء) کے قول کے مطابق یہ لفظ خِیَرۃ ــــ ارتاب، ریبۃ کی طرح اختار خیرۃ مصدر خفیفہ ہے۔[12] مطلب یہ ہے کہ اس پر شد نہیں آتی۔ اہل لغت کا بیان ہے کہ استخارہ خِیَرَۃ کے باب استفعال سے ہے اور یہ تمہارے قول اختاره اللّٰهُ (اللہ نے اسے چن لیا) سے اسم ہے۔ چنانچہ انہی معنوں میں مُحَمَّدٌ خِیَرَۃُ اللّٰـهِ مِنْ خَلْقِهٖ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلق خدا میں سے انتخاب خداوندی ہیں) کا جملہ ہے۔ لہٰذا استخارہ کے معنیٰ کسی کام اور کسی چیز میں طلب خیرہ (انتخاب خداوندی چاہنے) کے ہیں۔ اہل عرب کا مقولہ ہے۔ استخر الله يخر لك۔[13]

[4] معجم مقاییس اللغۃ ج ۲، صفحہ ۲۳۲۔ [5] المفردات فی غریب القرآن صفحہ: ۲۹۷، [6] المنجد فی اللغۃ، صفحہ: ۱۹۸، [7] بلوغ الآمانی، جلد ۲، صفحہ: ۴۶، [8] النہایۃ فی غریب الحدیث جلد ۲، صفحہ: ۷، [9] لسان العرب جلد ۴، صفحہ: ۲۶۷، مجمع بحار الانوار جلد ۱، صفحہ: ۳۴۶، [10] الصحاح جلد ۲، صفحہ: ۶۵۲، النہایۃ فی غریب الحدیث جلد ۲ صفحہ: ۷، مجمع بحار الانوار جلد ۱، صفحہ ۳۸۶، لسان العرب جلد ۴، صفحہ: ۲۶۷، تاج العروس جلد ۳، صفحہ: ۱۹۵، [11] المفردات فی غریب القرآن صفحہ: ۲۹۷، فیض القدیر جلد ۱، صفحہ: ۴۵۰، [12] مقاییس اللغۃ جلد ۲، صفحہ: ۲۳۳، تاج العروس جلد ۳، صفحہ: ۱۹۵، [13] النہایۃ فی غریب الحدیث جلد ۲، صفحہ: ۷، الصحاح جلد ۲، صفحہ: ۶۵۲، لسان العرب جلد ۲، صفحہ: ۲۶۷، تاج العروس جلد ۳، صفحہ: ۱۹۵، مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ: ۳۸۶۔

سعید الشرتوتی م ۱۳۲۹ھ (۱۹۱۱ء)۔ اس مقولے کا مطلب اور مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ــــــ ای اطلب من الله ان یختار لك مايو افقك فيختار۔[14]

یعنی تم خداوند تعالیٰ سے یہ طلب کرو کہ وہ تمہارے لئے ایسی چیز منتخب کر دے جو تمہارے موافق اور حسب حال ہو، پس وہ منتخب کر دے گا۔

ترمذی شریف کی ایک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بروایت ابوبکر صدیقؓ استخارے کے انہی معنوں کی تصدیق اور توثیق کرتی ہے جس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ کے الفاظ کے ساتھ دعائے استخارہ مانگی ہے۔

شیخ الاسلام محمد بن سالم الحفنیؒ م ۱۰۸۱ھ، (۱۶۷۰ء)۔ اس کی شرح یہ کرتے ہیں۔ قوله خرلی ای فوضت امری اليك ان يّختارلی مالیه الخیر وتدفع عنی مافيه شرّ وقوله اخترلی، ای خير الامرين ای اذا كان الامر ان خيرًا فاخترلی الاكثر خيرًا منهما۔[15]

ترجمہ: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قول خِرْلِیْ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اے خدا اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا ہے تاکہ تو خود ہی میرے لئے وہ چیز چن لے کہ جس میں بھلائی ہو اور مجھ سے وہ چیز دور کر دے کہ جس میں برائی ہو۔ قول پیغمبرؐ واخترلیْ سے مراد یہ ہے کہ میرے لئے (اسے عملی جامہ پہنانے اور ترک کر دینے کے) دونوں کاموں میں سے بہتر کام کو اختیار کر لے۔ اگر (کرنا یا نہ کرنا) دونوں اچھے ہوں تو پھر ان میں سے زیادہ بھلائی والا جو کام بھی ہو وہی میرے لئے چن دے۔"

مختصر یہ ہے کہ استخارہ طلب خیرہ کے معنوں میں ہے اور تمہارے قول اختاره الله (اسے اللہ نے چن لیا) سے اسم ہے۔[16]

اَلْخِیَرَۃُ کا یہ لفظ قرآن پاک میں دو مقامات پر آیا ہے۔ سورۂ القصص کی آیت: ۶۸ اور سورۂ الاحزاب آیت: ۳۶ میں یہ لفظ موجود ہے۔

علامہ زمخشری معتزلیؒ م ۵۳۸ھ، (۱۱۴۴ء)۔ سورۂ قصص کی اس آیت کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ بدبخت ولید بن المغیرہ المخزومی نے خدا کے اختیار و انتخاب پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ خدا نے قرآن دو بستیوں یعنی مکہ و طائف کے بڑے شخص پر کیوں نہیں اُتارا اس لئے اس آیت میں اس کی تردید کرتے ہوئے ارشاد ربانی ہوا مَا كَانَ لهم الخیره یعنی لوگوں کو خدا کے فیصلے اور انتخاب کے بارے میں (اعتراض اور چوں چرا کا) قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے۔ خدا پیغمبروں کو مبعوث کرتا رہا ہے تو وہ اپنی پسند سے کرتا رہا ہے نہ کہ ان لوگوں کی پسند کے مطابق کہ جن میں وہ پیغمبر بھیجے جاتے تھے۔ مزید وہ الخیرہ کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خیرہ، تخیر سے ہے جس طرح تطیر سے طیرۃ ہوتا ہے۔ یہ خیرۃ مصدری معنوں میں یعنی تخیر (پسند و انتخاب کرنے) میں مستعمل ہے۔ ہاں بعض اوقات خیرۃ سے مراد المتخیر (منتخب اور چنا ہوا) بھی ہوتا ہے جیسے کہ مُحَمَّدٌ خِیَرَۃُ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ کا جملہ ہے۔

اس آیت کے ضمن میں وہ مزید یہ لکھتے ہیں۔

اِنَّ الْخِیَرَۃ لِلّٰـهِ فِیْ اَفْعَالِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِوُجُوْهِ الْحِكْمَةِ فِيْهَا لَيْسَ لِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ اَنْ يختار عليه وقيل معناه ويختار الّذی لهم فيه الخِيَرَة ای يختار لِلْعِبَادِ مَاهُوَ خَيْرٌلَّهُمْ واصلح وَاَعْلَمُ بِمَصَالِحِهِمْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔[17]

ترجمہ: پسند اور انتخاب کا حق، اپنے تمام کاموں میں حق تعالیٰ ہی کو ہے۔ وہی انتخاب و اختیار کی حکمت کی وجوہ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اس کی مخلوق میں سے کسی فرد کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس پر اپنے اختیار اور پسند کو مسلط کر سکے۔ بعض نے (ماکو موصولہ سمجھ کر) یہ معنیٰ بھی کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے وہی کچھ اختیار کرتا ہے کہ جس میں ان کی بھلائی اور بہتری ہو اور وہ ذات اقدس یقیناً ان لوگوں سے زیادہ ہی ان کی مصلحتوں کو جانتی ہے۔

علمائے نحو میں سے الزجاج م ۳۱۰ھ، (۹۲۲ء) اور الفرّام ۲۰۷ھ، (۸۲۳ء) نے بھی مَا كَانَ لَهُمُ الْخِیَرَہ کے معنیٰ یہی بیان کئے ہیں اور واضح کیا ہے کہ حق تعالیٰ کے انتخاب و اختیار کے مقابلے میں انسانوں کو اپنی پسند کا کوئی حق حاصل نہیں۔[18]

خلاصہ بحث

مختصر یہ کہ استخارہ کا لفظ خیر سے بنا ہو تو اس سے مراد کام کے کرنے یا اسے ترک کر دینے کے معاملے میں خداوند قدوس سے طلب خیر کرنے کا عمل اور دعا ہے اور خیر ہی بلاشبہ قدرتی طور پر ہر سلیم الطبع انسان کو مطلوب اور مرغوب ہے۔ اگر استخارہ خیرہ سے ہو جیسا کہ محققین کا خیال ہے تو پھر یہ عمل کام کے کرنے یا چھوڑ دینے کے بارے میں خدا کی پسند کو معلوم کرنے

[14] اقرب الموارد جلد ۱، صفحہ: ۳۱۱، [15] حاشیہ علی السراج المنیر جلد ۳، صفحہ: ۱۲۳، [16] شرح الکرمانی جلد ۲۲ صفحہ: ۱۶۹، [17] الکشاف جلد ۲، صفحہ: ۴۸۳، [18] تاج العروس جلد ۳: صفحہ: ۱۹۵

اور اس پر راضی رہنے کا نام ہے۔ ہر کام میں خدا کی پسند اور انتخاب کو طلب کرنا یقیناً ایسا عمل ہے کہ جو سراپا خیر و برکت اور موجب یمن و سعادت ہے۔

بہر حال استخارے کی اصل خواہ کچھ ہو یہ حقیقت اپنی جگہ پر موجود ہے کہ اس کی نسبت اور اضافت خداوند تعالیٰ اور صرف خداوند تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ استخارہ سے مراد ہمیشہ استخارۃ اللہ یعنی خدا ہی سے استخارہ کرنا ہوتا ہے۔ احادیث میں پورا نام استخارۃ اللہ اور استخارۃ الرب وارد ہوا ہے۔

ع　وکُلٌّ اِلٰی ذاکَ الجمالِ یشیر

اصطلاحی معنیٰ

اصطلاح شریعت میں استخارہ سے مراد زندگی کے اہم لیکن مباح امور میں سے اگر کوئی امر درپیش ہو تو کام شروع کرنے سے پہلے رہنمائی اور حصول برکت کی غرض سے مخصوص طریقے پر اپنا معاملہ رب العزت کے سپرد کرنا، اس معاملے میں خدا سے صلاح لینا، دنیا و آخرت غرضیکہ ہر اعتبار سے بہتر کام کی ہدایت طلب کرنا اور ہر طرح کی برائی سے بچنے کی توفیق مانگنا، اپنی پسند سے دست کش ہو کر خدا کی پسند اور انتخاب کو چاہنا، عمل خیر میں سہولت، کام کرنے کی قدرت، تائید ایزدی اور توفیق الٰہی مانگنا پھر کام کا جو نتیجہ بھی ہو اس میں مرضی مولیٰ پر ہمیشہ راضی رہنا ہے۔

تعریفات استخارہ

(۱) سلطان العلماء ملا علی قاری حنفیؒ م ۱۰۱۴ھ (۱۶۰۵ء)

الاستخارہ ای طلب تیسّر الخیر فی الامرین من الفعل او الترک۔۱۹

ترجمہ: استخارہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں بھلائی کی سہولت اور بہم رسانی چاہنے کا نام ہے۔

(۲) علامہ محمد الروف المناوی الشافعیؒ م ۱۰۳۱ھ (۱۶۲۲ء)

اذا عزمت علی فعل شیء لاتدری وجه الصواب منه اطلب منه التوفیق والهدایة الی اصابة خیر الامرین۔۲۰

ترجمہ: جب تم کسی کام کے کرنے کا عزم و ارادہ کرو اور تمہیں اس کام کے درست ہونے کا پہلو کا پتہ نہ چلتا ہو تو خداوند تعالیٰ سے اسے کرنے یا چھوڑ دینے کے دو امروں میں سے بہتر امر کی صحیح نشاندہی اور اسے پالینے کی توفیق اور رہنمائی طلب کرلیا کرو۔

(۳) مولانا شیخ محمد محدث تھانویؒ م ۱۲۹۶ھ (۱۸۷۹ء)

جاننا چاہئے کہ استخارہ کے معنیٰ طلب خیر کے ہیں۔ یعنی بندہ اپنے مالک اور آقا رب العلمین سے عاجزی کے ساتھ دعا کرے کہ بار الٰہا فلاں امر عظیم میں جو مجھے درپیش ہے، مجھ کو معلوم نہیں کہ میرے حق میں باعتبار دنیا و آخرت کیا بہتر ہوگا۔ اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ جو امر میرے حق میں بہتر ہو اس پر میرے اس امر کی تکمیل ہو اور میرا دل بھی مطمئن ہوجائے۔۲۱

ع　عباراتُنا شتّٰی وحُسنُکَ واحدٌ

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

اقوال زرّیں

- جو شخص ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتا ہے وہ مر کر بھی زندہ رہتا ہے۔
- علم کا کمال یہ کہ پڑھتے پڑھتے اس درجہ پر پہنچ جاؤ کہ بالآخر تمہیں کہنا پڑے کہ میں کچھ بھی نہیں جانتا۔
- تصوف کے کئی مقامات ہیں۔ توبہ، رجوع الی اللہ، زہد اور توکل۔
- غنی وہ ہے جس کا دل اللہ کے سوا ہر چیز سے خالی ہو۔
- ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور گھر کی زکوٰۃ مہمان خانہ ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

صبر

- نعمت کا تحفظ شکر سے اور تکلیف کا تدارک صبر سے۔
- صبر کی دو صورتیں ہیں جو ناپسند ہو اسے برداشت کرنا اور جو پسند ہو اس کا انتظار کرنا۔

۱۸ الکشاف ج ۲، صفحہ: ۴۸۳، ۱۹ تاج العروس جلد ۳، ۱۹۵، ۲۰ مرقاۃ المفاتیح جلد ۳، صفحہ: ۲۰۶، ۲۱ فیض القدیر جلد ۱، صفحہ: ۴۵۰، ۲۱ ریاض محمدی صفحہ: ۱۷۔

پس منظر استخارہ

عزم امراء اور توہمات جاہلیت

عرب دور جاہلیت میں جب کوئی کام کرنا چاہتے تھے تو اس کام کے کرنے یا نہ کرنے اور اس کے خیر و شر کو جاننے کی غرض سے جن ذرائع علم پر اعتماد کیا کرتے تھے وہ ظنی، بے اصل اور توہمات ہی توہمات تھے۔

ان کے گمانِ باطل کے مطابق یہ ذرائع حسب ذیل تھے۔

(۱) کَہَانَت: مستقبل کے حالات کو جاننے کا علم کہانت تھا۔۱۷ اور اس کے علم کے دعویدار کاہن کہلاتے تھے۔ کاہن کو عرب معاشرے میں شاعر کی طرح بڑا بلند مقام حاصل تھا۔ جب کوئی شخص اس کے پاس اپنے کسی کام مثلاً سفر، نکاح، تجارت وغیرہ کی بھلائی برائی معلوم کرنے کے لئے آتا تو وہ خطِ رمل کھینچ کر، مسجع زبان میں کچھ ذو معنیٰ سے جملے بڑبڑاتا۔ اس سے جو بات بھی ان لوگوں کے پلے پڑتی۔ اسی کے مطابق وہ اپنے کام کاج سرانجام دیا کرتے تھے۔ سطیح بن مازن، عزیٰ سلمیہ اور شقِ بن انمار وغیرہ مشہور کاہن ہو گزرے ہیں۔

کہانت ہی کی ایک قسم عرافت کہلاتی تھی۔ عراف بالعموم زمانہ ماضی کے واقعات کی خبر دینے، بیماری کی تشخیص کرنے اور علاج کرنے کا ماہر سمجھا جاتا تھا، عرافوں میں سے عراف یمامہ، رباح بن عجلہ اور عراف نجد، ابلق اسدی شہرت رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی غیب دانی کا دعویٰ ہوتا ان کے کچھ اندازے درست ہوتے۔ لیکن اکثر و بیشتر جھوٹ ثابت ہوتے تھے۔

(۲) زَجُر

جانوروں کی اصوات اور ان کی حرکات و سکنات سے غیب کی باتوں کے معلوم کرنے کا نام زجر بیان کیا جاتا ہے۔ جہالت اور توہم پرستی کی وجہ سے عربوں میں زجر کا بھی بہت رواج تھا۔ حسل ہمدانی، ابوذؤیب ہذلی اور مرّہ اسدی اس فن میں کامل مشہور تھے۔ عرب سفر یا کسی کام کی خاطر گھر سے نکلتے وقت پرندوں اور جانوروں کی آوازوں سے شگون ضرور لیا کرتے تھے۔ بعض جانوروں اور پرندوں کی آواز کو نحس سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ ایسی کسی آواز کو سن لیتے تو پھر کام کا ارادہ ترک کردیتے اور سفر پر نہ نکلتے۔

(۳) طرق الحصیٰ (کنکریاں پھینک کر فال لینا)

کنکریوں اور دانوں سے فالیں ڈالنا اور من پر چانا عرب عورتوں کا من پسند مشغلہ تھا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ م ۱۰۵۲ھ، (۱۶۴۲ء)۔ لکھتے ہیں کہ عرب عورتیں کنکریاں پھینک کر فال لیا کرتی تھیں۔ اگر فال درست آجاتی تو کام کو اختیار کرتیں ورنہ اسے چھوڑ دیتیں۔

(شرح سفر السعادت، ۴۱۷)

اسی طرح یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کام ہوگا یا نہیں، مسافر گھر واپس آجائے گا یا نہیں، وہ طرقِ حصاۃ سے کام لیتی تھیں۔ یہ کنکریاں ٹکرا کر فال لینا صرف عورتوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ مرد بھی اس میں سرگرمی سے حصہ لیا کرتے تھے۔ قبیلہ بنی لہب زجر اور اس طرح کی فال گیری میں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔

(۴) طِیَرہ (بدشگونی)

یہ لفظ طیر (پرندے) سے مشتق ہے۔ عربوں کا خیال تھا کہ جس طرح پرندہ اڑنے میں تیزی دکھاتا ہے اور پھر سے اڑ جاتا ہے اسی طرح آفت اور بلا بھی پھرتی اور برق رفتاری سے انسان کو آلیتی ہے۔ اس لئے شگون خصوصاً شگون بد کے لئے انہوں نے یہ لفظ اختیار کرلیا۔ ان کے ہاں سوانح اور بوارح کی دو اصطلاحیں مروج تھیں۔ سوانح دائیں طرف سے

۱۷ امام راغب نے کاہن سے مراد ماضی کے حالات تخمینے سے بتلانے والا اور عراف مستقبل کے حالات بتانے والا ہے۔

گزر جانے والے جانوروں اور پرندوں کو کہتے ہیں جب کہ بوارح بائیں جانب سے گزرنے والوں کو کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ سوانح اور بوارح سے شگون لیا کرتے تھے جب شگون لینا ہوتا تو ہرنوں کو بھگا دیتے یا پرندوں کو اُڑا دیتے۔ اگر وہ ان کے داہنے طرف ہو لیتے تو اسے مبارک شگون سمجھ کر اپنے سفر اور کام پر چلے جاتے اور اگر وہ پرندے یا جانور ان کے بائیں طرف سے گزر جاتے تو اسے شگون بد جان کر اپنے کام سے لوٹ آتے۔

(حیٰوۃ الحیوان الکبریٰ جلد۲، صفحہ:۹۸)

(۵) سعد و نحس

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ عربوں کے ہاں جانوروں اور پرندوں کی آوازوں اور گزرنے کے انداز سے سعد و نحس کا اعتبار کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ لوگ کچھ ساعتوں، دنوں اور مہینوں کو بھی بنیادی اور قدرتی طور پر منحوس گردانتے تھے۔ مثلاً ماہ صفر کو منحوس جان کر اس میں بیاہ شادی کرنے سے پرہیز کیا کرتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت ڈاکہ ڈالنا ان کے نزدیک بابرکت کام تھا جب کہ قمر در عقرب اور قمر در دبران[۱] کے دوران میں کوئی اہم کام کرنا اور سفر پر نکلنا نحس سمجھا جاتا تھا اور تو اور گھر والی، گھر اور گھوڑا تک میں نحوست کے نشان ڈھونڈے جاتے تھے۔

(۶) استخارہ جاہلیہ

کسی اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا یقیناً اہل عرب کا معمول تھا لیکن ان کے ہاں استخارے کی جو صورت، ہیئت اور نوعیت مروج تھی وہ انکل پچو قسم کی اور پروہتاتی نظام کی اختراع تھی۔ اس پر تفصیلی بحث آگے چل کر بیان ہوگی۔

ظہور اسلام اور اصلاح رسوم

جن رسوم کا عربوں میں رواج تھا ان سے ملتی جلتی رسمیں دنیا کے دوسرے تمام ممالک اور معاشروں میں بھی موجود تھیں کہ جو کفر و شرک کی ظلمتوں کا شکار اور توہمات کی جکڑ بندیوں میں گرفتار تھے۔

ع　ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ

اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام پوری نوع انسان کیلئے آئینہ رحمت بن کر آئے۔ ان کے ظہور سے نور ہدایت پھیلنے لگا اور ظلمت کفر کافور ہوگئی۔ محسن انسانیت ؐ نے فرسودہ رسم و رواج اور عقائد و اوہام کی ان تمام زنجیروں کو کاٹ کر رکھ دیا جن میں انسان جکڑے ہوئے تھے۔

لاکھوں درود و سلام ہوں اس ذات بابرکات ؐ پر جو آب و گل کی اس دنیا میں خداوند قدوس کا آخری پیامبر اور احسان عظیم تھا اور جن کا تعارف کراتے ہوئے حق تعالیٰ نے خود فرمایا۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلَالَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔

(القرآن، ۷، ۱۵۷)

ترجمہ: اور آپ ؐ ان (لوگوں) سے ان کا بوجھ اور وہ طوق اُتار پھینکتے ہیں جو ان لوگوں (کی گردنوں) پر تھے۔

(۱) وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ
(۲) حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِی الْكَوْنِ عَمَّ هُدَاهَا
الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

(امام بوصیریؒ)

(۱) ترجمہ: اے وہ ذات کہ جو ارباب عبر و بصائر کیلئے خدا کی ایک بڑی نشانی اور معجزہ ہے اور اے وہ ذات کہ جو قدر شناس لوگوں کے لئے نعمت عظمیٰ ہے۔

(۲) ترجمہ: جب یہ آفتاب رسالت ؐ کون و مکان میں طلوع ہوا تو (اس نے اپنی ہدایت کی نورانی شعاعوں سے سارے عالم کو جگمگا دیا ہے) سارے جہانوں میں ہدایت عام ہوگئی اور ساری قوموں اور امتوں کو انہوں نے (جگا کر) حیات نو بخشی۔

یوں تو زمانہ جاہلیت میں بھی کچھ ایسے حق شناس لوگ موجود تھے جن کا دل ان جاہلانہ رسوم و قیود اور توہمات کے اس گورکھ دھندے کو دیکھ کر کڑھتا رہتا تھا مگر ان میں اتنی تاب و تواں نہ تھی کہ وہ اس نظام کے خلاف سرگرم جہاد ہو سکیں۔ گنتی کے چند نفوس میں سے ایک حضرت لبیدؓ ہیں جنہوں نے اپنی حقیقت پسندی کا اظہار اس شعر میں کیا تھا۔

لَعُمْرِكَ مَا تَدْرِیْ الطَّوَارِقُ بِالْحَصٰى
وَلَا زَاجِرَاتُ الطَّيْرِ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ

ترجمہ: تیری عمر کی قسم! اللہ جو کچھ کیا کرنے والا ہے، اسے کنکریاں پھینک کر فال لینے والیاں اور پرندوں کو اڑ کر شگون لینے والیاں نہیں جانتیں۔

[۱] دبران چاند کی ایک منزل ہے۔ اور وہ برج ثور میں پانچ ستاروں پر مشتمل ہے۔

ایک اور شاعر کے اشعار ہیں۔

لَا يَعْلَمُ الْمَرْءُ لَيْلًا مَا يُصَبِّحُهٗ
اِلَّا كَوَاذِبُ مِمَّا يُخْبِرُ الْفَالُ

ترجمہ: انسان کو رات کے وقت (کسی طرح) پتہ نہیں چل سکتا کہ صبح ہوگی تو اس پر کیا گزرے گی سوا۔۔ ان چھوٹی موٹی خبروں کے کہ جس کی فال خبر دیتی ہے۔

وَالْفَالُ وَالزَّجْرُ وَالْكُهَّانُ كُلُّهُمْ
مُضَلَّلُوْنَ وَدُوْنَ الْغَيْبِ اَقْفَالُ

ترجمہ: فال گیری ہو یا زجر اور کاہن سب کے سب گمراہی کا شکار ہیں اور امور غیب کے سامنے تو درحقیقت تالے ہی پڑے ہوئے ہیں۔

(بلوغ الارب ج۴، صفحہ:۴۳۸، ۴۳۹)

دین حق اور رسول برحق ؐ آیا تو اس نے سب سے بڑا انقلابی قدم یہ اُٹھایا کہ تمام جاہلانہ رسوم کا خاتمہ کر دیا اور شرک کو بیخ و بن سے اُکھاڑ باہر پھینکا کہ جس کی یہ ساری رسمیں برگ و بار تھیں اور خدائے واحد کی پرستش، اس سے مدد، اسی سے دعا اور اسی کی رضا کو انسان کا نصب العین قرار دیا۔ کہانت و عرافت اور زجر و طیرہ سب حرف غلط کی طرح مٹا دیئے گئے اور یہی توحید کا فطری تقاضا بھی تھا۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○

(القرآن، ۱۷، ۸۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عیافت طرق اور طیرت وغیرہ سب جبت کی ایک قسم ہے اور جبت ہر وہ معبود باطل ہے جس کی کہ لوگ حق تعالیٰ کے سوا پرستش کرتے ہیں۔

(شرح سفر السعادت صفحہ:۴۱۷)

اسلام نے پرزور دلائل سے ثابت کیا کہ کہانت اور عرافت کذب و افترا کے سوا اور کچھ نہیں، جاہلانہ فال گیری محض خوش فہمی یا بے بنیاد بدظنی ہے۔ اسی طرح زجر و طیرہ، توہم کی فسوں کاری اور سعد و نحس کا چکر دراصل ضعف یقین اور بیمار ذہن کی خود پیدا کردہ بیماری ہے۔ اب یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے طے کر دیا گیا ہے کہ خیر و شر، معروف و منکر اور امر و نہی کا معیار دین و شریعت ہیں اور مزعومہ بدشگونی اور نحوست کی قطعاً کوئی حقیقت نہیں۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ م ۱۳۶۲ھ، (۱۹۴۳ء)۔ فرماتے ہیں۔

"اعلم ان كان المراد بالسعادة والنحوسة مايزعمه الجهلاء من خاصيّة طبيعة فی شیء باسباب غير مشاهدة فهی شعبة من النجوم الّتی نقاها الشرع والسعادة واقعة بماورد من النصوص فی ايام مباركة كالجمعة ورمضان وغيرهما والنحوسة منفية بالنصوص كذالك كقوله عليه السلام لاعدوى ولاطيرة الحديث (رواه البخاری)

وماوردمن قوله عليه السلام الشوم فی المراة والدار والفرس متفق عليه يفسّر الحديث الآخر الّذی رواه ابو داؤد من قوله عليه السلام ان تكن الطيرة فی شیءٍ ففی الدار والفرس والمراة (مشكوة، باب الفال) وفی المرقاة المعنیٰ ان فرض وجودها يكون فی هذه الثلاثة والمقصود منه نفی صحة الطيرة علی وجه المبالغة۔

(بوادر النوادر صفحہ:۵۱۴)

ترجمہ: جان لیجئے کہ اگر سعادت اور نحوست سے مراد جیسا کہ جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسے اسباب کی وجہ سے جو مشاہدہ میں نہیں آسکتے، کسی چیز میں طبعی خواص میں سے ہو تو یہ علم نجوم ہی کا ایک پہلو ہے کہ جس کی شریعت نے نفی کر دی ہے۔

ہاں سعادت واقع ہونے والی ضرور ہے صرف اس صورت میں کہ جیسا کہ بابرکت دنوں کے بارے میں نص وارد ہو چکی ہے۔ مثلاً جمعۃ المبارک اور رمضان المبارک وغیرہ۔

اسی طرح نحوست کی نص کی رو سے نفی کر دی گئی ہے۔ رسول پاک ؐ کے فرمان کے مطابق چھوت چھات اور بدشگونی وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کہ جو بخاری و مسلم دونوں میں ہے کہ بدبختی عورت، گھر اور گھوڑے میں ہوتی ہے کی جو حقیقت ہے، اس کی وضاحت ایک اور حدیث رسول ؐ سے ہوتی ہے۔ جسے امام ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے کہ اگر بدبختی کسی چیز میں ہوتی تو وہ گھر گھوڑے اور عورت میں ہوتی۔ بقول صاحب مرقات (ملا علی قاریؒ) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر نحوست کو فرض کر لیا جائے (جو کہ حقیقت میں ہے نہیں) تو وہ پھر ان تین چیزوں میں ہوگی۔ لہٰذا اس حدیث سے بدشگونی کے درست ہونے کی مبالغے کے انداز میں نفی کر دی گئی ہے۔

علامہ بدرالدین محمود عینی حنفیؒ م ۸۵۵ھ، (۱۴۵۱ء)، بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے ماہ صفر کی مبینہ نحوست کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

سے اسی مہینے میں بیاہ کیا تھا اور تم جانتے ہی ہو کہ مجھ سے زیادہ کس کی ازدواجی زندگی خوشگوار رہی ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے بڑھ کر (ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے) اور کس کا مرتبہ تھا؟

(عمدۃ القاری جلد ۶، صفحہ: ۶۰۱)

جہاں تک قمر در دبران کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں امام ابن عبدالحکم مالکیؒ متوفی ۲۱۴ھ، (۸۲۹ء) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ عہد خلافت ۹۹۔۱۰۱ھ، (۷۱۷۔۷۲۰ء)۔ مدینہ منورہ سے دارالخلافت، دمشق جانے کیلئے روانہ ہونے لگی تو بنی نجم کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میری نگاہ آسمان پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ قمر دبران کی حالت میں ہے۔ مجھے اچھا نہ لگا کہ خلیفۂ وقت سے کہوں کہ قمر دبران میں ہے۔ لہٰذا عرض کیا امیر المؤ منین! دیکھیں تو سہی آج رات چاند کیا خوشنما دکھائی دے رہا ہے۔ حضرت عمر ثانیؒ نے چاند کو دیکھا تو کہنے لگے اچھا میں سمجھ گیا کہ آپ مجھے یہ بتانا چاہتے تھے کہ قمر در دبران ہے۔ بھائی یاد رکھو بخدا ہم سورج اور چاند کے وسیلے سے نہیں نکلا کرتے بلکہ ہم تو محض اللہ تعالیٰ کے سہارے سفر کیا کرتے ہیں کہ جو واحد اور قہار (یکتا اور سب پر غالب) ہے۔

(حیٰوۃ الحیوان الکبریٰ جلد ۲، صفحہ: ۹۸)

ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخیٔ افلاک میں ہے خوار و زبوں

(اقبالؒ)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ طیرہ (بدشگونی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے کے معاملے میں بدشگونی پر قطعاً اعتبار نہیں کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بدشگونی تو شرک ہے۔ اگر کبھی کسی کے دل میں وہم کا گزر ہو جائے اور وہ پھر خدا پر توکل کر لے تو ضرور اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ایسے شخص کو ایسے موقع پر یہ دعا پڑھ لینی چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ۔ ایک اور روایت میں دعا اس طرح ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَایَاتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّاٰتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰه۔

(شرح سفر السعادت صفحہ: ۴۱۷)

صاحب مفتاح دارالسعادۃ (حافظ ابن قیمؒ) کہتے ہیں کہ بدشگونی سے اگر کوئی (نفسیاتی) نقصان پہنچ سکتا ہے تو صرف ایسے شخص کو ہی پہنچتا ہے کہ جو اس سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہو کیونکہ ایسے شخص کو طرح طرح کے وسوسے گھیرے رہتے ہیں۔ دل کا سکون جاتا ہے۔ اور اس کی زندگی تلخ ہو کر رہ جاتی ہے۔ جو شخص بدشگونی کی پرواہ نہیں کرتا اسے قطعاً کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ (حیٰوۃ الحیوان الکبریٰ جلد ۲، صفحہ: ۹۸)

فال کا اسلامی تصور اور جاہلی فال کا فرق

فال کا جاہلانہ تصور یہ رہا ہے کہ کنکریاں پھینک کر لکیریں کھینچ کر، دانے اور گٹھلیاں جفت طاق گن کر اور قرعہ اندازی کر کے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی اجازت وممانعت یا انجام خیر اور انجام بد کو معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ جو طفلانہ تسلی اور احمقانہ فعل کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس کے برعکس فال اور تفاؤل کا اسلامی تصور یہ ہے کہ از خود کوئی کوشش نہ کی جائے بلکہ دفعتاً کسی اچھی بات یا اچھے نام سننے کا اتفاق ہو جائے تو اسے نیک شگون پر محمول کر لیا جائے اور آدمی خدا کی رحمت سے پُر امید ہو جائے۔ جاہلی فال میں نیک و بد دونوں قسم کے شگون موجود ہیں جب کہ اسلامی فال کا اکثر و بیشتر تعلق شگون کے اچھے اور رجائی پہلو سے ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام محمد الحفیؒ فال حسن کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایسا کلمہ ہے جس سے کسی مومن کو من پسند معنیٰ سمجھ میں آتے ہوں تاہم اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے معلوم کرنے کے لئے از خود کوئی کوشش نہ کی جائے بلکہ وہ اچانک اتفاقاً سننے میں آجائے۔

(حاشیہ السراج المنیر جلد ۳، صفحہ: ۱۷۷)

علامہ ابن الحاج مالکیؒ م ۷۳۷ھ، (۱۳۳۶ء) لکھتے ہیں کہ شرع شریف میں فال لینا یہ ہے کہ انسان از خود فال لینے کا قصد نہ کرے۔ اچانک ہی کوئی بات اس کے کان میں آن پڑے۔ اگر قصد اور ارادے سے ایسا کرے گا تو یہ فال نہیں ہوگی (جس کا جواز شریعت میں ہے)

(المدخل جلد اول، صفحہ: ۲۷۸)

فال کی مثال یہ ہوگی کہ فرض کیجئے کہ کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی اور وہ اسے ڈھونڈ رہا ہو۔ اتنے میں وہ سنتا ہے کہ کوئی شخص واجد علی کا نام لے کر کسی کو آواز دے رہا ہے اب ڈھونڈنے والا واجد کے لفظ سے چیز کے مل جانے کی فال لے سکتا ہے۔ کیونکہ واجد کے معنیٰ پانے والے کے ہیں۔ لیکن اس میں شرط یہ ہوگی کہ ڈھونڈنے والا خود کسی شخص کو اس طرح پکارنے کے لئے تیار کر کے نہ بھیجے۔ اسی طرح اگر کوئی لشکر کسی مہم پر روانہ ہو رہا ہو اور اہل لشکر کو فتح، نصرت، منصور، ظفر اور مظفر وغیرہ الفاظ سننے کا اتفاق ہو تو یہ

فال حسن ہوگی کیونکہ ان میں کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔

شیخ الاسلام محمد الحفتی کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے بھیجی گئی فال یہ ہے کہ جب کوئی شخص عازم سفر ہو تو وہ کسی شخص کو اے سلام، اے سلامت کہہ کر پکارتے: ے سنے یا کوئی بیمار ہو اور وہ یا شافی یا معافی کہتے ہوئے کسی کو سنے۔

(حاشیہ السراج المنیر جلد ۳، صفحہ: ۳۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کوئی شخص سامنے آتا تو اس کا نام دریافت فرمایا کرتے تھے۔ اگر اسکا نام راشد (ہدایت والا) نجیح (کامران) مفلح (ظفریاب) وغیرہ ہوتا تو خوش ہو جایا کرتے اور اس سے رشد وہدایت اور کامیابی وکامرانی کی فال لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم ناموں ہی سے فال لیا کرتے تھے۔ جب کسی جگہ کا کسی کو عامل بنا کر بھیجنا ہوتا تو پہلے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو خوش ہوتے اور نام برا ہوتا تو ناگواری کے آثار بشرے سے ظاہر ہو جاتے۔ اسی طرح گاؤں، بستیوں اور منزلوں کے ناموں سے بھی فال لیا کرتے تھے۔

(شرح سفر السعادت صفحہ: ۴۱۷)

کتب احادیث کے باب الاسامی کی روشنی میں بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی لوگوں کے نام ان کے قبول اسلام کے بعد بدل دیئے تھے۔ نام بدلنے کی یوں تو اور بھی وجوہات تھیں لیکن اہم وجہ یہی تفاؤل حسن تھا۔

امام جلال الدین سیوطیؒ م ۹۱۱ھ، (۱۵۰۵ء)۔ کا ایک واقعہ لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ الشہاب محمود الحلبی کا بیان ہے کہ ایک سال قاضی ابن الخوی اور میں نے اکٹھے حج کیا۔ جب ہم مقام موقف (عرفات) میں تھے تو ہمارے مابین حدیث من ذکرنی فی نفسہ الحدیث کا تذکرہ چل نکلا۔ قاضی صاحب کہنے لگے کاش یہ معلوم ہو جاتا کہ ہم نے تو خدا کو یاد کیا ہے بھلا ہمیں بھی ملاء اعلیٰ میں [1] یاد فرمایا گیا ہے یا نہیں۔ اچانک ایک کتاب کا منادی کرنے والا گزرا۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اس کے پاس کونسی کتاب ہے۔ میں نے قاضی صاحب سے عرض کیا ذرا اس کتاب میں دیکھیں اور اس سے فال لیں۔ چنانچہ اس سے کتاب لے کر پہلا صفحہ ہی کھولا تھا کہ اس کی دائیں طرف ابن الفارضؒ کا یہ شعر نظر پڑا۔

لَكَ البشارۃُ فَاخْلَعْ مَا عَلَیْكَ فَقَدْ
ذُكِرْتَ ثُمَّ عَلٰی مَافِیْكَ مِنْ عَوْجٖ

قاضی ابن الخوی نے اپنے احرام کے کپڑے اُتارے اور اس شخص کو عطا کر دیئے کہ جس کے پاس وہ کتاب تھی اور بہت زیادہ خوش ہوئے۔

(بغیۃ الوعاۃ جلد اول صفحہ: ۲۴۱، ۲۴۲)

استخارہ مسنونہ کے بعد اس طرح کی فال لینا بعض بزرگوں سے منقول ہے لیکن یہ ان کا معمول نہیں تھا کبھی کبھی البتہ وہ ایسا کر لیا کرتے تھے۔ مثلاً ابو محمد عبداللہ الجہنی الطلیطلی م ۳۹۵ھ، ۱۰۰۴ء کے بارے میں ایک روایت ملتی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بامر مجبوری بحری سفر کا ارادہ ہوا لیکن دل میں ناگواری کا شدید احساس تھا۔ چنانچہ دو رکعت نفل استخارہ ادا کرنے اور دعائے استخارہ مانگنے کے بعد برکت اور فال کی غرض سے قرآن پاک کھول کر دیکھا تو اچانک میرا ہاتھ اس آیت پر پڑا۔

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ط اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ (القرآن: ۲۴)۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ سب کے سب دوران سفر میں غرق ہو گئے۔

(کتاب الصلۃ جلد اول صفحہ: ۲۴۱، ۲۴۲)

دور جاہلیہ اور نوعیت استخارہ

روم، یونان اور ہندوستان وغیرہ تمام ممالک میں قدیم الایام سے پیش بینی پیشین گوئی اور اہم معاملات میں اجازت وممانعت معلوم کرنے کی غرض سے ہر بڑی عبادت گاہ کے ساتھ دارالاستخارہ بھی ہوا کرتا تھا بعض معبد تو بطور خاص اس مقصد کے لئے وقف تھے۔ مثلاً ڈیلفی (DELPHI) اور ڈوڈونا (DODONA) وغیرہ، غیبی ذرائع سے معلومات حاصل کرنے کا یہ عمل اوراکل (ORACLE) کہلاتا تھا جس کے معنیٰ روحانی طور پر جواب دینے اور غیب گوئی کے ہیں۔ اس لفظ کا مآخذ لاطینی لفظ (ORARE) (بولنا) ہے۔

مختلف کاموں کے استخبار کے لئے مختلف طریقے مروج تھے۔ یونانیوں کے ہاں عام طریقہ یہ تھا کہ طالب جواب اس معبد میں جا کر سو جایا کرتا تھا اور خواب کے ذریعہ اپنا جواب پانے کا آرزومند ہوتا تھا۔ اہل روما جس طریقے کو اپنائے ہوئے تھے وہ یہ تھا کہ قرعہ ڈالتے تھے۔ بقول سسرو (CICERO) قرعہ اندازی کے لئے لکڑی کی تختیاں کام میں لائی جاتی تھیں جن پر مختلف جواب پہلے سے لکھے ہوئے ہوتے تھے اور کسی لڑکے کو ایک تختی اٹھانے کے لئے کہا جاتا تھا۔ اس تختی پر جو جواب نکل آتا اسے قطعی اور الہامی سمجھا جاتا تھا۔

(انسائیکلوپیڈیا بریٹینکا جلد ۷، صفحہ: ۱۷۰، وجلد ۱۶ صفحہ: ۸۳۰)

[1] جہاں تدبیر وانتظام کرنے والے ملائکہ علویہ ہوتے ہیں۔ ہمعات صفحہ: ۵۷۔

دوسرے ملکوں کی طرح عرب میں بھی دور جاہلیت میں استخارے کی اصطلاح اور عمل موجود تھے۔ ان لوگوں کے نزدیک استخارہ کا لفظ خوار سے بنا ہے۔ خوار عربی میں ہرن کی آواز کو کہتے ہیں۔ اس کی اصل اہل لغت یہ بیان کرتے ہیں کہ شکاری ہرن یا نیل گائے کے بچے کو پکڑنے کی خاطر یہ تدبیر کیا کرتا تھا کہ جہاں اسے گمان ہوتا کہ ہرن یا نیل گائے کا بچہ ہوگا وہاں پہنچ کر ہرن کی سی آواز نکالتا۔ ہرنی آواز سنتی اور اگر اس کا کوئی بچہ ہوتا تو وہ اسے اپنے بچے کی آواز سمجھ کر آواز کے پیچھے ہولیتی۔ شکاری کو اس بات سے بچے کی موجودگی اور ہرنی کے رخ اور حرکات سے بچے والی جگہ کا پتہ چل جاتا اور وہ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ مقام تلاش کرلیتا جہاں ہرن کا بچہ ہوتا۔ اس لحاظ سے استخارہ کے لغوی معنیٰ اور اصلی معنیٰ تو ہرن کی آواز کے طلب کرنے کے ہیں۔ جب کہ مجازی معنوں میں مراد استعطاف یعنی کسی کو بلانا، اپنی طرف مائل کرنا اور اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کرانا ہے۔

(تاج العروس جلد۳، صفحہ:۱۹۳، لسان العرب جلد۴، صفحہ:۲۶۷)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ استخارہ عربوں کے ہاں دور جاہلیت میں بتوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے اور ان کی نظر کرم کی بھیک مانگ کر تیروں سے فال ڈالنے کا نام تھا۔ یہ تیر ازلام استخارہ کہلاتے تھے اَزلام زلم کی جمع ہے اور زلم ایسے تیر کو کہتے ہیں کہ جو پَر کے بغیر ہو اور قرعہ اندازی کے لئے استعمال ہوتا ہو۔ بالعموم یہ تیر نبع نامی درخت کی لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ اس عمل کو استقسام بالازلام بھی کہتے تھے۔ استقسام بالازلام کے معنیٰ بقول زمخشری، تیروں کے ذریعہ اس بات کی معرفت چاہنے کے ہیں کہ ہماری قسمت میں کیا ہے۔

(الکشاف جلد اول، صفحہ:۴۸۲)

محمود شکری آلوسی لکھتے ہیں کہ عرب زمانۂ جاہلیت میں جب سفر یا تجارت یا شادی کا ارادہ کرتے یا کسی کے نسب کے بارے میں اختلاف رونما ہو پڑتا یا کسی مقتول کے بارے میں یا دیت (خون بہا) کی ذمہ داری قبول کرنے یا اسی طرح کے دیگر بڑے امور کے ضمن میں اختلاف ظہور میں آجاتا تو وہ ہبل کے پاس آتے۔ ہبل مکے میں قریش کا سب سے بڑا بت تھا جو کعبے میں نصب تھا۔ آنے والوں کے پاس ایک سو درہم بھی ہوتے وہ یہ درہم صاحب القداح (تیروں کے نگراں) کو تیر نکالنے کے لئے دیتے۔ یہ سات تیر ہوتے تھے جو کعبے کے بجاری اور خدمت گار کے پاس حفاظت سے رکھے ہوتے تھے۔ یہ لمبائی چوڑائی میں برابر ہوتے اور ان پر نشان یا کچھ لکھا ہوا ہوتا چنانچہ ایک پر تحریر ہوتا تھا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ (مجھے میرے رب نے حکم دیا) اور ایک پر نہانی ربی (مجھے میرے رب نے منع کیا ہے) ایک پر مِنْکُمْ (یہ تم میں سے ہے) اور دوسرے پر مِنْ غیرِکم (تمہارے اغیار میں سے ہے) ایک پر مُلْصَقٌ (تمہارے ساتھ وابستہ ہے) ایک پر العقل (دیت) اور ایک پر غفل (تحریر سے خالی) ہوتا۔ جب وہ اپنے کام کے مستقبل کا پتہ کرنا چاہتے جسے وہ کرنا چاہتے ہوں اور اس کا انجام معلوم کرنا چاہتے ہوں، آیا انجام اچھا ہوگا یا برا تو تیروں کا امین امر و نہی کے تیروں سے قرعہ اندازی کرتا۔ اگر امر والا تیر نکل آتا تو آپس میں مشورہ کرکے اس کام کو کرلیتے۔ مثلاً جنگ، سفر شادی، ختنہ، تعمیر مکان وغیرہ امور۔ اگر نہی والا تیر نکلتا تو اس کام کو ایک سال تک اٹھار کھتے اور سال گزرنے پر پھر قرعہ اندازی کرتے۔ اگر کسی شخص کے نسب میں جھگڑا ہوتا تو تیروں کا نگراں مِنْکُمْ، مِنْ غَیْرِکُمْ اور مُلْصَقٌ والے تیروں سے قرعہ اندازی کرتا۔ اسی طرح دیت کے معاملے میں عقل اور غفل والے تیر کام میں لائے جاتے۔

(بلوغ الارب جلد۳، صفحہ:۵۷۴، ۵۷۵)

تیروں کے ذریعہ سے استخارے کی مندرجہ ذیل چار اقسام متعین ہوتی ہیں۔

(۱) اگر کوئی شخص سفر پر ہو اور اپنے بت سے قریب نہ ہو تو وہ اپنے ساتھ اپنے ترکش میں استخارے کے تین تیر رکھ لیتا تھا۔ ایک پر افعل (کرو) دوسرے پر لاتفعل (مت کرو) اور تیسرا خالی ہوتا۔ جب ضرورت محسوس ہوتی تو وہ ترکش سے ایک تیر نکالتا۔ اگر اجازت یا ممانعت والا تیر نکل آتا تو اس پر عمل کرتا ورنہ دوسری دفعہ استخارہ کرتا اور یہ عمل اس وقت تک دہرایا جاتا جب تک کہ کوئی حکم والا تیر نہ نکل آتا۔

(۲) عرب تیروں سے اپنے معاملات کی قسمت دریافت کیا کرتے تھے۔ ایک تیر پر امرنی ربی دوسرے پر نہانی ربی لکھا ہوتا جب کہ ایک تیر خالی ہوتا۔ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اپنے بت خانہ میں آتے اور تیروں پر کپڑا ڈال کر انہیں چھپا دیتے پھر ان میں سے ایک تیر نکالتے۔ جو نکل آتا اس پر عمل کیا کرتے تھے۔

(الدر المنثور جلد۲، صفحہ:۲۵۶)

(۳) ہر کاہن کے پاس بھی سات تیر رکھے ہوتے جن پر ان کے اہم معاملات کے فیصلے تحریر ہوتے۔ اتفاق سے جو حکم نکل آتا اس پر عمل پیرا ہوجاتے۔

(۴) اگر اہم ترین امور مثلاً سفر، تجارت، نکاح، اعلانِ جنگ اور خون کے مقدمے کا فیصلہ مطلوب ہوتا تو عرب اپنے سب سے بڑے دارالاستخارہ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے کہ جو خانہ کعبہ میں بنایا گیا تھا۔ یہ دارالاستخارہ ان کے بڑے بت ہُبل کے قدموں میں تھا۔ مشرکین مکہ لڑائی میں اسی بت کی جسے پکارا کرتے تھے۔ یہ بت انسانی شکل کا تھا اور اسے عمرو بن لحی، عراق عرب سے لایا گیا تھا۔ آرامی زبان میں ہبل کے معنیٰ روح کے ہیں۔ یہ فتح و نصرت اور فوز و فلاح کا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔

ابن اسحاق م ۱۵۰ھ، (۷۶۷ء) بیان کرتے ہیں کہ قریش کا بڑا بت ہبل تھا جو حدود کعبہ کے اندر ایک کنوئیں یا گڑھے پر نصب تھا۔ اس بت خانے میں ہدیئے تحائف اور کعبے کا خزانہ رکھا جاتا تھا۔ بت کے پاس ہی سات پانسے کے تیر رکھے ہوئے تھے جن پر مختلف معاملات کے فیصلے تحریر تھے۔ ان تحریروں کے ذریعہ جو فیصلہ ہوجاتا وہ حتمی سمجھا جاتا اور کوئی اس کی خلاف ورزی نہ کر پاتا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد۲، صفحہ:۱۱)

صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں آیا ہے کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے خدا کے گھر میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی تصویریں بنی ہوئی دیکھیں جن کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر تھے، دیکھتے ہی آپ تعجب سے فرمانے لگے خدا ان لوگوں کو غارت کرے، یہ لوگ جانتے بھی ہیں کہ ان بزرگوں نے تو کبھی ان تیروں سے قسمت آزمائی نہیں فرمائی تھی۔

(تفسیر ابن کثیر جلد۲ صفحہ:۱۱)

مولانا سید سلیمان ندوی ۱۳۷۳ھ، (۱۹۵۳ء)۔ لکھتے ہیں کہ قریش مکہ نے مختلف عہدے آپس میں تقسیم کرر کھے تھے۔ اَیْسَار کا عہدہ بتوں سے استخارہ کی خدمت کے لئے تھا اور وہ بنوجمح کے پاس تھا۔ ظہور اسلام کے وقت جو شخص اس عہدے پر تھا وہ حارث بن قیس تھا۔

(ارض القرآن جلد۲، صفحہ:۱۰۵)

اسلام اور اصلاحِ استخارہ

دور جاہلیت کا یہ طریق استخارہ استقسام بالازلام۔ دین فطرت میں کبھی قابل قبول نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ یہ تمام تر تعامل مشرکانہ اور توہم کا شاخسانہ تھا اور اس کے فیصلے بھی محض ظن و تخمین پر مبنی تھے۔ حقیقت پسندی سے یقیناً اس طریق کار کا دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ چنانچہ جہاں اور بہت سی چیزوں مثلاً علم نجوم، کہانت، عرافت، طیرہ، فال، سٹہ قمار بازی وغیرہ کو حرام قرار دے دیا گیا وہاں سورۂ مائدہ میں استقسام بالازلام کی حرمت کا بھی اعلان کردیا گیا۔ بقول شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، شراب، جوئے اور ازلام کی حرمت کا قطعی اعلان ۴ھ یا ۶ھ میں ہوا۔

(جذب القلوب صفحہ:۶۳)

مفسرین قرآن نے حرمت کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا ہے کہ تیروں سے استخارہ کرنے کو اس لئے حرام قرار دیا گیا ہے کہ اس طریق کار میں شرک ہی شرک تھا کیونکہ وہ بالعموم بتوں کے پاس جاکر استخارہ کیا کرتے تھے۔ بتوں سے دعائیں مانگتے تھے اور امرنی ربی اور نہانی ربی میں رب سے مراد اپنے بت لیا کرتے تھے لہٰذا یہ شرک ہے اور اس میں بتوں سے استمداد، استعانت اور مشورہ طلبی پائی جاتی ہے۔ مزید برآں اگر رب سے مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات بھی ہو تو بھی یہ خدا پر افتراء ہی تھا کیونکہ تیروں کا حکم حقیقت میں خدا کا حکم نہیں تھا۔

(الکشاف جلد اول، صفحہ:۴۸۲)

علامہ شہاب الدین محمود آلوسیؒ ۱۲۷۰ھ، (۱۸۵۳ء) کا یہ خیال ہے کہ استقسام، نص قرآن کے مطابق حرام ہے لیکن حرمت کی وجہ محض علم غیب طلب کرنا نہیں ہے بلکہ اولاً ان کی بداعتقادی ہے کہ وہ عالم الغیب خدا کی بجائے بتوں سے علم غیب طلب کیا کرتے تھے۔ ثانیاً استقسام کا تشاؤم (نحس سمجھنے کا عقیدہ) سے خالی نہ ہونا ہے اور ثالثاً یہ فال حسن سے مختلف امر تھا۔ (تفسیر روح المعانی جلد۶ صفحہ:۵۸)

بتوں اور پانسے کے تیروں سے اس استخارہ کی جگہ اسلام نے استخارۃ اللہ کو رواج دیا جو خدائے واحد کی پرستش اور اسی کی ذات برحق سے دعا مانگنے کے پاکیزہ عمل پر مشتمل ہے۔ یہ استخارہ سیدھے سادے طریق پر مالک حقیقی کے انتخاب و اختیار کو چاہنے اور اسی سے طلب خیر کرنے کا نام ہے۔ اوقات مکروہہ کے علاوہ کسی وقت جب ضرورت پیش آئے۔ دو رکعت نماز استخارہ پڑھنے اور پھر استخارے کی دعا مانگ لینے سے استخارہ ہوجاتا ہے۔ اس میں نہ کسی مسجد میں جانے کی کوئی خاص ضرورت ہے اور نہ کسی مذہبی رہنما کے درمیانی واسطہ بننے کی حاجت۔ طریقہ اتنا آسان ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت، غریب اور امیر بغیر کسی تکلف اور تکلیف کے خود ہی استخارہ کرسکتا ہے۔ اس سلسلے میں کسی کو کوئی ہدیئے اور نذرانے کی رقم ادا نہیں کرنا پڑتی۔ اگر کسی وجہ سے نماز استخارہ بھی نہ پڑھی جاسکے تو محض دعا پڑھ لینے سے بھی استخارہ پورا ہوجاتا ہے۔ البتہ اتنی توقع تو ہر مسلمان سے کی جاسکتی ہے کہ اسے دعائے استخارہ پڑھنی آتی ہو۔ یاد نہ ہو تو کم از کم

کتاب ہی سے پڑھ لے۔ استخارے سے کسی معاملے کا انجام معلوم کرنا مطلب ومقصود نہیں ہوتا بلکہ مباح امور میں سے بہتر امر اور بھلائی والے کام کو سرانجام دے سکنے پر خدا کی توفیق طلب کرنا اور اس کے بارے میں رہنمائی چاہنا ہے۔

غرض وغایت استخارہ

بقول مولانا اشرف علی تھانویؒ استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے قرین یا خلاف مصلحت ہونے میں تردد ہو تو دعائے خاص پڑھ کر متوجہ الی الحق ہوں۔ اس کے بعد قلب میں جو امر عزم کے ساتھ آئے اس میں خیر سمجھیں۔ پس استخارے کی غرض رفع تردد ہے نہ کہ انکشاف کسی واقعہ کا۔

(التکشف عن مہمات التصوف صفحہ:۱۲)

ویسے بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ استخارے سے مستقبل کے واقعات اور کام کے انجام کا انکشاف بھی ممکن ہے جیسا کہ انہوں نے کشف حالات کے سلسلے میں دائیں بائیں قرآنوں کو رکھنے اور اسم ذات کی ضربیں لگانے پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہوں۔

(القول الجمیل صفحہ:۶۱، ۶۲)

استخارہ نعم البدل

زمانۂ جاہلیت کے تمام ذرائع علم اور طلب خیر کے فرسودہ طریقوں کے خاتمے اور انہیں کالعدم قرار دینے کے بعد اسلام نے استخارے ہی کو ایک بہتر بدل کے طور پر پیش کیا۔ بلاشبہ کسی اہم کام کے کرنے سے پہلے یہی رہنمائی کا واحد ذریعہ ہے۔ بشرطیکہ وہ کام شرعی لحاظ سے کرنا درست بھی ہو۔ علمائے اسلام نے جاہلی رسوم کے تذکرے کے بعد استخارے کے اس منفرد پہلو کو نمایاں کرنے کی خاطر اظہار خیال کیا ہے۔ چند آراء ملاحظہ ہوں۔

(۱) حافظ ابن کثیر شامیؒ م۷۷۴ھ، (۱۳۷۳ء)

وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط (القرآن) ای تعاطیہ فسق وغی وضلالۃ وجھالۃ وشرکٌ وقد امر اللّٰہُ المؤمنین اذا ترددوا فی امورِھم ان یستخیروہ بان یعبدوہ ثُمّ یسالوہ الْخِیَرَۃَ فِی الْاَمْرِ الَّذِیْ یریدونہ۔

(تفسیر ابن کثیر جلد۲ صفحہ:۱۲)

ترجمہ: اور یہ کہ تم پانسے کے تیروں سے قسمت معلوم کرنا چاہو تو یہ بھی فسق ہے۔

یعنی استقسام ازلام میں مشغولیت فسق، کجروی، گمراہی، جہالت اور شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ جب وہ اپنے معاملات میں تردد کا شکار ہو جائیں تو خداوند تعالیٰ سے استخارہ کرلیا کریں اور وہ اس طرح کہ اس کی عبادت کریں اور پھر اس سے اپنے اس معاملے میں جس کا وہ ارادہ رکھتے ہوں انتخاب کر دینے کا سوال کریں۔

(۲) شیخ مجد الدین فیروز آبادیؒ م۸۱۷ھ، ۱۴۱۴ء۔

وَلَمَّا کانت عادۃ اھل الجاھلیۃ اذا قصد واسفرًا اوامرًا ان یستقسموا بالازلام وان یزجروا بالطیر والعیافۃ والفال والتطیر وامثال ھذہِ الامور التی ھی شعار اھل الشِّرکِ والکفر عَوَّضَ صاحب الشَّرع عن ذالک بالتوحیدِ والافتقارِ والعبودۃ والتوکّل وسوال الرَّشد والفلاَح من الواھبِ المطلق الَّذی ازمۃ الخیرات فی یدِ قدرتہٖ۔

(سفر السعادۃ صفحہ:۱۱۴)

ترجمہ: اور چونکہ اہل جاہلیت کی عادت تھی کہ جب وہ سفر یا کسی کام کا ارادہ کرتے تو پانسے کے تیروں سے قسمت معلوم کیا کرتے تھے، پرندوں اور جانوروں کی حرکات وسکنات اور آوازوں سے شگون لیا کرتے، فالیں ڈالتے اور بدشگونی لیا کرتے تھے۔ اور اس جیسی اور باتیں جو اہل شرک اور کافروں کا شعار تھا۔ لہٰذا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (استخارے کی شکل میں) توحید، بے چارگی محتاجی، بندگی اور توکل کے ساتھ، حقیقی داتا سے کہ جس کے دست قدرت میں ساری بھلائیوں کی باگ ڈور ہے، رشد و کامرانی کا سوال کرنے کو اس کا بدل عطا فرمایا۔

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ م۱۰۵۲ھ، ۱۶۴۲ء۔

انہوں نے اپنی شرح میں شیخ فیروز آبادی کے قول کو نقل کرنے کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ واستخارہ متضمن ایں معنی است۔

(شرح سفر السعادت صفحہ:۴۱۷)

یعنی استخارہ انہی مطالب پر مشتمل ہے۔

(۴) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ م۱۱۷۶ھ، ۱۷۶۲ء۔

کان اھل الجاھلیۃ اذا عَنَتْ لھم حاجۃ من سَفَرٍ اَوْنکاحٍ استقسموا بالازلام فنھی عنہ النَّبیُّ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم لاَنَّہ غیر معتمد علی اصلٍ وانَّما ھُوَ محض اتفاقٌ ولانہ افتراء عَلَی اللّٰہ بقولھمْ امرنی رَبِّیْ ونھانی رَبِّیْ فعَوَّضَھم مِنْ ذٰلک الاستخارہ۔

(حجۃ اللہ البالغہ جلد۲ صفحہ:۱۹)

علامہ سید مرتضیٰ زبیدیؒ م۱۲۰۵ھ، (۱۷۹۱)

لابطال ھذا الاشیاء جعل النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم صلاۃ الاستخارہ بعدھا الدعاء الماثور کما ھو المشہور (اتحاف السادۃ المتقین۔۲۸۶، ۱۲۷۰۔

ترجمہ: ان (جاہلانہ اور مشرکانہ) چیزوں کو باطل قرار دینے کی خاطر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استخارہ اور اس کے بعد مسنون دعا کو جیسا کہ مشہور ہی ہے مقرر فرمایا۔

ترجمہ: اہل جاہلیت کو جب سفر، شادی یا کاروبار کے کاموں میں سے کوئی ضرورت پیش ہوتی تو وہ پانسے کے تیروں کے ساتھ قسمت معلوم کیا کرتے تھے۔ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، کیونکہ یہ بنیادی طور پر ناقابل اعتماد ذریعہ تھا اور محض اتفاق پر اس کا دارومدار تھا۔ مزید برآں یہ ان کے امرنی ربی اور نہانی ربی کے قول کی وجہ سے بلاشبہ خدا پر افتراء تھا، پس اس کی جگہ انہیں استخارہ بطور بدل دیدیا گیا۔

حدود استخارہ

اصولی بحث

حدیث شریف میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ متوفی ۷۳ھ، (۶۹۲ء) کی مشہور روایت ہے۔ (صحیح بخاری جلد اول صفحہ: ۱۵۵، سنن نسائی جلد۲ صفحہ:۶۳)

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا۔

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم (صحابہؓ) کو سارے کاموں میں استخارے کی تعلیم دیتے تھے۔

بادی النظر میں تو اس حدیث سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ استخارہ سارے کاموں میں کرنا چاہئے، لیکن بعض شارحین کی تصریح کے مطابق اس عمومیت میں بھی مراد خصوصیت ہے۔ یعنی خاص امور میں استخارہ کرنا مطلوب ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ دوسری کتب سنن مثلاً جامع ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں کُلِّھَا کا لفظ روایت نہیں کیا گیا۔ امام العارفین ابن ابی جمرہ اندلسیؒ م۶۹۹ھ، (۱۲۹۹ء)۔ لکھتے ہیں۔

ھل ھو عَلٰی عمومہٖ اَوْ ھُوَ عَامٌّ والمرادُ بہ الخصوص محتمل لکن الاظھرَ اَنَّہٗ عامٌّ والمرادبہِ الخصوص بہ لیلِ اَنَّ الواجبات مطلوبۃٌ فان اتی بھا والاَّ عُوقِبَ تَارِکُھا فلاَیُسْتَخَارُ فیما ھو العذابُ عَلٰی ترکِھا والمحرمات ایضاً ممنوعٌ فِعْلِھَا۔

(بہجۃ النفوس جلد۲، صفحہ:۸۷)

ترجمہ: سوال یہ ہے کہ آیا یہ قول، امور کی عمومیت پر دلالت کرتا ہے یا یہ ہے تو عام مگر اس سے مراد خاص ہے۔ سب سے زیادہ ظاہر امر تو یہ ہے کہ یہ گو عام ہے تاہم اس سے مراد خاص ہوگی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بے شک تمام واجبات کی ادائیگی مطلوب ہے۔ جو شخص بھی فرائض وواجبات کو ترک کردے گا وہ سزا پائے بغیر نہیں رہے گا۔ لہٰذا کسی ایسے معاملے میں استخارہ نہیں کیا جاسکتا کہ جس کے ترک کر دینے پر عذاب ہوتا ہو، اسی طرح حرام کردہ امور ہیں کہ جن کا کرنا ممنوع ہے۔

اس موقف کے برعکس کچھ شارح عمومیت کے قائل دکھائی دیتے ہیں۔ امام بدرالدین عینیؒ فرماتے ہیں۔

قولہ فی الامور کلھا ای فی دقیق الامور وجَلِیِّھا لِاَنَّہٗ یَجِبُ المؤمِنُ رَدُّ الامور کُلِّھَا اِلَی اللّٰہِ عزّوجلَّ والتبرؤ مِنَ الْحَوْلِ والْقُوَّۃ اِلیہِ۔

(عمدۃ القاری جلد۲۳، صفحہ:۱۱)

ترجمہ: ان کے قول ——— فی الامور کلھا ——— کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بڑے سارے معاملوں میں۔ کیونکہ بے شک مومن اپنے سارے معاملات کو خداوند تعالیٰ کی طرف لوٹا دینا پسند کرتا ہے اور اس کی جناب میں اپنی طاقت اور قوت سے اظہار بیزاری کرتا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ م۸۵۲ھ، ۱۴۴۸ء فرماتے ہیں۔

یتناول العموم العظیم من الامور والحقیر فَرُبَّ حقیرٍ یترتب علیہ الامر العظیم۔ (فتح الباری جلد:۱۱، صفحہ:۱۵۴)

ترجمہ: بڑے اور چھوٹے سب معاملے اس عموم میں داخل ہیں کیونکہ بہت سے ادنیٰ درجے کے معاملے ایسے ہیں کہ ان پر بڑے معاملے کی بنیاد اٹھتی ہے۔

قاضی محمد بن علی شوکانیؒ م۱۲۵۰ھ، (۱۸۳۴ء) کہتے ہیں کہ اس میں عمومیت کی دلیل ہے۔ انسان کو کسی کام کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے اسے حقیر نہیں سمجھنا چاہئے اور اس کے اہتمام میں غفلت سے کام نہیں لینا چاہئے کہ اس میں استخارہ کرنا ہی چھوڑ دیا جائے کیونکہ بہت سے ایسے کام

ہیں کہ انہیں ہلکا سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ اس کے کرنے یا نہ کرنے میں بہت بڑا نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اسی لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے پالنے والے سے تم سوال کیا کرو حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ بھی ہو تو وہ بھی اسی سے مانگو۔

(نیل الاوطار جلد ۳: صفحہ: ۸۳)

یہ دو موقف جو ہمارے سامنے آئے ہیں ان میں مطابقت اور موافقت کی صحیح صورت میری رائے میں یہ ہے کہ استخارہ کی کچھ شرائط ضرور ہیں۔ ان شرائط پر جو امور پورے اترتے ہیں ان میں استخارہ کرنا چاہئے۔ پھر ان شرائط کے مطابق جو امور لائق استخارہ قرار پاتے ہیں ان میں عمومیت ہوگی۔ مطلب یہ ہوا کہ لائق استخارہ امور میں خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، تھوڑے ہوں یا زیادہ ان سب میں استخارہ ضرور کرنا چاہئے اور کسی معاملے کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

شرائط میں سے ایک خاص شرط بقول شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اس کام کا نادر ہونا، قلیل الوقوع ہونا اور لائق اعتنا ہونا ہے۔

(ملاحظہ ہوں اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ: ۵۹۳، ۵۹۴، شرح السعادت ۴۱۶)

کیونکہ روزمرہ اور عام معمول کے کام کاج استخارے کی حدود سے خارج ہو جاتے ہیں۔ محض وہ کام جو چھوٹے ہوں یا بڑے لیکن اہمیت کے حامل ضرور ہوں تو ان میں استخارہ کیا جاتا ہے۔ حدیث استخارہ میں الامور اور اس کے بعد الامر کا معروف باللام ہونا اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ کام جس میں استخارہ کیا جائے اہم ہونا چاہئے۔

حدیث شریف میں جہاں امر کی تنکیر آئی ہے تو وہاں بھی یہ تنکیر (نکرہ ہونا) تفخیم (عظمت) کے لئے ہے۔ البتہ مشائخ عظام اپنے شب و روز کے تمام کاموں کے لئے روزانہ ایک جامع استخارہ کیا کرتے ہیں کہ جو استخارۂ مشائخ کہلاتا ہے وہ استخارے سے مختلف چیز ہے۔ استخارہ زیر بحث تو کسی خاص مقصد اور متعین کام کے لئے کیا جاتا ہے جب کہ استخارہ مشائخ عام ہے اور اس میں کسی خاص کام کی تخصیص نہیں ہوتی۔

احترام مسجد

حضرت بایزید بسطامیؒ جس مسجد میں نماز پڑھتے تھے وہ آپ کے گھر سے چالیس قدم کے فاصلے پر واقع تھی۔ آپ اس مسجد کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ تمام عمر ایک بار بھی اس راستے پر کبھی نہ تھوکا۔

اچھا قرض

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض، تا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے۔ اس دن جب کہ تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا (ان سے کہا جائے گا کہ) آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جن میں تم ہمیشہ رہو گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ الحدید ۵۷، آیات ۱۱-۱۲)

مٹی والے اٹھ بیٹھ

ایک دن حضرت علی مسجد کی دیوار کے پاس زمین پر آرام فرما تھے۔ آپ کی پشت مٹی پر لگ رہی تھی، اتنے میں حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور حضرت علیؓ کو زمین پر لیٹے دیکھ کر آپ کو اٹھایا اور آپؓ کی پشت سے اپنے دست انور سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا۔

''مٹی والے اٹھ بیٹھ۔''

حضرت علیؓ کو حضور اکرم ﷺ کے منہ سے ''ابوتراب'' کا لفظ کچھ ایسا پسند آیا کہ آپؓ کو اپنے اصلی نام سے زیادہ یہی نام پسند آنے لگا۔ علیؓ کہنے سے آپؓ اتنا خوش نہ ہوتے جتنا ابوتراب کہنے سے خوش ہوتے تھے۔

❁❁❁❁❁❁❁

● منزل کو دور سے دیکھو گے تو اسے پانا مشکل نظر آئے گا لیکن جب سفر طے کرو گے تو منزل تمہارے سامنے ہوگی۔

● اگر زندگی میں کچھ بننا چاہو تو ڈرنا، پریشان ہونا اور سوچنا چھوڑ دو، اگر ڈرو گے تو مرو گے، اگر پریشان ہو گے تو کمزور ہو گے، اگر سوچو گے تو صرف سوچتے رہ جاؤ گے اور عمل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

❁❁❁❁❁❁❁

استخارہ اور سنت نبویہ (الف)

استخارہ امت پر پیغمبر خدا کی شفقت ہے

پیغمبر آخرالزماں علیہ الصلاۃ والسلام رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ وہ انسانیت کے لئے عموماً اور اپنی امت مرحومہ کے لئے خصوصاً بڑے شفیق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا تعارف کراتے ہوئے بتایا ہے کہ آپؐ اہل ایمان کے لئے سراپا شفقت اور مجسم رحمت ہیں۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

امت مرحومہ پر اسی شفقت بے پایاں کے زیر اثر حضور پاکؐ نے اہل ایمان کو استخارے کی تعلیم دی ہے تا کہ وہ اپنے امور میں صلاح و فلاح سے فیضیاب ہوں اور اس بابرکت عمل سے استفادہ کر سکیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں

"فی الحدیث شفقة النبی صلی الله علیه وآله وسلم علی امته وتعلیمهم جمیع ما ینفعهم فی دینهم و دنیاهم۔ (فتح الباری، جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۶)

ترجمہ : حدیث استخارہ میں حضور نبی کریمؐ کی اپنی امت پر شفقت (کا اظہار) ہے اور اس میں انہیں اپنے دین و دنیا کے سارے امور میں فائدہ پہنچانے والی چیزوں کی تعلیم ہے۔

رسول پاکؐ اور تعلیم استخارہ

کتب احادیث میں حضرت جابرؓ کی روایت کردہ حدیث ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

(صحیح بخاری جلد ۱ ص ۵۵، ج ۲ ص ۹۴۴، سنن نسائی ج ۲ ص ۶۲)

ترجمہ : رسول پاکؐ ہمیں سارے کاموں میں استخارے کی اس طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح قرآن پاک میں سے کسی (خاص) سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔

تشریح مشابہت اور اہمیت استخارہ

اس حدیث میں استخارہ کی تعلیم کو سورتِ قرآن کی تعلیم کے مشابہ بیان کیا گیا ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابن ابی جمرہؒ کہتے ہیں کہ سورۃ قرآن اور استخارہ کی مشابہت کی وجوہات حسب ذیل ہو سکتی ہیں۔

۱۔ قرآن مجید کی طرح دعائے استخارہ کے حروف اور ترتیب کو محفوظ رکھا جائے اور ان میں کوئی رد و بدل نہ کیا جائے۔

۲۔ قرآن کی طرح دعائے استخارہ میں الفاظ کی کمی بیشی نہ کی جائے۔

۳۔ استخارہ کی تعلیم عام سورۃ کی طرح فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔

۴۔ قرآن کی طرح استخارہ کو پوری پوری اہمیت دی جائے، اس کی برکت کو ایک حقیقت سمجھا جائے اور اس کے احترام کو ملحوظ رکھا جائے۔

۵۔ قرآن اور استخارے میں مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں خدا کی طرف سے وحی کے ذریعے سے بنے ہیں۔

۶۔ قرآن کی طرح استخارے کو پڑھایا جائے اور اس کی محافظت کی جائے تا کہ بھول نہ جائے۔ امام ابن ابی جمرہؒ کا موقف یہ ہے کہ ان وجوہات میں سے ساری وجوہات بھی ہو سکتی ہیں اور چند ایک بھی اور اس سے زیادہ بھی ممکن ہیں۔ میرے خیال میں آخری تین وجوہات زیادہ قرین یقین ہیں کیوں کہ احادیث استخارہ کی روشنی میں یہ امر واضح ہوتا ہے کہ دعاؤں میں کمی بیشی خود روایات اور احادیث میں موجود ہے۔

شیخ ابوالحسن سندھیؒ اپنی تعلیقات میں فرماتے ہیں کہ کما یعلمنا السورة ای یعتنی بشانِ الاستخارة لعظم نفعها وعمومه کما یعتنی بالسورة۔

(علی ہامش السنن النسائی جلد٢ص٦٢)

ترجمہ : آنحضرتؐ نے استخارے کی عمومیت اور اس کے نفع عظیم کے پیش نظر استخارے کی شان کے بارے میں توجہ دلائی۔

حافظ عسقلانیؒ کا راجح قول یہ ہے کہ جس طرح نماز میں قرأت کی ضرورت عام ہے اسی طرح تمام امور میں استخارے کی بھی ضرورت عام ہے لہٰذا سورت قرآن کی تعلیم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(فتح الباری جلد ١١ صفحہ ١٥٤)

مولانا ابوالحسنات محمد بن عبداللہ پنجابیؒ نے بھی اسی توجیہ کو اختیار کیا ہے۔

مولانا احمد علی سہارنپوری م ١٢٦٢ھ، ١٨٤٥ء کے خیال میں بھی وجہ تشبیہ ضرورت قرآن کی طرح ضرورت استخارہ کی عمومیت ہے۔

(علی ہامش الصحیح البخاری جلد٢ص٩٤٤)

علامہ شرف الدین ابوالحسن طیبیؒ م ٧٤٣ھ، ١٣٤٣ء الکاشف عن حقائق السنن میں فرماتے ہیں۔

فیہ اشارۃ الی الاعتناء التام البالغ بھٰذا الدعاء و ھذہ الصلوۃ لجعلھما تلوین للفریضۃ والقرآن۔

(فتح الباری جلد ١١ص ١٥٤)

ترجمہ : اس میں اس دعا اور نماز استخارہ کے ساتھ پوری پوری توجہ دینے اور کمال اعتنا برتنے کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ ان دونوں کو فریضہ اور قرآن کے ہم رنگ بنایا گیا ہے۔

قاضی شوکانیؒ فرماتے ہیں

فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلَی الْاِهْتَمَامِ بَأَمْرِ الْاِسْتِخَارَةِ وَ اَنَّهٗ متأکد مَرَغَبٌ فِیْهِ۔ (نیل الاوطار جلد٣ص٨٣)

ترجمہ : اس میں استخارے کے امر میں اہتمام کرنے کی دلیل ہے اور بے شک استخارہ ایسی چیز ہے کہ جس میں اسے کرتے رہنے کی تاکید ہے اور اس کے بارے میں رغبت دلائی گئی ہے۔

حدیث استخارہ بروایت حضرت جابرؓ

حدیث جابرؓ جس کا ابتدائی حصہ پہلے بیان ہوا ہے مکمل حدیث حسب ذیل ہے۔

عن جابر بن عبداللہؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ یَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ (قَالَ) وَیُسَمِّ حَاجَتَهٗ۔

(صحیح بخاری جلد اصفحہ ١٥٥، ٦ن)

ترجمۂ حدیث : حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ اسی طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن پاک کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی (اہم) کام کا ارادہ کرے تو اسے دو رکعت نماز ادا کرنی چاہئے پھر دعا مانگنا چاہئے۔ اے اللہ! بے شک میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے طلب خیر کرتا ہوں، تیری ہی قدرت کے ذریعے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے کچھ فضل کرم کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لئے کہ تو بے شک (ہر کام کی) قدرت رکھتا ہے (جب کہ) میں (کسی کام کی از خود) قدرت نہیں رکھتا، تو تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں (کچھ بھی) نہیں جانتا اور تو ہی غیب کی تمام باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے حق میں، میرے دین، میری دنیاوی زندگی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا فرمایا میری دنیوی اور اخروی زندگی کے لحاظ سے میرے حق میں بہتر ہے تو، تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دے، اسے میرے لئے آسان کردے اور پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے دین و دنیا اور انجام کے لحاظ سے یا فرمایا۔ میری دنیوی اور اخروی زندگی کے اعتبار سے میرے حق میں برا ہے تو، تو اس کام کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور جہاں (جس وقت اور جس کام میں) میرے لئے خیر ہو، وہ میرے لئے مقدر کردے اور پھر مجھے اس کام کے ساتھ راضی بھی رکھ۔ (راوی کہتے ہیں کہ) اور اپنی ضرورت بیان کرے۔

تشریح حدیث

اِذَا هَمَّ اَحَدُکُمُ الامر جب ارادہ کرے تم میں سے کوئی کسی (خاص) کام کا۔

اصل میں هَمَّ کے معنی ارادہ کے ہیں کہ جو ابھی دل ہی میں ہو۔

(المفردات فی غریب القرآن ص١٠٢٠)

اہل خواطر (صوفیہ) کے نزدیک مدارج عزم یہ ہیں۔

(١) ہمت (٢) لمت (٣) خطرہ (٤) نیت (٥) ارادہ (٦) عزیمت۔

اس لحاظ سے ہمت سے فعل هَمَّ قصد و ارادہ کا اولین درجہ ہے۔ اہل خواطر کہتے ہیں کہ اس اولین حالت میں رغبت قوی ہونے سے پہلے استخارہ کر لینا چاہئے۔ امام ابن ابی جمرہ نے اہل خواطر کا یہ قول نقل کیا ہے لیکن ان کا اپنا ترجیحی قول یہ ہے کہ ہمت سے مراد نیت ہے کیوں کہ نفس تو خطرات سے خالی نہیں رہتا اور یہ خطرات (خیالات) زیادہ دیر تک قائم بھی نہیں رہتے اور نہ ان سب پر عمل ہوتا ہے لہٰذا ہر خطرے پر جو لائق اعتناء بھی نہ ہو استخارہ کرنا فعل عبث ہوگا۔ استخارہ تو صرف اس خیال پر کیا جا سکتا ہے کہ جس کے کرگزرنے کا عزم ہو۔

(بہجۃ النفوس جلد٢، ص٨٨)

حافظ عسقلانی حدیث ابن مسعودؓ کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں هَمَّ کی جگہ اَرَادَ کا لفظ آیا ہے هَمَّ کے معنی ارادہ کرنے کے لیتے ہیں۔

(فتح الباری جلد ١١ صفحہ ١٥٤)

کرمانیؒ اور عینیؒ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے کا ارادہ کرے۔

(شرح الکرمانی جلد ٢٢، ص ١٦٩، عمدۃ القاری جلد ٢٣، ص ١١)

شیخ الساعاتی کا خیال ہے کہ هَمَّ سے یہاں مراد عزم ہے کیوں کہ هَمَّ کسی کام کرنے کے قصد کا آغاز ہے اور عزم کسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے متنابی قصد ہے یعنی دیر تک رہنے والا اور ساتھ ہی اس چیز کے حصول کی رغبت بھی ہو، مطلب یہ ہوا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا عزم کرے کہ جس میں وہ خیر کا پہلو نہ جانتا ہو۔

(بلوغ الامانی جلد ٥، ص ٤٦)

فلیرکع رکعتین۔ پس ضرور وہ ادا کرے دو رکعتیں۔

یہ دو رکعت نمازِ نفل بہ نیت استخارہ پڑھنا امر مستحب ہے۔ یہ کم سے کم تعدادِ رکعات ہے کہ جو حصولِ مقصد کے لئے مطلوب ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد٣، ص٢٠٦) جب کہ ایک رکعت سے نماز نہیں ہوتی البتہ زیادہ رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

من غیر الفریضۃ ...... فرض کے علاوہ میں سے، نماز نافلہ میں سے، نماز نافلہ جیسے کہ نماز تحیۃ المسجد یا نماز شکر الوضو ہے۔ یہ نماز استخارہ اوقات مکروہہ کے علاوہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے۔ (حوالہ سابق)

غیر الفریضۃ کی شرط اس وضاحت کے لئے ہے کہ استخارے کی ان دو رکعتوں کو فجر کی دو رکعتوں سے الگ سمجھا جائے۔ اسی طرح فجر کی دو سنتوں کو دعائے استخارہ مانگ لینے سے نماز استخارہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ (فتح الباری، جلد ١١ص ١٥٤)

قاضی شوکانیؒ کہتے ہیں کہ استخارے کی سنت، فرض، سنت راتبہ اور مخصوص نفلی نمازوں مثلاً تحیۃ المسجد وغیرہ کے بعد محض دعائے استخارہ پڑھ لینے سے ادا نہیں ہوتی لہٰذا الگ طور پر استخارے کی نیت سے یہ نفل نماز پڑھنی چاہئے۔ (نیل الاوطار جلد٣، ص٨٣)

غالباً نماز تطوع اور نافلہ کہنے کی بجائے "من غیر الفریضۃ" کہہ کر تعارف کرانے میں حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ یہ نماز گو فرض تو نہیں تاہم اہم ضرور ہے۔

ثُمَّ لِیَقُلْ ...... پھر ضرور کہے۔

ثُمَّ ترتیب اور تراخی کے لئے ہوتا ہے یعنی نماز استخارہ پڑھ چکنے کے تھوڑی دیر بعد مستحب یہ ہے کہ دعائے استخارہ مانگ لی جائے لیکن یہ وقفہ زیادہ طویل نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ ...... اے اللہ!

اس میں خدا کے اسم ذات کے ساتھ ندا ہے اور یہ دعا کی مقبولیت کا موثر ترین وسیلہ ہے۔ دعاؤں میں خدا کے اس اسم ذات ...... اللہ ...... کے علاوہ ایک اہم اسم صفت ...... رب ...... بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ دعائیں اَللّٰهُم یا ...... رَبَّنَا سے شروع ہوتی ہیں۔

استخیرک۔ میں طلب خیر یا طلب خیرہ کرتا ہوں تجھ سے۔ مراد یہ ہے کہ کرنے اور نہ کرنے کے دو کاموں میں سے بہتر کا

حاصل ہونا تجھ سے طلب کرتا ہوں۔ (حاشیہ طحطاوی ص ۲۳۸)

شیخ مبارک پوری نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ میں تجھ سے اس بات کا بیان کرنا طلب کرتا ہوں کہ کون سی چیز میرے حق میں بہتر ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد ۲، ص ۲۴۷)

بِعِلْمِکَ۔ ساتھ، تیرے علم کے۔

اس میں ب تعلیل کے لئے ہے یعنی تحقیق تو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۲ ص ۸۴)

بقول ملا علی قاریؒ بسبب تیرے علم کے اور مراد یہ ہے کہ میں تجھ سے کرنے اور چھوڑنے کے دو کاموں میں سے بہتر کام کے لئے اپنے شرح صدر کی درخواست کرتا ہوں کیوں کہ تیرا علم تمام امور کی کیفیات اور ان کے کلیات و جزئیات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ انہی صفات کا مالک ہی درحقیقت بہتر کا احاطہ کرسکتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳، ص ۲۰۶)

یہاں ب استعانت کے لئے بھی ہوسکتا ہے مراد یہ ہوگی کہ میں تجھ سے تیرے علم کا سہارا لے کر اور اسی کا واسطہ دے کر طلب خیرہ کرتا ہوں۔

استقدرک۔ میں قدرت طلب کرتا ہوں تجھ سے۔

میں تجھ سے طلب کرتا ہوں کہ تو مجھے اس کام کے کرنے کی قدرت دے دے مزید یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لئے اس کام کا کرنا میرے لئے مقدر کردے اور یہاں مقدر ہونے سے مراد کام کا بسہولت سرانجام دینا ہوگا۔

(فتح الباری جلد ۱۱، ص ۱۵۵، ارشاد الساری جلد ۹، ص ۲۱۷)

بقدرتک۔ ساتھ قدرت تمہاری۔ تمہاری قدرت کے ساتھ

بعلمک ۔ کی طرح اس میں ب تعلیل کے لئے ہے مطلب یہ ہوا کہ کیوں کہ تو ہی تو بے شک قادر مطلق ہے۔ یا ب بغرض استعانت ہے تیری قدرت کی مدد سے یا پھر استعطاف کے لئے ہوگی یعنی بحق تیری قدرت کے۔

اسألک من فضلک العظیم۔ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے فضلِ عظیم میں سے کچھ فضل کا۔

اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ رب العالمین کا اپنے بندوں کو کچھ دینا دراصل اس کا فضل و کرم ہے۔ کسی شخص کا خدا پر اس کی نعمتوں کے بارے میں کوئی حق نہیں۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔ (فتح الباری جلد ۱۱، ص ۱۵۵) اس لئے مطلب یہ ہوگا کہ میں تیرے فضل و کرم سے جو بہت بڑا ہے، سوال کرتا ہوں گو یہ میرا حق تو نہیں اور نہ تجھ پر میرے سوال کا پورا کرنا واجب ہے۔

(تعلیقات السندھی علی السنن النسائی جلد ۲، ص ۶۲)

امام طحطاویؒ کہتے ہیں کہ اس جملے سے مراد یہ ہے کہ تیرے فضل عظیم میں سے کچھ فضل (مہربانی) کا سوال کرتا ہوں اور اگر اس میں مفعول بہ کو محذوف مانا جائے تو اس میں بیان الخیر مقدور ہوگا یعنی میں تیرے عظیم فضل و کرم سے بھلائی کی وضاحت کا سوال کرتا ہوں۔

(حاشیہ طحطاوی، ص ۲۳۸)

ملا علی قاریؒ کہتے ہیں: ای تعیین الخیر و تبیینه و تقدیره و تیسره و اعطاء القدرة لی علیه (مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۲۰۶) یعنی میں تیرے عظیم فضل و کرم سے خیر کو متعین کرنے، اس کو واضح کرنے، اس کو میرے لئے مقدر کردینے، اس کی آسانی پیدا کرنے اور اس پر مجھے قدرت عطا کردینے کا سوال کرتا ہوں۔

فَاِنَّکَ تقدر۔ پس بے شک تو ہی قدرت رکھتا ہے۔

بلاشبہ خدا ہی کو ہر چیز پر قدرتِ کاملہ حاصل ہے۔ (حوالہ سابق)

وَلاَ اَقْدِرُ۔ اور میں تو قدرت نہیں رکھتا۔

کیوں کہ مجھے تو از خود کسی بھی چیز پر قدرت حاصل نہیں سوائے اس کے کہ تو مجھے اس پر اپنی قدرت اور طاقت سے قدرت بخش دے۔ (حوالہ سابق)

وَتَعْلَمُ۔ اور تو جانتا ہے۔

کیوں کہ تیرا علم تمام اشیاء کے خیر و شر، جز و کل اور ممکن و ناممکن وغیرہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وَلاَ اَعْلَمُ۔ اور نہیں جانتا

میں نہیں جانتا کسی چیز کو ان میں سے سوائے اس کے کہ تم بتلادو اور الہام کردو یعنی میرے دل میں کوئی بات ڈال دو۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳، ص ۲۰۶)

اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ۔ اگر تو جانتا ہے، یقیناً تو جانتا ہے۔

طیبیؒ فرماتے ہیں کہ اِنْ (اگر) کے ہوتے ہوئے اس جملے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اے اللہ بے شک تو جانتا ہے اور کلام کو شک کے محل میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ خدا کی طرف تفویض اور اس معاملے میں اس کے علم کے ساتھ راضی رہنے کے معنیٰ پیدا ہوسکیں۔ اس کو اہل بلاغت تجاہل عارفانہ کہتے ہیں اور شک کی آمیزش کلام میں یقین کے معنوں

میں ہوتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد ۳، ص ۲۰۷)

بقول طحطاوی یہاں شک کی نسبت دعا مانگنے والے کی اپنی ذات سے متعلق ہے نہ کہ خداوند تعالیٰ سے جو علام الغیوب ہے۔

یہاں شک خدا کے اصل علم کے بارے میں نہیں بلکہ (انسان کے اپنے (خیر و شر جاننے کے بارے میں ہے)۔

(شرح الکرمانی جلد ۲۲، ص ۱۶۹، فتح الباری جلد ۱۱، ص ۱۵۵)

ایک راوی ابو ذر کی روایت میں جو انہوں نے الحموی اور المستملی سے کی ہے اس میں اِنْ (اگر) کا لفظ سرے سے ہے ہی نہیں۔

(ارشاد الساری جلد ۹، ص ۲۱۷)

هٰذَا الْاَمْرَ۔ اس (خاص) معاملہ میں

مراد یہ ہے کہ هٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ زبان سے اس کام کا ذکر کرے مثلاً هٰذَا النِّکَاحَ، هٰذَا الْبَیْعَ اور هٰذَا السَّفَرَ وغیرہ کہے یا اپنے دل میں اس کام کا خیال لائے۔ (شرح الکرمانی جلد ۲۲، ص ۱۷۰)

اَوْ قَالَ۔ یا فرمایا۔

بقول حافظ عسقلانیؒ یہاں راوی کو اس میں شک ہے کہ آنحضرتؐ نے فی دینی و معاشی و عاقبة امری تینوں الفاظ کی جگہ فی عاجل امری و آجله فرمایا تھا یا صرف آخری دو لفظوں معاشی و عاقبة امری کی جگہ فی عاجل امری و آجله پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا حدیث ابی سعید الخدریؓ اور حدیث ابن مسعودؓ میں عاقبة امری پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابوایوب انصاریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی مرویات میں بھی اس نوعیت کا کوئی شک واقع نہیں ہوا۔ (فتح الباری جلد ۱۱، ص ۱۵۵)

کرمانیؒ نے کہا ہے کہ چوں کہ یقینی طور پر یہ معلوم نہیں ہے کہ آنحضرت نے اس مقام پر کیا الفاظ ارشاد فرمائے تھے لہٰذا دعا مانگنے والے کو یہ دعا تین بار مانگ لینی بہتر ہوگی، پہلی دفعہ فی دینی ومعاشی و عاقبة امری کہنا چاہئے دوسری دفعہ فی عاجله امری و آجلی اور تیسری دفعہ فی دینی و عاجلی آجلی کہہ لینا چاہئے۔ (شرح الکرمانی ۲۲، ص ۱۶۹، ارشاد الساری جلد ۹، ص ۲۱۷)

شیخ حسن شرنبالی کہتے ہیں کہ دونوں روایتوں کو اکٹھا کرلینا چاہئے پس عاقبة امری و عاجله و آجله کہنا چاہئے۔

(مراقی الفلاح، ص ۷۳)

علامہ شمس الدین جزری شافعیؒ م ۸۳۳ھ، ۱۴۲۹ء اپنی کتاب حصن حصین کی اپنی شرح مفتاح میں کہتے ہیں کہ اَوْ (یا) کا حرف دو مقامات میں سے انتخاب و اختیار کے لئے ہے یعنی چاہو تو فی دینی کے بعد "ومعاشی و عاقبة امری" کہہ لو اور اگر چاہو تو "فی دینی" کے بعد "عاجل امری و آجله" کہہ لو۔

طیبی کہتے ہیں کہ یہاں انتخاب و اختیار کی بات نہیں بلکہ صرف راوی کو شک ہے کہ آنحضرتؐ نے عاقبة امری کہا تھا یا عاجل امری و آجله فرمایا تھا۔ اکثر علماء اور مشائخ کا اسی بات پر اتفاق ہے کیوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ خیر کی چار قسمیں ہوتی ہیں جو بھلائی دنیا کی بھلائی کو چھوڑ کر صرف دین کی ہو تو وہ ابدال کو مطلوب ہے۔ دنیاوی بھلائی تو ادنیٰ درجے کی چیز ہے جب کہ اخروی فائدے کی بجائے دین و دنیا کا فوری فائدہ یا دنیا و دین کے اعتبار سے تاخیر سے فائدہ یقیناً اچھی شے ہے اور جب یہ سارے فائدے اور بھلائیاں یک جا ہوجائیں تو یہ بلاشبہ سب سے بہتر بات ہوگی۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳، ص ۲۰۷)

فاقدره لی۔ پس تو مقدر کردے، اسے میرے لئے، پس مجھے اس پر قدرت دے۔

حافظ ابوالحسن القابسی م ۴۰۳ھ ۱۰۱۲ء کہتے ہیں اسے ہمارے یہاں دال کی زیر کے ساتھ پڑھتے ہیں جب کہ اہل مشرق دال کو پیش دیتے ہیں۔ کرمانی کہتے ہیں کہ اس جملے کے معنی یہ ہے کہ تو مجھے اسے کر گزرنے کی قدرت عطا کردے یا وہ کام میرے لئے مقدر کردے۔ مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کا کرنا میرے لئے آسان کردے۔ (فتح الباری جلد ۱۱، ص ۱۵۶)

میرک شاہ نے کہا ہے کہ اس کے معنی ہیں ادخله تحت قدرتی یعنی اس کا کرنا میرے بس میں کردے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳، ص ۲۰۷)

شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ۔ شر ہو میرے لئے میرے دین میں اور میری زندگی میں۔

ابوالحسن سندھی م ۱۱۳۸ھ ۱۷۲۵ء کہتے ہیں کہ واؤ بمعنی اور گو یہاں خَیْرٌ لِّیْ کے جملے کے برعکس اَوْ (یا) کے معنوں میں لینا چاہئے کیوں کہ خیر تو ہر وجہ اور ہر پہلو سے مطلوب ہے جب کہ شر خواہ کسی پہلو سے ہو وہ انسان سے دور رہنا چاہئے۔ (تعلیقات السنن النسائی جلد ۲، ص ۶۲)

فاصرفه عنّی۔ پس اسے (شر کو) تو پھیر دے مجھ سے۔

یعنی میرے اور اس (شر) کے درمیان میں دوری پیدا کردے، مجھے اس کے کرنے کی طاقت نہ دے اور میرے لئے اس کے کرنے اور عملی جامہ پہنانے میں دشواری اور مشکل پیدا کردے۔
(مرقاۃ الفاتیح، جلد ۳، ص ۲۰۸)

واصرفنی عنہ ۔اور تو پھیر دے مجھے اس (شر) سے۔
ابن الملک کہتے ہیں کہ اس میں قول فاصرفہ کی تاکید ہے کیوں کہ انسان شر سے دور نہیں ہوتا جب تک کہ وہ خود اس شر سے دور نہ کردیا جائے۔ یہ بھی درست ہے کہ فاصرفہ سے مراد یہ لی جائے کہ مجھے اس کے کرنے کی قدرت نہ دے اور اصرفنی عنہ سے مراد یہ ہوگی کہ میرے دل کو اس شر سے پھیر دے یہاں تک کہ دل بھی اس میں مشغول نہ رہے۔ (حوالہ سابق)
قاضی شوکانیؒ کہتے ہیں کہ ان جملوں میں جس بات میں بھلائی نہ ہو تو اس سے پھیر دینے کے تمام پہلوؤں کی کامل ترین طلب ہے۔ اس میں صرف برائی کو پھیر دینے کی درخواست نہیں کی گئی بلکہ اگر دل بھی اس کے حاصل کرنے کا آرزومند رہے تو اس کے دل کو کبھی اطمینان نصیب نہیں ہوسکے گا۔ (نیل الاوطار جلد ۳، ص ۸۴)
اَرْضِنِیْ بِہٖ۔ تو راضی بنادے مجھے، اس کے ساتھ۔
رَضِّنِیْ کا فعل امر (مصدر) ترضیہ سے بنا ہے اور یہ کسی چیز کو راضی کردینے کو کہتے ہیں۔ (مرقاۃ الفاتیح جلد ۳، ص ۲۹۸)
بعض روایات میں ارضنی بہ آیا ہے جو اِرضا (راضی کرنے سے ہے) جس کے معنی یہ ہوئے کہ خدا مجھے شر دور ہوجانے اور خیر کے حاصل ہونے پر راضی کردے۔
قاضی شوکانی کہتے ہیں ورنہ جب انسان کے لئے خیر مقدر ہوجائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو تو اس کی زندگی مکدر ہوجائے گی اور خدا کے فیصلے اور تقدیر پر راضی نہ ہونے کی وجہ سے گناہ گار بھی ہوگا حالانکہ جس پر وہ راضی نہیں ہوا وہ خیر ہی تھا۔ (نیل الاوطار جلد ۳، ص ۸۴)
وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ ۔اور (استخارہ کرنے والا) نام لے اپنی ضرورت کا۔

یہ فرمان رسولؐ یعنی حدیث قولی کا حصہ نہیں ہے بلکہ راوی کا قول ہے۔ یہ حاجت کا بیان کرنا دعا میں ھٰذا الامر کے مقام پر ہوگا۔ حرف مدعا زبان پر لانا بھی چنداں ضروری امر نہیں۔ بس دل میں استحضار اور نیت میں اس کام کو متعین کرلینا کافی ہوگا۔ (مرقاۃ الفاتیح جلد ۳، ص ۲۰۹)

امام قسطلانیؒ کا خیال یہ ہے کہ دعا پڑھنے کے بعد زبان سے اپنی حاجت خدا کے سامنے بیان کرے یا دعا کے دوران میں دل میں اپنی حاجت کو مستحضر کرے۔ (ارشاد الساری جلد ۹، ص ۲۱۷)

طرق حدیث اور اختلاف الفاظ

حدیث جابرؓ، احادیث استخارہ کے سلسلے میں بنیادی اور مرکزی نوعیت کی حدیث ہے اور اس میں استخارے کی کامل اور اکمل صورت بیان کی گئی ہے۔ اس حدیث کے مختلف طریقوں اور استخارے سے متعلق دوسرے صحابہ کرامؓ کی مرویات اور احادیث کے الفاظ میں جو کمی بیشی یا اختلاف ہے، اس کی حقیقت اور کیفیت حسب ذیل ہے۔ صحیح بخاری کی کتاب التوحید میں مَعْن بن عیسیٰ کی روایت کے مطابق پہلے یُعَلِّمُنَا (ہمیں سکھایا) کی جگہ یُعَلِّمُ اصحابہ (اپنے صحابہ کو سکھاتے تھے) اور دوسرے یُعَلِّمُنَا کی جگہ یُعَلِّمُھُمْ (ان کو سکھاتے تھے) کے الفاظ ہیں۔ (صحیح بخاری جلد ۲، ۱۰۹۹)
جامع ترمذی کے ابواب الوتر میں جہاں یہ حدیث موجود ہے وہاں فی الامور کے بعد کُلِّھَا (تمام) کا لفظ نہیں ہے (سنن ابی داؤد جلد ۱، ص ۱۵۳، سنن ابن ماجہ ص ۹۹) جب کہ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں فی الامور (معاملات میں) بھی نہیں (السنن الکبریٰ جلد ۳، ص ۵۳) سنن بیہقی میں فی الامور کی بجائے فی الامر (کام میں) اور یقول کے بعد لَنَا (ہمیں) کا اضافہ ہے۔
حدیث ابی سعیدؓ اور حدیث ابی ہریرہؓ میں ھَمَّ (قصد کیا) کی جگہ اَرَادَ (ارادہ کیا) کا لفظ روایت ہوا ہے۔ (موارد الضمان ص ۱۷۷)
اسی طرح حدیث ابن مسعودؓ میں جو طبرانی کی معجم میں موجود ہے اس میں عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ الاستخارۃ (رسول پاکؐ نے ہمیں استخارے کی تعلیم دی) اور ھَمَّ کی جگہ اَرَادَ کا لفظ پایا جاتا ہے۔
(نیل الاوطار جلد ۳، ص ۸۲)
اکثر وبیشتر روایات میں بِالْاَمْرِ معرفہ (دال کے ساتھ) استعمال ہوا ہے لیکن ابو یعلیٰ کی مسند طبرانی کی معجم اوسط اور ابن حبان کی صحیح میں حضرت ابوسعید الخدریؓ کی مروی ایک حدیث استخارہ میں اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا کا جملہ ہے۔ (بلوغ الامانی جلد ۵، ص ۵۰، ۵۱)
حدیث جابرؓ کے قریب قریب تمام طرق میں دو رکعت نماز استخارہ ادا کرنے کی صراحت ہے اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی

مروی حدیث استخارہ تزویج میں صَلِّ مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکَ (نماز پڑھو جس قدر خدا تمہیں نصیب کرے) کے الفاظ سے دو یا دو سے زیادہ رکعتوں کے پڑھنے کی گنجائش نکلتی ہے لیکن دوسرے تمام صحابہ کرامؓ جنہوں نے استخارے کی احادیث بیان کی ہیں وہ نمازِ استخارہ کے بارے میں خاموش ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ استخارے کی کامل واکمل صورت تو وہی ہے کہ جو نماز اور دعا پر مشتمل ہوتا ہم اگر محض دعا بھی مانگ لی جائے تو بھی استخارہ ہوسکتا ہے۔
سنن ونسائی میں واستقدرک بقدرتک کی جگہ وَاَسْتَعِیْنُکَ بقدرتک (اور تیری قدرت سے مدد مانگتا ہوں) وارد ہوا ہے اور یہ لفظ حدیث جابرؓ میں قتیبہ کی روایت سے غالباً روایت بالمعنی کی ایک صورت ہے (سنن نسائی جلد ۲، ص ۶۲) سنن ابن ماجہ میں ھذا الامر کے بعد فیسمیہ ما کان من شیء (پس نام لے جو چیز بھی ہو) کا اضافہ حدیث جابرؓ میں احمد بن یوسف المسلمی کی روایت سے ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۹۹) جب کہ سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن مسلمہ القعنبی عبدالرحمٰن بن مقاتل اور محمد بن عیسیٰ کی روایت سے حدیث جابرؓ میں فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ ھٰذَا الْاَمْرَ یسمیہ بعینہ الذی یرید (وہ نام لے اس کام کا نام جو وہ کرنا چاہتا ہو) کی عبارت موجود ہے (سنن ابی داؤد جلد ۱، ص ۱۵۳) اسی طرح صحیح بخاری کی کتاب التوحید میں بروایت مَعْن بن عیسیٰ حدیث جابرؓ کے آخر میں ثم یسمیہ بعینہ (پھر بعینہ اس حاجت کا نام لے) کے الفاظ ملتے ہیں۔ معاشی کی جگہ حضرت ابوسعید الخدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی احادیث میں معیشتی کا لفظ ہے (موارد الضمان، ص ۱۷۷) اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی احادیث میں دنیاوی (میری دنیاوی زندگی) (فتح الباری جلد ۱۱، ص ۱۵۵) اور سنن ابی داؤد میں معاشی کے بعد معاوی (میری آخرت) ہے (سنن ابی داؤد جلد ۱، ص ۱۵۳) اسی طرح کا اضافہ سنن بیہقی میں بھی ہے جب کہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی تزویج کی حدیث استخارہ میں فی دینی و دنیای وآخرتی کے الفاظ ملتے ہیں۔

(موارد الضمان ص ۱۷)

حدیث ابی سعید الخدریؓ میں یَسِّرْہُ لِیْ کے بعد واعنی علیہ (اور اس پر میری اعانت فرما) اور مسند بزار میں حدیث ابن مسعودؓ میں فَوَفِّقْہُ وَسَھِّلْہُ (پس اس کی توفیق دے اور اسے آسان بنادے) کے مزید الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ سنن بیہقی میں روایت استخارہ فاقدرہ لی کے بعد وَیَسِّرْلِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ پر ختم ہوجاتی ہے۔ عام طور پر فاقدر لی الخیر کے بعد حیث کان (جہاں وہ ہو) ہے لیکن سنن ابن ماجہ میں حیث ما کان (جو کچھ بھی ہو) کی روایت ہے جب کہ حدیث ابی سعید الخدریؓ میں این کان (جہاں کہیں ہو) اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا اضافہ ہے۔ (حوالہ سابق)
بقول ملا علی قاریؒ نسائی کی ایک روایت میں حیث کنت (جہاں کہیں ہو) اور بزار کی روایت میں وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذَالِکَ خَیْرًا فَوَفِّقْنِیْ لِلْخَیْرِ حَیْثُ کَانَ (اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بھلی ہو تو مجھے خیر کی توفیق دے جہاں وہ ہو) اور ابن حبان کی روایت میں حَیْثُمَا کَانَ (جہاں کہیں ہو) اور دوسری روایت میں اَیْنَمَا کَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے الفاظ ہیں۔

(مرقاۃ الفاتیح جلد ۳، ص ۲۰۸)

رَضِّنِیْ بِہٖ یا اَرْضِنِیْ بِہٖ میں بِہٖ (اس کے ساتھ) کی بجائے طبرانی کی معجم اوسط میں حدیث ابن مسعودؓ کے مطابق رَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ (تو اپنے فیصلے پر مجھے راضی کردے) اور حدیث ابی ایوب انصاریؓ میں رَضِّنِیْ بِقُدْرَتِکَ (اپنی قدرت ہی کے ساتھ مجھے راضی کردے) کے الفاظ ہیں۔ (فتح الباری جلد ۱۱، ص ۱۵۶)

راویانِ حدیث جابرؓ اور جرح وتعدیل

استخارہ کی مشہور ترین حدیث حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے سرکار رسالت مآبؐ سے سنی ہے اور ان سے حضرت محمد بن منکدرؒ نے سماعت کی۔ پھر ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الموالیؒ نے اسے روایت کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی الموالی سے متعدد اشخاص مثلاً عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبدالرحمٰن بن مقاتل، معن بن عیسیٰ اور محمد بن عیسیٰ نے روایت حدیث کی اور ان سے ائمہ حدیث نے اپنی اپنی کتابوں میں اس حدیث کو درج کیا ہے۔ یہ حدیث مرفوع ہے اور اس کے بھی راوی ثقہ اور عادل ہیں۔
امام بخاریؒ م ۲۵۶ھ، ۸۷۰ء امام ترمذی م ۲۷۹ھ ۸۹۲ء اور امام ابن ابی حاتم م ۲۷۹ھ، ۸۹۲ء کی تصریح کے مطابق یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اس حدیث کے اہم راوی عبداللہ بن مسلمہ القعنبی (ق ع ن

ب ی) بقول ابن ندیم ۳۸۳ھ، ۹۹۳ء امام مالکؒ کے اصحاب میں سے ہیں۔ انہوں نے ان سے موطا اور ان کے اصول مذہب وفقہ حاصل کئے ہیں اور وہ ثقہ صالح ہیں۔ (الفہرست ص ۲۹۵)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ م ۱۲۳۹ھ ۱۸۲۴ء ان کا تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں۔

عبداللہ بن مسلمہ القعنبیؒ م ۲۲۱ھ ۸۳۶ء اہل مدینہ میں سے تھے لیکن رہائش بصرہ میں اختیار کرلی تھی جب کہ وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ بہت سے شیوخ سے سماعت حدیث کی جن میں سے امام مالکؒ لیث بن سعدؒ، ابن ابی ذوئبؒ، حمادینؒ، شعبہؒ اور یحییٰ بن معینؒ قابل ذکر ہیں۔ وہ روایت حدیث میں انتہائی مخلص اور دیانت دار تھے۔ یحییٰ بن معین فرمایا کرتے تھے مَارَاَیْنَا مَنْ یُحْدِثُ لِلّٰهِ اِلاَّ وَکِیْعاً وَالْقَعْنَبِی یعنی ہم نے حضرت وکیعؒ اور حضرت قعنبیؒ سے بڑھ کر کوئی حدیث بیان کرنے والا نہیں دیکھا کہ جو حدیث محض رضاء الٰہی کی خاطر بیان کرتا ہو۔

محدثین کے نزدیک وہ تمام اصحاب مالکؒ پر فوقیت رکھتے ہیں۔ مسلسل آٹھ سال تک خدمت امام میں رہے۔ بعد میں ایک بار بصرے سے مدینہ منورہ آئے اور امام مالکؒ کو اطلاع ملی تو اپنے ساتھیوں کو لے کر ان کے استقبال کے لئے نکلے اور فرمایا چلو بہترین اہل زمین کو جاکر سلام کریں۔

حضرت قعنبیؒ مستجاب الدعوات تھے، اکثر اہل زمانہ انہیں ابدال شمار کرتے ہیں۔ المؤطا کا تیسرا نسخہ انہی کی روایت سے ہے۔
(بستان المحدثین ص ۲۰،۱۹)

اسی حدیث کے ایک اور راوی مَعْن بن عیسیٰ کا تعارف حسب ذیل ہے۔

ابو یحییٰ مَعْن بن عیسیٰ القزاز م ۱۹۸ھ ۸۱۴ء امام مالکؒ م ۱۷۹ھ ۷۹۵ء کے عزیز ترین شاگرد، خادم خاص اور ربیب (پروردہ اور پچھلگ بیٹا) تھے۔ موطا کا پانچواں نسخہ انہی کی روایات سے محفوظ ہے۔ امام دارالہجرہ کی درس گاہ میں ہمیشہ یہی مؤطا کی قرأت کیا کرتے تھے حتی کہ جب خلیفہ ہارون الرشید عہد ۱۷۰ھ ۷۹۵ء سے ۱۹۳ھ ۸۰۹ء اپنے دونوں بیٹوں امین اور مامون کی معیت میں موطا کی سماعت کا شرف حاصل کرنے کے لئے آیا تو حضرت معن ہی نے قرأت کی تھی۔ حاضر باش شاگرد تھے۔ امام صاحبؒ جو کچھ فرماتے تھے وہ قلم بند کرلیا کرتے تھے۔ امام صاحبؒ جب پیرانہ سالی کی وجہ سے ضعیف ہوگئے تو وہ انہی کے سہارے مسجد نبوی میں نماز باجماعت کے لئے آیا کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ انہیں عصائے امام کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ وہ فقیہ عصر، مفتی دوراں اور محقق زماں تھے۔ ان کی روایات صحیحین کے علاوہ دیگر معتبر کتب سنن میں موجود ہیں۔ (حوالہ سابق ص ۲۲) یہ عجیب اتفاق ہے کہ امام مالک حدیث استخارہ کو اپنی مؤطا میں درج نہیں کرسکے تھے۔ اس کی تلافی ان کے دو نامور شاگردوں، قعنبی اور معن نے یہ حدیث روایت کرکے کردی ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کی کتاب توحید میں حضرت معن سے اور کتاب دعوات میں حضرت قعنبی سے حدیث استخارہ بیان کی ہے۔

حدیث استخارہ قریب قریب تمام کتب صحاح میں موجود ہے۔ امام مسلمؒ م ۲۶۱ھ نے اپنی صحیح میں اس کو روایت نہیں کیا تو اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دوسرے مجموعۂ احادیث میں شامل کرنا چاہتے ہوں گے۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں کہ امام مسلم نے صحیح مسلم میں صرف طبقۂ اولیٰ کی روایات لی ہیں اور طبقۂ ثانیہ کی احادیث کو جن کے رواۃ کو باعتبار ثقاہت اور حفظ واتقان وہ پہلی قسم کے راویوں سے کم درجے کے سمجھتے تھے شامل نہیں کرسکے چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم اور حافظ ابوبکر بیہقی کا خیال ہے کہ امام صاحبؒ کو موت نے دوسرے طبقے کی حدیثوں کی تخریج کا موقع نہیں دیا۔ (تذکرۃ المحدثین ج ۱، ص ۲۵۴)

حضرت جابرؓ سے روایت کرنے والے حضرت محمد بن المنکدرؒ م ۱۳۰ھ ۷۴۸ء مشہور تابعی ہیں وہ قریش کی شاخ بنی تیم سے تھے اور ان کے دو بھائی ابوبکر اور عمر بھی فقیہ اور عابد تھے۔ (المعارف ص ۲۰۳)

حضرت ابن المنکدرؒ کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ (عوارف المعارف ص ۴۳۲)

حافظ ذہبیؒ م ۷۴۸ھ ۱۳۴۸ء لکھتے ہیں کہ ان کی ثقاہت علمی اور عملی برتری پر سب کا اتفاق ہے اور ان کے نام کے ساتھ امام، سید القراء اور شیخ الاسلام لکھتے ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۱، ص ۱۱۳،۹۹)

حدیث جابرؓ کے صرف ایک راوی عبدالرحمٰن بن ابی الموال ایسے شخص ہیں جنہیں امام احمد بن حنبلؒ م ۲۴۱ھ ۸۵۵ء نے اپنی مخصوص اصطلاح میں منکر کہا ہے جس سے بعض محدثین کو غلط فہمی ہوئی ہے اور انہوں نے حدیث کی عام اصطلاح منکرؔ سمجھتے ہوئے ان کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کردیا ہے۔ امام ابن عدیؒ م ۳۶۷ھ ۹۷۷ء نے عبدالرحمٰن ابن ابی الموال کو اسی قول کی بنیاد پر اپنی کتاب ''الکامل فی الضعفاء'' میں شامل کردیا ہے اور ساتھ ہی امام احمد بن حنبلؒ کے اس قول پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن ابی الموال مدینہ منورہ کے رہنے والے، سادات بنی حسن کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اور روایت حدیث میں ثِقَہ (قابل اعتماد) ہیں۔ امام یحییٰ بن معین، امام ابوداؤد اور امام نسائی وغیرہ سب نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے البتہ ابن عدی نے امام احمد بن حنبلؒ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ محمد بن المنکدرؒ سے حدیث استخارہ روایت کرتے ہیں اور ان کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کی لہٰذا وہ منکر ہیں۔ میرے شیخ حافظ زین الدین عراقیؒ م ۸۰۶ھ ۱۴۰۴ء ترمذی شریف کی شرح لکھتے وقت اس قول کے بارے میں متردد تھے کیوں کہ اس میں حضرت ثابت بصریؒ اور حضرت محمد بن المنکدرؒ کی روایات کے بارے میں جو کچھ اظہار خیال ہے وہ قابل فہم نہیں ہے حالاں کہ یہ دونوں بزرگ متفقہ طور پر ثقہ ہیں۔ ابن عدی نے خود عبدالرحمٰن بن ابی الموالؒ کی روایت کردہ کئی احادیث اپنی کتاب میں درج کی ہیں اور انہیں مستقیم الحدیث قرار دیا ہے۔ مزید برآں ابن عدیؒ نے حدیث استخارہ کے مُنکرؔ ہونے کا تذکرہ کرکے خود ہی کہہ دیا ہے کہ یہ تو ایسی حدیث ہے کہ جسے عبدالرحمٰن بن ابی الموالؒ کی طرح کئی صحابیوں نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ (فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۵۳)

منکر کی عام اصطلاح کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ ایسی حدیث ہوتی ہے جسے کسی ایک ہی راوی نے روایت کیا ہو اور اس کے متعدد طُرق نہ ہوں اور نہ دوسرے طریقے اس کی توثیق کرتے ہوں یا پھر اس کے راویوں میں سے کوئی راوی کثیر الغلط میں غفلت شعار ہو یا فاسق ہو۔

حدیث جابرؓ تو کسی پہلو سے بھی منکر قرار نہیں دی جاسکتی کیوں کہ عبدالرحمٰن اور ان کے اوپر کے اور بعد کے سارے راوی ثقہ ہیں، مرفوع حدیث ہے اور اس حدیث کے متعدد طرق اور شواہد ہیں، کئی صحابیوں نے استخارے کے باب کی احادیث کو حضور پرنورؐ سے روایت کیا ہے۔ علامہ ابن عدی حافظ عراقی اور حافظ عسقلانیؒ جیسے اصحاب جرح وتعدیل اسے عام معنوں میں منکر سمجھنے سے گریزاں ہیں۔

ان حقائق کی روشنی میں اس بات کا قرینہ نکلتا ہے کہ یہاں منکر کہنا امام احمد بن حنبلؒ کی اپنی کوئی خاص اصطلاح ہے۔ محدثین کے یہاں یہ بات کوئی خلاف معمول نہیں ہے کہ وہ بعض اوقات اصطلاح کے عام معنوں کی بجائے اسے اپنے خاص معنوں میں استعمال کرلیتے ہیں۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی امام ترمذی کے متعلق لکھتے ہیں کہ امام ترمذیؒ خود مجتہد تھے اور انہوں نے ان اصطلاحوں کے مروجہ معانی کو بجنسہٖ قبول نہیں کیا تھا بلکہ ان کی بعض اصطلاحوں کا مفہوم عام اصطلاحوں سے مختلف تھا۔ مثلاً حدیث حسن کی تعریف۔
(تذکرۃ المحدثین جلد ۱، ص ۳۳۲)

ممتاز شافعی فقیہ شیخ ابن حجرت ہیتمی مکیؒ م ۹۷۴ھ، ۱۵۶۵ء سے امام احمد بن حنبلؒ کے مبینہ قول کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ آیا یہ قول اس حدیث کے ضعف میں مؤثر ہے یا نہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ امام موصوف کا قول مذکورہ حدیث کو قطعاً ضعیف نہیں بناتا کیوں کہ اس سے مراد ظاہری معنیٰ نہیں ہیں بلکہ ائمہ حدیث کے بیان کے مطابق یہ امام احمدؒ کی ایک خاص اصطلاح ہے۔ وہ اس لفظ منکر کا اطلاق ہر فرد مطلق پر کردیتے ہیں خواہ اس کا راوی ثقہ ہی کیوں نہ ہو۔ امام موصوف سے اسی قسم کا قول حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَات کے بارے میں بھی منقول ہے کیوں کہ اس کا ایک راوی باعتبار اول حدیث، فردِ مطلق تھا یعنی اکیلا روایت کرتا تھا گو آخر کے اعتبار سے وہ حدیث متواتر تھی۔ چنانچہ انہوں نے محمد بن ابراہیم الیتمیؒ کی اس روایت کے متعلق فرمایا ہے کہ انہوں نے حدیث منکر روایت کی ہے اور ساتھ ہی تعریف کرتے ہوئے فرمادیا ہے کہ بے شک وہ ثقہ ہیں، لہٰذا جو شخص بھی امام احمد بن حنبلؒ کی اصطلاح سے واقف ہوجائے گا وہ سمجھ لے گا کہ ان کا ایسا قول حدیث کے ضعف پر دلالت نہیں کیا کرتا مزید برآں حافظ ابن عدیؒ نے خود بھی اس کی طرف اشارہ کردیا ہے کہ حدیث جابرؓ تو فردِ مطلق بھی نہیں کیوں کہ اسے حضرت جابرؓ کے علاوہ اور صحابیوں نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے ان میں سے دو صحابیوں کا نام لیا ہے اور کہا ہے کہ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ دوسروں نے حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید الخدریؓ سے کچھ کمی بیشی کے ساتھ احادیث استخارہ کو روایت کرنا بیان کیا ہے۔ پس جس حدیث میں

تھے اکابر صحابہ حضرت جابرؓ کی موافقت کریں وہ حدیث فرد مطلق کیسے ہوسکتی ہے؟ (الفتاوی الحدیثیہ ص ۲۳۶)

قاضی شوکانیؒ عبدالرحمٰن بن ابی الموال کے ثقہ ہونے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ بقول حافظ عراقیؒ جمہور اہل علم نے عبدالرحمٰن کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ حافظ ابوزعہ رازیؒ م ۲۶۴ھ ۸۷۷ء اور حافظ ابوحاتم ۳۲۷ھ ۹۳۸ء نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن سے روایت قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۳، ص ۸۲)

شیخ ابن حجر ہیثمیؒ کے فتوے میں حدیث انما الاعمال کے واحد راوی محمد بن ابراہیم التیمیؒ م ۱۲۰ھ ۷۳۸ء کا ذکر آیا ہے۔ امام احمدؒ نے ان کے بارے میں بھی منکر اور فرد مطلق کے الفاظ استعمال کئے اور ان کے ثقہ ہونے کا اعلان بھی کیا۔ حدیث انما الاعمال بڑی اہم اور جامع حدیث ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی الصحیح میں اسے اولیت کا شرف دیا ہے چنانچہ یہ حدیث صحیح بخاری کی اولیں حدیث ہے۔ حالاں کہ استخارہ کے برعکس اس میں فرد مطلق والا معاملہ دوگنا ہے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم التیمی جلیل القدر تابعی ہیں اور وہ متفقہ طور پر ثقہ قرار دئے گئے ہیں وہ تنہا علقمہ بن وقاصؓ سے حدیث انما الاعمال روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی فرد واحد یحیٰ انصاری روایت کرتے ہیں۔ (تہذیب الاسماء واللغات قسم اول جلد ۱ ص ۷۶، ۷۷)

خلاصہ بحث یہ ہے کہ حدیث جابرؓ عام اصطلاح کے مطابق حدیث منکر ہرگز نہیں کیوں کہ امام بخاریؒ نے اس کتاب میں سرے سے کوئی حدیث منکر درج ہی نہیں کی۔ مزید برآں اسے فرد مطلق بھی قرار نہیں دیا جاسکتا کیوں کہ کئی حدیثوں سے اس کی تصدیق اور توثیق ہوتی ہے۔ لہٰذا امام احمدؒ کا قول عبدالرحمٰن بن ابی الموالؒ کے بارے میں جرح اور قدح نہیں ہے بلکہ توثیق اور مدح ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ امام احمد منکر اور فرد مطلق کی اصطلاح ایسے راوی کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ جو کسی موضوع پر جامع حدیث بیان کرنے میں انفرادیت کا مالک ہو۔ بلاشبہ ابن ابی الموال نے حضرت ابن المنکدر سے تنہا جو حدیث استخارہ روایت کی ہے وہ جامعیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس میں نماز کا تذکرہ ہے، رکعات کا تعین ہے اور مکمل دعائے استخارہ موجود ہے۔ کسی اور حدیث استخارہ میں اس قدر اہتمام نہیں پایا جاتا۔

ـــ صحابہ کرامؓ میں سے راویانِ حدیث استخارہ کی تعداد چھ ہی نہیں بلکہ دس ہے۔

صحابہ کرامؓ اور احادیث استخارہ

متعدد اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استخارہ کی احادیث روایت کی ہیں جن سے استخارہ کی حجیت و حقانیت اور اہمیت و فضیلت واضح ہوتی ہے۔

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ ۷۳ھ ۶۹۲ء ان کی مذکورہ بالا روایت اور حدیث صحیح بخاری کے تین مقامات پر کتاب التہجد، کتاب الدعوات اور کتاب التوحید میں ہے۔ جامع ترمذی کے ابواب الوتر میں، سنن ابی داؤد میں کتاب الصلوٰۃ کے اواخر میں باب الاستخارہ کے تحت، سنن نسائی میں کتاب النکاح کے باب کیف الاستخارہ میں، سنن ابن ماجہ میں کتاب الصلوٰۃ کے باب ماجاء فی الاستخارہ میں درج ہے جب کہ سنن بیہقی کی جلد ۳ صفحہ ۵۲ پر اور مسند احمد مبوب موسوم بہ الفتح الربانی جلد ۵ کے صفحات ۳۶ تا ۴۹ پر منقول ہے۔

۲۔ حضرت ابوسعید الخدریؓ م ۷۴ھ ۶۹۳ء: ان کی حدیث استخارہ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ سے شروع ہوتی ہے اور آخر میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا اضافہ ہے۔ حافظ زین الدین عراقیؒ نے کہا ہے کہ اس کا سلسلۂ اسناد جید (عمدہ) ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۳، ص ۸۲) حافظ نور الدین الہیثمیؒ کہتے ہیں کہ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ (بلوغ الامانی جلد ۵، ص ۴۷)

یہ روایت مسند ابی یعلیٰ الموصلی، صحیح ابن حبان اور طبرانی کی معجم اوسط میں موجود ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ م ۷۳ھ ۶۹۳ء امام طبرانی کی معجم اوسط میں حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استخارے کی تعلیم دی تھی اور فرمایا تھا کہ تم میں سے استخارہ کرنے والا شخص یہ دعا مانگے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ سے ھذا الامر تک پھر یہ الفاظ ہیں خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَلِیْ معیشتی وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا فَاقْدِرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ وَرَضِّنِیْ بِہٖ۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ م ۶۸ھ ۶۸۷ء: امام طبرانیؒ نے اپنی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ

دونوں بزرگوں سے یہ حدیث استخارہ روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ہمیں استخارہ سکھایا کرتے تھے جس طرح کہ قرآن کی کوئی (خاص) سورۃ سکھایا کرتے تھے (اور فرماتے تھے کہ استخارہ کرتے وقت یہ دعا مانگا کرو) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ۔ الحدیث (خزینۃ الاسرار الکبریٰ ص ۸۳)

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ م ۵۷ھ ۶۷۸ء امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث استخارہ روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ سے شروع ہوکر عَلَّامُ الْغُیُوْبِ تک لیکن فَضْلِکَ کے بعد العظیم کا لفظ نہیں۔ پھر اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ کَذَا کَذَا (فلاں معاملہ) خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیْ فَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ وَ رَضِّنِیْ بِقَدَرِکَ۔ (موارد الظمآن ص ۱۷۷)

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ م ۳۲ھ ۶۵۳ء امام طبرانیؒ نے اپنی معاجم ثلاثہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے استخارے کی احادیث کی ہیں۔ معجم اوسط میں روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ جب کسی کام میں استخارہ کرتے جسے وہ کرنا چاہتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ سے عَلَّامُ الْغُیُوْبِ تک بغیر العظیم کے اور پھر اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ مَعِیْشَتِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْمَا اَبْتَغِیْ بِہِ الْخَیْرَ لِیْ فَخِرْ لِیْ فِیْ عَافِیَۃٍ وَ یَسِّرْ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کَانَ غَیْرُ ذَالِکَ خَیْرًا فَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ وَاصْرِفْ عَنِّیَ الشَّرَّ حَیْثُ کَانَ اور اس کے بعد عزم کرتے تھے۔

معجم کبیر میں فَخِرْ لِیْ فِیْ عَافِیَۃٍ وَ یَسِّرْہُ تک کی دعا ہے جب کہ معجم صغیر میں وَرَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ کا جملہ ہے۔

مسند بزار میں وَ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ کے بعد وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّھُمَا بِیَدِکَ لَا یَمْلِکُھَا اَحَدٌ سِوَاکَ اور یَسِّرْ لِیْ کے بعد فَوَفِّقْہُ لِیْ وَ سَھِّلْہُ کا اضافہ ہے۔

طبرانی ہی کی معجم اوسط میں حضرت ابن مسعودؓ سے ایک اور حدیث استخارہ یہ ہے اَنَّہٗ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْاِسْتِخَارَۃَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ۔ الحدیث (خزینۃ الاسرار الکبریٰ ص ۸۲)

۷۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ م ۵۱ھ ۶۷۱ء میزبان رسولؐ کی روایت کردہ حدیث استخارہ تزویج کے سلسلے کی خاص حدیث ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ نکاح کا پیغام (لڑکی والوں کو) بھجوانے کا ارادہ پوشیدہ رکھو، پھر عمدہ طریق پر وضو کرو اور نماز (استخارہ) پڑھو جس قدر بھی خدا تمہیں نصیب کرے پھر اپنے رب کی حمد و تمجید بیان کرو۔ اس کے بعد یہ دعا مانگو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اِنْ رَاَیْتَ لِیْ فُلَانَۃَ (یہاں اس خاتون کا نام لے جس سے شادی کا ارادہ ہو) خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ آخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا لِّیْ مِنْھَا فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْضِ لِیْ ذٰلِکَ۔ (موارد الظمآن ص ۱۷۷)

یہ حدیث طبرانی کی معجم کبیر، ابن حبان کی الصحیح ابن ابی شیبہ کی المصنف، امام حاکم کی المستدرک اور امام احمد کی المسند میں موجود ہے۔

۸۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ م ۱۳ھ ۶۳۴ء جامع ترمذی کی کتاب الدعوات میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور پرنور کی ایک مختصر سی دعائے استخارہ روایت کی ہے۔ جس کی سند میں قدرے ضعف ضرور ہے کیوں کہ ایک ضعیف راوی زنفل بن عبداللہ العرنی اسے تنہا روایت کرتا ہے۔

۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ م ۵۵ھ ۶۷۴ء جامع ترمذی کی کتاب الدعوات میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ آدَمَ اِسْتِخَارَتُہُ اللّٰہَ وَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ وَمِنْ شِقْوَۃِ ابْنِ آدَمَ تَرْکُہُ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَ مِنْ شِقْوَۃِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ۔ (مسند احمد ج ۳، ص ۲۸)

ترجمہ: انسان کی سعادت اس کے خدا سے استخارہ کرنے میں اور انسان کی سعادت جو اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے، اس پر راضی رہنے میں ہے (جب کہ) انسان کی شقاوت (بدبختی) اس کے، خدا سے استخارہ نہ کرنے اور جو کچھ وہ فیصلہ کردے اس پر ناراضی میں ہے۔

یہ حدیث مسند احمد کے علاوہ مسند ابی یعلیٰ اور مستدرک حاکم میں بھی موجود ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۱، ص ۴۸۰)

صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں یہ حدیث اس طرح

روایت کی گئی ہے من سعادة ادم رضاه بما قضی الله لهٔ و من شقاوة ابن ادم ترکه استخارة الله و من شقاوة ابن آدم سخطه بما قضی الله له۔ (جامع ترمذی ج۲، ص۳۷)

ترجمہ : پسر آدم (انسان) کی نیک بختی اللہ جو کچھ اس کے لئے طے کردے اسی پر راضی رہنے میں ہے۔ پسر آدم (انسان) کی بدبختی اس کے خدا سے استخارہ چھوڑ دینے اور اللہ جو فیصلہ کرے اس پر ناراض ہونے میں ہے۔

مسند بزار میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ مِنْ سَعَادَةِ المرء استخارتهٗ رَبَّهٗ وَ رِضَاهُ بما قضیٰ و مِنْ شَقَاء المَرءِ تَرکَهُ الاستخارة وَ سخطهُ بَعْدَ القضاء۔

ترجمہ : انسان کی خوش بختی اس کے اپنے پالنے والے سے استخارہ کرنے میں اور جو وہ فیصلہ کردے اس پر راضی رہنے میں ہے (جب کہ) انسان کی بدبختی اس کے استخارے کو ترک کردینے اور قضاء الٰہی پر ناراض ہونے میں ہے۔ اس حدیث کو مزید برآں ابوالفتح ابن حبان نے کتاب الثواب اور محدّث اصفہانی نے (اپنی الترغیب والترہیب میں) بھی روایت کیا ہے۔ (الترغیب والترہیب ج۱، ص۴۸)

مختصر یہ کہ یہ حدیث سعدؓ، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، مسند براز، جامع ترمذی، مستدرک حاکم، صحیح ابن حبان، الترغیب والترہیب، اصفہانی اور الترغیب والترہیب منذری میں موجود ہے۔ اس حدیث کا ایک راوی محمد بن ابی حمید محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ہے۔

۱۰۔ حضرت انس بن مالکؓ م۹۳ھ ۷۱۲ء امام طبرانی نے معجم صغیر اور اوسط میں خادم رسولؐ حضرت انسؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے مَاخَابَ مَنِ الْاِسْتِخَارَ وَلاَ نَدِمَ مَنِ اسْتِشَارَ وَ لاَ عَالَ مَنِ اقْتِصَدَ۔ (جمع الفوائد جلد۱، ص۲۰۱)

حضرت انسؓ کی ایک روایت اور حدیث تکرار استخارہ کے سلسلے میں اہم حدیث ہے۔ وہ یہ ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا یَا اَنَسُ اِذَا هَمَمْتَ بِاَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ (الحدیث) محدث ابن السنی نے اپنی کتاب "عمل یوم ولیلةٍ" میں اسے قلم بند کیا ہے اور امام سیوطی کی "جامع صغیر" اور "عمل الیوم واللیلة" میں بھی موجود ہے۔ محدثین نے اس کی سند میں کلام کیا ہے تاہم امام نوویؒ نے اس پر اعتماد کیا ہے۔

استخارہ اور عملِ رسول مقبولؐ

حضرت خاتم الانبیاء کی ذاتِ اقدس مہبط وحی تھی اور آپؐ براہ راست خداوند تعالیٰ کی رہنمائی میں تھے لہٰذا آپ کا ہر قول، ہر فعل اور ہر عمل وحی الٰہی کے تابع تھا۔ آپ کو ہر امر خیر بذریعہ وحی ..... جلی یا خفی ..... معلوم ہوجایا کرتا تھا۔ اس لحاظ سے آپ کو ہماری طرح استخارہ کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی تاہم تعلیم امت اور حصول برکت کی خاطر اہم امور میں بالخصوص ایسے معاملات میں جہاں ابھی وحی نہ آئی ہوتی استخارہ کرلیا کرتے تھے۔

آنحضرت ختمی مرتبتؐ کے سفر و حضر کے ساتھی اور یارِ غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بیان ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَمْراً قَالَ اَللّٰهُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْلِیْ. (جامع ترمذی ص۵۰۶)

ترجمہ : تحقیق رسول پاکؐ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ میرے لئے بھلائی کو چن لے اور (اگر کرنا نہ کرنا دونوں خیر ہوں تو ان میں سے جو میرے حق میں بہتر ہو اس) بہتر بھلائی کو چن لے۔

ملا طاہر پٹنی اس دعاء کی شرح میں لکھتے ہیں : ای اجعل امری خیراً و الهمنی فعله واختر لیَ الا صلح۔

(مجمع بحار الانوار جلد۱، ص۳۸۶)

ترجمہ : میرے کام کو خیر بنادے، اس کا کرنا میرے دل میں ڈال دے اور جو سب سے اچھا ہو وہ میرے لئے چن دے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے استخارے کے سلسلے میں جو حدیث رسولؐ روایت کی ہے اس کا تمہیدی جملہ یہ ہے : انه کَانَ اِذ استخار فی الامر یرید ان یصنعه۔ یعنی بے شک رسول اکرمؐ جب کسی کام میں استخارہ فرماتے جسے آپ عملی جامہ پہنانا چاہتے (تو وہ یہ دعاءِ استخارہ پڑھا کرتے تھے۔)

(ب) حجّیتِ استخارہ اور آثارِ صحابہؓ و تابعین

ام المؤمنین زینبؓ اور استخارہ تزویج

استخارہ کے سلسلے میں سرکار رسالت مآب کی قولی اور فعلی احادیث

پہلے بیان ہوچکی ہیں۔ اب ایک تقریری حدیث پیش کی جاتی ہے۔

اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ حضورؐ نے اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب بنت جحش م۲۰ھ ۶۴۰ء کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام سیدنا زید بن حارثہؓ ۸ھ ۶۲۹ء سے کردیا لیکن بوجوہ ان میں نباہ نہ ہوسکا اور طلاق کی نوبت آگئی۔ عدت گزرنے کے بعد آنحضرتؐ نے خود ان سے نکاح کرنا چاہا تو حضرت زیدؓ ہی کو پیغام نکاح دے کر حضرت زینبؓ کے پاس بھیجا۔ یہ واقعہ غالباً سن ۵ھ کا ہے۔

(الریاض المستطابہ ص۱۰۳)

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت گزر گئی تو آنحضرتؐ نے حضرت زیدؓ کو نکاح کا پیغام دے کر بھیجا (اور ان کی مرضی معلوم کرنا چاہی) حضرت زید کا بیان ہے کہ میں نے پیغام دیا تو وہ کہنے لگیں مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَیْئاً حَتّٰی اَسْتَامِرُ رَبِّیْ (میں اپنے پالنے والے سے استخارہ کئے بغیر کچھ بھی نہیں کروں گی) پس وہ اپنے گھر میں اس جگہ پر چلی گئیں جہاں وہ نماز پڑھا کرتی تھیں وہاں جاکر انہوں نے نماز (استخارہ) پڑھی اور اسی وقت قرآن (کا حکم) اترا (جس میں خدا نے ان دونوں کی شادی کا اعلان کردیا تھا۔)

(سنن نسائی جلد۲، ص۶۱)

بقول ابوالحسن سندھیؒ اس حدیث میں استامر ربی سے مراد یہ ہے کہ میں اپنے رب سے استخارہ کروں گی اور اس کی تائید باب کے عنوان سے بھی ہوتی ہے جو یہ ہے صلوة المراة اذ خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا۔ (علی ہامش سنن نسائی جلد۲، ص۶۱)

جلال الدین سیوطیؒ امام نوویؒ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت زینبؓ نے استخارہ غالباً اس لئے کیا تھا کہ انہیں اندیشہ یہ تھا کہ رسول پاکؐ سے شادی ہوجانے کے بعد شاید وہ رسول پاکؐ کے حقوق کو کما حقہٗ ادا نہ کرسکیں اور ان میں ان سے کہیں کوئی کوتاہی نہ ہوجائے۔ (زہر الربی علی ہامش السنن النسائی جلد۲، ص۶۱)

تدوین حدیث اور استخارہ امیر المؤمنین عمرؓ

امام زہریؒ م۱۲۵ھ ۷۴۲ء، حضرت عروہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں احادیث و سنن کو قلم بند کرادینے کا ارادہ کیا۔ اس سلسلے میں صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا۔ وہ کسی حد تک اس کے حق میں تھے۔ حضرت عمرؓ خود اس سلسلے میں متواتر ایک ماہ تک خدا سے استخارہ کررہے تھے پھر ایک روز انہوں نے فی الوقت احادیث و سنن کو نہ لکھوانے کا فیصلہ کرلیا اور فرمانے لگے کہ مجھے یاد آگیا ہے کہ پچھلی امتوں نے کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ اور کتابیں بھی لکھ لی تھیں پھر وہ ان کتابوں پر تو ٹوٹ پڑے اور کتاب اللہ کو (ادھورا) چھوڑ دیا۔ بخدا میں کتاب اللہ کے (تدوین کے کام کے) ساتھ کسی اور چیز (کسی اور علم کی تدوین کے کام) کو نہ ملاؤں گا۔

(جامع بیان العلم جلد۱، ص۶۴، تاریخ الادب العربی زیات ص۹۶)

حضرت عمر فاروقؓ کے اس قول کا مطلب یہ تھا کہ قرآن پاک ابھی جمع و تدوین کے مراحل میں ہے۔ جب تک اس کام کی تکمیل نہ ہوجائے اور یہ تحریری شکل میں ہر طرح سے محفوظ نہ کرلیا جائے، حدیث و سنت کی جمع و تدوین کی سرکاری طور پر مہم شروع نہیں کرنا چاہئے۔ جب قرآن کی جمع و تدوین ہوجائے گی تو پھر حدیث کی جمع و تدوین کا مرحلہ از خود آجائے گا۔

حضرت محمد بن الحنفیہؒ اور استخارہ

حضرت عبداللہ بن زبیر ۶۵ھ ۶۸۵ء ۔ ۷۳ھ ۶۹۲ء نے اپنے بھائی حضرت عروہ بن زبیر کو حضرت محمد بن حنفیہ کی طرف بیعت لینے کے لئے بھیجا۔ اس وقت (دوسرے امیدوار خلافت) عبدالملک بن مروان کی طرف سے بھی ان کو اپنے ہاں بلوا بھیجنے کا خط آچکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عروہؓ کو اس خط کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگے کہ پھر آپ کو وہاں جانے میں کون سا امر مانع ہے۔ اس پر حضرت محمد بن حنفیہؒ نے جواب دیا۔ استخیر الله و ذٰلک اَحِبُّ اِلَیَّ صاحبکَ

یعنی پہلے میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کروں گا اور وہ مجھے تمہارے صاحب زیادہ محبوب اور عزیز ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد۵، ص۱۰۶)

اشاعت کتاب اور استخارہ عمر ثانیؒ

ابن ابی اُصیبعہ خزرجی م۶۶۷ھ ۱۲۶۹ء لکھتے ہیں ماسرجویہ ایک سریانی الاصل بصرے کا رہنے والا ایک یہودی طبیب تھا۔ اس نے مروان اموی کے عہد حکومت محرم ۶۴ھ ۶۸۴ء ۔ ۶۵ھ ۶۸۵ء میں القس اہرن بن اعین کی طب سے متعلق ایک کتاب کو سریانی سے عربی میں منتقل کیا اور اس کی شرح بھی لکھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز (عہد خلافت ۹۹۔۱۰۱ھ، ۷۱۷۔۷۲۰ء) نے شاہی کتب خانے میں

اس کتاب کو پایا تو عوام کو استفادے کی اجازت دینے سے پہلے اپنے مصلی پر رکھ کر چالیس روز تک استخارہ کیا۔ بعد ازاں مطمئن ہو جانے کے بعد اس کے نقل کرنے اور عوام میں اس کی اشاعت کرنے کی اجازت دی۔ (عیون الانبیاء جلد ۱ ص ۱۶۳)

اہرن دراصل ہارون کی سریانی میں نام کی شکل ہے۔ اسی طرح ماسرجویہ کو ماسرجش الیہودی بھی کہتے ہیں۔ ان کی شرح عربی میں طب اور علوم طبیعیہ کی قدیم ترین کتاب ہے۔ (المنجد فی الادب والعلوم ص ۲۰۷)

علامہ ابن الندیم م ۳۸۵ھ ۹۹۵ء نے بتایا کہ اہرن القس کی کتاب کا نام کتاب الکناش تھا جو تیس مقالات پر مشتمل تھی۔ ماسرجیس نے دو مقالوں کا اضافہ کیا۔ ماسرجیس کی تالیفات میں ''قوی الاطعمہ و منافعہا و مضارہا اور قوی العقاقیر'' قابل ذکر ہیں۔ (کتاب الفہرست)

غالباً استخارہ قوی الاطعمہ کے لئے کیا گیا تھا۔

(ج) محدثین اور عمل استخارہ

تراجم بخاریؒ اور استخارہ امام بخاریؒ

امام محمد بن اسماعیل بخاری م ۲۵۶ھ ۸۷۰ء محدثین کے سرگروہ ہیں اور ان کی کتاب المسند الصحیح قرآن پاک کے بعد سب سے صحیح قرار دی جاتی ہے۔ صحیح بخاری کی منفرد اور نمایاں خوبی اس کے تراجم ابواب یعنی مختلف ابواب کے عنوانات ہیں۔ لائق توجہ پہلو یہ ہے کہ یہ تراجم تمام تر استخارہ کے مرہون منت ہیں

امام یحیٰ عامری شافعیؒ م ۸۹۳ھ ۱۴۸۸ء کسی بزرگ کے حوالے سے امام بخاری کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مَا اَدْخَلْتُ فِیْهِ حَدِیْثاً حَتّٰی اَسْتَخَرْتُ اللّٰه تَعَالیٰ وَ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَ تَیَقَّنْتُ صِحَّتَهٗ وَ عَنْهُ اَنَّهٗ حَوَّلَ تَرَاجِمَه بین قبر النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ منبره وَ صَلّٰی لِکُلِّ ترجمة رکعتین۔

(الریاض المستطابہ ص ۹۰)

ترجمہ : میں نے جب تک استخارہ نہیں کرلیا اور دو رکعت نماز (استخارہ) نہیں پڑھ لی اور اس کی صحت کا یقین نہیں ہو گیا کوئی حدیث اس کتاب میں درج نہیں کی۔ مزید ان سے یہ روایت ہے کہ میں نے تراجم، منبر نبویؐ اور روضۂ رسولؐ کے درمیان میں بیٹھ کر لکھے ہیں اور ہر ترجمے کے لئے دو رکعتیں ادا کی ہیں۔

محققین کے نزدیک اس قول کے ناقل، امام بخاریؒ کے ایک شاگرد علامہ محمد بن یوسف فربری ہیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ مختصر یہ ہے کہ امام بخاری کی حسن نیت کے طفیل یہ کتاب اس قدر مقبول ہوئی کہ امام صاحبؒ کی زندگی ہی میں ان سے نوے ہزار اشخاص نے بلاواسطہ سماعت کا شرف حاصل کیا اور ان میں سے آخری شخص علامہ فربری ہیں (بستان المحدثین ص ۱۱۳) گنبد خضریٰ کے سامنے بیٹھ کر اور استخاروں کے بعد تکمیل کتاب کے اس اہتمام عظیم کی وجہ سے بزرگ یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ امام بخاریؒ نے تو حدیث گویا براہِ راست حضور پاکؐ سے سماعت کی ہے۔

کَانَ البخاری فی جمعه تلقی من المصطفی ما اکتسب

(ارشاد الساری جلد ۱، ص ۳۰)

امام نسائیؒ اور استخارہ قبول روایت

امام ابوعبدالرحمٰن نسائیؒ م ۳۰۳ھ ۹۱۵ء نے اپنی سنن کی جمع و تالیف کے موقع پر بالخصوص جب سنن کبریٰ سے انتخاب کر کے سنن صغریٰ لکھی جو المجتبیٰ بھی کہلاتی ہے اور موجودہ سنن نسائی کی شکل میں صحاح ستہ میں شامل ہے تو انہوں نے بعض راویوں سے روایت کرنے سے پہلے استخارے کئے تھے۔

ابوالحسن احمد بن محبوب رملیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام نسائیؒ سے خود سنا فرماتے تھے کہ جب میں نے سنن کی جمع و تالیف کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ سے بعض ایسے رواۃ کے متعلق استخارہ کیا تھا کہ جن کے بارے میں مجھ کو تھوڑا سا تردد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ ان لوگوں سے میں روایت نہ کروں۔ اس طرح میں نے عالی سندوں ہی کی حدیثیں ذکر کی ہیں۔ (تذکرۃ المحدثین حصہ اول ص ۳۸۵ بحوالہ مقدمہ فتح الباری)

امام ابن خزیمہ نیشاپوری اور استخارے

شیخ الاسلام ابن خزیمہ نیشاپوری م ۳۱۱ھ ۹۲۴ء جن کے بارے میں حضرت ابوعثمان زاہدؒ کا یہ قول مشہور ہے کہ خداوند تعالیٰ ابن خزیمہؒ کے باوجود باسعود کی برکت سے اہل نیشاپور سے بلائیں دور کرتا رہتا ہے۔ یہ امام ابن خزیمہ اپنا معمول یہ بیان کرتے ہیں کہ کنتُ اِذا اردتُ اَنْ اصنف الشیٔ دخلتُ فی الصلوٰةِ مستخیراً حتی یقع لِیُ فِیْهَا ثُمَّ ابتدی۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۲۸۸)

ترجمہ : میں جب کوئی تصنیف کرنا چاہتا تو استخارہ کرتے ہوئے نماز استخارہ شروع کر دیتا۔ حتی کہ میرے دل میں اس کے بارے میں کچھ القا ہو جاتا پھر میں کتاب لکھنا شروع کر دیتا۔

امام ابن خزیمہؒ کی مشہور کتاب الصحیح ہے۔ علامہ سیوطیؒ کہتے ہیں کہ صحیح ابن خزیمہ صحیح ابن حبان سے زیادہ بلند پایہ ہے کیوں کہ ابن خزیمہؒ نے صحت حدیث کے لئے زیادہ کدوکاوش کی ہے۔ وہ ادنیٰ شبہ پر بھی توقف سے کام لیتے ہیں لہٰذا یہ کتاب صحت میں صحیح مسلم کے قریب قریب ہے۔ (تذکرۃ المحدثین جلد ۱، ص ۴۰۵)

امام ابن خزیمہؒ کی کرامت اور استخارے کی برکت ضمن میں شیخ محمد بن ہارون طبریؒ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن نصر مروزی، محمد بن علویہ وزان، ابن خزیمہؒ اور میں خود ہم چاروں تحصیل علم اور سماع حدیث کے لئے حضرت ربیع بن سلمانؒ کے پاس گئے۔ وہاں ہمارا سارا خرچ خوراک ختم ہو گیا اور مسلسل تین شب و روز تک فاقہ کرنا پڑا۔ اب ہم نے ایک دوسرے کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب تو ہمارے لئے کسی سے کچھ مانگ لینا روا ہے لیکن اس کے باوجود ہم میں سے کوئی بھی دستِ سوال دراز کرنے پر تیار نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا قرعہ اندازی کرنا پڑی۔ اتفاق سے قرعہ ابن خزیمہؒ کے نام نکلا۔

وہ فرمانے لگے کہ اچھا مجھے سوال کرنے سے پہلے دو رکعت نماز استخارہ پڑھ لینے دو۔

ابھی وہ نماز استخارہ پڑھ ہی رہے تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا دروازہ کھولا گیا تو امیر مصر احمد بن طولون کا خادم اجازت لے کر اندر داخل ہوا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔

پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکال کر پوچھا کہ محمد بن نصر کون صاحب ہیں؟ ہم نے ان کی طرف اشارہ کر دیا۔ اس نے انہیں پچاس ہزار کی ایک تھیلی پیش کی اور عرض کرنے لگا کہ امیر موصوف نے سلام عرض کیا ہے اور یہ رقم آپ کے اخراجات کے لئے نذر کی ہے۔ جب خرچ ہو جائے تو اور پیش کر دی جائے گی۔ اسی طرح ہم چاروں کو تھیلیاں پیش کی گئیں اور امیر مصر کا سلام و پیام پہنچایا گیا۔

ہم سب نے باصرار اس خادم سے کہا کہ جب تک آپ اس واقعے کا سبب نہیں بتائیں گے اس وقت تک ہم رقم قبول کرنے سے معذور ہیں۔ اس پر اس نے بیان کیا کہ امیر مصر آج دوپہر کو قیلولہ کر رہے تھے کہ خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اے امیر کل قیامت کو خدا کو کیا جواب دو گے جب کہ وہ تم سے ان چار علماء کے بارے میں باز پرس کرے گا جو تین روز سے بھوکے ہیں، امیر خواب سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور آپ لوگوں کے نام لکھوا کر یہ تھیلیاں بھیجی ہیں۔ اسی وقت سے آپ لوگوں کی تلاش میں مارا مارا پھرتا رہا ہوں اور اب جا کر کہیں آپ لوگ ملے ہیں۔ (تذکرۃ المحدثین جلد ۱، ص ۴۰۱، ۴۰۲، بحوالہ المنتظم لابن الجوزی)

امام ابوبکر اسماعیلی اور استخارہ تالیف معجم

امام ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی ۳۷۱ھ ۹۸۱ء جرجان کے محدث، فقیہ اور امام وقت تھے۔ شاہ عبدالعزیزؒ لکھتے ہیں کہ انہوں نے صحیح بخاری کی مستخرج صحیح اسماعیلی کے نام سے لکھی ہے۔ وہ اگر احادیث وسنن کی کوئی مستقل کتاب تالیف کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے۔ کیوں کہ وہ اس کے اہل تھے اس مستخرج کے علاوہ ان کی معجم اور سو جلدوں میں مسند کبیر قابل ذکر ہیں۔ (بستان المحدثین ص ۴۰، ۴۱)

امام اسماعیلیؒ نے ۳۶۱ھ ۹۷۱ء میں جب اپنی معجم تالیف کی تو اس کے راویوں کے بارے میں قبول روایت کی غرض سے استخارہ کیا تھا جیسا کہ خود معجم کے آغاز میں تحریر کرتے ہیں۔

امابعد فانی استخرت اللّٰه فی حصر اسامی شیوخی الذین سمعتُ عنهم و کتبتُ عنهم وقراتُ علیهم۔ (کتاب مذکورہ ص ۶۰)

حافظ منذری اور استخارہ تالیف

حافظ عبدالعظیم منذری م ۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء محدث زمانہ اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ جب انہوں نے اپنا مشہور مجموعہ احادیث ''الترغیب والترہیب'' مرتب کیا تو خطبۂ مؤلف میں وضاحت کی ہے کہ ایک عالی ہمت، عالم باعمل اور عابد اور زاہد طالب علم کے تقاضے پر اور استخارے کے ذریعے اس کی طلب کی صداقت اور نیت کے اخلاص پر اطمینان ہو جانے کے بعد اس کو یہ کتاب املا کرا دی۔ ان کے الفاظ یہ ہیں فاستخرت اللّٰه تعالیٰ واستعفته بطلبتہٖ لمّا وقر عندی من صدق نیّتہٖ واخلاص طویتہٖ واملیتُ علیه الکتاب۔ (الترغیب والترہیب جلد ۱، ص ۳۶)

تالیف اربعین اور استخارہ امام نوویؒ

امام محی الدین نوویؒ م ۶۷۶ھ ۱۲۷۷ء کا انتخاب حدیث ...... اربعین نووی...... بڑا مقبول اور متداول ہے۔ یہ انتخاب بھی استخارے

کار ہین منت ہے۔ مقدمہ اربعین میں خود فرماتے ہیں۔ وقد استخرت اللہ تعالیٰ فی جمع اربعین حدیثاً اقتداءً بھؤلاء الأئمة الاعلام و حفاظ الاسلام۔ (اربعین نوویہ ص ۷)

ترجمہ : مشہور اماموں اور اسلام کے محافظوں کی پیروی کرتے ہوئے چالیس حدیثوں کے مجموعہ کو جمع و تالیف کرتے وقت میں نے خدا تعالیٰ سے استخارہ کیا۔

ترتیب مشکوٰۃ اور استخارہ صاحب مشکوٰۃ

مشکوٰۃ المصابیح حدیث شریف کا انتخاب لاجواب ہے اس مجموعے کو جس قدر مقبولیت حاصل ہوئی ہے شاید ہی کسی مجموعے کو میسر آئی ہو۔ مشکوٰۃ شریف کا یہ حسن قبول بلاشبہ استخارے کا ثمر شیریں ہے۔

امام الفراء البغوی الشافعیؒ م ۵۱۶ھ ۱۱۲۲ء نے اولاً مصابیح السنۃ کے نام سے ایک مجموعۂ احادیث مرتب کیا تھا جس میں اسناد حذف کر دئے گئے تھے اور حوالہ جات نہیں تھے۔ لہٰذا بعض حلقوں کی جانب سے اس پر اعتراض ہوتا رہتا اور مطالعہ کرنے والے روایت کی صحت و سقم کے بارے میں متردد رہتے تھے۔ شیخ ولی الدین خطیب تبریزیؒ نے ۷۳۷ھ ۱۳۳۷ء میں اس مجموعے کی تہذیب و تکمیل کا بیڑا اٹھایا اور استخارے کے بعد مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے احادیث کا یہ انتخاب پیش کیا۔ سبب تالیف میں فرماتے ہیں۔ فاستخرت اللہ تعالیٰ و استوفقت منه فاعلمت مااغفله۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱)

یعنی میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور استخارہ کیا اور اسی سے توفیق طلب کی، سو میں نے وہ سب کچھ نمایاں کر دیا جس کو صاحب مصابیح چھوڑ گئے تھے۔

(د) مشروعیت استخارہ اور فقہائے امت

اسلام کے جس قدر بھی مکاتیب فکر ہیں ان سب کے علماء اور فقہاء نے استخارے کے شرعی اور مسنون ہونے پر اتفاق کیا ہے چنانچہ ہر مسلک کی کتب فقہ میں اس کے تفصیلی احکامات پائے جاتے ہیں۔

شیخ احمد عبدالرحمٰن البنا الساعاتیؒ رقم طراز ہیں اَحَادِیْثُ الْبَابِ تَدُلُّ عَلیٰ مَشْرُوْعِیَةِ صلاةِ الْاِسْتِخَارَةِ وَالدُّعَاءِ عَقْبِهَا وَ اَنَّهُمَا سُنَّةٌ مَرْغَبٌ فِیْهِمَا وَبِذٰلِکَ قَالَ جَمِیْعُ الْعُلَمَاءِ فیما اَعْلَمُ۔ (بلوغ الامانی جلد ۵، ص ۵۲)

ترجمہ : استخارے کے باب کی احادیث نمازِ استخارہ اور اس کے بعد دعائے استخارہ کے شرعی ہونے پر دلالت کرتی ہیں بے شک یہ دونوں سنت ہیں اور سنت بھی ایسی کہ ان کے بارے میں ترغیب دی گئی ہے اور یہی بات جہاں تک مجھے علم ہے سارے علماء نے (بالاتفاق) کہی ہے۔

قاضی محمد بن علی شوکانیؒ لکھتے ہیں۔

وَالْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلیٰ مَشْرُوْعِیَةِ صَلاةِ الاستخارةِ وَالدعاءِ عقِیبها وَلاَ اَعْلَمُ فِیْ ذٰلِکَ خِلافاً۔

(نیل الاوطار جلد ۳، ص ۸۴)

ترجمہ : حدیث شریف نمازِ استخارہ اور اس کے بعد دعائے استخارہ کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہے اور اس کے بارے میں کسی قسم کا اختلاف میرے علم میں نہیں ہے۔

استحبابِ استخارہ پر اجماعِ امت ہے

حنفی فقہ کی مشہور کتب مثلاً نور الایضاح میں ندب صلاۃ اللیل وصلاۃ الاستخارۃ (نماز تہجد اور نماز استخارہ مستحب و مندوب ہیں)

(نور الایضاح علی ہامش مراقی الفلاح ص ۷۳)

اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے وَمِنَ الْمَنْدُوْبَاتِ صلاةِ الاستخارةِ وهی رکعتان . (فتاویٰ عالمگیریہ ج ۱ ص ۱۱۲)

(مندوبات میں سے نماز استخارہ ہے کہ جو دو رکعت ہیں) کی عبارتیں استخارے کے مستحب ہونے کی صراحت کرتی ہیں مزید براں ردالمختار شامی، طحطاوی، مالابدمنہ وغیرہ کتب فقہ میں بھی استخارے کے احکام و مسائل تحریر ہیں۔

شافعی فقیہ شمس الدین الشربینیؒ م ۹۷۷ھ ۱۵۶۹ء کہتے ہیں کہ دو رکعت نماز استخارہ اور اسی طرح دو رکعت نماز حاجت سنت ہیں اور ان کے سنت ہونے کے دلائل مشہور ہیں۔ مزید برآں نماز فجر کی دو سنتوں، نماز مغرب کی سنتوں اور نماز استخارہ کی پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص کا پڑھنا بھی سنت ہے۔

(الاقناع جلد ۱ ص ۱۰۸ تا ۱۰۹)

امام محی الدین نوویؒ شافعیؒ م ۶۷۶ھ ۱۲۷۷ء فرماتے ہیں کہ علماء نے کہا ہے کہ استخارہ کی نماز اور دعا مذکورہ مستحب ہیں۔ نماز استخارہ دو رکعت نوافل سے ہو سکتی ہے۔ (کتاب الاذکار ص ۶۰)

استحباب استخارہ کا یہی موقف مالکیہ اور حنبلیہ کے ہاں بھی مسلّم ہے۔

مختصر یہ کہ اہل سنت والجماعت کے چاروں فقہی مذاہب میں نماز استخارہ دو رکعت مستحب قرار دی گئی ہے۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد ۱، ص ۱۶۰)

اسی طرح سلفیہ، اہل حدیث اور شیعہ حضرات کے یہاں بھی استخارہ سنت سے ثابت ہے اور اس پر عمل پیرا ہونا مستحب ہے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے فاضل مقالہ نگار کے بیان کے مطابق شیعوں کے یہاں استخارے پر عمل اہل سنت کی نسبت بہت زیادہ ہے ملاحظہ ہو۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۲، ص ۵۷۱، ۵۷۲)

فاضل مقالہ نگار کا یہ دعویٰ اس حد تک تو ضرور درست ہے کہ اہل تشیع استخارے کی بعض اقسام مثلاً استخارہ تسبیح اور ذات الرقاع پر بہت زیادہ عامل ہیں تاہم جہاں تک دو رکعت نماز استخارہ کے بعد دعائے استخارہ کے عمل استخارہ کا تعلق ہے تو اس پر بالعموم اہل سنت والجماعت زیادہ کاربند دکھائی دیتی ہے۔

(ہ) استخارہ اور مشائخ طریقت

جس قدر مشائخ طریقت اور اولیائے امت ہو گزرے ہیں وہ سب استخارے پر عامل رہے ہیں اور وہ اپنے ارادت مندوں کو استخارے کی ترغیب اور تلقین کرتے رہے ہیں۔

حضرت سید علی ہجویری گنج بخشؒ م ۴۶۵ھ ۱۰۷۲ء نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں استخارے کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کرنے کی پرزور کوشش فرمائی ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں تصوف و طریقت کے چار سلسلے مشہور ہیں۔ ان سلاسل طیبہ میں استخارہ سلوک کا بنیادی اصول ہے۔

سلسلۂ چشتیہ کے مشائخ میں سے خواجہ نظام الدین اولیاءؒ ۷۲۵ھ ۱۳۲۴ء استخارے کی ضرورت پر بہت زور دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ استخارے کا اثر بہت ہوتا ہے۔ جو استخارہ مطلقہ نماز اشراق کے ساتھ مشائخ کا معمول ہے اسے کافی نہیں سمجھنا چاہئے یعنی ہر اہم کام کے لئے الگ طور پر باقاعدہ استخارہ بھی کرنا چاہئے۔ (سیر الاولیاء ص ۳۵۴)

انہوں نے اپنے مرید خاص امیر خسروؒ م ۷۲۵ھ ۱۳۲۵ء کو اپنے دست مبارک سے ایک خط میں تحریر فرمایا تھا کہ اگر در ضمیر انشراح یا بدپئی انشراح رود کہ در طریقت اصل معتبر است دور کلی کارہا استخارہ را تقدیم نماید۔ (اخبار الاخیار ص ۱۰۶)

یعنی اگر تم اپنے ضمیر کو کسی کام پر مطمئن پاؤ تو اسی ضمیر کے انشراح پر کام کر لو کیوں کہ طریقت میں یہی قابل اعتماد بنیاد ہے اور اپنے تمام کاموں میں استخارے کو مقدم رکھا کرو۔

مخدوم علاؤالدین علی صابر کلیریؒ ۶۹۱ھ ۱۲۹۱ء نے استخارے کو ہمیشہ اپنا معمول بنائے رکھا چنانچہ ان سے استخارے کا ایک خاص طریقہ بھی منقول ہے۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادیؒ م ۱۱۴۲ھ ۱۷۲۹ء کی تالیفات اور ملفوظات میں استخارے کے احکامات اور فوائد بیان ہوئے ہیں۔

شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ م ۱۳۱۷ھ ۱۸۹۹ء نے مشائخ چشتیہ کا ایک معمول بہ استخارہ منامیہ اپنی کتاب ضیاء القلوب میں درج کیا ہے۔

مشائخ سہروردیہ کے سرخیل شیخ شہاب الدین سہروردیؒ م ۶۳۲ھ ۱۲۳۴ء نے اپنی کتاب عوارف المعارف میں تحریر فرمایا ہے کہ درویشوں کو چاہئے کہ سفر کے لئے روانہ ہونے سے پہلے صحیح صورت حال معلوم کرنے کی خاطر نماز استخارہ ضرور پڑھیں اس نماز کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے خواہ درویش کو اپنی صحیح صورت (از۔ ہ کشف وغیرہ) واضح طور پر معلوم بھی ہو کیوں کہ نیک نیتی کے لحاظ سے لوگوں کے مختلف درجے ہو جاتے ہیں۔ بلاشبہ کچھ لوگوں پر حقیقت جلد واضح ہو جاتی ہے تاہم اس کے باوجود نماز استخارہ چھوڑنی نہیں چاہئے۔ اسی میں اتباع سنت ہے، اسی میں برکت ہے اور اسی کی تعلیم رسول پاکؐ نے دی ہے۔ (عوارف المعارف مذکور ص ۱۷۴)

شیخ الشیوخ سہروردیؒ درویش کے لئے نکاح سے پہلے بار بار استخارہ کرنا ضروری قرار دیتے ہیں اسی طرح وہ دوست کے انتخاب میں بھی استخارے کو عمل میں لانا مناسب خیال کرتے ہیں۔ (کتاب مذکور ص ۲۱۶)

فقہی مسائل اور اوراد کے سلسلے میں حضرت سہروردیؒ نے عربی میں کتاب الاوراد لکھی تھی۔ غالباً اسی کتاب کا حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ نے ترجمۃ الاوراد کے نام سے کیا جس کی عربی شرح شیخ صدرالدین عارفؒ یا حضرت شاہ رکن عالمؒ کے خلیفہ مولانا علی بن احمد غوریؒ نے کنز العباد کے نام سے لکھی ہے کہ جو ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء میں قازان سے طبع ہوئی تھی۔ الاوراد میں بھی مسائل استخارہ بیان ہوئے

ہیں۔ سلسلہ قادریہ کے سرکردہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ م ۵۶۱ھ ۱۰۶۶ء نے اپنی تعلیمات میں استخارہ کی رغبت دلائی ہے چنانچہ ان سے منسوب کتاب غنیۃ الطالبین میں استخارے کا طریقہ اور اس کی افادیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے کے ایک ممتاز عالم اور قطب ارشاد شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی متعدد تصانیف میں استخارے کی حقیقت اور حقانیت بیان کی ہے۔

استخارہ سلسلۂ خواجگان اور نقش بندی بزرگوں کے سلوک کا نقطۂ آغاز ہے جو شخص اس سلسلے میں داخل ہوتا ہے، اسے یہ بزرگ سب سے پہلے استخارہ کرلینے کی تلقین کرتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شیخ آدم بنوریؒ م ۱۰۵۳ھ ۱۶۴۲ء سے منسوب نقش بندیہ کی شاخ احسنیہ کے طریقۂ سلوک کی نشان دہی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ باید دانست چوں طالب صادق بہ توفیق سبحانہٗ متوسل بعزیزی از بزرگانِ ایں طریقہ می شود اولاً اور استخارہ می فرمایند۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء ص ۸۴، الاوراد بزبان فارسی پاکستان میں طبع ہوگئی ہے)

ترجمہ : جاننا چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق توفیق الٰہی سے اس طریق کے بزرگوں میں سے کسی عزیز کا متوسل ہوتا ہے تو اسے وہ سب سے پہلے استخارہ کا حکم دیتے ہیں۔

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے متعدد مقامات راہ طریقت میں استخاروں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ مزید یہ فرماتے ہیں پس از دو حال خالی نباشد یا اجازت یا منع درصورت اجازت باد مشغول شوند والا جواب دہند کہ قسمتش بجائے دیگر است و نیز توجہ مرشد قائم مقام استخارہ می شود۔ (ضیاء القلوب ص ۳۵)

ترجمہ : استخارہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہوگا یا اجازت ہوگی یا ممانعت استخارے سے اجازت مل جائے تو شیخ تربیت میں مصروف ہوجاتا ہے ورنہ جواب دے دیتے ہیں کہ تمہاری قسمت ہمارے یہاں نہیں بلکہ کسی اور جگہ ہے نیز مرشد کی توجہ استخارے کے قائم مقام ہوجاتی ہے۔

حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی م ۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ء نے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ م ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۰ء کے خلیفہ تھے، حضرت مرزا جان جاناںؒ کے حالات میں استخارہ مسنونہ کے بعد کتاب بشارات مظہریہ مرتب کی اور انہی کے قلم سے معمولات مظہریہ بھی ہے۔ اس معمولاتِ مظہریہ میں حضرت مرزا جان جاناںؒ کا معمول یہ لکھا ہے کہ وہ استخارے کے بغیر کوئی کام نہ کرتے تھے۔ سفر و حضر دونوں میں بلکہ سفر میں تو ہر منزل کے واسطے استخارہ کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مرید کو چاہئے کہ کسی کام کو شروع کرے تو پہلے استخارہ کرلے پھر اقدام کرے۔ اگر فرصت ادائے دو رکعت (نماز استخارہ) نہ پاوے تو صرف دعا پر اکتفا کرلے کہ سب خیر ہی خیر ہوگی۔ (الداء والدواء ص ۶۲)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا پورا خانوادہ برصغیر میں رشد و ہدایت کا سرچشمہ رہا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے اقوال اور احوال میں استخارے کی حکمت و افادیت کو اجاگر کرنے کی سعی مشکور فرمائی جب کہ اس خاندان کے دوسرے بزرگوں مثلاً شاہ اہل اللہؒ، شاہ عبدالعزیز اور شاہ محمد اسحاقؒ وغیرہ نے استخارے کے بہت سے الہامی اور مجرب طریقے افادۂ عام کے لئے پیش کئے ہیں جن کے لئے اہل اسلام رہتی دنیا تک اس خاندان کے زیر بار احسان رہیں گے۔

(د) استخارہ اور تعامل امت

ظہور اسلام کے وقت سے لے کر اب تک امت مسلمہ استخارہ پر عمل ہورہا ہے اور یہ تعامل امت جس پر علماء و فقہا کا بھی اتفاق ہے بذات خود حجت ہے کیوں کہ شارع علیہ السلام کے فرمان کے مطابق ساری امت کبھی گمراہی پر اکٹھا نہیں ہوسکتی لہٰذا اس پہلو سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ استخارہ کرنا ضروری، بابرکت عمل اور دین کے ایک تقاضے کی تکمیل ہے۔

جمہور اہل اسلام کا استخارے پر عمل تو ظاہر ہے اور کسی خارجی دلیل کا محتاج نہیں۔ ذیل میں چند مسلمان حکمرانوں کے استخارے سے متعلق چند واقعات سپرد قلم و قرطاس ہیں جب حکمران کسی چیز کو اہمیت دینا شروع کردیں تو عوام از خود اسے اور زیادہ اہمیت دینے لگ جاتے ہیں۔ مشہور مقولہ ہے اَلنَّاس عَلیٰ دِیْنِ ملوکِھِمْ۔

حجاج بن یوسف اور عمل استخارہ

حجاج بن یوسف م ۹۵ھ ۱۴ ۷ء اموری دور کا اہم جرنیل اور گورنر تھا اس کے صحیفۂ خدمات میں قرآن پاک پر اعراب لگوانا اور مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کا بدلہ لینے کی خاطر اسلامی لشکر کو سندھ بھیجنا قابل

ذکر ہیں لیکن اس کے باوجود اس کا دامن خونِ ناحق سے ضرور داغ دار ہے۔ حجاج شاعر نے حجاج کی مدح میں ایک طویل قصیدہ کہا ہے۔ اس قصیدہ میں حجاج کے استخارہ کرنے کا تذکرہ ہے۔ انگریزی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار گولٹ زیہر نے کتاب الاغانی کا حوالہ دیا ہے جو کہ درست نہیں البتہ دیوان الحجاج میں جو ولیم ایلورد کی تحقیقی کاوش کے نتیجے میں منصۂ شہود پر آیا، یہ اشعار موجود ہیں۔ وہ شعر جس میں استخارہ کرنے کا ذکر ہے حسب ذیل ہے۔

لَمَا قَضٰی اَمْراً وَلاَ اَحَارا فِی الْحَرْبِ اِلاَّ رَبَّهُ اسْتِخَارا

(مجموعہ اشعار العرب جلد ۲، ص ۶۲)

ترجمہ : پس اس نے جب تک اپنے رب سے استخارہ نہیں کرلیا کسی کام کے سرانجام دینے کا فیصلہ نہیں کیا اور نہ وہ لڑائی میں سرگرم ہوا۔

ہوسکتا ہے کہ شاعر نے حجاج کے ظالمانہ حرکتوں کے جواز اور مدافعت کی خاطر استخارے کو بطور ڈھال استعمال کیا ہو۔

واللہ اعلم بالصواب

استخلافِ عمر ثانیؒ اور استخارہ سلیمان

حضرت رجاء بن حیوٰۃ بیان کرتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے روز خلیفہ سلیمان بن عبدالملک م ۹۹ھ ۷۱۷ء نے خز کے سبز کپڑے زیب تن کئے اور آئینہ دیکھا تو کہنے لگا بخدا میں کیا خوب جوان رعنا بادشاہ ہوں۔ اس کے بعد وہ نماز جمعہ پڑھانے کے لئے جامع دمشق میں گیا وہیں اسے بخار آگیا۔ جب بخار نہ اترا اور حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی چلی گئی تو اس نے ایک فرمان لکھ کر اپنے کم سن بیٹے ایوب کو ولی عہد بنادیا۔ حضرت رجاء کہتے ہیں کہ میں نے اس پر عرض کیا امیر المؤمنین یہ آپ کیا کررہے ہیں۔ ایوب کی عمر ہی ابھی کیا ہے وہ بارِ خلافت کو سنبھال لیں۔ مزید براں جب خلیفہ زیر زمین ہوجاتا ہے تو اس کے بعد جو چیز اس کی یادگار رہ جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ کسی مرد صالح کو اپنا جانشین بنا جائے۔

خلیفہ سلیمان کہنے لگا کتابٌ استخیر الله فیه وانظر ولم اعزم علیه یعنی ولی عہد کی دستاویز کوئی حتمی چیز نہیں ہے۔ نہ میں نے ابھی کوئی پکا ارادہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں خدا سے استخارہ کروں گا اور جو بھی حکم ہوگا اسے بجالاؤں گا اس کے بعد ایک دو روز کے بعد اس نے اس دستاویز کو چاک کردیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵، ص ۳۳۵)

بعد ازاں خلیفہ سلیمان نے اپنے دور کے رشتہ دار مرد صالح حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اپنا جانشین مقرر کردیا۔ تاریخ تو اگرچہ خاموش ہے تاہم گمانِ غالب یہی ہے کہ سلیمان نے استخلاف عمر ثانی کے سلسلے میں بھی ضرور استخارہ کیا ہوگا۔ حضرت عمر ثانیؒ کا خلیفہ بن جانا ملت اسلامیہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا اور یہ سب کچھ استخارے کا مرہون منت تھا۔

تقررِ عبداللہ بن طاہر اور استخارۂ مامون الرشید

۲۰۵ھ یا ۲۰۶ء کے ماہ رمضان میں خلیفہ مامون الرشید (عہد ۱۹۸ھ ۸۱۳ء سے ۲۱۸ھ ۸۳۳ء) نے اپنے مشہور جرنیل طاہر بن حسین کے صاحب زادے عبداللہ بن طاہر کو بلایا اور کہا اے عبداللہ! بے شک میں پورے ایک ماہ سے استخارہ کررہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے بھلائی کو مقدر کردے گا، استخاروں کے بعد میرا خیال یہ ہے تمہیں مصر کا والی بنادوں اور نصر بن شبث کے خلاف، محاذ جنگ کی سربراہی تمہارے سپرد کردوں۔

عبداللہ بن طاہر کہنے لگا امیر المؤمنین جو حکم بھی دیں گے، بندہ حاضر ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں امیر المؤمنین اور تمام مسلمانوں کے لئے اپنی پسند و انتخاب رکھ دے گا اور بھلائی عطا کرے گا۔ (کتاب بغداد جلد ۶، ص ۳۴)

طاہر بن حسین اور نصیحت استخارہ

ابوالفضل احمد بن ابی طاہر طیفورؒ م ۲۸۰ھ ۸۹۳ء نے اپنی کتاب بغداد میں طاہر بن حسین م ۲۰۷ھ ۸۲۱ء کا ایک طویل مراسلہ نقل کیا ہے جو اس نے اپنے بیٹے عبداللہ بن طاہر م ۲۳۰گ ۸۴۴ء کو دیار ربیعہ کا گورنر بنائے جانے کے بعد لکھا۔ یہ خط اپنے مطالب و معانی کے اعتبار سے اصولِ حکمرانی اور طرزِ جہاں بانی کی اہم دستاویز ہے۔ اس میں تین مقامات پر اس نے اپنے بیٹے کو ہر اہم معاملے میں استخارہ کرتے رہنے کی تاکید کی ہے۔ چند جملے نذرِ قارئین ہیں۔ اِذَ وَرَدَ عَلَیْکَ اَمْرٌ فَاسْتَعِنْ عَلَیْهِ بِاسْتِخَارَۃِ اللّٰهِ وَتَقْوَاه۔

یعنی تمہیں جب کوئی امر درپیش ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ سے استخارہ اور پرہیزگاری کے ذریعے مدد حاصل کرلیا کرو۔

وَاکْثِر استخارۃَ رَبِّکَ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِکَ۔

یعنی اپنے تمام معاملات میں اپنے پالنے والے سے اکثر استخارہ کرتے رہا کرو۔ (کتاب بغداد جلد ۶، ص ۳۷، ۳۹)

(ز) استخارہ اور شیعہ نقطہ نظر

قطب الاقطاب امام الائمہ سیدنا جعفر صادقؓ خانوادۂ رسالت مآبؐ کے دیگر اکابر کی طرح ہم اہل سنت کے نزدیک واجب الاحترام ہستی ہیں چنانچہ اہل سنت محدثین نے ان بزرگوں سے صحاحِ ستہ میں روایات لی ہیں اور زیب کتب کی ہیں۔

شیعہ محدثین اور فقہاء نے اپنے طریق سے بالخصوص حضرت جعفر صادقؓ سے استخارے کے ضمن میں حسب ذیل احادیث وآثار جمع کئے ہیں۔

استخارے کی حکمت وافادیت

ا۔ انتخاب خداوندی

عمرو بن ثابت کہتے ہیں کہ امام ابوعبداللہ جعفر صادقؓ نے فرمایا: صَلِّ رکعتین و استخرا اللہ عَزَّ وَجَلَّ فَوَ اللّٰہِ مَا استخار اللّٰہَ مُسلِمٌ اِلاَّ خار اللہ لَلْ البتۃ۔ (فروع کافی جلد ۳، ۴۷۰، تہذیب الاحکام جلد ۳، ص ۱۷۹)

ترجمہ: تم دو رکعت (نماز استخارہ) ادا کرو اور اللہ سے استخارہ (کیا) کرو۔ خدا کی قسم کوئی مسلمان خدا سے استخارہ نہیں کرتا مگر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ضرور اس کے لئے امر خیر کو چن دیتا ہے۔

۲۔ مشورتِ خداوندی

ہارون بن خارجہ حضرت امام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اِذَا اَرَادَ احدُکم امرًا فَلاَ یشاور فیہ احداً مِنَ النّاسِ حتّیٰ یبداء فیشاور اللہ تبارک و تعالیٰ قال قلتُ مَا مَشَاورۃ اللّٰہِ تبارک و تعالیٰ جعلتُ فِدَاکَ قال تبداء فتستخیر اللہ فیہ اَوّلاً لم تشاور فیہ فَاِنَّہٗ اِذَا بدا باللّٰہ تبارک و تعالیٰ اجری لہ الخِیَرۃَ عَلٰی لِسَانِ مَنْ یُّشَاوِرَ مِنَ الْخلْقِ۔ (من لا یحضرہ الفقیۃ قلمی ص ۱۵۲)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ پہلے اس (معاملے) میں کسی سے مشورہ نہ کرے یہاں تک کہ وہ پہلے خدا سے مشورہ نہ کر لے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا میری جان آپ پر فدا ہو۔ خدا سے مشورہ کرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شروع ہی سے سب سے پہلے خداوند تعالیٰ سے استخارہ (کرلیا) کرو۔ بے شک جب لوگوں سے مشورہ کرنے سے پہلے تم خدا سے استخارہ کرلوگے اور اس کے بعد تم لوگوں سے مشورہ کروگے تو اللہ تعالیٰ اپنی پسند اور انتخاب کو مشورہ دینے والے کی زبان پر جاری کردے گا۔

۳۔ رفع تردد

اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفرؓ سے عرض کیا کہ اکثر اوقات میں کسی (خاص) کام کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کے بارے میں دو گروہ بن جاتے ہیں۔ ایک کام کر لینے کا مشورہ دیتا ہے جب کہ دوسرا مجھے ایسا کرنے سے روکتا ہے۔

اس پر انہوں نے فرمایا: اِذَا کُنْتَ کَذٰلِکَ فَصَلِّ رَکعتین وَ استخِرَ اللّٰہَ مائۃ مَرَّۃً وَ مَرَّۃٍ ثُمَّ اُنْظُرْ اَحْزَمَ الْاَمْرَیْنَ لَکَ فَافْعلہ فَاِنَّ الخِیَرۃَ فِیْہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَلْتَکُنْ استخارتکَ فِیْ عَافِیۃ فَاِنَّہٗ رُبَّمَا خَیْرٌ لِلرَّجُلِ فِی قطع یدِہٖ وموتِ ولدہٖ وَذھابِ مالہ۔

(فروع کافی جلد ۳، ص ۴۷۲، تہذیب الاحکام جلد ۳، ص ۱۸۱)

ترجمہ: جب تم ایسی (تذبذب کی) حالت میں ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لو اور خدا سے ایک سو ایک بار استخارہ کرلو (دعائے استخارہ پڑھ لو) پھر (کرنے یا نہ کرنے میں سے) جو کام تمہیں اپنے لئے زیادہ محتاط نظر آئے، اسے کرلو، اللہ نے چاہا تو ضرور اسی میں خدا کی پسند ہوگی۔

مزید تمہارا استخارہ (ہمیشہ) محض بھلائی ہی نہیں بلکہ عافیت میں ہونا چاہئے کیوں کہ اکثر اوقات انسان کے لئے بھلائی تو اس کے ہاتھ کے کٹ جانے، اس کے بیٹے کے مرجانے اور اس کے مال کے ضائع ہوجانے میں بھی ہوسکتی ہے۔

اہم کام ...... زیادہ اہتمام

ناجیہ کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق جب کسی غلام، چوپائے کو خریدنے کا ارادہ کرتے یا کوئی معمولی ضرورت درپیش ہوتی یا تھوڑی سی چیز کا معاملہ ہوتا تو اس میں سات بار استخارہ (طلب خیرہ کی دعا مانگا) کرتے اور جب معاملہ کوئی بہت بڑا ہوتا تو سو بار (دعائے استخارہ کرتے تھے۔ (من لایحضرہ الفقیہ قلمی ص ۱۵۳)

استخارہ اور شرح صدر

حسن بن جہم نے علی ابن اسباط کی جانب سے ان کی موجودگی میں امام ابوالحسن علی رضاؓ سے دریافت کیا کہ آیا ہم مصر بری راستے سے جائیں یا بحری سفر کریں۔ حضرت امام نے ان سے فرمایا: اَئتِ المسجد فی غیرِ وقتِ صلوٰۃِ الفریضۃِ فَصَلِّ رکعتین واستخر اللّٰہَ مائۃ مَرَّۃً ثُمَّ انظر ای شئٍ یقعُ فی قَلْبِکَ فاعمل بہٖ قال لہ الحسنُ البَرُّ احبُّ اِلَیَّ وقال و اِلی۔

(فروع کافی جلد ۳، ص ۴۷۱، تہذیب الاحکام جلد ۳، ص ۱۸۰)

ترجمہ: تم نماز فریضہ کے علاوہ کسی اور وقت مسجد جاؤ، دو رکعت نماز (استخارہ) ادا کرو اور خداوند تعالیٰ سے سو بار (دعائے) استخارہ کرو پھر دیکھو کہ (عمل اور ترک میں سے) کون سی چیز تمہارے دل میں پڑتی ہے۔ پس اس پر عمل پیرا ہوجاؤ۔ (استخارہ کرنے کے بعد) حسن کہنے لگا۔ حضرت! مجھے تو بری سفر زیادہ پسندیدہ (دکھائی دیتا) ہے۔ حضرت امام نے اس پر فرمایا کہ میرے نزدیک بھی وہی پسندیدہ ہے۔

طریقہائے استخارہ

ا۔ مرازم، امام جعفر صادقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اِذا اراد احدکم شیئاً فَلْیُصَلِّ رکعتین ثُمَّ لیحمد اللّٰہ عَزَّ وَ جَلَّ ولیثن علیہ وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ و آلہ ویقول "اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذا الامر خیراً لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَقَدِّرْہُ لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیرَ ذٰلِکَ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ" قَالَ مرازم قُلْتُ اَیُّ شیءٍ اَقْرَاءُ فِیْھِمَا فَقَالَ اِقْرَا فِیْھِمَا مَاشئتَ وَ اِنْ شِئْتَ فَاقْرَا فِیْھِمَا بِقُلْ ھو اللّٰہُ اَحَدٌ وقُل یاایھا الکافرون۔

(فروع کافی جلد ۳، ص ۴۷۲، تہذیب الاحکام جلد ۳، ص ۱۸۰۔۱۸۱ من لا یحضرہ الفقیہ قلمی ص ۵۲)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے، رسول پاکؐ اور ان کی آل پر درود بھیجے اور یہ دعا مانگے۔

اے اللہ! اگر یہ کام میرے لئے میرے دین اور دنیا میں بھلا ہے تو اسے میرے لئے آسان بنادے اور میرے مقدر میں کردے اور اگر یہ اس کے برعکس ہے تو پھر اسے مجھ سے پھیر دے۔

مرازم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ ان رکعتوں میں پڑھا کیا جائے ارشاد فرمایا جو (سورتیں) چاہو وہ ان میں پڑھ لو اور اگر چاہو تو ان میں سورہ اخلاص اور سورۂ کافرون پڑھ لو۔

ا۔ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان علیُّ ابن الحسین صلوات اللہ علیھما اذا ھَمّ بِامرٍ حجٍّ اَوْ عمرۃٍ اَوْ بیعٍ او شراءٍ او عتقٍ تطھّر ثُمّ صلی رکعتی الاستخارۃِ فقرأ فیھما بسورۃ الحشر و بسورۃ الرحمٰن ثمّ یقرأ المعوّذتین و قُلْ ھوا للّٰہُ احد اِذا فرغ وھو جالِسٌ فِیْ دُبرِ الرکعتین ثُمّ یقول "اِن کَانَ کذا و کذا خیراً لِیْ فِیْ دینی و دنیای و عاجل و آجلہ فَصَلِّ عَلیٰ محمدٍ و آلہٖ وَیَسِّرْہُ لِی عَلٰی اَحْسَنِ الْوُجُوْہِ وَاَجْمَلِھَا۔ اَللّٰھُمَّ وَ اِنْ کَانَ کذا و کذا شرّاً لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ آخِرَتِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِہٖ فَصَلِّ عَلیٰ مُحَمّدٍ و آلہٖ وَاصْرِفْہُ عَنِّیْ رَبِّ صَلِّ عَلیٰ مُحمّد وَ آلِہٖ وَاَعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِیْ وَاِنْ کَرِھْتُ او ابتہ نفسی۔

(فروع کافی جلد ۳، ص ۴۷۰، تہذیب الاحکام جلد ۲، ص ۱۰۰)

ترجمہ: امام باقرؓ سے روایت ہے کہ (ان کے پدر بزرگوار امام علی زین العابدینؓ جب کسی کام مثلاً حج، عمرہ، خرید وفروخت اور غلام کی آزادی (وغیرہ کا ارادہ کرتے تھے تو وضو کرکے دو رکعت نماز (استخارہ ادا کرتے تھے اور ان دو رکعتوں میں سورہ حشر اور سورہ رحمٰن کی قرأت کرتے تھے۔ پھر ان دو رکعتوں کو ادا کرلینے کے بعد جب بیٹھے ہوئے ہوتے تو معوذتین (سورہ فلق اور سورہ والناس) اور سورہ اخلاص پڑھتے پھر یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ! اگر فلاں معاملہ میرے لئے میرے دین ودنیا اور دنیوی زندگی اور اخروی زندگی میں بہتر ہے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور اس کام کو عمدہ اور احسن طریقے پر میرے لئے آسان کردے۔ اے اللہ! اور اگر فلاں کام میرے لئے میرے دین و دنیا اور میری دنیوی اور اخروی زندگی میں برا ہے تو محمدؐ وآل محمدؐ پر درود سلام بھیج اور اسے مجھ سے پھیر دے۔ اے میرے پالن والے! تو محمدؐ و

آل محمدؐ پر درود و سلام بھیج اور مجھے راہِ راست اور ہدایت پر عزم کرنے کی توفیق دے خواہ اسے میرا نفس ناپسند ہی کیوں نہ کرے۔

۳۔ حماد ابن عثمان الناب کہتے ہیں کہ امام جعفرؒ نے استخارے کے بارے میں فرمایا کہ آدمی نمازِ فجر (سنت) کی ہر رکعت کے آخری سجدوں میں ایک سو ایک بار استخارہ (کی دعا) کرے۔ وہ اس طرح کہ پہلی رکعت کے آخری سجدے میں پچاس بار دعائے استخارہ پڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور نبی کریمؐ پر درود بھیجے۔ اسی طرح دوسری رکعت کے آخری سجدے میں اکیاون بار استخارہ (کی دعا) کرے، تحمید الٰہی کرے اور درود شریف پڑھے۔

(من لایحضرہ الفقیہ قمی ص ۱۵۳)

۴۔ محمد القسری نے امام جعفر صادقؒ سے استخارے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رات کی نماز کی آخری رکعت میں جب تم سجدے میں ہو تو ایک سو ایک بار استخارہ (کی دعا) کیا کرو۔ راوی کے دعائے استخارہ پوچھنے پر فرمایا کہ اَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ۔ اَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ کہا کرو۔ (کتاب مذکور ص ۱۵۲)

۵۔ معاویہ بن میسرہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ بندہ خدا سے استخارہ کرتے ہوئے ستر بار یہ دعا نہیں پڑھتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی پسند و انتخاب سے ضرور نواز دیتا ہے۔ دعا یہ ہے يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَخِرْلِيْ فِيْ كَذَا وَ كَذَا۔ (کذا و کذا کی جگہ کام کا نام لے)۔ (کتاب مذکور ص ۱۵۲)

۶۔ امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک خط میں مجھے تحریر فرمایا جانِ پدر جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نماز ادا کرو اور ایک سو ایک بار (دعائے) استخارہ (پڑھ لیا) کرو (پھر) جس بات کا عزم (پختہ ارادہ) ہو جائے وہ کام کر لو۔ دعا یہ پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَ رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَخِرْلِيْ فِيْ كَذَا وَ كَذَا (کذا و کذا کی بجائے کام کا نام لو) لِلدُّنْيَاءِ وَ الْاٰخِرَةِ خَيْرَةً فِيْ عَافِيَةٍ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۵۳)

۷۔ استخارہ ذات الرقاع۔

اہم نکات

۱۔ استخارہ خِیَرَۃ سے بنا ہے۔

۲۔ استخارے کی مکمل صورت دو رکعت نماز استخارہ اور اس کے بعد دعائے استخارہ بار بار پڑھنا ہے۔

۳۔ تکرارِ استخارہ سے مراد بالعموم دعائے استخارہ کو بار بار پڑھنا ہے۔

۴۔ نماز استخارہ میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص یا سورہ حشر اور سورہ الرحمٰن پڑھنا مستحب ہے۔

۵۔ استخارے کے بعد میلانِ قلب اور شرحِ صدر ہوتا ہے اور اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۶۔ استخارہ محض دعا پڑھ لینے سے بھی ہو سکتا ہے۔ شیعوں کے صحاح اربعہ میں استخارہ تسبیح کہیں نظر سے نہیں گزرا۔

■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■

ایک غلام کا شاگرد

ایک دفعہ بلخ میں نہایت زبردست قحط پڑا، یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے کو کھاتے تھے حضرت شفیق بلخیؒ نے ایک غلام کو بازار میں نہایت شاداں اور خنداں دیکھا۔ آپ نے فرمایا ''اے غلام! یہ خوشی اور مسرت کا کون سا موقع ہے؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ مخلوق خدا کی بھوک کی وجہ سے کیا حالت ہو رہی ہے۔'' غلام نے کہا ''مجھے کیا ڈر ہے میں تو کسی کا غلام ہوں'' اس کے بہت سے گاؤں ہیں اور بکثرت غلہ ہے، وہ ہرگز مجھے بھوکا نہ رکھے گا'' یہ سن کر آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور کہا۔ الٰہی یہ غلام اپنے مالک کی وجہ سے جس کے پاس چند انبار غلے کے ہیں اس قدر شاد ہے تو مالک الملک ہے اور ہمیشہ روزی دینے والا ہے، بھلا میں کیوں غم کھاؤں'' اسی وقت آپ نے شغل دنیا سے منہ پھیر لیا اور توبہ نصوح کی اور حق تعالیٰ کی درگاہ کی طرف متوجہ ہوئے اور توکل میں حد کمال تک پہنچ گئے اور ہمیشہ فرماتے ''میں ایک غلام کا شاگرد ہوں۔''

* * * * * * * *

مسائل استخارہ

(۱) کیا شرح صدر ضروری ہے؟

استخارہ کر لینے کے بعد فوری نتیجے کا تعین اہم مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ استخارے سے اس کام کے کرنے کی اجازت ہے یا ممانعت کا اشارہ ہوا ہے۔ لیکن اس مسئلے میں کسی قدر اختلاف بھی واقع ہوا ہے اور بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اجازت و ممانعت کا استخارے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لحاظ سے علماء کرام کے دو موقف اپنے دلائل کے ساتھ ہمارے سامنے آتے ہیں۔

وَلِلنَّاسِ فِيْمَا يَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ

موقف اول

علماء کرام اور مشائخ عظام کا مشہور موقف یہ ہے کہ استخارے سے مقصود استخبار ہے یعنی خداوند تعالیٰ سے کام کے کرنے یا کرنے میں سے بھلائی والے پہلو کو دریافت کرنا۔ دوسرے لفظوں میں استخارے سے مراد کام کی اجازت یا ممانعت کے بارے میں اشارۂ غیبی چاہنا ہے۔ اس لحاظ سے استخارہ کرنے کے بعد عام طور پر دل میں کسی ایک پہلو کی طرف میلان اور رجحان کا ہونا، دل کا اجازت و ممانعت میں سے کسی ایک امر پر قرار پکڑنا اور فعل و ترک میں سے کسی پر شرح صدر ہو جانا لازمی سی بات ہے لہٰذا اگر ایک بار استخارہ کرنے سے کام کے کرنے یا نہ کرنے میں ترجیحی پہلو نمایاں نہ ہو اور دل کا انشراح کسی شق پر نہ ہو تو پھر بار بار کرنا چاہئے۔ ایسی صورت حال میں سات بار تک استخارے کی تکرار کرنی چاہئے۔ اس دوران میں کام کے کر لینے یا چھوڑ دینے کے سلسلے میں جس جانب دل متوجہ ہو اسی کو اختیار کرلے اور اسی میں اپنی بھلائی مضمر سمجھے۔

امام محی الدین نوویؒ م ۶۷۶ھ، ۱۳۷۵ء ا۔ اس مکتب خیال کے سرگروہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے۔ يفعل بعد الاستخارہ ماينشرح به صدرہ۔ یعنی استخارہ کرنے والے کو استخارہ کرنے کے بعد (اجازت و ممانعت کے) جس پہلو اور شق کا شرح صدر ہو جائے، اسی کو کرلے، اس پر امام موصوف نے حدیث انسؓ کو مدارِ استدلال بنایا ہے کہ جو حافظ ابن السنی کے ہاں موجود ہے۔ اس حدیث میں سات بار تک استخارہ کرتے رہنے اور پھر میلان قلب کے انتظار کرنے کا فرمان رسولؐ ہے۔[1]

حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ يَا اَنَسُ اِذَا هَمَمْتَ بِاَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّكَ فِيْهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْظُرْ اِلَى الَّذِيْ يَسْبِقُ اِلٰى قَلْبِكَ فَاِنَّ الْخَيْرَ فِيْهِ۔ یعنی اے انسؓ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس میں اپنے رب سے سات بار استخارہ کر لو پھر غور سے دیکھو (کہ کام کرنے یا چھوڑ دینے میں سے) کونسی چیز تمہارے دل میں سبقت لے جاتی ہے۔ کیونکہ بے شک اسی میں پسند خداوندی ہے۔

موقف ثانی

علماء کرام میں سے ایک گروہ کا موقف یہ ہے کہ استخارے کا مقصود یہ نہیں ہے کہ کوئی بات اس کے ذریعہ سے معلوم کر لی جائے جس سے تردد رفع ہو اور اس کام کی دونوں شقوں میں سے کسی ایک شق کی ترجیح ضرور قلب میں آ جائے پھر راجح جانب پر عمل کیا جائے بلکہ استخارے کی حقیقت یہ ہے کہ استخارہ ایک دعا ہے، جس سے مقصود صرف طلب اعانت علی الخیر ہے۔ یعنی استخارے کے ذریعہ سے بندہ حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ میں جو کچھ کروں اُسی کے اندر خیر ہو اور جو کام میرے لئے خیر نہ ہو وہ مجھے کرنے ہی نہ دیجئے۔ پس جب وہ استخارہ کر چکے تو اس کی ضرورت نہیں کہ سوچے کہ میرے قلب کا زیادہ رجحان کس بات کی طرف ہے کہ پھر جس بات کی

---

[1] کتاب الاذکار صفحہ: ۶۵۔

طرف رجحان ہو اس پر عمل کرے اور اسی کے اندر اپنے لئے خیر کو مقدر سمجھے بلکہ اس کو اختیار ہے کہ دوسرے مصالح کی بنا پر جس بات میں ترجیح دیکھے اسی پر عمل کرلے اور اسی کے اندر خیر سمجھے۔[2]

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ م۱۳۶۹ھ، ۱۹۴۹ء۔ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں دل کے ایک طرف جھک جانے اور شرح صدر ہونے کا وعدہ نہیں ہے گو ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ دل کا پھیرنا اور خیر کا مقدر کردینا خدا کا کام ہے جیسے وہ چاہے کرے، انسان کا کام تو ایسا کرنے کی بس دعا مانگ لینا ہے۔ لہٰذا دعائے استخارہ مانگ لینے کے بعد کام کے کرنے یا نہ کرنے کے جس پہلو کو پسند کرے، اختیار کرلے، چاہے تو کام کرلے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ بہرحال جو کام بھی استخارے کے بعد وہ کرلے گا، اسی میں خیر ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے توفیق ہی خیر کی ملے گی اور آسانی بھی خیر ہی کے پہلو میں اس کے لئے پیدا کردی جائے گی۔ لہٰذا استخارہ کی دعا مانگنا ایک ایسا عمل ہے کہ جو خیر کو تکوینی لحاظ سے لازم کردیتا ہے۔[3]

اس موقف کے مطابق ایک بار استخارہ کرلینے کے بعد خواہ شرح صدر ہو یا نہ ہو، مرضی ہو تو کام کرلینا چاہئے اور جی چاہے تو اسے چھوڑ دینا چاہئے۔ یہ نقطۂ نظر سب سے پہلے صراحت کے ساتھ شیخ کمال الدین الزملکانی م۷۲۷ھ، ۱۳۲۶ء نے پیش کیا۔ چنانچہ شیخ جمال الدین ابن قاضی الزبدانیؒ کا بیان ہے کہ قاضی القضاۃ ابن الزملکانیؒ کہا کرتے تھے۔

اذا صلی الانسانُ رکعتی الاستخارة لامرٍ فَلْیَفْعَلْ بعد ھا ما بدالَہٗ سواءٌ انشرحت نفسُہ اَمْ لَافَاِنَّ فِیْہِ الْخَیْرِ وَان لم نشرح لہٗ نفسہ قال وَلَیسَ فی الحدیث اشتراط انشراح النفس۔[4]

ترجمہ: جب انسان کسی کام کے لئے دو رکعت نماز استخارہ پڑھ لیتا ہے (اور دعا مانگ لیتا ہے) تو وہ اس کے بعد کام کے کرنے یا نہ کرنے میں سے جس چیز کو بہتر سمجھے کرلے خواہ اس کا نفس اس کے لئے انشراح محسوس کرے یا نہ کرے کیونکہ شرح صدر خواہ نہ بھی ہو تو اس کام میں بھلائی ہی ہوگی۔ مزید وہ کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں استخارے کے بعد شرح صدر ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔

اس اہم مسئلے پر کہ استخارہ کرنے والا شخص استخارہ کرلینے کے بعد کیا کرے، ایک اور شافعی عالم شیخ عزالدین ابن عبدالسلامؒ م۶۶۰ھ، ۱۲۶۱ء کہتے ہیں۔ یفعل ما اتفق یعنی اس شخص کو کام کرنے یا چھوڑ دینے کے معاملے میں جس چیز کا اتفاق ہو، وہ کر گزرے۔ اس مسئلے پر انہوں نے حدیث ابن مسعودؓ کے بعض طرق سے استدلال کیا ہے، جس کے آخر میں ثم یعزم (پھر وہ عزم کرلے) کے الفاظ ہیں۔[5]

حنبلی علماء میں سے امام ابن تیمیہؒ م۷۲۸ھ، ۱۳۲۷ء۔ اور ان کے شاگرد حافظ ابن قیمؒ م۷۵۱ھ، ۱۳۵۰ء کی رائے بھی قریب یہی ہے۔

محاکمہ

مولانا اشرف علی تھانویؒ م۱۳۶۲ھ، ۱۹۴۲ء۔ پہلے موقف اول کے قائل تھے اور یہی موقف عوام وخواص میں مشہور ومقبول ہے۔ بعد ازاں جب ان کی نگاہوں سے شیخ زملکانی اور شیخ الاسلام عزالدین کے قول گزرے تو وہ ان سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ دل وجان سے انہوں نے اس نقطۂ نظر کو قبول کرلیا۔ اس سلسلے میں ان کے قلم سے مشہور موقف کے خلاف چند اعتراضات بھی نکلے۔ لیکن جب حدیث انسؓ ان کے سامنے آئی تو وہ سوچ میں پڑ گئے۔ اس حدیث کے راوی مثلاً ابراہیم بن البراء اور ابراہیم بن حبان محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں لہٰذا سوال یہ تھا کہ اس ضعیف الاسناد حدیث کو استخارے کے بارے میں لائق حجت سمجھا جائے یا دوسری احادیث استخارے کے مقابلے میں اس کی تاویل کی جائے۔ کافی غور وفکر کے بعد الہام کے تحت انہوں نے اس حدیث کو نہ صرف قبول کرلیا بلکہ شیخ زملکانی والے موقف سے بھی رجوع کرلیا اور پہلے کی طرح استخارے میں شرح صدر کے قائل ہوگئے۔

ان کے اپنے الفاظ میں حقیقت حال یہ ہے کہ دو ہی صورتیں ہیں یا اس حدیث انسؓ کے ضعف کی بنا پر تحقیقِ سابق یعنی شرح صدر مطلوب نہیں کو ترجیح دی جائے پھر اس حدیث کے الفاظ کی تاویل کی جائے۔ اولاً احقر کے ذہن میں یہی جواب آئے اور ان دونوں جوابوں کو ضبط (قلم بند) بھی کرلیا۔ اگر بعد ضبط کے شرح صدر نہیں ہوا اور جتنی دلیلیں ذہن میں آئی تھیں وہ سب مجروح اور مخدوش معلوم ہوئیں۔ پھر حق تعالیٰ سے دعا کی۔ دعا کے بعد جو قلب پر وارد ہوا اس پر لکھتا ہوں اور وہ ہے کہ ظاہر الفاظ سے مدول (روگردانی) کرنا خلاف اصول ہے۔ لہٰذا اس میں اس ظاہر (سات بار تک استخارہ کرنا اور پھر رجحان قلب کو دیکھنا) کا قائل ہونا ہی متعین ہے۔ باقی تحقیق سابقکی ترجیح کی بنا تین امر تھے۔

(۱) یہ کہ کسی اور حدیث میں اس انتظار کا ذکر نہیں۔

(۲) دوسرے یہ کہ بعض اوقات کسی شق کی ترجیح خیال میں نہیں آتی

تو اس صورت میں استخارہ عبث ہوا۔ مگر بعد تأمل ان سب بنا دل کا جواب سہل ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی شق (اجازت وممانعت) کی ترجیح خیال میں آگئی تو اس پر عمل کرنا الہام پر عمل ہوا کہ جو شریعت میں حجت نہیں۔

(۱) اول کا یہ کہ اس کا حاصل روایات کا اس سے ساکت (خاموش) ہونا ہے اور ناطق مقدم ہے۔ ساکت پر اور یہ حدیث انسؓ (کہ جو شرح صدر کی موید ہے) ناطق ہے۔

(۲) دوسری کا یہ کہ بہ اعتبار اکثر کے ہے اور اسکے خلاف نادر ہے۔ (اکثر اوقات شرح صدر ہوتا ہے) اور لِلْاَکْثَرَ حُکْمُ الکلِ اور النَّادِرُ کَاالْمَعْدُوْمِ۔ یعنی حکم کثرت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ نہ کہ شاذ ونادر پر، کا اعتبار احکام کثیرہ میں کیا گیا ہے تو اس سے عبث ہونا لازم نہیں آتا۔

(۳) تیسری کا یہ کہ الہام کا حجت نہ ہونا بایں معنیٰ ہے کہ اس پر عمل واجب نہیں۔ یہ نہیں کہ جائز بھی نہیں۔ خود بعض احکام میں ارشاد نبوت ہے۔ استفت قلبک (اپنے دل سے فتویٰ لو) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وارد علی القلب (القاء والہام) پر عمل جائز ہے اور یہ درود (القاء والہام) احد الشقین (اجازت وممانعت) کا مرجح (ترجیح دینے والا) ہے۔ البتہ یہ شرط ہے کہ دونوں شقیں شرعاً جائز ہوں۔ باقی رہا حدیث کا ضعف سو اگر تعارض ہوتا تو قوت سے ایک کو ترجیح دی جاتی جب سرے سے تعارض ہے ہی نہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ ناطق اور ساکت میں تعارض نہیں ہوتا اب (شرح صدر کے بارے میں) روایات قویہ ساکت ہیں تو حدیث ضعیف کو احد الشقین (اجازت وممانعت) کیلئے مرجح وترجیح دینے والی) اور موید کہہ سکتے ہیں۔ اس کی نظیریں احکام میں بکثرت موجود ہیں۔ اس لئے اب اس باب میں میں قول مشہور ہی کو ترجیح معلوم ہوتی ہے۔[6]

مولانا اشرف علی تھانویؒ کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ استخارے کے بعد کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں دل کے میلان (جھکاؤ) کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

شرح صدر کے دلائل

(۱) قرآن پاک میں ہے۔ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ۔۶۴، ۱۱۔

ترجمہ: اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے۔ بقول امام راغب اس ہدایت قلب سے مراد توفیق الٰہی ہے کہ جو مومن کے دل میں القاء کی جاتی ہے اور وہ اپنے مشاغل میں اس سے رہنمائی حاصل کرتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی۔۴۷، ۱۷۔[7]

(۲) استخارے کا حکم جس سیاق وسباق (context) میں آیا ہے اور اس کا جو پس منظر (back-grond) ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ اجازت وممانعت اور کام کے کرنے یا ترک کردینے کے بارے میں رہنمائی ہونی چاہئے۔

(۳) حدیث انسؓ کی روشنی میں تکرار استخارہ کی ضرورت شرح صدر اور اطمینان قلب کی خاطر ہے اور دیگر احادیث استخارہ کے مقابلے میں وہ ناطق (بولنے والی) ہے لہٰذا اس حدیث کو قطعیت کا شرف حاصل ہے۔

(۴) اگر استخارے کو محض دعا کے معنوں میں لیا جائے تو پھر جس قدر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استخارے کے لئے اہتمام فرمایا ہے وہ آخر دوسری عام دعاؤں کے لئے کیوں نہیں ہے۔

(۵) صحابہ کرامؓ، تابعین اور محدثین عظام نے حصول تیقن کی خاطر متعدد بار استخارے کئے ہیں۔ اگر استخارہ محض دعا کے معنوں میں ہوتا تو پھر بار بار استخارے کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

(۶) بزرگان طریقت اور مشائخ عظام نے بالاتفاق استخارے کو اجازت وممانعت معلوم کرنے اور شرح صدر کے معنوں میں لیا ہے جب کہ عام دعا کے معنوں میں ان کے ہاں اور استخارہ مطلقہ مشائخ ہے۔

(۷) استخاروں کے بعد بالعموم اجازت وممانعت سے متعلق رہنمائی ہوجاتی ہے اور اکثر شرح صدر نصیب ہوتا ہے۔ واقعات اس امر کی گواہی دیتے ہیں اور تجربات اس کے شاہد ہیں۔

استخارہ میں اعتبار شرح صدر کے شواہد

(۱) مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ حدیث جابرؓ کے جملہ ارضنی بہ کی شرح میں لکھتے ہیں۔ ای اجعلنی راضیاً بذالك الخیر الذی طلبتُہ منكَ وقدرتَہٗ بِاَنْ یحصل الیقینَ وانشراحَ الصدرِ مِنْ غیر شكٍ ودغدغةٍ وھو الاصل الْمُعْتَبَرُ فِی الْبَابِ۔[8]

ترجمہ: اور جب تو اسے مقدر کردے تو، تو مجھے راضی بھی کردے اور

راضی ہونا یہ ہے کہ یقین کا درجہ حاصل ہو جائے اور ایسا شرح صدر میسر آجائے کہ جس میں ذرہ بھر شک وشبہ اور تذبذب باقی نہ رہے، اس باب (استخارہ) میں یہی قابل اعتماد بنیاد ہے۔

(۲) شیخ حسن شرنبلالی حنفیؒ لکھتے ہیں۔ واذا استخار مضی لِمَا يَنْشَرِحُ لَهُ صَدْرُهُ وَيَنْبَغِي اَنْ يُكَرِّرَهَا سَبْعَ مَرَاتٍ۔[9]

ترجمہ: جب کوئی شخص استخارہ کرے تو جس بات کے لئے اسے شرح صدر ہو جائے اسے عملی جامہ پہنالے۔ مزید اسے چاہئے کہ سات بار استخارہ کیا کرے۔

(۳) مولانا سید حقی نازلیؒ فرماتے ہیں۔ وَيَسْتَحِبُّ تَكْرَارُ الْاِسْتِخَارَةِ فِي الْاَمْرِ الْوَاحِدِ اِذَا لَمْ يَظْهَرْ لَهُ وَجْهُ الصَّوَابِ فِي الْفِعْلِ اَوِ التَّرْكِ مَالَمْ يَنْشَرِحْ لَهُ صَدْرُهُ لِمَا يَفْعَلُ۔[10]

ترجمہ: جب کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں درست اور صائب پہلو واضح نہ ہو اور اسے یہ شرح صدر بھی نہ ہو کہ وہ کیا کرے تو اس کیلئے ایک ہی کام میں بار بار استخارہ کرنا مستحب ہے۔

شرح صدر میں ضروری شرط

محققین کے نزدیک شرح صدر کا اعتبار کسی ایسے پہلو میں نہیں کرنا چاہئے کہ جس پہلو میں استخارہ کرنے والے شخص کے دل میں پہلے سے رغبت اور خواہش موجود ہو بلکہ اس پر اس نفسانی خواہش کا غلبہ ہو چکا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہو گیا ہے اور اس کی محبت کا بھوت اس کے سر پر سوار ہے۔ ایسا شخص اگر اپنی محبوبہ سے شادی کرنے کی خاطر استخارہ کرے اور اسے شادی کی اجازت کے بارے میں بظاہر شرح صدر کی کیفیت حاصل ہو جائے تو بھی وہ شرح صدر معتبر نہ ہوگا۔ جب تک کہ وہ خواہشات نفسانی کو دل سے نکال کر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم کا متعدد بار ورد کرکے اور یکسو ہو کر بار بار استخارہ نہیں کر لیتا، نتیجۃً استخارہ صحیح نہیں ہوگا۔ البتہ غلبہ عشق کے باوجود اگر شادی کی ممانعت پر شرح صدر اسے ہوتا ہے تو وہ یقیناً درست ہوگا کیونکہ وہ اس کی خواہش کے خلاف امر ہے۔

امام طحطاویؒ، شیخ شرنبلالیؒ کے قول معنیٰ لماینشرح صدرہ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ای قلبہٗ وھو یفیدانہ یحصل بعدالاستخارۃ احد الامرین لامحالۃ والمراد انہ ینشرح صدرہ انشراحاً خالیا عن ھوی النفس۔[11]

یعنی شرح صدر سے مراد دل کا (کامل) انشراح ہے اور وہ اس بات کا افادہ ہے کہ بے شک استخارہ کے بعد (کام کے کرنے یا چھوڑ دینے کے) دو امروں میں سے ایک امر ضرور حاصل ہو جاتا ہے تاہم انشراح صدر سے مراد خواہش نفسانی سے مبرا ہی شرح صدر ہوگا۔

شیخ الاسلام محمد بن سالم حنفیؒ فرماتے ہیں۔ فاذانشرح صدرہ اقبل ای انشراحاً غیر نفسانی بان لم یکن موجوداقبل الاستخارۃ۔[12]

یعنی جب شرح صدر ہو جائے تو استخارہ کرنے والا شخص آگے بڑھ کر کام کرلے تاہم یہ انشراح نفسانی اور استخارہ کرنے سے پہلے سے موجود نہیں ہونا چاہئے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں۔ والمعتمد انّہٗ لایفعل ماینشرح بہ صدرہ مِمّا کان لہٗ فیہ ھوی قوی قبل الاستخارۃ والی ذالک الاشارۃ بقولہ فی اخرِ حدیث ابی سعیدؓ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔[13]

یعنی قابل اعتماد بات دربارۂ شرح صدر یہ ہے کہ جس پہلو میں استخارہ کرنے سے پہلے ہی استخارہ کرنے والے کے دل میں خواہش نفس قوی ہو، اس پہلو پر شرح صدر ہو بھی ہو جائے تو بھی اسے عملی جامہ نہ پہنائے۔ اسی حقیقت کی طرف حدیث ابی سعیدؓ کے آخر میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے کلمے میں اشارہ ہے۔

قاضی محمد بن علی شوکانی حنبلیؒ بھی یہی بات فرماتے ہیں۔ فلا ینبغی ان یعتمد علی انشراح کان فیہ ھوی قبل الاستخارۃ بل ینبغی للمستخیر ترک اختیارہ راساً والّا فلا یکون مستخیر اللہ بل مستخیر الھواہ۔[14]

یعنی ایسے انشراح پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے کہ جس انشراح میں استخارہ کرنے سے پہلے ہی خواہش اور رغبت موجود ہو بلکہ استخارہ کرنے والے کو اپنی پسند اور اختیار کو یکسر ترک کر دینا چاہئے۔ ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر استخارہ نہیں کر رہا ہوگا بلکہ اس کا استخارہ محض خواہش نفسانی کی خاطر ہوگا۔

سلطان العلماء ملاعلی قاریؒ حنفی رقم فرماتے ہیں۔ ویمضی بعد الاستخارۃ لِمَا ینشرح صدرہ انشراحا خالیاً عن ھوی النفس فانلم ینرح بشیء فالذی یظھر انّہٗ یکرر الصلاۃ حتی یظھر لہ قبل الی سبع موات۔[15]

[9] مراقی الفلاح، صفحہ ۳۷۔ [10] خزینۃ الاسرار الکبریٰ، صفحہ: ۸۳۔ [11] حاشیہ الطحطاوی، صفحہ: ۲۳۶۔ [12] علی ہامش السراج المنیر، ج، صفحہ: ۱۰۱۔ [13] فتح الباری، ج ۱۱، صفحہ: ۱۵۶۔ [14] نیل الاوطار، ج ۳، صفحہ: ۸۵،

یعنی استخارہ کرنے کے بعد جس بات کے لئے شرح صدر ہو جائے وہ کرلے لیکن یہ انشراح نفسانی خواہش سے خالی ہونا چاہئے۔ اگر ایک دفعہ استخارہ کرنے سے شرح صدر نہ ہو تو ظاہر امر یہ ہے کہ کئی بار نماز استخارہ پڑھے حتیٰ کہ خیر (کا پہلو) اس پر ظاہر ہو جائے کہا گیا ہے یہ نماز استخارہ کی ادائیگی سات بار ہونی چاہئے۔

استخاروں کے بعد شرح صدر نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

بعض اوقات کسی کام کے لئے متعدد بار استخارے کرنے کے بعد بھی شرح صدر نہیں ہو پاتا گو ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اس کی وجوہات جسمانی اور روحانی بیماریاں مثلاً تبخیر معدہ، قساوت قلبی اور مادیت کا غلبہ وغیرہ ہو سکتی ہیں یا اس میں بھی کوئی مصلحت مضمر ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں کام کرنے یا چھوڑ دینے میں سے ہر پہلو کی اجازت ہے۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں استخارے کے بعد اگر کسی شق کا رجحان قلب میں آجاوے تو اس پر عمل کرے اور کسی کا رجحان نہ ہو تو جس شق پر چاہے عمل کرلے۔[16]

(ب) کیا استخارے میں خواب میں دیکھنا ضروری ہے؟

عوام میں غلط طور پر مشہور ہو گیا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خواب کا دیکھنا لازمی اور لابدی امر ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا ہونا اور رؤیا کے اندر ہدایت کا ملنا چنداں ضروری نہیں ہے۔ بس دل کا کسی بات پر مطمئن ہو جانا، کسی کام سے نفرت کرنے لگ جانا، استخارے کا نتیجہ ہے۔ بعض اوقات اسی دوران میں کوئی دوست مشورہ دے دیتا ہے اور دل اس پر جم جاتا ہے۔ یہ بھی کافی ہے۔ عزم میں فتور پیدا ہو جانا اس کام کے نہ کرنے کی ہدایت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ استخارے ہر کام میں مسنون ومبارک ہے تاہم یہ ممکن تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ استخارے کے بعد خواب یا واقعہ یا بیداری میں ایسا امر ظاہر ہو جو اس کام کے کرنے یا نہ کرنے پر دلالت کرے۔ بلکہ استخارے کے بعد دل کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اگر اس کام کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ ہے تو اس کام کے کرنے کی ہدایت ہے اگر توجہ اسی قدر ہے جس قدر پہلے تھی اور کچھ کم بھی نہیں ہوئی تب بھی منع نہیں ہے اس صورت میں دوبارہ سہ بارہ استخارہ کرے۔ تاکہ توجہ کی زیادتی کا پتہ چل سکے تکرار استخارہ کی حد سات بار تک ہے۔ اگر استخارہ کرنے کے بعد پہلی سی توجہ میں کمی واقع ہو جائے تو یہ امر ممانعت پر دلالت کرتا ہے۔ اس صورت میں بھی اگر استخارہ پھر کرلے۔ تو اس کی گنجائش ہے۔ ہر معاملے میں بار بار استخارہ کرنا بہتر ہے۔[17]

حضرت حاجی امداد اللہؒ فرماتے ہیں در استخارہ مسنونہ ہیچ خواب ورؤیا ضرور نیست فقط اطمینان قلبی کافی است۔[18]

یعنی استخارہ مسنونہ میں کوئی خواب وغیرہ ضروری نہیں محض دل کی تسلی کافی ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ م ۱۳۵۱ھ، ۱۹۳۱ء کہتے ہیں۔ لَا انّہٗ یری رؤیاء او یکلمہ مکلم وانْ امکن ذالک ایضاً۔[19]

یعنی بے شک استخارے میں یہ شرط نہیں ہے کہ استخارے کرنے والا (ضرور ہی) کوئی خواب دیکھے گا یا کوئی کلام کرنے والا (ہاتف غیبی) اس سے کلام کرے گا اگرچہ ایسا ہونا ممکن ہے۔

مولانا بدر عالم میرٹھیؒ م ۱۳۸۶ھ، ۱۹۶۵ء بیان کرتے ہیں کہ علماء متقدمین ومتاخرین نے متنبہ کیا ہے کہ استخارے میں یہ شرط نہیں ہے کہ استخارہ کرنے والا ضرور ہی کوئی خواب دیکھے گا یا کوئی کلام کرنے والا اس سے کلام کرے گا یا یہ کہ اس کے دل میں کسی چیز کا القاء ہوگا تاہم اللہ تعالیٰ اس کے دل میں کام کے کرنے یا نہ کرنے میں سے کسی جانب میلان اور رجحان پیدا کر سکتا ہے۔ جس پر بعد ازاں اسے شرح صدر ہو جاتا ہے اور اس بات پر اس کی رائے کو استقرار حاصل ہو جاتا ہے۔ پس جس طرف اسے کشش اور میلان ہو وہ اس جانب کو اختیار کر سکتا ہے۔[20]

علمائے کرام کے مندرجہ ذیل بالا فرمودات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ استخارے کے بعد سرے سے خواب دکھائی ہی نہیں دیتا بلکہ تمام علماء اور مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض اوقات استخارے کے بعد خواب

[15] مرقاۃ المفاتیح، ج ۳، صفحہ: ۲۰۹، [16] بوادر النوادر، صفحہ: ۵۲۵، [17] مکتوبات امام ربانی، ج ۲، صفحہ: ۲۶، [18] ضیاء القلوب صفحہ: ۵۰، [19] فیض الباری، ج ۲، صفحہ: ۴۲۸۔ [20] بدر الساری علی ہامش فیض الباری، ج ۳، صفحہ ۴۲۷، ۴۲۸۔

میں رہنمائی ہوجاتی ہے۔ بزرگان دین سے استخارے کے بعض ایسے طریقے نقل کئے گئے ہیں جن میں جواب اور رہنمائی بالعموم خواب میں مل جاتی ہے۔ ایسا استخارہ، استخارہ منامیہ کہلاتا ہے کہ جس میں استخارے کے بعد سوجانے اور خواب کی توقع رکھنے کی ہدایت ہے۔ استخارہ کرنے کرنے والے بالعموم خواب کے ذریعہ رہنمائی کے بڑے آرزومند واقع ہوتے ہیں کیونکہ اسے وہ تسلی خاطر کا مؤثر ذریعہ تعبیر کرتے ہیں۔ بلاشبہ مردمومن کے رویائے صادقہ ایک زندہ وتابندہ حقیقت ہیں۔ بعض ماہرین نفسیات مثلاً ڈاکٹر یونگ (JUNG) اس امر کے قائل ہیں کہ تحت الشعور، چھٹی حس کا مرکز ہے اور خواب حال اور استقبال کے بارے میں رہنمائی اور پیش بینی کرسکتے ہیں۔

مولانا حقی نازلی" استخارہ منامیہ کو مستحب قرار دیتے ہیں اور خواب کے حجت ہونے پر احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔ پس خواب کے ذریعہ کام کی اجازت اور ممانعت کا اشارہ ملے اور اگر خواب واضح ہو تو اس پر عمل کرلیا جائے اور اگر خواب محتاج تعبیر ہو اور خود تعبیر نہ کرسکے تو کسی نیک شخص سے رجوع کرلیا جائے کہ جو تعبیر وتاویل کے علم وفن سے واقف ہو۔ علامہ ابن عابدین شامی" نے شرح الشرعہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ مشائخ کرام سے سنا گیا ہے کہ استخارہ کرنے والے شخص کو چاہئے کہ دعائے استخارہ پڑھنے کے بعد قبلہ رو ہوکر باوضو سوجائے۔ پھر اگر خواب میں کوئی سفید یا سبز چیز نظر آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ کام کرلینا بھلا ہے اور اگر سیاہی اور سرخی دکھائی دے تو وہ کام کرنا اس کے حق میں شر (برا) ہے۔ لہٰذا اسے اس کام کو عملی جامہ پہنانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔[۲۱]

(ج) استخارہ کے درست یا نادرست آنے کی علامات

استخارہ کے درست آنے سے مراد یہ ہے کہ جس کام کے کرنے کی خاطر استخارہ کیا گیا ہے۔ اس کے سرانجام دینے کی اجازت مل جائے اسی طرح نادرست آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کام کا کرنا خیر نہیں بلکہ شر ہے لہٰذا اس کی ممانعت اور اس کے چھوڑ دینے کا حکم ہے۔

درست آنے کی علامات

(۱) دل اس کام کے کرلینے کے ارادے پر جم جائے اور تذبذب وشک جاتا رہے۔

(۲) دل اس کام کے کرنے میں انشراح اور راحت محسوس کرے۔

(۳) کام کے کرنے کے بارے میں خواب کے ذریعہ اشارہ ہو۔

(۴) خواب میں وہ کام تکمیل کو پہنچا ہوا دکھائی دے۔

(۵) خواب میں کوئی شخص یہ بتائے کہ استخارہ ٹھیک آیا ہے یا کام کرنا درست ہے۔

(۶) خواب میں سفید یا سبز چیز نظر آئے۔

(۷) خواب میں آبِ رواں (پانی) یا کوئی نورانی چیز دکھائی دے۔

(۸) بیعت مرشد میں استخارے کے بعد مرشد پر اعتقاد اور اعتماد برقرار رہے۔ استخارہ کرنے کے بعد کوئی درست مشورہ دے اور دل کو اطمینان ہوجائے۔

نادرست آنے کی علامات

(۱) عزم میں فتور واقع ہوجائے۔

(۲) دل کا میلان کام کرنے کی طرف نہ ہو۔

(۳) دل اس کام کے کرنے سے گھٹن سی محسوس کرے۔

(۴) خواب میں اسے وہ کام کرنے سے روک دیا جائے۔

(۵) خواب میں سرخ یا سیاہ چیز دکھائی دے۔

(۶) خواب میں وہ کام نہ ہوتا ہوا دکھائی دے۔

(۷) خواب میں آگ، دھواں یا جنگ وجدال دیکھے۔

(۸) طلاق دینے کے لئے استخارہ کرنے والا خواب میں گر رہا ہو اور کوئی تھام لے۔

(۹) بیعت مرشد کے استخارے کے بعد مرشد سے بدظنی پیدا ہوجائے۔

درست اور نادرست یکساں

اگر بار بار استخارہ کرنے کے بعد بھی اجازت وممانعت میں سے کسی چیز کی طرف اشارہ نہ ملے تو ایسے کام میں اس کا کرنا اور نہ کرنا دونوں ایک جیسے ہیں۔ چاہے تو کرلے اور چاہے تو نہ کرے۔ بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ ایسا کام اگر شروع کردیا جائے تو وہ پایہ تکمیل کو پہنچ تو ضرور جاتا ہے لیکن دیر کے بعد۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

[۲۱] ردالمحتار، ج،ایک ،صفحہ:۵۰۷،۵۰۸۔

(د) استخارے کے بعد فیصلہ خداوندی پر راضی ہونا لازم ہے

استخارہ کرنے کے بعد فیصلہ خداوندی کے دو پہلو یا مرحلے ہیں۔ اولاً یہ کام کے کرنے کے بارے میں کوئی اشارہ غیبی ملے، دل کا جھکاؤ اس شق کی طرف ہوجائے، یا شرح صدر کسی پہلو پر ہو تو اس وق اس اجازت وممانعت کو ظنی طور پر فیصلہ خداوندی سمجھنا چاہئے۔ چونکہ استخارہ کیا ہی ایسے امور میں جاتا ہے کہ جن کا کرنا یا چھوڑنا دونوں مباح اور جائز ہوتے ہیں لہٰذا ان میں سے ایک پہلو پر القاء والہام اور فتویٰ قلب اس شخص کے لئے حجت ہے گو دوسروں کیلئے اس کا حجت ہونا ضروری نہیں۔ اس سلسلے میں مومن کا فتویٰ قلب پر عمل کرنا دراصل الہام والقاء ربانی پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اجازت وممانعت میں سے جس پہلو کی طرف استخارے کے بعد رہنمائی ہو اسے خیر سمجھتے ہوئے راضی برضا ہوجانا چاہئے۔ شیخ الشیوخ سہروردی" فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر اور اس کا نیازمند بن کر اس سے استخارہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اسے خواب میں کشف کے ذریعہ متنبہ کردیتا ہے تو اس وقت اس کا یہ حکم رخصت کے ذیل میں نہیں رہتا۔ بلکہ وہ ایک ایسا حکم ہے کہ جس کو ارباب ہمت بجالاتے ہیں کیونکہ یہ ظاہری حکم نہیں بلکہ اس کا تعلق باطنی حالت سے ہے۔[۲۲]

فیصلہ خداوندی کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد کام کے سلسلے میں جو کچھ رونما ہوا سے اپنے حق میں سراپا خیر وبرکت سمجھنا چاہئے اور اسے یقینی اور حتمی فیصلہ خداوندی مان کر اس پر ہر حال میں راضی رہنا چاہئے خواہ مادی لحاظ سے اور دنیاوی اعتبار سے بظاہر وہ کام ہو یا نہ ہو۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم کسی کام کی خاطر استخارہ کرتے ہیں اور ہمیں کرنے کی اجازت مل جاتی ہے لیکن بعدازاں وہ کام نہیں ہوپاتا یا اس کا کا انجام ہمارے حسب توقع نہیں ہوتا۔ ایسی صورت حال میں ہمیں کسی قسم کی بدگمانی کو دل میں جگہ نہیں دینا چاہئے۔ جو کچھ بھی واقع ہوا ہے یقیناً اس میں بھی ہماری بھلائی پوشیدہ ہوگی۔ ہوسکتا ہے کہ ہماری عقل نارسا میں اس فیصلہ خداوندی کی حکمت اور مصلحت نہ آئے تاہم ہر حال میں اس ذات حق پر اعتماد اور بھروسہ رکھنا چاہئے۔ وہی ہماری بہتری کو بہتر جانتا ہے۔ مآلِ کار کا علم اسی علام الغیوب ذات کو ہے۔ اس نے جو بات ہمارے لئے مناسب سمجھی ہے اس کے عمل کی ہمیں توفیق دیدی ہے۔ استخارہ کرنے والے کے لئے تکوینی لحاظ سے خیر کی بہم رسانی کا خدائی وعدہ برحق ہے۔ ہماری ذاتی پسند وناپسند کا معیار ضروری نہیں کہ ہمیشہ درست ہی ہو۔ ہماری عقل اور شعور بہرحال ناقص ہیں۔ بعض اوقات ہم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ وہ انجام کار ہمارے لئے سودمند ثابت ہوتی ہے۔ قرآن پاک اس حقیقت پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے۔ عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝ (۲،۲۱۶)

ترجمہ: بہت ممکن ہے کہ ایک چیز کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ایک چیز جو تمہیں اچھی لگتی ہو، ہوسکتا ہے کہ اسی میں تمہارے لئے برائی ہو۔ (حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔

خاصانِ خدا کی خوبی یہ ہے کہ وہ ذاتی پسند وناپسند کو کبھی لائق اعتنا نہیں سمجھتے بلکہ وہ ہمیشہ اپنے مالک حقیقی کی پسند وناپسند کو پیش نگاہ رکھتے ہیں اور اسی کی رضا پر سر تسلیم خم کئے رہتے ہیں۔ رضینا بقضاء وتسلیماً لِاَمرِہٖ۔

سیدنا عمر فاروق" فرمایا کرتے تھے۔ مَا اُبَالِيْ عَلٰى اَيِّ حَالٍ اَصْبَحْتُ عَلٰى مَا اُحِبُّ اَوْ عَلٰى مَا اَكْرَهُ وَذٰلِكَ لَا اَرَى الْخَيْرَ فِيْمَا اَكْرَهُ۔[۲۳]

ترجمہ: مجھے پرواہ نہیں کہ میں کس حال پر صبح کرتا ہوں۔ وہ حال مجھے ذاتی طور پر پسند ہو یا ناپسند۔ یہ اسلئے ہے کہ میں جس کو پسند کروں، اپنی پسند وناپسند میں بھلائی کو سمجھتا ہی نہیں ہوں۔ (کیونکہ دراصل خیر تو اس حال میں ہے کہ جو خدا کو پسند ہو) تجربہ شاہد ہے کہ بعض اوقات استخارہ کرنے کے بعد کسی کام کو شروع کردیا جاتا ہے اور بظاہر اس میں ناکامی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس وقت تو طبعاً انسان کو کسی قدر پریشانی ہوتی ہے۔ لیکن بعد میں واقعات کچھ ایسے پیش آتے ہیں کہ وہ وقتی ناکامی بھی مصلحت اور حکمت پر مبنی ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص نے بغرض تجارت سفر کا استخارہ کیا۔ اجازت آگئی اور وہ سفر پر روانہ ہوگیا لیکن تجارت میں کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ وہ شخص حیران ہوکر سوچنے لگتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ جب گھر پہنچتا ہے تو اس پر یہ حقیقت کھلتی ہے کہ اس کے سفر پر جانے کے بعد اس کے گھر کی بوسیدہ چھت گر پڑی تھی لیکن اس کے بیوی بچے محفوظ رہے کیونکہ بیوی اس کے سفر پر جانے کے بعد اپنے بچوں کو لے کر میکے چلی گئی تھی۔ اگر وہ گھر پر رہتا تو اس بات کا امکان تھا کہ مالی نقصان کے ساتھ جانی نقصان بھی ہوجاتا۔

[۲۲] عوارف المعارف صفحہ:۲۱۶۔

بہرحال استخارے کے بعد کامیابی ہو یا ناکامی، مصلحت سمجھ میں آئے یا نہ آئے راضی برضا رہنا چاہئے۔ استخارہ دراصل اپنے علم وقدرت اور اپنی پسند انتخاب سے اظہار بیزاری کر کے خدا کی پسند اور رضا کو طلب کرنے کا نام ہے۔ لہٰذا استخارہ کرنے کے بعد جب خدا اپنا فیصلہ نافذ کردیتا ہے تو اسے دل وجان سے تسلیم کرنا اور اس پر راضی رہنا استخارے کا بنیادی تقاضا اور اخلاصِ عمل کا حقیقی اظہار ہے۔ استخارے کے ذریعے خدا کی پسند وانتخاب کو طلب کرنے کے بعد پھر اس پر راضی نہ ہونا خدا کے غیظ وغضب کو دعوت دینا ہے۔ امام العارفین ابن ابی جمرہؒ کہتے ہیں کہ صوفیائے کرام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جو شخص کسی معاملے میں استخارہ کرتا ہے اور خدا اس کے بارے میں فیصلہ کردیتا ہے اور پھر وہ شخص اس پر راضی نہیں ہوتا تو ایسا شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسے شخص پر توبہ کرنا لازم ہے کیونکہ وہ خدا کے بارے میں بے ادبی کا مرتکب ہوا ہے۔

امام موصوف اس قول کی تائید کرتے ہوئے مزید یہ کہتے ہیں کہ خدا سے اس کی پسند طلب کر کے اس پسند پر ناک بھوں چڑھانا منافقت سے ملتی جلتی چیز ہے بلکہ یہی اصل منافقت ہے کیونکہ استخارہ کرتے وقت تو انسان اپنے فقر واحتیاج اور خدا کی پسند کے لئے تسلیم ورضا کا اعلان کرے اور پھر بعدازاں اس کے مخالف طرز عمل اختیار کرے۔

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَاغَضِبْتُ غَضَباً اَشَدُّ مِنْ غَضَبِیْ عَلٰی مَنْ اسْتَخَارَنِیْ فِیْ اَمْرٍ فَقَضَیْتُ لَہٗ فِیْہِ قَضَاءً کَرِہَ۔[۲۴]

ترجمہ: مجھے سب سے زیادہ غصہ ایسے شخص پر آتا ہے کہ جو کسی کام کے بارے میں مجھ سے استخارہ کرتا ہے اور جب میں اس کے لئے اس معاملے میں اپنا فیصلہ کردیتا ہوں تو وہ فیصلہ اسے ناگوار گزرتا ہے۔

امام طحطاویؒ ایک حدیث نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اَنَّ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اَیُّ عِبَادِکَ اَبْغَضُ اِلَیْکَ قَالَ عَبْدٌ اسْتَخَارَنِیْ فِیْ اَمْرٍ فَخِرْتُ لَہٗ فَلَمْ یَرْضَ۔[۲۵]

ترجمہ: تحقیق حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا پالنے والے! تیرے بندوں میں سے کونسا شخص تجھے سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ وہ بندہ کہ جو مجھ سے کسی کام کے بارے میں استخارہ کرتا ہے، پھر میں اسے (اپنا پسندیدہ کام) چن دیتا ہوں تو وہ اس پر راضی نہیں ہوتا۔ بلاشبہ ہماری سعادت مندی اسی میں ہے کہ ہم خدا سے استخارہ کرتے رہیں اور اس کے بعد جو کچھ اس کا فیصلہ ہو اور جو کچھ واقع ہو، خدا کی قضا وقدر پر راضی رہیں۔ اسی میں ہماری فلاح ہے اور اسی میں نجات۔

[۲۴] کتاب الفرج بعد الشدۃ صفحہ: ۶، [۲۴] بہجۃ النفوس، ج ۲، صفحہ: ۹۰، [۲۵] حاشیہ الطحطاوی، صفحہ: ۲۳۸۔

پل صراط کی دہشت

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کی ایک کنیز نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی۔

''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جہنم دہکایا گیا ہے اور اس پر پل صراط رکھ دیا گیا ہے۔ اتنے میں اموی خلفاء کو لایا گیا۔ سب سے پہلے خلیفہ بن عبدالمالک کو حکم ہوا کہ پل صراط سے گزرو۔ وہ پل صراط پر چڑھا مگر آہ...... دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ میں گر پڑا۔ پھر اس کے بیٹے ولید بن عبدالمالک کو لایا گیا وہ بھی اسی طرح دوزخ میں جا گرا۔ اس کے بعد سلیمان بن عبدالمالک کو حاضر کیا گیا۔ وہ بھی دوزخ میں گر گیا ان سب کے بعد یا امیر المومنینؒ آپ کو لایا گیا۔

بس اتنا سننا تھا کہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ نے خوفزدہ ہوکر چیخ ماری اور گر پڑے۔ کنیز نے پکار کہا۔

''یا امیر المومنینؒ! سنئے تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے دیکھا کہ آپؒ نے سلامتی کے ساتھ پل صراط کو عبور کرلیا۔''

مگر سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ پل صراط کی دہشت سے بے ہوش ہوچکے تھے اور اسی عالم میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔

(کیمیائے سعادت)

- ارشادات ربانی وسنت نبویؐ سے کنارہ کشی۔
- ناحق وحرام مال جمع کرنیکی کوشش۔
- بلاوجہ رشتہ داروں سے قطع تعلق۔
- حق بات کرنے سے گریز اور کسی پر نکتہ چینی۔
- کسی کی خوشامد اور بغیر مشورے کے کوئی کام۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

مختلف مفید سوالات

سوال از: کے عبدالباری ———— وانم باڑی

عرض خدمت یہ کہ ''روحانی ڈاک'' کیلئے فی الوقت میرے مقیم وطن چڑائے پٹنہ کرناٹک سے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا کے محبوب ایک عجب شخصیت کا سوال روانہ کیا تھا جس کے بعد ماہ ستمبر ۲۰۰۵ء اکتوبر نومبر ۲۰۰۵ء اور اس ماہ کے رسالوں میں تلاش کے بعد مایوسی کے ساتھ پھر ایک بار اس مخلص شخصیت کی دیرینہ دلی گزارش پیش خدمت ہے۔

میں اپنے ذریعہ معاش کے سلسلے میں کرناٹکا ضلع ہاسن کے قریب چڑائے پٹنہ میں مقیم ہوں یہاں کی جماعت جامعہ مسجد کے امام وخطیب جو ۳۰ سالوں سے خدمت کررہے تھے جن کی گاؤں والے قاضی صاحب کے نام سے عزت افزائی کرتے ہیں۔ یہ ہستی آپ کے طلسماتی دنیا کے بے حد شوقین ہیں۔ یہ خود تنہا شہر میسور جاکر ہر ماہ پابندی سے خرید کر مطالعہ کرتے آرہے ہیں۔ آپ کی اس کتاب کو اسی مسجد کے امام وخطیب حافظ نثار احمد صاحب جاوید کی زبانی پڑھوا کر لطف اندوز ہوتے ہیں کیونکہ قاضی صاحب نابینا ہیں آنکھوں کی روشنی سے محروم ہونے کے باوجود بڑی جدوجہد سے آپ کی کتابوں کے شیدائی ہیں ان سے میری ملاقات کے بعد میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ طلسماتی دنیا کے شوقین جو نابینا ہوکر بھی پڑھنے سے قاصر ہوکر بھی اتنے بڑے قاری ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کے سوالات روحانی ڈاک میں شائع ہوں۔ ازراہ کرم استخارہ نمبر میں شائع کر کے ان کے ذیل کے سوالات کے جوابات عنایت کریں۔

امید کہ آپ اپنے دونوں مخلص طلسماتی دنیا کے قاری کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

سوال نمبر ایک: ابجد قمری کا سلسلہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے دور میں کس طرح آغاز ہوا۔ احادیث میں اس کی کس درجہ وضاحت شامل ہے۔؟

سوال نمبر دو: ستمبر ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں علاج بالقرآن میں اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ کی بجائے اِنَّہٗ مِنْ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے، کونسا صحیح ہے۔؟

ذوالکتابت کے نقوش عنصری چال سے ہٹ کر کرنے سے نقوش کا عمل ضائع ہوتا ہے یا نہیں۔

جو عامل نقوش کے قوانین سے واقفیت نہ ہوتے ہوئے غلط چالوں سے نقوش پُر کرتے ہیں اس کا اثر عامل پر کیا ہوتا ہے۔؟

سوال نمبر تین: ایک استخارہ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد غوث الاعظمؒ کی روح اقدس کو بخشنے کے بعد سورۂ کوثر تین مرتبہ پڑھ کر درود کے بعد تین مرتبہ یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنَ الْحَالِ ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر سونے کے بعد خواب میں استخارے کا حل طلب ہوگا درست ہے۔ یا اصلاح طلب ہے۔

ایک اور استخارہ میں رات کو سونے سے پہلے کسی بھی مقصد کے حل

کے لئے درود آگے پیچھے پڑھ کر یَاشَیْخ عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہ ۱۰۱ مرتبہ پڑھنا ٹھیک ہے یا نہیں۔

دن میں اگر کسی ضرورت پر استخارہ دیکھنا ہو تو کونسا عمل آزمودہ ہے ازراہ کرم عنایت کریں۔

جواب

ہمارے لئے قابل شکر ہے یہ بات کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو بینائی کی نعمت سے محروم ہیں۔ اس سے پہلے بھی حیدرآباد میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی تھی جو نابینا تھے اور انہوں نے بتایا تھا کہ وہ ۱۹۹۷ء سے پابندیٔ وقت کے ساتھ طلسماتی دنیا خریدتے ہیں اور دوسروں سے پڑھوا کر سنتے ہیں اور اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ طلسماتی دنیا صرف مسلمان ہی نہیں پڑھتے بلکہ بعض غیر مسلم حضرات بھی پابندی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرتے ہیں ہمارے علم میں کئی لوگ ایسے ہیں کہ جنہوں نے طلسماتی دنیا پڑھنے کی خاطر اردو زبان سیکھی ہے۔ ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں کہ جس نے ہمیں طلسماتی دنیا نکالنے کی توفیق دی اور جس نے طلسماتی دنیا کو مقبولیت عامہ سے سرفراز فرمایا۔

ہم اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ایسے تمام افراد کی بھی قدر کرتے ہیں جو طلسماتی دنیا کو اہمیت دیتے ہیں اور جو پابندیٔ وقت کے ساتھ اس کا انتظار کرتے ہیں۔ اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور اسی کے مضامین سے مستفیض ہو کر دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں بالخصوص ہم ان تمام حضرات سے قدر دانی کا اظہار کرتے ہیں کہ جو بینائی جیسی نعمت سے محروم ہو کر بھی طلسماتی دنیا دوسروں سے پڑھوا کر سنتے ہیں اور اس رسالے کی اہمیت وافادیت کے قائل ہیں۔ اللہ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں مفید اور مجرب عملیات اور پُر مغز مضامین چھاپنے کی مزید توفیق اور صلاحیت بخشے اور طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک کو گھر گھر میں پہنچادے تاکہ روحانی عملیات کے ساتھ ساتھ دین اسلام کا بھی بول بالا ہو۔

ابجد قمری، ابجد شمسی اور دوسری ابجدیں جن کی تعداد ۲۸ ہے ان کا سلسلہ بعثتِ اسلام سے پہلے سے چل رہا ہے۔ اسلام سے پہلے بھی لکھنے اور پڑھنے کا سلسلہ عام تھا۔ دیگر انبیاء کرام جو سرکار دوعالم خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس دنیا میں مبعوث ہوئے اور ان پر آسمانی کتابوں کا نزول ہوا۔ مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی اور حضرت ابراہیم پر اور دیگر انبیاء پر مختلف صحیفوں کا نزول ہوا۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام آسمانی کتابیں اصلاحی اور روحانی مضامین پر مشتمل تھیں اور مضامین اصلاحی ہوں یا تبلیغی ہوں کلمات سے بنتے ہیں اور کلمات جملوں سے بنتے ہیں جملے الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں اور الفاظ کو مرتب کرنے کے لئے حروف کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ جب اسلام سے پہلے بات چیت کا، لکھنے پڑھنے کا، اور کتابوں کا نزول کا سلسلہ موجود تھا تو پھر وہ ۲۸ حروف جن سے کلمات تیار ہوتے ہیں ان کا سلسلہ بھی یقیناً موجود رہا ہوگا۔

چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ حضرت مریم علیہ السلام کسی مکتب میں بغرض تعلیم داخل کرانے کے لئے لے گئیں اور حضرت عیسیٰؑ استاد کے روبرو بیٹھے تو استاد نے حضرت عیسیٰؑ کی بسم اللہ کراتے ہوئے کہا کہ بیٹا کہو الف۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ الف جب کہوں گا جب تم یہ بتاؤ کہ الف کے معانی کیا ہیں۔ استاد نے کہا کہ الف صرف ایک حرف ہے اس کے کوئی معنیٰ نہیں ہیں۔ یہ حرف جب دوسرے حروف سے مرکب ہوگا تب کوئی جملہ بنے گا اور اس جملے کے کچھ معانی ہوں گے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا۔ جس حرف کے کچھ بھی معانی نہ ہوں اس کو پڑھنے پڑھانے سے کیا فائدہ۔ حضرت عیسیٰؑ کی عمر اس وقت تین چار سال تھی۔ ان کی یہ بے باکی اور جرأت دیکھ کر مکتب کا استاد مبہوت ہوگیا۔ پھر حضرت عیسیٰؑ بولے محترم الف کے کچھ نہ کچھ معانی ضرور ہیں لیکن وہ آپ کو معلوم نہیں ہیں۔ استاد نے کہا برخوردار آپ ہی بتادیں کہ الف کے معانی کیا ہیں؟ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا۔ ایسے نہیں بتاؤں گا جب بتاؤں گا جب تم ادھر شاگردوں کی صف میں آکر بیٹھو اور مجھے مسند استاد پر بٹھاؤ۔ مکتب کا استاد لاجواب ہو کر طالب علموں کے درمیان آکر بیٹھ گیا اور حضرت عیسیٰؑ اس کی جگہ چلے گئے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے الف پر فصیح وبلیغ گفتگو فرمائی اور بتایا کہ الف حق تعالیٰ کی وحدانیت کی علامت ہے اور یہ حرف مختلف انداز سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی بے نیازی کو ثابت کرتا ہے۔ اس واقعہ میں یہ حکمت پوشیدہ تھی کہ انبیاء کا کوئی استاد نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء اپنی قوم میں سب سے عظیم ہوتے ہیں۔ اگر ان کا کوئی استاد ہوتا تو پھر اس کا مقام نبی سے بڑھ جاتا۔ جو نظام قدرت میں ایک عجیب سی بات ہوتی اس لئے تمام انبیاء کو اُمّی رکھ کر علم لدنی کی دولتوں سے سرفراز کیا جاتا رہا تاکہ وہ کسی استاد کا احترام کرنے پر اور استاد کے سامنے سر تسلیم خم کرنے پر جو ایک طالب علم کے لئے ضروری ہے مجبور نہ ہوں۔ اگر حضرت عیسیٰؑ استاد کے سامنے بیٹھ کر الف کہہ لیتے تو استاد جس طرح دوسرے طالب علموں کا استاد تھا حضرت عیسیٰؑ کا بھی استاد بن جاتا اور یہ

بات خالق کائنات کو پسند نہ تھی اس لئے ایک غیبی قوت نے حضرت عیسیٰؑ کو الف کہنے سے باز رکھا اور اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے جو فصیح وبلیغ تقریر کی وہ بھی غیبی قوت ہی کا نتیجہ تھی۔ بہرکیف اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حروف اور ابجدوں کا سلسلہ پہلے ہی سے چل رہا ہے اس کے سلسلوں کو صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے دور کی محنت اور کوشش سمجھنا غلطی ہے۔ البتہ قرآن حکیم کے حروف سے یہ بات ثابت ہے کہ ابجد قمری کا سلسلہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود سے شروع ہوگیا تھا۔ اس سے پہلے کی ابجدوں میں پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، جیسے حروف بھی موجود تھے لیکن یہ حروف ابجد قمری میں موجود نہیں تھے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں جو حروف پر مشتمل ہے۔ اس میں کسی بھی آیت میں پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، موجود نہیں ہیں۔

اسی طرح ابجد شمسی میں بھی مذکورہ حروف موجود نہیں ہیں۔ حالانکہ ابجد شمسی ابجد قمری سے بالکل مختلف ہے۔ ابجد قمری کی رو سے غین کے اعداد ایک ہزار ہوتے ہیں جب کہ ابجد شمسی کی رو سے غین کے اعداد صرف سو ہوتے ہیں۔ روحانی عملیات میں ابجد قمری زیادہ مستعمل ہے اور نقوش وغیرہ میں بھی ابجد قمری ہی کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ماہرین فن نے فن حروف کی کتابوں میں ۲۸ ابجدوں کا ذکر کیا ہے۔ دراصل سبھی ابجدیں چاند کی ۲۸ منزلوں سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ سب کی سب ۲۸ حروف ہی پر مشتمل ہیں۔ اس موضوع پر علامہ ابن خلدونؒ جیسے مؤرخین نے بھی روشنی ڈالی ہے۔ کچھ اور مؤرخین نے بھی اعداد اور حروف کا ذکر کرتے ہوئے ۲۸ ابجدوں پر کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کسی نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کی شروعات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک سے ہوئی کسی نے کہا ہے کہ عہد صحابہ سے ان کی شروعات ہوئی۔ کسی نے ان کا سہرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سر باندھا ہے اور کسی نے اس کی شروعات کے لئے حضرت جعفرؓ کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ جب یہ دنیا بنی تو انسان نے بات کرنا اور اپنی بات دوسروں کو سمجھانے کی طرح ڈالی ہے اور جب سے نطق انسان کا سلسلہ شروع ہوا تب ہی سے حروف بنے اور زبانوں پر آئے اور جب سے لکھنے لکھانے کا سلسلہ شروع ہوا اور حق تعالیٰ نے قلم اور کاغذ کو پیدا کیا تب سے ۲۸ حروف انسان کے نوک قلم پر اور نوک زبان پر آئے۔ ترتیب کا انداز بدلتا رہا۔ اصطلاحیں بھی بدلتی رہیں۔ لیکن حروف واعداد کی تحقیق صدیوں پہلے ہو چکی تھی البتہ ان حروف کی گہرائیوں کا اندازہ اس وقت ہوا جب بعض اصحاب رسولؐ نے علم جفر کی بنیاد رکھی۔

ستمبر ۲۰۰۲ء کے شمارے میں غالباً کتابت کی غلطی رہ گئی ہوگی۔ جس پر ہم شرمندہ ہیں اور اپنے سبھی قارئین کو معذرت چاہتے ہیں۔ سورۂ نمل کی صحیح آیت یہ ہے۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

ذوالکتابت والے نقوش آتشی چال پر مشتمل ہوتے ہیں اور انہیں اس چال کے علاوہ کسی اور چال سے بھرنا درست نہیں ہوتا۔ مثلاً سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ کا نقش اس طرح بھریں گے۔

۷۸۶

سلام	قولا	من	رب رحیم
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

دیکھ لیجئے اس نقش کا ٹوٹل ہر لائن میں ۸۱۸ ہوگا اور سلام قولا من رب رحیم کے اعداد ۸۱۸ ہیں۔ اگر ہم اس نقش کو کسی اور چال سے پُر کریں گے تو آیت کے جملے ایک ساتھ نہیں لکھے جاسکیں گے۔ اس لئے ماہرین فن نے نقش ذوالکتابت کو ہمیشہ آتشی چال سے لکھا ہے۔ نقوش میں چال کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جب نقش الل ٹپ لکھا جائے گا وہ تاثیر سے محروم ہوگا۔ نقش کوئی بھی ہو اس کو صحیح چال سے مرتب کرنا چاہئے۔ جو لوگ نقوش لکھتے وقت چالوں کو اہمیت نہیں دیتے وہ فنی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کی نقل اور تقلید کرنا فن عملیات کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی کرنے کے مترادف ہے۔

دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کو پہنچا کر استخارہ اس طرح کریں۔ تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر تین مرتبہ سورۂ کوثر مع بسم اللہ پڑھیں۔ يَاخَبِيْرُ اَخْبِرْنِيْ يَاعَلِيْمُ عَلِّمْنِيْ تین سو مرتبہ پڑھیں پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس دوران اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں اور کسی سے بات کئے بغیر پاک صاف بستر پر سوجائیں۔

استخارہ کا وہ طریقہ جس میں ایک سو ایک مرتبہ "یاشیخ عبدالقادر شیئاً للہ" پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے ہم اس سے متفق نہیں ہیں۔ ان میں جیتے جاگتے جو معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ اگرچہ ان کو بھی بشرطیکہ ان میں کوئی خلاف شرع بات نہ ہو رہنمائی کہا جاسکتا ہے اور ایسے تجربات کی مخالفت کرنا ضروری بھی نہیں ہے لیکن اس طرح سے جو کچھ بھی معلومات

حاصل ہوتی ہیں ان پر استخارہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ استخارہ درحقیقت اللہ سے مشورہ کرنے کا نام ہے اور اس کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ بندہ متعلقہ دعائیں اور وظائف پڑھ کر سو جائے۔

طلسماتی دنیا کے اسی شمارے میں جو مفید اور مؤثر استخاروں پر مشتمل ہے، استخارے کے طریقے اور اس کے آداب درج کئے جارہے ہیں۔ نیز اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ بندہ کس طرح یہ بات سمجھے کہ اللہ کی طرف سے جواب ہاں میں ہے یا نہیں میں ہے۔ اس شمارے کو غور وفکر کے ساتھ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس شمارے کے مشمولات آپ کے استخارے کے بارے میں صحیح رہنمائی کریں گے اور آپ کی بے شمار الجھنوں کو رفع کردینگے، یہ شمارہ خود یہ ثابت کردے گا کہ آج کل استخارے کے جو طریقے شور وغل کے ساتھ رائج ہیں وہ کتنے صحیح ہیں اور کتنے غلط۔

عامل بننے کی خواہش

سوال از: انیس احمد ——————— بنگلور

دیگر عرض خدمت اقدس اینکہ میں انیس احمد اللہ کے فضل وکرم سے حافظ قرآن ہوں اور چند سالہ مولوی کورس بھی کیا ہوں۔ اللہ کی مہربانی سے دین کی خدمت کررہا ہوں۔ بچوں کو دینی تعلیم دیتا ہوں اور ایک مسجد میں خطیب کی حیثیت سے ہوں۔ آپ جناب والا ہی کے شاگردوں میں حضرت مولانا الیاس صاحب خطیب وامام مسجد جعفر بنگلور سے رابطہ کیا اور ان سے میں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں عامل بننا چاہتا ہوں تو مولانا نے کہا میرے استاد محترم حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب سے خط وکتابت کے ذریعہ سے رابطہ رکھیں۔ انشاء اللہ حسن الہاشمی صاحب آپ کی رہنمائی فرمائیں گے۔ آپ جناب والا سے ادبا گزارش ہے کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں۔ بات تو ظاہر ہے کہ میں ناچیز عامل بننے کی خواہش رکھتا ہوں۔ عملیات سیکھ کر خدمت خلق کرنا چاہتا ہوں، آپ دعا فرمائیں مجھے للّٰہیت اخلاص عطا فرمائے۔ انشاء اللہ جدوجہد اور کوشش کروں گا، آپ جو جو عمل بتائیں گے وہ کروں گا اور پوری ایمانداری کے ساتھ آپ کی شاگردی میں آنا چاہتا ہوں۔

جواب

عامل بننے کی خواہش ایک اچھی خواہش ہے۔ ہم آپ کی اس خواہش کی قدر کرتے ہیں۔ یہ بات دیانت کے قبیل سے ہے کہ آپ نے اپنی خواہش کا اظہار خطیب وامام مولانا الیاس صاحب سے کیا اور انہوں نے آپ کو ایک مفید مشورہ دیا کہ اس لائن کی مہارت حاصل کرنے کے لئے حسن الہاشمی سے رابطہ قائم کریں۔ ضروری نہیں کہ آپ اس لائن کی باقاعدہ تعلیم مولانا الیاس کے مشورے کے مطابق ہم سے ہی حاصل کریں آپ اپنے ذوق اپنے قلبی رجحانات اور اپنے مزاج کے مطابق اپنا کوئی استاد ڈھونڈ سکتے ہیں لیکن ہاں یہ ضروری ہے کہ اپنی خواہش اور ذوق کی تکمیل کے لئے آپ کو باقاعدہ کسی استاد سے شاگردی کا ناطہ جوڑنا ہوگا تب ہی آپ کی خواہش کی تکمیل ہوسکے گی۔

روحانی عملیات کی لائن ایک مقدس پاکیزہ اور ہمہ گیر قسم کی لائن ہے اس میں کچھ آسانیاں بھی ہیں اور کچھ مشکلات بھی ہیں۔ اس لائن کا سفر تہہ کرتے ہوئے انسان کو ریاضتوں کا اہتمام بھی کرنا پڑتا ہے اور پرہیز وغیرہ کا بھی۔ اس کے بغیر اس لائن کی ابجد سے بھی واقفیت نہیں ہوتی۔ لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس لائن میں آج کل ہزاروں چغد اور لال بجھکڑ قسم کے انسان دھونی رچائے بیٹھے ہیں اور دن کی روشنی میں انتہائی اطمینان کے ساتھ اللہ کے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ ان نام نہاد عاملین کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ یہ نقش لکھنا تو درکنار یہ اپنا اور اپنی بیوی کا نام بھی صحیح املا کے ساتھ نہیں لکھ سکتے۔ ایسے عاملین کو قرآن حکیم کی ایک آیت بھی صحیح تلفظ کے ساتھ یاد نہیں ہے۔ لیکن یہ لوگ محض اپنے الٹے سیدھے حلئے، رعب دار قسم کے وضع قطع اور الفاظی ولسانی نیز ناجائز پروپیگنڈے کی بنیاد پر اپنی دکانیں چلا رہے ہیں اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنا الوسیدھا کررہے ہیں۔ اسی لئے عملیات کی لائن پوری طرح بدنام ہوکر رہ گئی ہے اور شریف لوگ عاملین کے ذکر اور تصور سے وحشت محسوس کرتے ہیں اور روحانی عملیات سے بدظن ہوتے جارہے ہیں، ایسے ناگفتہ بہ حالات میں آپ جیسے لوگوں کا یہ خواہش کرنا کہ ہم بھی خدمت خلق کرنے کی غرض سے باقاعدہ روحانی عملیات تعلیم حاصل کریں اور پوری ایمانداری اور باقاعدگی کے ساتھ عملیات کے اصول وضوابط کو سمجھیں اور اس لائن کی ریاضتوں کا حق پہچان کر کسی استاد کی نگرانی میں اپنے ذوق کی تکمیل کریں۔ ایک قابل قدر بات ہے۔ لیکن محترم یہ بات یاد رکھیں کہ روحانی عملیات کی لائن سوجی کا حلوہ نہیں ہے کہ حلق میں رکھو اور بغیر چبائے سٹک لو۔ اگر آپ نے اس لائن میں قدم رکھنے کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو کمر کس لیں۔ اولاً پانچوں وقت کی نماز کی عادت ڈالیں اور ہر نماز کے بعد کسی نہ کسی وظیفے کا ورد کریں اور خلوت میں بیٹھ کر حق تعالیٰ کی عظمت وبڑائی وحدانیت ویکتائی پر گھنٹوں غور وفکر کریں۔ اللہ کی عبادت کرنے کے

ساتھ مخلوق سے محبت کریں اور دوسروں کے درد اور کرب کو اپنے دل میں محسوس کریں۔ دوسروں کے کام آنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں اور مسلکی تعصب سے جو خدمت خلق میں ہمیشہ حارج ہوتا ہے خود کو دور رکھیں، مسلک کے جھگڑے نسل پرستی کی باتیں اور علاقائی تعصب ہمیں نہ بندوں تک پہنچنے دیتے ہیں نہ اللہ تک۔ اسلئے ان سب کو گناہ کبیرہ سمجھ کر ان سے باز آجائیں اور فیصلہ کریں کہ آپ کو اللہ کے ہر بندے کی خدمت کرنی ہے خواہ وہ آپ کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ جب آپ اس طرح کی اچھی اور صاف ستھری سوچ وفکر کے ساتھ اس میدان میں قدم رکھیں گے تو اللہ کی مدد شامل حال ہوگی اور آپ کا سفر جو اگرچہ طویل ترین سفر ہے جلد پورا ہوجائے گا اور وقت میں خیر وبرکت ہوگی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ عملیات کا پہلا سبق پڑھتے ہی قلم کاغذ اٹھا کر تعویذ وہی لکھتے ہیں جو خودغرض ہوتے ہیں۔ عقل کے اعتبار سے کورے اور علم کے اعتبار سے محروم ہوتے ہیں۔ آپ ایسے لوگوں کی غلطی دہرانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ عامل نہیں چوں چوں کا مربہ بن کر رہ جائیں گے۔ جہاں تک پیسہ کمانے کا تعلق ہے تو پیسہ قسمت سے ملتا ہے۔ آپ ایک حرف بھی نہ پڑھیں تب بھی اگر آپ کی قسمت میں پیسہ ہے تو آپ پیسہ وصول کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے لیکن عزت، عظمت اور ناموری کی دولتوں سے آپ محروم رہیں گے۔ پیسہ چور اچکے بھی حاصل کرلیتے ہیں اور اجہل ترین قسم کے لوگ بھی۔ پیسہ کمانا کوئی قابل تعریف بات نہیں ہے پیسے وہ عامل آج کل زیادہ کما رہے ہیں جو الف کے نام بے نہیں جانتے اگر آپ کا مقصد صرف پیسہ کمانا ہے تو پھر تعلیم وتربیت کے جھنجھٹ میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ دوچار کتابیں خرید لیں اور کسی بھی چھت کے نیچے پگڑی باندھ کر بیٹھ جائیں اور کچھ اگربتیاں جلا کر دھواں چاروں طرف پھیلا دیں لوگ آپ کو پہنچا ہوا انسان سمجھ کر آپ کے سامنے دوزانو ہوکر بیٹھ جائیں گے اور کاروبار شروع ہوجائے گا۔ اور اگر آپ کو واقعتاً عامل ہی بننا ہے تو سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ کسی استاد سے رجوع کریں۔ کسی ایسے عامل سے رابطہ پیدا کریں جو اس فن کی باریکیوں سے واقف ہو جو آپ کو آپ کی منزل تک پہنچانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اگر آپ اپنی طلب میں سنجیدہ ہوئے تو ایک دن انشاء اللہ کامیابی سے ضرور ہمکنار ہوں گے۔

یاد رکھیں کہ اس لائن میں سیکھنا پھر عقائد کی حفاظت کے ساتھ خدمت کے میدان میں قدم رکھنا، اسی میں آپ کی اور ملت کی بھلائی ہے۔

لاپرواہی کی باتیں

سوال از: دانش اندوری ——————— دہلی

میرا ہندوستان کے عامل وکامل بزرگوں کو نہایت مؤدبانہ سلام قبول ہو۔ عاجزانہ گزارش ہے کہ مجھ پر ۱۹ سال سے گندے جنات روز جادو کرتے ہیں، جسم پر بوجھ دیتے ہیں، سوئیاں چبھوتے ہیں۔ میں درود شریف، آیت الکرسی، چاروں قل پڑھ پڑھ کر ہار گیا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے بلائیں اور میرا پیچھا چھڑائیں۔

جواب

یہ بات آپ کو کس نے بتائی کہ جنات آپ پر جادو کراتے ہیں اور مختلف انداز سے آپ کو ستا رہے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ اس طرح کے اثرات کا ۱۹ سال سے شکار ہیں اور اب تک آپ نے شاید سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ کسی عامل سے علاج نہیں کرایا ہے۔ سر کا درد اور پیٹ کا درد ایک معمولی سی بیماری ہوتی ہے لیکن اس معمولی سی بیماری سے بھی غفلت برتی جائے تو یہ بھی ایک دن کسی انسان کو بہت زیادہ پریشان کرسکتی ہے۔ اوپری اثرات تو ٹی بی اور ہارٹ اٹیک جیسے امراض ہوتے ہیں ان سے غفلت برتنا اور انکا علاج نہ کرانا عاقبت نااندیشی کی بات ہے۔

اس خط میں بھی آپ نے یہ لکھا ہے کہ ہم آپکو بلائیں اور ان کے اثرات سے آپ کا پیچھا چھڑائیں۔ گویا کہ آپ جب ہی ہمارے پاس آئیں گے جب ہم آپ کو باقاعدہ دیوبند آنے کی دعوت دیں۔ عزیزم ہمارے دعوت نامے کا انتظار نہ کریں اگر آپ اپنی ذات کے ساتھ انصاف کرنا چاہتے ہیں اور اللہ کی عطا کردہ زندگی کی قدر کرنا چاہتے ہیں تو پہلی فرصت میں کسی بھی بدھ کو دیوبند آکر ہم سے مل لیں۔

اس طرح کے اثرات میں جو غیر معمولی ہوں خود پڑھنے سے فائدہ نہیں ہوگا۔ ان اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ کو باقاعدگی کے ساتھ کئی ماہ تک تعویذ باندھنے اور پینے پڑیں گے تب اللہ کے فضل وکرم سے آپ کی تندرستی بحال ہوگی۔ اگر دیوبند آنا مشکل ہو تو دہلی ہی میں کسی اچھے عامل کو دکھائیں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو صرف وہم ہو لیکن اگر یہ واقعتاً اوپری اور آسیبی اثرات ہیں تو آپ کی جانی اور مالی صحت کے لئے خطرے کی گھنٹی ہیں ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی عامل سے روحانی علاج کرانا

آپ کیلئے ضروری ہے۔ یوں اگر آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں گے اور اس بات کا انتظار کریں گے کہ آپ کو خود ہی بلائیں تب ہی آپ علاج کا ارادہ کریں، شاید بہت بڑی بھول ہے، اتنے کوئی عامل آپ کو مدعو کرے گا اتنے تو چڑیاں آپ کا سارا کھیت چگ جائیں گی۔

ذاتی باتیں

سوال از: بشیر احمد بٹ ——————— کشمیر

آپ کی صحت وعافیت کے لئے ہم دعا کر رہے ہیں۔ حضرت میں نے اپنے خط کا جواب اگست کے شمارے میں پایا۔ میں بے حد خوش ہوا، مگر ساتھ ہی میں نے اپنے جواب کو دیکھ کر ایک سوال کا جواب نہ مل سکا جس کا میں خود شرمندہ ہوں۔ کیونکہ میں نے کم سے کم ۱۵ خطوط تقریباً ۴ سالوں میں روانہ کئے۔ (مجھے اللہ کا وہ فرمان یاد آیا کہ جس کو میں دوں گا اس کو کوئی نہیں لے گا اور جس کو میں نہیں دوں گا اس کو کوئی نہیں دے گا) اس لئے میں نے سوچا کہ اللہ نے میرے تین سوالوں کا جواب حضرت کے دست اقدس سے دیا۔ وہ کافی ہے۔ اس خط کے جواب کے لئے آپ حضرت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ حضرت کو عمر دراز عطا فرمائیں تاکہ مصیبت زدہ لوگوں کا اس دنیا میں شاید آپ کے سوا کوئی ہمدرد نہیں ہے۔

حضرت میرا سوال یہ ہے کہ میرا نام بشیر احمد، والد کا نام غلام محمد، والدہ کا نام راجہ بیگم، میری تاریخ پیدائش اسکول کے مطابق ۱۹۷۶ء-۴-۱، میرا لکی نمبر، میرا عدد، میرا کون سا دن اچھا ہے اور میرا برج، میرا مفرد عدد کیا ہے اور میرے لئے ایک نگینہ روانہ کریں جس کا میں ہدیہ بذریعہ ڈاک روانہ کر دوں گا اور آخر میں جو موم بتی آپ حضرت نے بنائی میں اس کا ایجنٹ بننا چاہتا ہوں اور ایک کتاب جس کا نام سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت روانہ کر دیں وہ آپ کی مہربانی ہوگی۔

اور آخری گزارش یہ ہے کہ میں طلسماتی دنیا رسالہ کو بذریعہ ڈاک سالانہ زر تعاون کرانا چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے اس کا فارم روانہ کریں۔ میں نے یہ رسالہ تقریباً اپنے ۲۰ دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے رہا ہوں وہ بھی اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

آخر میں یہ بات نوکری کے لئے کوئی تعویذ اور عمل عطا فرمائیں جس سے میں دنیوی زندگی گزارنے اور اپنے بال بچے پالنے کے قابل بن سکوں۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کو رب العالمین نے قابل رشک قسم کی مقبولیت عطا کی ہے۔ ہر طبقے اور ہر مسلک کے لوگ اس رسالے کو پڑھتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں۔ اسی لئے ہر ماہ ہمارے دفتر میں ڈاک کے انبار لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ دنیا مسائل اور مصائب سے گھری ہوئی ہے اس دنیا کا ہر باشندہ کسی نہ کسی غم اور ابتلاء کا شکار ہے۔ اسی لئے اس دنیا کو "دارالحزن" کہتے ہیں یعنی غموں اور دکھوں کا ٹھکانہ اور جب اس دنیا کا ہر شخص کسی نہ کسی دکھڑے کا شکار ہے تو وہ اپنے غم اور دکھ اور اپنے مسائل ومصائب کیلئے کسی نہ کسی سے تو رجوع کرے گا ہی۔ چنانچہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی مقبولیت کی وجہ سے اور رب العالمین کے فضل وکرم کی وجہ سے ہزاروں لوگ ہمیں اس قابل سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے رجوع کریں اور ہمارے سامنے اپنے مسائل رکھ کر ان کا حل چاہیں۔ دن بدن ڈاک کا سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے اس لئے جواب دینے میں تاخیر ہوتی ہے۔ اکثر خطوں کے جواب تو ڈاک ہی سے دیئے جاتے ہیں چند خطوط کے جوابات روحانی ڈاک کالم میں چھاپنے کی نوبت آتی ہے۔ سوال بھیجنے والے مختلف ذہنیت کے لوگ ہوتے ہیں، کچھ جواب نہ ملنے پر جھلاتے ہیں کچھ اول فول بکنے لگتے ہیں، کچھ بہت ہی معصومیت کے ساتھ گلہ کرتے ہیں، کچھ لوگ کوسنا ہی شروع کر دیتے ہیں۔ کچھ خط نہ بھیجنے کی قسمیں کھالیتے ہیں اور کچھ صبر کر لیتے ہیں۔ ہمیں اپنے تمام قارئین پر پیار آتا ہے اور ہم ان کی تمام اداؤں کا احترام کرتے ہیں۔ کیونکہ ایڈیٹر کا فرض ہے کہ وہ اپنے سب قارئین کی عزت کرے اور ان کے نخرے اٹھائے۔ آپ کے خط کے جواب میں مجبوراً تاخیر ہوئی جس کا ہمیں احساس ہے۔ آپ کے جس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکا تھا وہ اب حاضر ہے اس سے استفادہ کریں اور ہماری کوتاہیوں کو نظر انداز کریں۔

آپ کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۱۶، اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۵۶۵ ہیں۔ جن حضرات کا مفرد عدد ۷ ہوتا ہے ان کے لئے انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶، اور ۲۵ تاریخیں مبارک ہوتی ہیں۔ آپ کے لئے بھی یہ تاریخیں اہمیت کی حامل ہیں۔ اپنے اہم کاموں کیلئے ان تاریخوں کو اہمیت دیں۔ آپ کے غیر مبارک اعداد یہ ہیں۔ ۱، ۹۔ آپ کو زندگی میں ۱۲ اور ۶ عدد سے مناسب تعاون ملے گا۔ آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش درست ہے تو آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔ آپ کے لئے ۲۳ر مارچ سے ۲۲ر اپریل کے درمیان کا زمانہ خصوصیت کا حامل ہے۔ اپنے اہم کاموں کو اگر آپ اس عرصے میں انجام

دیں گے تو کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے۔ آپ کو ہیرا، یاقوت اور پکھراج اللہ کے فضل سے راس آئیں گے۔ سرخ گلابی اور عنابی رنگ آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوگا۔

آپ کو جو پتھر راس آئیں گے، وہ قیمتی ہیں۔ بہتر ہوگا کہ آپ یہ پتھر مقامی طور پر کسی سے خریدیں۔

آئندہ کے لئے یہ بات نوٹ کرلیں کہ کتابوں کا آرڈر یا رسالہ جاری کرنے کی بات یا کسی بھی چیز کی طلب کیلئے الگ سے منیجر کو خط لکھیں۔ روحانی مسائل کا حل تلاش کرتے ہوئے اس طرح کی باتوں سے گریز کریں۔

موم بتی کی ایجنسی کی شرائط یہ ہیں کہ آپ کا آرڈر کم سے کم پانچ سو موم بتیوں کا ہونا چاہئے، اس پر معقول کمیشن ادارے کی طرف سے دیا جائے گا۔ رقم کا پیشگی موصول ہو جانا ضروری ہے۔ اسی طرح آپ کسی کتاب کا آرڈر دیں تو پیشگی رقم مع ڈاک خرچ منی آرڈر کریں۔

طلسماتی دنیا کا سالانہ زر تعاون ۲۴۰ روپے ہے۔ یہ رقم بھی منی آرڈر کر دیں جب بھی رسالہ جاری کرانا ہو۔ آپ اپنے حلقہ احباب میں طلسماتی دنیا کو پھیلا رہے ہیں یہ ایک اچھی کوشش ہے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور ان دوستوں کو بھی آپ کا شکر گزار ہونا چاہئے جن کو آپ ایک اچھے اور قابل اعتبار رسالہ سے روشناس کرا رہے ہیں۔ آج کے دور میں جب کہ فحش قسم کا لٹریچر انسان کو گناہوں کی دعوت دے رہا ہے اور فطرتاً انسان گندے اور عریاں رسائل کی طرف لپک رہا ہے اس وقت اس طرح کے رسائل کی پیش کش اور ان کی اشاعت جو دین اسلام کی کھلی یا خاموش تبلیغ کر رہے ہیں ایک اہم کارنامہ ہے۔ اللہ آپ کو اس کا اجر عطا کرے گا۔

ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین قدم قدم پر آپ کی مدد کرے اور آپ کو تمام مسائل سے نجات دے۔

ملازمت، حصول روزگار اور خیر وبرکت کے لئے "یَاسَلَامُ یَارَزَّاقُ یَاوَاسِعُ" کی ایک تسبیح صبح اور ایک تسبیح شام کو پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں اور ہر فرض نماز کے بعد ۳ مرتبہ سورۂ الم نشرح ضرور پڑھا کریں۔ ہمیشہ پاک صاف رہنے کی کوشش کریں۔ ناپاک اور گندگی رزق کے دروازے بند کر دیتی ہے۔ خود بھی آپ صاف ستھرے رہیں اور اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھیں اور یقین کرلیں کہ اللہ اپنے ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو ظاہری طور پر بھی پاک صاف رہنے کے عادی ہوں اور جو باطنی طور پر بھی خود کو پاک صاف رکھتے ہوں یعنی جن کی نیت اور خیالات صاف ستھرے ہوں۔ امید ہے کہ آپ ان ضروری مشوروں پر دھیان دیں گے۔

اچھے عاملین کے پھیل جانے کی آرزو

سوال از: صادق علی ——————— حیدرآباد

آپ کی صحت، تندرستی اور طویل عمر کی دلی تمنا کے ساتھ عرض ہے کہ دنیا آباد ہونے سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں بُرے لوگوں کے ساتھ ساتھ اچھے لوگوں کو بھی پیدا کرتا ہے جو بروں کی برائی سے لوگوں کو خبردار کرتے ہیں اور بروں کے شر سے بھلے معصوم لوگوں کو بچاتے بھی ہیں۔

ہمارے اس دور میں پورے ہندوستان میں جگہ جگہ کیا ریاستیں، کیا شہر، کیا گاؤں کھیڑے گھر گھر ناخلف، کم عقل، کم ظرف، بے ہودہ، بداخلاق، جاہل اور بے ادب چھچھورے چھوکرے، سفلی عمل سیکھ کر گندگی کا جال بچھائے ہوئے ہیں۔ یہ سب سے پہلے آس پڑوس کی کنواری بچیوں بلکہ شادی شدہ عورتوں پر بھی سفلی علم کے ذریعہ ذہنی طور سے اپنا تابع کر کے عورت کی پاکدامنی کو داغدار کر دیتے ہیں۔ ان کا دلچسپ مشغلہ یہی ہوتا ہے کہ جس نے بھی ان کے سامنے کچھ بڑے بول بولے یا ان کی حرکتوں پر انہیں کچھ صلوٰاتیں سنائیں ہیں تو یہ انہیں اپنے سفلی عمل کے ذریعہ بے بس کر کے اچھی طرح پیٹ ڈالتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے ذلیل کر کے رکھ دیتے ہیں کہ وہ پھر کبھی ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھنے کی ہمت نہیں کرتا۔ یہ چھوکرے اپنے ہی جیسے لوگوں سے یہ علم سیکھتے ہیں اور اپنی ہی جیسی خصلت کی برادری کو علم سکھا دیتے ہیں۔ اس طرح یہ سفلی ذہنیت اور علم تیسرے درجے کے لوگوں میں دن دوگنا رات چوگنا پھیلتا جا رہا ہے اس طرح اشراف کا خصوصی طور سے عورت ذات کا اپنی عزت اور شرافت کا بچائے رکھنا محال ہو چکا ہے۔

میں خود ان سفلی سپولیوں سے زک اٹھا چکا ہوں کہ عمر بھر دل پر پڑا زخم مندمل ہونے والا نہیں۔ ایک میری بڑی بہن کا نواسہ جو رشتہ میں میرا بھی نواسہ ہی ہوتا ہے۔ دوسرا منجھلی بہن کا داماد جو رشتہ میں میرا بھی داماد ہی ہوتا ہے۔ یہ دونوں سپولئے مجھے مجبور وبے بس کر کے میرے دل ودماغ پر چوٹ لگا چکے ہیں کہ تا زندگی اس کا مداوی نہیں ہو سکتا۔ جب کہ ہر طرف اشرافوں کی شرافت کی دھجیاں بکھر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانی مرکز کے ذریعہ ہم لوگوں کے درد کا درماں بنا کر بھیجا ہے۔ آپ روحانی مرکز

کے ذریعہ سارے ہندوستان میں اپنے شاگردوں کو پھیلا دیجئے کہ یہ لوگ ان سفلی سپولیوں کے ناپاک علم کو سلب کرکے انہیں ناکارہ بنادیں اور ایسی سزائیں دیں کہ یہ سپولئے پھر کبھی شریفوں کی عزت سے کھیلنے کی جرأت نہ کرسکیں۔ ویسے آپ طلسماتی دنیا کے ذریعہ رحمانی عملیات سکھانے کی کوشش کررہے ہیں مگر میرا جہاں تک خیال ہے آدمی صرف کتابیں پڑھ کر عامل نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ استاد کے سامنے عملی طور سے نہ سیکھے! اللہ میری دلی تمنائیں آپ کے ذریعہ پوری کرے۔ آمین۔

جواب

آپ نے طلسماتی دنیا کی روحانی جدوجہد اور ہاشمی روحانی مرکز کی روحانی خدمات کا جس عقیدت واحترام کے ساتھ ذکر کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں اور آپ کے اور آپ جیسے ان تمام قارئین کے ہم شکرگزار ہیں جو طلسماتی دنیا اور ہاشمی روحانی مرکز کی کوششوں کو سراہتے ہیں اور ان کی روحانی اور تبلیغی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے مفید مشوروں سے ہمیں نوازتے رہتے ہیں۔ قارئین کے توصیفی خطوط سے نہ صرف یہ کہ ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے بلکہ ہمارے اندر خدمت خلق کرنے کی ایک نئی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ ہمارا روحانی سفر جنوری ۱۹۹۴ء سے شروع ہوا تھا۔ جس وقت ہم نے اس روحانی کام کا بیڑہ اٹھایا تھا وہ بہت مایوس کن وقت تھا ہمیں یاد ہے کہ بعض دوستوں نے اس وقت ہمارا انداق اڑایا تھا، ان کا دعویٰ تھا کہ روحانی مضامین پر مشتمل رسالے زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتے اور کوئی بھی شخص اس موضوع پر زیادہ عرصے تک نہیں لکھ سکتا۔ کچھ دوستوں کا کہنا یہ تھا کہ روحانی عملیات کی لائن حد سے زیادہ بدنام ہوچکی ہے۔ اس لئے اس لائن میں قدم رکھنا خود کو جوکھم میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ اس وقت ہمارا سامنا ایک ایسی جماعت سے بھی تھا جو توحید وسنت کے نام پر تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتی تھی عملیات کے خلاف تبرے بازی کرتی تھی اور روحانی عملیات کو شرک سے تعبیر کرتی تھی۔ جب ہم نے طلسماتی دنیا کا آغاز کیا اس وقت ہر طرف جہالت کا دور دورہ تھا، ہر طرف ضلالت اور گمراہی کے اندھیرے بکھرے ہوئے تھے گلی کوچوں میں سادھو ٹائپ لوگ دھونی رچائے بیٹھے ہوئے تھے اور دن دہاڑے لوٹ مار میں مصروف تھے۔ کچھ لوگ اپنی نیت اور کردار کے اعتبار سے صاف ستھرے تھے یہ لوگ بھی روحانی خدمت میں مصروف تھے لیکن ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ روحانی عملیات کو ابجد سے بھی واقف نہیں تھے۔ یہ لوگ چند کتابوں کی مدد سے تعویذ گنڈے کرتے تھے اور خود کو عامل باور کراکر اللہ کے بندوں کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب تھے۔ یہ بھی ایک طرح کا فریب تھا۔ اس طرح کے حالات میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کی شروعات ہوئی، گویا کہ شدید اندھیروں میں اور جان لیوا قسم کی تباہ کن آندھیوں کی موجودگی میں ایک چراغ جلایا گیا، کون اس بات کی امید کرسکتا تھا کہ آندھیوں میں اور سخت ترین اندھیروں میں جلایا گیا یہ چراغ اپنا وجود باقی رکھ سکے گا اور اس کی روشنی تاریکیوں کا سینہ چیرتے ہوئے سارے عالم میں پھیل جائے گی۔ جہالت کے اندھیرے انتہائی بھیانک تھے اور مخالفتوں کی آندھیاں اس چراغ کو بجھانے پر کمربستہ تھیں لیکن رب العالمین کے فضل بیکراں نے اس چراغ کو زندہ رکھا اور اس کی روشنی کو دور دور تک پھیلانے کے وسائل پیدا کئے۔ چراغ کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ خود روشنی دیتا ہے بلکہ اس سے دوسرے چراغ بھی روشن ہوجاتے ہیں اور پھر چراغوں کا سلسلہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔ طلسماتی دنیا نے نہ صرف یہ کہ اچھے عاملین پیدا کئے، روحانی عملیات کی روشنی کو گھر گھر پھیلایا بلکہ اس نے دوسرے لوگوں کو بھی اس طرح کے چراغ روشن کرنے کی توفیق بخشی۔ آج مسلم معاشرے میں جتنے بھی روحانی مشن کے رسالے شروع کئے گئے ہیں وہ سب طلسماتی دنیا کی روحانی جدوجہد کا مرہون منت ہیں۔ ناقدری کی بات چھوڑیں، قدرداں لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت طلسماتی دنیا اور ہاشمی روحانی مرکز کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتی ہے اور اس ادارے کو علماء حق اور اولیاء امت کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نام نہاد عاملین نے اپنی بے کرداری اور دنیا پرستی سے روحانی عملیات کی کھلی توہین کی ہے اور اللہ کے بندوں کو دن کی روشنی میں دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے اور نہ صرف یہ کہ ان کی جیبیں خالی کرادی ہیں بلکہ ان کے عقائد اور ان کے ایمان کو بھی زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ آج بھی گلی گلی اور کوچے کوچے ایسے لوگ روحانی عملیات کے نام پر اللہ کے بندوں کا بے وقوف بنارہے ہیں جن کے پاس "حلیئے" کے سوا کچھ ہے نہیں۔ یہ لوگ امت کی نادانی اور معصومیت کا فائدہ اٹھاکر انہیں جی بھرکر رگڑتے ہیں اور ناواقف لوگوں کو الو بناکر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ جو اس دنیا میں کچھ بھی کرسکنے کا اہل نہیں ہے وہ اپنے گھر کے دروازے پر ایک بورڈ لگاکر تعویذ گنڈے شروع کردیتا ہے اور ایک دو لوگوں کا علاج کرکے خود کو تیس مارخاں سمجھنے لگتا ہے۔ ایک سے ایک بڑا چغد اس لائن میں دندنارہا ہے اور خود کو سرتاپا بے وقوف ہونے کے باوجود اللہ کے ہزاروں بندوں کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہے۔ ایسے ہی بے کردار، عیار ومکار اور

جاہل قسم کے عاملین کے خلاف ماہنامہ طلسماتی دنیا تھکادینے والی جنگ لڑنے میں مصروف ہے۔ لیکن رب العالمین کا فضل وکرم یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کی جدوجہد رنگ لارہی ہے۔ آہستہ آہستہ گمراہی اور جہالت کے اندھیرے چھٹ رہے ہیں اور رفتہ رفتہ اللہ کے بندوں کا شعور بیدار ہورہا ہے وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اچھے اور برے عامل کی پہچان کیا ہے اور روحانی عملیات کی ابتدا اور انتہا کیسے کہتے ہیں۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب امت مسلمہ کا شعور پوری طرح پیدا ہوجائے گا اور کسی بھی اللہ کے بندے کو عملیات کے نام پر چکمہ دینا اتنا آسان نہیں رہے گا۔

آپ کی بات سوفی صد درست ہے کہ اس طرح کے لوگوں سے لڑنے کے لئے جن کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے ہمیں لاکھوں عامل ایسے پیدا کرنے پڑیں گے جو ان نام نہاد عاملین کا مقابلہ کرسکیں اور اللہ کے بندوں کی صحیح خدمات انجام دے سکیں۔ یقین کریں کہ ہاشمی روحانی مرکز کی جدوجہد جاری ہے اور بغیر شور مچائے بہت خاموش طریقے سے ہم روحانی مشن کے سلسلے کو دن بدن فروغ دے رہے ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اندھیرے اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں دور کرنے کے لئے ایک چراغ قطعاً ناکافی ہے۔ دعا کیجئے کہ ہاشمی روحانی مرکز کی باقاعدہ عمارت تعمیر ہوجائے اور روحانی کالج قائم کرنیکا ہمارا خواب شرمندہ تعبیر ہوجائے جو ہماری جدوجہد کا اہم مقصد ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دیوبند کی سرزمین پر جو بالیقین علم ومعرفت کا گہوارہ ہے ایک ایسا روحانی ادارہ قائم ہوجائے جہاں طلباء علم کو نہ صرف یہ کہ روحانی تربیت دی جاسکے بلکہ اللہ کے ان بندوں کی روحانی خدمت بھی کی جاسکے جو ازراہ مجبوری جاہل عاملوں کا شکار ہوجاتے ہیں اور اپنا سب کچھ گنواکر ان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

الحمدللہ۔ ہاشمی روحانی مرکز کے ذریعہ سیکھنے اور سکھانے کا سلسلہ بدستور جاری ہے ہزاروں علماء اس لائن کی بنیادی ریاضتیں ہماری رہنمائی میں انجام دے رہے ہیں اور بعض حضرات ہماری اجازت سے ملک کے مختلف مقامات پر اللہ کے بندوں کی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ ہم اس مشن کو مزید فروغ دیں گے اور اس سلسلے کو اور بھی زیادہ پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہر سال ایک ہزار سے زائد عامل ہمارا مرکز تیار کرنے میں کامیاب ہوجائیگا اور جب صحیح قسم کے عاملین معاشرے میں پھیل جائیں گے، بدکردار اور فراڈی عاملین کو اپنا بوریہ بستر باندھنا پڑے گا۔

دعا کریں کہ رب العالمین جسم اور ایمان کی تندرستی اور سلامتی کے ساتھ ہمیں مزید جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے روحانی مشن کو سارے عالم میں پہنچنے، بکھرنے اور پھیلنے کے مواقعات عطا کرے۔ سچ تو یہی کہ جب تک خالق کائنات کی نصرت ومدد شامل حال نہیں ہوتی اس وقت تک کسی بھی معاملے میں ایک معمولی درجے کی کامیابی حاصل کرنا امر محال ہے۔ بعض مشاہدات سے یہ تو ثابت ہے کہ ہماری خدمات بارگاہ خداوندی میں مقبول ہیں۔ بے شمار بشارتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ رب العالمین نے ہماری ٹوٹی پھوٹی روحانی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازا ہے لیکن ابھی تک ہم اپنی منزل سے کوسوں دور ہیں، دعا کریں کہ ہمارے بڑھتے قدم ایک دن منزل مقصود تک پہنچیں اور ایسا اسی وقت ممکن ہے جب اللہ کی مزید نصرتوں کے ساتھ ساتھ آپ جیسے محسنین کا تعاون بھی ہمیں حاصل رہے۔

اجازت حاضرات کی

سوال از: عطاء الرحمٰن ＿＿＿＿ سنبھلی

میں نے اس سے پہلے بھی آپ کو کئی خط لکھے ہیں لیکن جواب سے محروم ہوں، میں آپ کے رسالہ کا خریدار بننا چاہتا ہوں اس کے لئے آپ تحریر فرمائیں کہ سالانہ خرچ رجسٹرڈ ڈاک سے کتنا ہوگا اور یہ بھی تحریر کریں کہ رقم چیک سے قبول ہوگی یا نہیں اگر چیک قبول ہو تو کس نام سے بنایا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہاشمی صاحب کی کتاب تحفۃ العاملین بذریعہ وی پی سے بھیجنے کی تکلیف گوارہ کریں عین نوازش ہوگی۔

آپ سے ہر بار میں ایک التجا کرتا ہوں کہ مجھے حاضرات کی اجازت اور طریقہ روانہ کریں ایسی حاضرات جو چھوٹوں اور بڑوں پر کی جاسکے اور عامل خود بھی مشاہدہ کرسکے۔ اس سے پہلے میں جوابی لفافہ روانہ کرچکا ہوں، امید ہے وہ آپ تک پہنچ گیا ہوگا۔ حضرت میرے استاد کا انتقال ہوچکا ہے۔ آپ سے گزارش ہے میری رہنمائی کریں مہربانی ہوگی۔

جواب

اجازت بڑوں سے صرف برکت کے لئے حاصل کی جاتی ہے اور کسی بھی عمل کی اجازت لینے کا حق صرف ان ہی کو ہے جو عمل کی بھرپور اہلیت اپنے اندر رکھتے ہوں، کسی کتاب میں کسی عمل کو دیکھ کر کسی سے اجازت طلب کرنا تقریباً بے معنیٰ ہے۔

ہم تو ہر ایک کو اجازت دیدیتے ہیں لیکن کامیاب وہی لوگ ہوتے

ہیں جن میں عمل کرنے کی استعداد اور صلاحیت ہو، ایک اچھا مقرر اسٹیج پر بیٹھ کر تقریر کرنے سے پہلے صدر جلسہ سے تقریر کی اجازت لیتا ہے اس کے بعد اپنی تقریر شروع کرتا ہے۔ یہ طریقہ شائستگی، ادب اور حسن تہذیب کی علامت ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر صدر جلسہ مقرر کو اجازت تقریر کی نہ دیں تو مقرر تقریر نہیں کر سکتا اور یہ اس بات کی علامت بھی نہیں ہے کہ اگر صدر جلسہ تقریر کی اجازت دیدیں تو ہر کس و ناکس تقریر کر سکتا ہے، اجازت بڑوں کے ادب کو واضح کرتی ہے کہ تقریر کرنے والا اپنے بڑوں کا ادب کرتا ہے اور ان سے اجازت لینے کے بعد زبان کھولنے کی جرأت کر رہا ہے، اجازت کس نااہل میں اہلیت پیدا نہیں کرتی۔ اسی طرح عملیات کی دنیا میں اپنے بڑوں سے اجازت برائے برکت لی جاتی ہے اور اجازت طلب کرنا حسن شائستگی، حسن ادب اور حسن تہذیب کو واضح کرتا ہے لیکن اجازت اپنے بڑوں سے اسی وقت حاصل کرنی چاہئے جب عمل کرنے کی استعداد اور اہلیت اپنے اندر پوری طرح پیدا ہوگئی ہو اور عمل سے پہلے کے تمام مراحل سے طالب علم گزر چکا ہو، یہ سوچ کر اجازت لینا کہ چونکہ ہم نے ایک قابل شخص سے اجازت لے لی ہے بس اب بیڑہ پار ہو جائے گا محض خوش خیالی ہے اور اس طرح کی خوش خیالیوں نے لوگوں کا بہت وقت ضائع کیا ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ آپ کے استاد نے آپ کو کس طرح کی ریاضتیں کرائی ہیں اور کن کن امور کی آپ مشق کر چکے ہیں۔ اگر آپ نے سورۂ یٰسین کے چلے کر لیئے ہیں اور آپ نے حروف تہجی کی زکوٰۃ بھی دیدی ہے، آپ درود حصار کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں اور اگر آداب حاضرات سے پوری طرح واقف ہیں تو پھر ہماری طرف سے آپ کو حاضرات کے عمل کی اجازت ہے۔ آپ طلسماتی دنیا کے حاضرات نمبر میں سے پہلے کسی ایسی حاضرات پر تجربہ کریں جو بچوں پر کھلتی ہو اس کے بعد ایسی حاضرات اٹھائیں جو بڑوں پر بھی کھل جاتی ہے اور جب ان دونوں حاضرات میں آپ کا تجربہ مکمل ہو جائے تو پھر ایسی حاضرات کی طرف توجہ دیں جو خود عامل پر بھی منکشف ہو جاتی ہے۔ ہمارے تمام بڑوں کا یہی طریقہ کار رہا ہے کہ انہوں نے کسی بھی منزل تک پہنچنے کے لئے اپنے سفر کا آغاز بنیادی باتوں سے کیا ہو ایک دم آخری منزل تک چھلانگ لگا دینا خلاف عقل بھی ہے اور خلاف قاعدہ قانون بھی۔ اور اگر آپ نے ابھی تک بنیادی ریاضتوں سے خود کو نہیں گزارا ہے اور آپ صحیح طریقے سے ہماری رہنمائی چاہتے ہیں تو پہلے دو سو روپے کا منی آرڈر ہاشمی روحانی مرکز کے نام روانہ کریں، اپنے دو فوٹو بھجوائیں اور اپنا نام اور اپنے والدین کا نام روانہ کریں پھر آپ کو جو بتایا جائے گا اسی پر قناعت کرتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھائیں اس میں کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے۔ پرائمری اسکول میں داخلہ لئے بغیر بی ایس سی کے امتحان کی خواہش ایک غلط خواہش ہے اور اسطرح کی خواہش انسان کی غیر سنجیدگی، غیر معقولیت کو ظاہر کرتی ہیں۔

طلسماتی دنیا کا سالانہ چندہ رجسٹرڈ ڈاک سے چار سو روپے ہے۔ تحفۃ العالمین کے لئے ۱۲۵ روپے روانہ کریں۔ دی پی سے کتابیں بالعموم نہیں بھیجی جاتیں۔ رقم آپ ڈاک سے بھی بھیج سکتے ہیں اور بذریعہ ڈرافٹ بھی۔ اگر ڈرافٹ بھجوائیں تو ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نام ڈرافٹ بنوائیں اور رسالے میں دیئے ہوئے پتے پر اس ڈرافٹ کو رجسٹری سے بھجوادیں ورنہ ادارہ طلسماتی دنیا کے نام منی آڈر کریں۔

اللہ الصمد کی زکوٰۃ کا طریقہ

سوال از: عبدالرزاق چشتی ——— بھوپال

''اللہ الصمد'' کا چلہ نکالنا ہے اس کا طریقہ کیا ہے، کس وقت اور کتنی تعداد میں پڑھنا ہے۔ براہ کرم اس کا مفصل طریقہ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں، اس حقیر کو بھی فائدہ ہوگا اور قارئین طلسماتی دنیا کو بھی فائدہ ہوگا اس کا مفصل طریقہ اور اللہ الصمد کا فائدہ بھی تحریر کریں۔

جواب

''اللہ الصمد'' کی زکوٰۃ کے کئی طریقے بزرگوں سے منقول ہیں۔ ہم جو طریقہ آسان اور مؤثر ہے وہ آپ کے لئے اور تمام قارئین کے لئے نقل کرتے ہیں۔

نوچندی جمعرات سے اس چلے کی شروعات کریں۔ پہلے دن گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک سو ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں اور چلے کی نیت سے قبلہ رو بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سو مرتبہ ''اللہ الصمد'' پڑھیں۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ''اللہ الصمد'' کا ایک نقش بنائیں اور اپنے پاس حفاظت سے رکھ لیں۔ یہ عمل عشاء کی نماز کے بعد کرنا ہے۔ نوچندی جمعرات بدھ گزرنے کے بعد سے شروع ہو جائے گی۔ گویا کہ پہلے دن جب آپ عمل کریں نوچندی بدھ گزرنے کے بعد کریں۔ پہلے دن آپ کو سو مرتبہ اللہ الصمد پڑھنا ہے اور ایک نقش بنانا ہے۔ دوسرے دن دو سو مرتبہ اللہ الصمد پڑھنا ہے اور دو نقش

بنانے ہیں۔ تیسرے دن تین سو مرتبہ اللہ الصمد پڑھنا ہے اور تین نقش بنانے ہیں۔ اسی طرح روزانہ سو کی تعداد بڑھاتے چلے جائیں۔ ۲۱ ویں دن ۲۱ سو مرتبہ پڑھنا ہے اور ۲۱ نقش بنانے ہیں۔

۲۱ ویں شب کے بعد اب روزانہ سو گھٹاتے چلے جائیں۔ ۲۲ ویں رات کو دو ہزار مرتبہ پڑھنا ہے اور ۲۰ نقش بنانے ہیں۔ ۲۳ ویں رات کو ۱۹ سو مرتبہ پڑھنا ہے اور ۱۹ نقش بنانے ہیں۔ اسی ترتیب سے پڑھتے پڑھتے ۴۱ ویں رات کو سو مرتبہ پڑھیں گے اور ایک نقش بنائیں گے کل پڑھنے کی تعداد (۴۶۲۰۰) مرتبہ بیٹھے گی اور کل نقوش کی تعداد چار سو ساٹھ (۴۶۰) ہو جائے گی۔

۴۱ دن گزرنے کے بعد ۴۶۰ نقوش کی آٹے کی گولیاں بنائیں اور انہیں کسی دریا میں یا ندی میں ڈالیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد اگر آپ کسی مریض پر خواہ وہ کسی بھی مرض میں مبتلا ہو سات مرتبہ اللہ الصمد پڑھ کر دم کردیں گے تو اس کو اللہ کے فضل و کرم سے شفاء نصیب ہوگی۔

''اللہ الصمد'' کا نقش بے شمار امور میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو بھی کے لئے آتشی چال سے لکھیں اور نقش کیلئے مقصد بھی لکھ دیں مثلاً برائے شادی، برائے کامیابی امتحان، برائے محبت، برائے ملازمت، برائے کامیابی مقدمہ وغیرہ، اگر محبت کے لئے لکھیں تو طالب و مطلوب کے نام اور ان کی ماؤں کے نام بھی لکھ دیں۔ روزانہ عمل سے پہلے اور آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور عمل سے پہلے روزانہ دو نفلیں بھی پڑھیں۔ پہلے دن سورۂ اخلاص ایک سو ایک مرتبہ اور ۴۱ ویں دن بھی سورۂ اخلاص ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں اور اول و آخیر درود شریف بھی پڑھیں۔

''اللہ الصمد'' کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷	۶۰	۶۴	۵۰
۶۳	۵۱	۵۶	۶۱
۵۲	۶۶	۵۸	۵۵
۵۹	۵۴	۵۳	۶۵

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ''اللہ الصمد'' سو مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں اور کم سے کم ایک نقش روزانہ لکھتے رہیں، آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا نہ بھولیں۔

استخارے کا طریقہ مطلوب ہے

سوال از: محمد ایاز صدیقی ——— برہانپور

استخارہ کا کوئی آزمودہ اور مجرب عمل بتائیں جس کے ذریعہ ہم خود اپنے اہم مسائل کے لئے از خود استخارہ کر سکیں۔ عمل ایسا بتائیں کہ جو زیادہ مشکل نہ ہو۔ امید ہے کہ ہمارے اس سوال کا جواب آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے استخارہ نمبر میں دے کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

جواب

''استخارہ نمبر'' میں استخارے کے بہت سے آزمودہ اور مجرب عمل دیئے گئے ہیں ان میں سے آپ کسی بھی ایسے عمل کو جو آپ کو آسان لگے کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کو صحیح صحیح جواب مل جائے گا اور آپ کے اہم مسائل میں بروقت منجانب اللہ رہنمائی ہو جائے گی۔ بطور خاص آپ کو یہ طریقہ بھی بتایا جا رہا ہے آپ چاہیں تو اس طریقے کو اپنے لئے تجربہ میں لا سکتے ہیں اور امید ہے کہ دوسرے قارئین بھی اس طریقے سے فائدہ اٹھائیں گے۔

طریقہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے مندرجہ ذیل آیت کو اول و آخیر گیارہ گیارہ درود شریف کے ساتھ پانچ سو مرتبہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں خواب میں رہنمائی مل جائے گی۔ خدانخواستہ پہلی رات جواب نہ ملے تو لگاتار تین راتوں تک یہ عمل کرنا چاہئے۔ تیسری رات تو یقیناً آپ کی رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ ظِلَّ۔ (سورۂ فرقان، آیت نمبر: ۴۵، سپارہ: ۲۵) نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶	۵۱	۵۸
۵۷	۵۵	۵۳
۵۲	۵۹	۵۴

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اس نقش کو کالی پینسل ہی سے لکھ کراپنے سرہانے رکھ لیں۔لیکن ایک استخارہ کے لئے ایک نقش استعمال میں لائیں جب کسی استخارہ میں پہلی رات یا دوسری تیسری رات میں کامیابی مل جائے تو پھر اس نقش کو پانی میں بہادیں یا زمین میں دبادیں۔ایک نقش سے کئی کئی استخارے کرنے کی غلطی نہ کریں۔

دفینے کی بات

سوال از: عبدالرحمٰن ______ حیدرآباد

الحمدللہ امید کرتا ہوں کہ حضرت خیریت سے ہوں گے۔عرض ہے کہ میں چند سوال آپ کی خدمت میں عرض کررہا ہوں اور اس امید کے ساتھ کہ انشاء اللہ جواب دے کر عنایت فرمائیں گے۔آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔ مقام ورنگل میں ایک جگہ میں دفینہ ہے۔اس کی کسی طرح سے جانچ کی جائے اور اس کو حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے کہ آپ حضرت کے طلسماتی دنیا میں جگہ جگہ یعنی کسی کسی کتاب میں آپ نے تھوڑا اشارہ کیا ہے لیکن میں پوری جانکاری چاہتا ہوں اللہ نے آپ کو علم دیا ہے بتا کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں۔زندگی بھر احسان مندر ہوں گا اور طلسماتی دنیا میں کسی بات کو آپ پوشیدہ نہیں کررہے ہیں۔ ہر بات کو شائع کرکے اس قوم مسلمان کی رہبری کررہے ہیں یہ ایک بہت بڑا احسان عظیم ہے۔آپ کے پاس علم ہی نہیں ایک بڑا خزانہ ہے، جو زندگی بھر بانٹنے پر ختم نہیں ہوسکتا ہے۔میں طلسماتی دنیا پانچ سالوں سے مطالعہ کررہا ہوں اور حیدرآباد میں کتاب آنے کے بعد بک اسٹال پر صبح نماز کے بعد حاضر رہتا ہوں اس وقت دکاندار کتاب اور پیپر کو صحیح کرتا رہتا ہے۔اب تو دو کتابیں میں ایک ساتھ لیتا ہوں طلسماتی دنیا،شریک حیات۔

اب ماشاء اللہ میری لڑکی طلعت جمال جو بارہویں درجہ کی اسٹوڈینٹ ہے۔مختلف پھولوں کی خوشبو بہت شوق سے پڑھتی ہے۔پھر وہ اپنی امی کو سناتی ہے۔پھر روحانی ڈاک پڑھتی ہے اب چار مہینے سے میری بیوی جو بالکل جاہل تھی ایک شوق ابھر گیا اور بیٹی سے نورانی قاعدہ ختم کرکے دودن قبل قرآن شروع کردیا ہے اور طلسماتی دنیا سے ایک دو دعا بھی یاد کرلی ہے اور اردو قاعدہ سیکھ رہی ہے۔میں آپ سے گزارش کروں گا میری بیوی عشرت کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عربی اردو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور طلسماتی دنیا کی قاری بن جائیں۔جس سے ہماری اولاد کے اندر دینداری کا آغاز ہو آمین۔

اس کا جواب اگلے شمارے میں دینے کی زحمت عطا فرمائیں اور آپ کے استخارہ نمبر اور تقویم کا مدت سے انتظار ہے۔آپ حضرت حیدرآباد تشریف لائیں۔مگر میری بدقسمتی جو کہ آپ سے نہ مل سکا ایک روز جاکر چند کتابیں اور موم بتی لے کر آیا مگر دوسرے دن نہ جاسکا۔آپ سے ملنے کی خواہش دل میں ہے۔

جواب

قابل شکر ہے یہ بات کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے روحانی مضامین سے استفادہ کرنے کے لئے آپ کی زوجہ محترمہ نے اردو پڑھنے کی شروعات کی۔بالکل اسی طرح کچھ دیگر حضرات نے بھی جن میں کئی غیر مسلم بھی ہیں انہوں نے طلسماتی دنیا پڑھنے کے لئے باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کا عزم کیا اور ان لوگوں سے رابطہ پیدا کیا جو تعلیم بالغان کے پروگرام چلارہے ہیں۔یہ محض رب العالمین کا فضل وکرم ہے اسی کی عنایتوں کے بغیر اس دنیا میں نہ کوئی موثر ہوسکتا ہے نہ مقبول۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کے سبھی اہل خانہ اسی طرح طلسماتی دنیا سے خود بھی استفادہ کرتے رہیں گے اور دیگر افراد کو بھی طلسماتی دنیا کے مطالعہ کی ترغیب دیتے رہیں گے۔انشاءاللہ آپ جدوجہد کے نتیجے میں اجروثواب کے حق دار قرار پائیں گے کیونکہ طلسماتی دنیا صرف عملیات ہی کا رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ رسالہ انسانیت کے پرچار کے ساتھ ساتھ دین اسلام کی خاموش تبلیغ کا کام بھی انجام دے رہا ہے۔

آپ کا سوال خاص طور سے دفینے سے متعلق ہے۔آنجناب سے گزارش ہے کہ ہم دفینے نکالنے کے فن سے واقف نہیں ہیں۔اور نہ اس کام میں دلچسپی رکھتے ہیں۔اس بارے میں اگر آپ اگر کسی اور سے رابطہ کریں تو بہتر ہے۔یہ ایک الگ لائن ہے۔پھر اس لائن کے شہسوار بھی الگ ہی ہیں۔اس بارے میں ہمیں قطعاً ناقابل سمجھیں۔ہاں اگر کوئی ایسا عامل ہمیں کبھی نظر آیا جو اس دفینے کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ دفینہ نکالنے کا اہل بھی ہو تو ہم آپ کو ضرور بتائیں گے اور آپ تک اس کو پہنچانے کی کوشش بھی کریں گے۔

الحمدللہ تقویم چھپ کر روانہ ہوچکی ہے اور آپ کے سوال کا جواب استخارہ نمبر میں دیا جارہا ہے۔اللہ آپ کو اور ہمارے تمام قارئین کو حفظ وامان میں رکھے اور اس عرصۂ حیات میں ہم سب کو اور تمام قارئین کو خدمت خلق کرنے کی توفیق بخشے۔(آمین)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

2006ء علم نجوم کی روشنی میں دنیا بھر کے لئے کیسا رہے گا؟

☆ پراسراریت، غیر متوقع اور عجیب وغریب واقعات کا سال ☆

(تلخیص وترجمہ .... نعیم ابرار)

عام طور سے دیکھا گیا ہے کہ سال کے اختتامی اور ابتدائی مہینوں میں حادثات وقدرتی آفات بڑھتی ہیں اور بھاری جانی نقصان ہوتا ہے۔یہ محض مفروضہ اور اتفاقی بھی ہوسکتا ہے اور مختلف لوگ اپنے خیالات کے مطابق مختلف تعبیرات وتشریحات بھی پیش کرسکتے ہیں۔علم نجوم قدیم ترین انسانی علوم میں سے ایک ہے۔حساب کتاب کا یہ طریقہ بھی اپنے انداز سے حالات کا تجزیہ پیش کرتا ہے، اس میں انسانی دلچسپی ہمیشہ سے رہی ہے۔

مغربی ماہرین علم نجوم حساب لگاتے ہیں کہ 2006ء پراسراریت اور عجیب وغریب غیر متوقع واقعات کا سال ہوگا۔گویا اچانک کچھ بھی ہوسکتا ہے۔یہ خوابوں اور فریب نظر کا سال ہے کیوں کہ اس سال پر سب سے گہرے اثرات نیپچون کے ہیں۔اس سیارے کی خاص بات یہ ہے کہ یہ براہ راست اثر انداز نہیں ہوتا یعنی کھل کر سامنے نہیں آتا۔دیگر سیاروں کے ساتھ اس کا جو تعلق یا رابطہ قائم ہوتا ہے انہی کے پیش نظر یہ اثرات مرتب کرتا ہے۔رابطہ بدلتا رہتا ہے تو اس کے اثرات بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔اس سال خاص طور پر زحل (جو سخت قواعد وضوابط، ڈسپلن اور اپنی اصل میں نحس اکبر ہے) اور مشتری (جو سعد اکبر ہے) سے اس کا تعلق رہے گا۔

اس برس سب کچھ ایسا نہیں ہوگا جیسا بظاہر نظر آئے گا۔کوئی ظاہری بدنصیبی بن جائے گی جب کہ کوئی خوش نصیبی آخری نتائج میں بدقسمتی ثابت ہوگی۔اس سال عالمی رہنماؤں کو خصوصیت سے چوکس تخلیقی اور اختراعی رہنا ہوگا۔اس مشکل یا پیچیدہ سال کے شعبدوں سے نمٹنے کے لئے انہیں کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے لیکن ماہرین علم نجوم کا کہنا ہے کہ صرف برطانیہ اور چین ہی اس برس میسر آنے والے مواقع سے فائدہ اٹھاسکیں گے۔اس برس زندگیاں زیادہ ٹھوس اور محفوظ بنیادوں پر استوار کریں۔

اس برس یہ بھی یادرکھنے والی بات ہے کہ ہم ابھی تک مشتری اور یورینس کے زیراثر ہیں۔یہ ہم میں بے صبری پیدا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ہم مستقبل سے غافل ہوجاتے ہیں۔1920ء کی دہائی میں بھی ایسا ہی ہوا تھا جب امریکہ معیشت کی بدترین خرابی اور گریٹ ڈپریشن سے دوچار ہوا۔یہ تبدیلیاں صرف ان لوگوں کو متاثر کرتی ہیں جنہیں اقتصادی ''کریکشن'' کی ضرورت ہوتی ہے۔لوگوں کو غیر ضروری قرضوں میں نہیں پھنسنا چاہئے کیوں کہ اس کے دردناک اقتصادی نتائج برآمد ہوں گے۔

امریکہ کے لئے برا سال

ماہرین نجوم کا خیال ہے کہ امریکہ کے لئے یہ سال اچھا نہیں ہوگا اس کی معیشت، ماحولیات سے متعلق اس کی پالیسیاں اور اس کی کرنسی کے لئے یہ اچھا سال نظر نہیں آتا۔اگر امریکہ 1929ء کے ڈپریشن سے ہونے والے ''کریکشن'' کی صورت حال سے بچنا چاہتا ہے تو اسے مینیجمنٹ کو بہتر بنانا ہوگا۔

اس وقت دنیا بھر میں ایک اجتماعی بے فکری یا دانش مندی کا فقدان نظر آتا ہے اور 21ویں صدی کی پوری پہلی دہائی میں یہ جاری رہے گا جس سے سب کو خطرات لاحق ہوں گے اور امریکہ بھی خطرات سے دوچار رہے گا۔یہ ایک ایسا عالمی پولس مین بن گیا ہے جس کا اس کی اپنی معیشت پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسے متعدد مسائل کا سامنا رہے گا کیوں کہ یہ سال بازی گر اور شعبدہ باز ہے، اس لئے اچانک ہی کچھ ہوسکتا ہے۔نتیجتاً عالمی اقتصادی ترقی بھی متاثر ہوگی۔اس میں امریکی علامات موجود ہیں کہ اس وقت دنیا میں بے چینی پیدا کرنے والے جو قوانین مستقبل اور ٹھوس نظر آرہے ہیں وہ 2006ء میں بری طرح شکست سے دوچار ہوں گے۔گویا اس سال کے دوران یہ ختم ہوجائیں گے اور دنیا کے بہت سے عوام ان عالمی

سختیوں کے خاتمہ پر خوش گوار حیرت سے دوچار ہوں گے۔ دنیا بھر کے عوام ان احمقانہ قواعد وضوابط کے خلاف کھڑے ہوں گے اور ان سے لڑیں گے۔ بعض اوقات اس لڑائی کے تباہ کن نتائج بھی برآمد ہوں گے۔

اس برس فراڈ اور دغا بازی میں اضافہ ہوگا۔ دوسری جانب مذہبی احساسات بہت شدید ہوں گے۔ دغا بازی اور دھوکہ دہی سیاست وحکومت میں بھی اس طرح در آئے گی جس طرح یہ جرائم کی دنیا میں ہے۔ مذہبی جذبات اسی طرح شدید رہیں گے جس طرح 2005ء میں رہے اعتدال پسند اور بنیاد پرست دونوں ہی سیاست پر بالا دستی کی کوشش جاری رکھیں گے۔ 2006ء کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ عملی ضروریات پر توجہ دینے میں ناکامی ہوگی۔ ہم اس برس بھی کھوکھلے منصوبے دیکھیں گے، دنیا کو بچانے کے بڑے بڑے منصوبے پیش کئے جائیں گے لیکن یہ بھی پہلے کی طرح محض وعدے ہی رہیں گے، ان پر عمل درآمد کبھی نہیں ہوسکے گا، یہ منصوبے فراموش کرنے کے لئے بنائے جائیں گے چنانچہ انفرادی طور پر بھی اگر آپ اس سال کے اختتام پر کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ سمجھنا چاہئے، اس برس کامیابی کے لئے سب سے بڑا تقاضہ تفصیلات و جزئیات کا جائزہ لینا اور کام کو خود مکمل کرنا ہے۔ انفرادی سطح پر بھی جو لوگ اعلانات کریں گے اور عملاً کچھ نہیں کریں گے وہ بھی سیاست دانوں کی طرح غیر مؤثر ہوکر رہ جائیں گے اور اس برس انہیں حاصل شدہ مواقع ضائع ہوجائیں گے۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے یہ سال غیر متوقع ثابت ہوگا لہٰذا ایک جانب تو نجوم کی رو سے عالمی کشیدگی کم ہونے کی نشان دہی ہے اور دوسری جانب ایسے متعدد نجومی اشارے موجود ہیں جو پورے سال تنازعات کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ان علامات کا آغاز مشتری، مریخ اور نیپچون کے درمیان تعلق سے ہوتا ہے، جو تصورات ونظریات میں سنگین تصادم کی علامت ہے۔ عوام اور حکومتیں ایسی صلیبی جنگوں میں ملوث ہوسکتی ہیں جس کا سبب عدم برداشت اور باہمی غلط فہمیاں ہوں لیکن خوش قسمتی سے یہ صلیبی جنگیں نظریات کی حد تک ہی رہیں گی اور عام طور پر یہ کنفیوژن فوجی تصادم کی صورت حال جنوری سے جون تک رونما ہونے کا خدشہ زیادہ ہے۔ چنانچہ زیادہ تر پرتشدد صورت حال سال کے پہلے نصف میں رونما ہوگی۔

اب ہم اس سال کی بنیادی تفہیم یعنی ''خوابوں'' کی جانب واپس آتے ہیں۔ اگر گہرائی میں جاکر دیکھا جائے تو یہ وژن یا بصیرت کا سال ہے۔ اس دوران مواصلات و ابلاغ کی ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی ہوگی خصوصاً فروری اور ستمبر میں ایسا ہوگا، ایسی نئی ایجادات سامنے آئیں گے جو حیاتیات اور مائیکرو چپ ٹیکنالوجی کا مرکب ہوں گی، شاید کمپیوٹر بھی کسی طرح کی نوع حیات میں تبدیل ہوجائیں۔ مجموعی طور پر یہ دنیا میں بہتری کا سال ہے۔ انسانیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج یہ ہوگا کہ ان مثبت رجحانات کو اجتماعی مفاد میں کس طرح استعمال کیا جائے۔ اس برس کلوننگ اور جنیاتی طریقوں سے حاصل فصلوں کے بارے میں متنازعہ مباحث شدت اختیار کر جائیں گے لیکن زیادہ تر دلائل جذباتی ہوں گے۔ اصل لڑائی اصولوں اور عقائد کے درمیان ہوگی، یہ دولت کے لئے نہیں ہوگی۔ چنانچہ مغرب میں اسقاط حمل اور مانع حمل اور جانوروں کے حقوق پر نظریاتی صلیبی جنگیں ہوں گی۔

برطانیہ: اس ملک کے زائچے میں اس سال کے دوران بہت زیادہ تبدیلیاں نظر نہیں آتیں، گویا سیاسی سمت میں کوئی بڑی تبدیلی واقع نہیں ہوگی، کوئی بڑی سماجی شورش بھی متوقع نہیں ہے، جولائی یا ستمبر میں حکومت میں اعلیٰ سطح کی تبدیلیوں کا مطلب بھی یہ ہوگا کہ کام معمول کے مطابق جاری رہے۔ اقتصادی ترقی کی بھی شاندار علامات موجود ہیں، شیئرز اور مکانات کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا، تیل کے مزید ذخائر دریافت ہوسکتے ہیں البتہ یہ یاد رہنا چاہئے کہ اس سال مالیاتی ترقی کا تعلق دیرپا طاقت سے زیادہ اندھی امید پر ہوگا۔

یورپی یونین : اس کے زائچے پر بھی کوئی بڑا دباؤ نظر نہیں آتا۔ 2007-08ء میں البتہ اس پر دباؤ مرتب ہوگا اور اس مدت میں اس کے آئینی تنازعات اٹھیں گے اور یہ دو حصوں میں تقسیم ہوجائے گی۔

امریکہ : یہ مڈٹرم الیکشن کا سال ہے جو نومبر میں ہوں گے۔ ری پبلکن کے لئے بری اور ڈیموکریٹک کے لئے اچھی خبریں ہیں۔ اس ملک پر بھی اس برس کوئی سنگین دباؤ نظر نہیں آتا درمیانی درجے کے مسائل ضرور ہوں گے۔ امریکہ پرانے مسائل کا نیا حل تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا آغاز ہوگا، وہ فوجی سے زیادہ پرامن

طریقوں سے مسائل حل کرنا چاہے گا۔ اس برس کچھ صدمات کا بھی خدشہ ہے ممکن ہے امریکہ خارجہ پالیسی میں تبدیلی پر مجبور ہوجائے۔

28 فروری کا نیا چاند یا 7 ستمبر کا چاند گرہن زیادہ بڑے خطرات لاسکتا ہے۔ اس سال امریکی حکومت کی ترجیحات میں بڑی تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔ اس کے مغربی ساحلی علاقوں کو سیلاب اور زلزلوں کے خطرات کا سامنا ہوگا۔

روس : یہاں زیادہ سخت گیر اور آمرانہ پالیسیوں کا خطرہ ہے۔ قوم پرستی بڑھ سکتی ہے، اس ملک کا زوال جاری رہے گا لیکن 2010ء تک طاقتور اور دولت مند ملک بننے کی کوشش جاری رہے گی۔ مشتری اور نیپچون کے زیر اثر ولادی میر پوتن آمرانہ اقدامات جاری رکھیں گے، پھر رفتہ رفتہ یہ جدید جمہوریت بن جائے گا۔ اس سال یہاں تشدد کا خدشہ 14 جنوری کے پورے چاند کی تاریخوں میں ہے۔ اس طرح کا بحران جون کے آخر اور پھر جولائی کے آغاز پر ممکن ہے۔

چین : 30 برسوں سے اس ملک کا زائچہ بہت سے ممالک کے لئے جنگ کے خطرات کی نشاندہی کرتا رہا لیکن پھر امن کی علامات ظاہر ہوگئیں۔ یہ مدت کسی بڑی جنگ کے بغیر گزر گئی لیکن 2006ء میں ایک مرتبہ پھر چین کا زائچہ فوجی تصادم کی نشان دہی کررہا ہے۔ پہلی پیچیدگی وسط جنوری میں ممکن ہے۔ ہوسکتا ہے تائیوان، کوریا، ویتنام اور جاپان کا ہدف بنیں۔

جاپان اور کوریا : جاپان کے معاملات بالکل ٹھیک نظر آرہے ہیں۔ کوریا میں درمیانی درجے کے مسائل کا خدشہ ہے لیکن ویتنام کو بہت سے خطرات لاحق ہیں، یہاں وسط جنوری سے کشیدگی ممکن ہے۔

مشرق وسطیٰ : یوں لگتا ہے کہ مشرق وسطیٰ کا بحران طویل عرصے تک جاری رہے گا۔ اسرائیل زائچہ وسط جنوری، اوائل فروری اور جون میں تشدد کی نشان دہی کرتا ہے۔ 29 مارچ کا گرہن بہت نازک وقت ثابت ہوسکتا ہے لیکن یہ اسرائیل کے لئے بہتر ہوگا اور اس مرحلہ پر امن کے لئے اسرائیل میں جرأت مندانہ فیصلے کرنے کی صلاحیت آسکتی ہے۔

عراق کے معاملے میں امکان ہے کہ 2006ء میں یہاں سے امریکی افواج چلی جائیں لیکن یہاں عدم استحکام جاری رہے گا۔

خانہ جنگی کی وجہ سے اس ملک پر مستحکم حکومت ممکن نہیں ہوگی۔ لیبیا کے رہنما معمر قذافی ممکن ہے کہ امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کی نوعیت کو یکسر تبدیل کردیں۔ ایرانی حکومت سال کے آغاز ہی پر سخت دباؤ میں ہوگی۔ جون اور پھر سال کے اختتام پر بھی اسے مشکلات کا سامنا ہوگا۔ ایسی علامات بھی ہیں کہ وہاں موجودہ حکومت کا خاتمہ ہوجائے گا۔ امریکہ کو مزید ناراض کرنا اس کے لئے مشکلات کا باعث ہوگا۔

جنوری : تصادم اور عدم استحکام

بچوں کے حقوق اور تعلیمی نظام پر زور رہے گا، خیالات و نظریات میں سنگین تصادم رہے گا، جو عوام اور حکومتوں میں جاری رہے گا، مختلف ممالک میں سیاری زلزلے آتے رہیں گے اور انقلاب برپا ہوں گے، عدم استحکام کے نتیجے میں متعدد حکومتیں ختم ہوسکتی ہیں۔ کیوبا اور مشرق وسطیٰ میں اس کے خطرات زیادہ ہیں۔ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں میں لڑائی شروع ہوسکتی ہے۔ یہودی آبادکار اپنی اسرائیلی فوج سے لڑ سکتے ہیں روس میں حملے ہوسکتے ہیں، ممکن ہے چیچن جنگ پھر شروع ہوجائے۔ چین ایک پرتشدد دور میں داخل ہوسکتا ہے۔ آسٹریلیا کی حکومت فراڈ اسکینڈلز سے ہل سکتی ہے۔ برطانیہ میں اقتصادی معاملات سرفہرست رہیں گے، پاؤنڈ کی قیمت میں کمی ہوسکتی ہے، ایکسپورٹرز کے لئے حالات بہتر رہیں گے، یوں ملک کی مجموعی معیشت مستحکم رہے گی، اس ماہ کے آخر میں کسی شہزادی کے بارے میں نئے انکشافات ممکن ہیں۔

فروری : امریکہ کی نئی جنگ

اقتصادی طور پر صورت حال بہتر رہے گی، اشیائے تعیش پر اخراجات میں اضافے کا رجحان ہوگا، منشیات اور عریاں فلموں پر اخراجات میں اضافے پر تشویش رہے گی، منظم جرائم کے خلاف مہم تیز ہوگی اور ان سے حاصل دولت ضبط کی جائے گی۔ برطانیہ میں ایسے جرائم سامنے آئیں گے جن سے قوم ہل کر رہ جائے گی اور اسکولوں میں سزاؤں کا نظام نافذ کرنے پر غور ہوگا۔

28 فروری کا نیا چاند متوقع حالات کی نوید لائے گا۔ جنگ کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ دہشت گردوں کے حملے ہوسکتے ہیں۔ قدرتی آفات سے بڑے پیمانے پر تباہی کا خدشہ ہے۔ سیاسی کے ساتھ ارضیاتی زلزلے بھی آسکتے ہیں نجوم کی بعض علامات ظاہر کرتی ہیں کہ

اگر حقیقی مسائل کا سامنا کیا جائے تو امن مذاکرات کامیاب ہوسکتے ہیں۔ امریکہ میں بہت بڑے غیر متوقع شوک کا امکان ہے، اسے پالیسی کی سمت بدلنا ہوگا۔ ممکن ہے اس کے پاور پلانٹس یا ایٹمی توانائی کے مراکز پر حملے ہوں۔ امریکی شہروں میں بلوے ہنگامے بھی متوقع ہیں۔ اس بات کا انتہائی خطرہ ہے کہ امریکہ کوئی نئی جنگ شروع کردے گا۔ ممکن ہے اس مرتبہ مشرق بعید اس کا میدان جنگ ہو۔

مارچ : برطانیہ میں اسکینڈل

14 مارچ کا پورا چاند برج سنبلہ میں طلوع ہورہا ہے اور یہ دسواں گھر ہے۔ یہ حکومتی قانون سازی کی علامت ہے تاہم برطانوی حکومت مسودۂ قانون کے معاملے میں غیر متوقع تنازع اور مخالفت کا سامنا کرے گی۔ منظم جرائم سے نمٹنے کی تجاویز مشکلات سے دوچار ہوں گی۔ یہاں کوئی بڑا سیاست داں یا بڑا مالیاتی ادارہ کسی بڑے فراڈ یا مجرمانہ سرگرمی میں ملوث قرار دیا جائے گا جس سے کابینہ پر بہت برے اثرات مرتب ہوں گے۔ چینی حکومت میں تبدیلیاں پورے مشرقی ایشیا میں ردعمل کا سبب بنیں گی۔ منگولیا خبروں میں رہے گا۔ ممکن ہے کہ اس کا سبب یہاں آنے والی کوئی بہت بڑی قدرتی آفت ہو۔ کسی حکومت کی تبدیلی اس خطے میں طاقت کا توازن بگاڑ سکتی ہے۔

29 مارچ کا نیا چاند گرہن کا شکار ہوکر برج حمل میں طلوع ہوگا جو دسواں گھر ہوگا۔ برطانوی حکومت کی پوزیشن خراب ہوگی اور وہ مشکلات سے دوچار ہوسکتی ہے۔ عطارد اور یورینس کا اشتراک کمیونیکیشن ٹیکنالوجی میں انقلاب لا سکتا ہے۔ زہرہ اور نیپچون کا اشتراک مصوری اور فنون لطیفہ میں عوامی دلچسپی بڑھائے گا۔ اس ماہ کے اختتام پر تباہ کن سیلاب اور تودے گرنے کے واقعات رونما ہوسکتے ہیں۔ غالباً ملیشیا اس کا نشانہ ہوگا۔

اپریل : زلزلوں کی پیشین گوئی

13 اپریل کا پورا چاند میزان میں طلوع ہوگا۔ برطانوی حکومت کے اخراجات میں اضافہ کی توقع ہے۔ ممکن ہے صحت کی سہولتوں پر اخراجات بڑھا دیئے جائیں۔ سیاسی محاذ پر بڑی گرما گرمی اور کشیدگی رہے گی۔ آلودگی بڑھنے اور فطری ماحول کی تباہی کے کسی بڑے واقعہ کا بھی خطرہ ہے۔

بین الاقوامی صورت حال بڑی تشویشناک ہوگی۔ بیرون ملک برطانوی فوج کو کسی کارروائی میں حصہ لینا ہوگا۔ ممکن ہے جنوبی یا مغربی افریقہ کے تنازع میں اسے شامل ہونا پڑے۔ ان خطوں میں فوجی بغاوتوں کے خطرات ہیں۔ مشرقی وسطیٰ کے لئے امن کا عمل اہم مرحلے میں داخل ہوسکتا ہے۔ مشرق اور مغرب میں روابط بڑھنے سے امکان ہے کہ ایران، امریکہ سے دوستانہ تعلقات قائم کرے۔

27 اپریل کا نیا چاند ثور میں ہوگا جو چھٹا گھر ہے۔ ممکن ہے دفاعی اخراجات میں اضافہ ہو۔ امریکہ کے مغرب میں زلزلے یا سیلاب کا خطرہ ہے۔ آسٹریلیا میں بھی ایسی قدرتی آفات کا خطرہ ہے۔ سائنس داں زلزلوں کی زیادہ بہتر پیشین گوئی کے قابل ہوجائیں گے۔

مئی : اسرائیل، فلسطین سمجھوتہ

کنفیوژن، فراڈ اور دھوکہ دہی کے خطرات ہوں گے۔ امن مذاکرات میں کوئی بڑی کامیابی بھی ممکن ہے بشرطیکہ فریقین ہٹ دھرمی چھوڑ دیں۔

14 مئی کو اسرائیل کے قیام کے 58 برس پورے ہوں گے۔ اس موقع پر کامیاب امن مذاکرات بہت روشن ہیں۔ انہی دنوں میں فلسطینیوں کی پوزیشن بھی بہت اچھی ہوگی۔ لہٰذا امن کا حقیقی سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔ آسٹریلیا مریخ کے زیر اثر ہوگا چنانچہ قیادت وحکومت میں تبدیلی کے امکانات روشن ہیں۔ ملک میں تلخی وکشیدگی رہے گی۔

27 جون کا نیا چاند برج جوزا میں طلوع ہوگا۔ یہ بارہواں گھر ہے۔ خیراتی اداروں کے معاملات میں گڑبڑ پائی جائے گی اور انہیں کنٹرول کرنے کے لئے قانون بنانے ہوں گے، ضابطہ فوج داری میں تبدیلی کرنا ہوگی۔ امریکہ میں شکاگو اور جنوبی علاقے خصوصاً فلوریڈا خراب موسم کی زد میں رہیں گے۔

جون : مذہبی جنگ کا خطرہ

گیارہ جون کو پورا چاند برج قوس میں طلوع ہوگا یہ تند وتیز جذبات کی نشان دہی ہے، مریخ اور زحل میں قربت چرچ کے درمیان اختلافات کی نشان دہی ہے۔ ممکن ہے چرچ آف انگلینڈ تقسیم ہوجائے، چرچ کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش ہوسکتی ہے۔ نائیجیریا میں عدم استحکام کا خطرہ ہے۔ جون جل جائے گا۔ مشرق وسطیٰ کی صورت حال جو رخ اختیار کرے گی اس کے نتیجے میں اسرائیل نئی حکومت کے تحت گویا از سر نو جنم لے گا۔ روس میں دہشت گردوں کے حملے ہوں گے۔ وسطی ایشیا کی سابق سوویت ریاستوں میں لڑائی ہوسکتی ہے۔

25 جون کا نیا چاند سرطان میں طلوع ہوگا۔ یہ خوش حالی کا دورہ ہوگا لیکن مذہبی جنگ کا خطرہ رہے گا عالمی مسائل اضافی سرمایہ کاری کے ذریعے حل ہوجائیں گے، امریکہ کے مغربی ساحلی علاقے جرائم کی شدید لہر سے دوچار ہوں گے۔ ممکن ہے اس مرتبہ دہشت گردی نہ ہو۔

جولائی : لیبیا کے لئے خطرات

11 جولائی کا مکمل چاند برج جدی میں طلوع ہورہا ہے۔ برطانوی حکومت رائے عامہ کے جائزہ میں مقبول قرار پائے گی۔ خفیہ جرائم، پراسرار موت اور غیر متوقع اسکینڈلز کا دور دورہ رہے گا، کسی وبا کے خطرات تو محسوس ہوں گے لیکن یہ خطرہ حقیقت نہیں بن سکے گا۔ تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤں رہے گا جو مشرق وسطیٰ میں عدم استحکام کی وجہ سے ہوگا۔ لیبیا کے لئے خطرات زیادہ ہوں گے۔ ممکن ہے یہاں کے عوام جمہوریت کا مطالبہ کرنے لگیں۔ سربیا میں حکومت تبدیل ہوگی۔ کیوبا بھی تبدیلی کے دباؤ میں ہے، اس پر امریکی دباؤ بہت بڑھ جائے گا۔

25 جولائی کا نیا چاند اسد میں طلوع ہوگا۔ یہ شخصی آزادی پر زور دینے کا دور ہوگا۔ انڈونیشیا کو بڑی اقتصادی کامیابی حاصل ہوگی۔ یہ ایشین ٹائیگر سرمایہ کاروں کی جنت بن جائے گا۔

اگست : امریکی حکومت کی تبدیلی

۹ تاریخ کا پورا چاند دلو میں ہوگا۔ یہ آئیڈیلزم اور مستقبل پر یقین کا دور ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ الجھاؤ اور کنفیوژن بھی رہے گا۔ فراڈ اور اسکینڈل سے رئیل اسٹیٹ ایجنٹس زیادہ متاثر ہوں گے۔ برطانیہ میں جائیداد کی قیمتوں میں بڑا اضافہ ہوگا۔ بعض علاقوں میں سیلاب آئے گا۔

دنیا کے لئے سیاسی شعبے میں یہ انقلاب کا دور ہے۔ امریکہ میں بھی پرانے نظام کو اپنانے کی خواہش بڑھے گی۔ ممکن ہے اعلیٰ ترین سطح پر حکومت کی تبدیلی واقع ہو۔ بحر اوقیانوس کا علاقہ خصوصاً اٹلی زلزلے اور آتش فشانی سے متاثر ہوسکتا ہے۔

23 تاریخ کا نیا چاند برج سنبلہ میں ہوگا۔ یہ صحت کے مسائل کی نشان دہی کرتا ہے۔ برطانیہ میں سیلاب اور آلودگی کے خطرات بڑھ جائیں گے۔

ستمبر : امریکی خارجہ پالیسی کی تبدیلی

7 ستمبر کا پورا چاند برج حوت میں ہوگا۔ یہ امن وخوش حالی کے لئے عمومی طور پر اچھا دور ہے لیکن جرائم بڑھیں گے بڑے آن لائن بینکنگ فراڈ ممکن ہیں۔ لیکن جرائم پیشہ افراد پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال بھی بڑھے گا۔ کسی تباہ کن قدرتی آفت کی بنا پر لوگوں میں خیراتی اداروں کی مدد کا رجحان بڑھے گا۔

امریکہ میں بڑی تبدیلیاں آسکتی ہیں جس کے نتیجے میں خارجہ پالیسی یکسر تبدیل ہوجائے گی۔ دنیا بھر میں حکومتوں کا تختہ الٹنے کی کوشش کی جائے گی۔ مغربی افریقہ خصوصیت سے متاثر ہوگا۔ گھانا عدم استحکام سے دوچار ہوگا لیکن اس خطے میں ٹیکنالوجی کے دور کا آغاز بھی ہوگا۔ یہ کمپیوٹر سیٹیلائٹ ٹیکنالوجی کا مرکز بن سکتا ہے۔

22 ستمبر کا گرہن زدہ چاند برج سنبلہ میں ہوگا جو اس بات کی علامت ہے کہ سیاست کا ایک پورا دور ختم ہوگیا ہے، برطانوی حکومت کی اعلیٰ ترین قیادت تبدیل ہوسکتی ہے۔

اکتوبر : جنگ کے شدید خطرات

17 اکتوبر کا پورا چاند برج حمل میں ہوگا۔ برطانیہ میں مالیاتی بحران ممکن ہے۔ نئے ٹیکس عائد کرنے پر مظاہرے ہوں گے۔ بین الاقوامی سطح پر جنگ کے شدید خطرات ہیں غالباً اس مرتبہ وینزویلا تبدیلی کا مرکز ہوگا۔ یہ انتہائی کشیدگی کے دور سے گزر رہا ہے ممکن ہے امریکہ یہاں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے۔ عدم استحکام کولمبیا کو بھی لپیٹ میں لے گا۔ فاک لینڈ کے مستقبل پر ارجنٹائن سے مذاکرات ممکن ہیں۔

22 اکتوبر کا نیا چاند میزان میں ہوگا۔ یہ غیر معمولی صبر وتحمل اور امن کے عمل میں کامیابی کی نشان دہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تشدد بھی جاری رہے گا۔ کوریاؤں کے انضمام کا بھی امکان ہے۔ ممکن ہے ابتدا میں کوئی معاہدہ نہ ہو۔ آسٹریلیا سے بادشاہت کے خاتمے اور وہاں ری پبلک قائم کرنے کی کوشش ہوسکتی ہے۔

نومبر : حکومتوں کی تبدیلی

5 نومبر کا پورا چاند برج ثور میں ہوگا۔ بین الاقوامی عدم استحکام

جاری رہے گا۔ امن کے لئے منعقدہ کوئی بڑی بین الاقوامی کانفرنس دہشت گرد حملے کی وجہ سے متاثر ہوگی۔ کئی ممالک میں حکومتوں کی تبدیلی کا امکان ہے۔ روس 2006ء کے آخری بحران سے گزرے گا۔ ممکن ہے قیادت تبدیل ہو جائے، ممکن ہے ایران سے اس کے گہرے تعلقات امریکہ کو اس سے ناراض کردیں اور روس امریکہ بحران پیدا ہو جائے۔ امریکہ میں لوگوں کو جمہوریت سلب کئے جانے کا خطرہ ہوگا۔ حکومت کے خلاف جذبات شدید ہوں گے اس سے ری پبلکن پارٹی کو نقصان ہوگا۔

20 نومبر کا نیا چاند برج عقرب میں ہوگا۔ یہ پرامیدی کی علامت ہے یہ خطرات بھی ہوں گے کہ اقتصادی بہتری، دراصل حقیقت نہیں تھی بلکہ محض واہمہ تھا، چین بڑے گمبھیر موڈ میں ہوگا۔ تائیوان پر قبضہ کی کوشش کرے گا جس پر امریکہ سے اس کی محاذ آرائی ہوگی۔

دسمبر : قدرتی آفات میں اضافہ

5 دسمبر کا پورا چاند برج جوزا میں ہوگا۔ اس مرتبہ ٹرانسپورٹ پر زور ہوگا۔ ہوابازی کی صنعت میں ترقی ہوگی۔ ایندھن کا کوئی نیا ذریعہ متعارف ہوگا۔ جدید ٹرینیں اور کاریں متعارف کرائی جائیں گی۔ ایران اب بحران کے شدید دور میں داخل ہوگا۔ مذہبی رہنماؤں کی حکومت کو خطرہ لاحق ہوگا، سڑکوں پر مظاہرے ہوں گے، یہاں تک کہ حالات بگڑنے پر فوج مداخلت کرے گی۔

20 دسمبر کا نیا چاند برج قوس میں ہوگا۔ یہ انڈر ورلڈ مافیا اور مذہبی انتہا پسندوں دونوں ہی کی سرگرمیوں میں شدت کا دور ہوگا۔ بہت سے دہشت گرد حملے ہوں گے یا پھر قدرتی آفات بڑھ جائیں گی۔ یوں دنیا مالیاتی بحران سے دوچار ہوگی۔ کسی بڑے بینک یا انشورنس کمپنی کا دیوالیہ نکل جائے گا۔

کینیڈا شورش و انتشار میں مبتلا ہوگا۔ اس کا صوبہ کیوبیک آزادی کا مطالبہ کرے گا۔ نئے سال کے آغاز پر اقتصادی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔

ہر مقصد کے لئے

ہر طرح کے جائز مقصد کے پورا ہونے کے لئے جو کوئی سورۂ کوثر اشراق کی نماز پڑھنے کے بعد لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس کی تمام جائز حاجات جلد پوری ہوں گی۔ جہاں بھی جائے گا لوگ اس کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئیں گے۔

اگر کسی کو ناحق قید میں ڈال دیا گیا ہو تو اس نقش پاک کی برکت سے جلد رہا ہو جائے گا۔ اپنے پاس رکھنے سے رزق میں ترقی ہوگی۔ دشمن نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوست بن جائے گا۔

اگر چاہے تو چاند کے مہینے کی پہلی جمعرات کو سوا چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی پر کسی نیک شخص سے باوضو حالت میں یہ سورۃ کندہ کرائے اور اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنے۔

●●●

اچانک مشکل کا حل

اگر کوئی کسی اچانک مشکل میں مبتلا ہو گیا ہو مشکل کے حل کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ سورج نکلنے کے وقت باوضو حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر اکیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ ہر روز یہ عمل کرے اس وقت تک کہ مشکل حل نہ ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مشکل حل ہو جائے گی اور آسانی پیدا ہوگی۔

●●●

آفات و بلیات کے لئے

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ وہ آفات و بلیات سے محفوظ رہے کسی بھی مصیبت میں مبتلا نہ ہو تو وہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ فاتحہ کی برکت سے اس پر اپنا فضل و کرم نازل فرمائے گا اسے اپنی حفظ و امان میں رکھے گا۔ ہر طرح کی آفات و بلیات سے بچا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی فرمائے گا۔

مفید اور مجرب فال

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

فال دیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول تین بار درود شریف پھر بسم اللہ اور الحمد شریف ایک بار اس کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھ کر یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ سات بار۔ پھر درود شریف تین بار پڑھ کر اپنے کام کا دھیان کر کے کلمۂ شہادت کی انگلی ان خانوں پر رکھیں جو بھی نمبر آئے اس کے آگے اپنی فال کا نتیجہ دیکھیں۔ انشاء اللہ صحیح پائیں گے۔

(۱) بلند مرتبہ اور روزگار ملے، کسی بزرگ یا حاکم وقت سے فائدہ مریض کو صحت ہوگی۔ شرکت میں کام کرو گے تو کامیابی ہوگی۔

(۲) غائب کی خبر ملے گی، غم و فکر دور ہوں گے، نحوست کے بادل چھٹ جائیں گے، کشائش کاروبار اور حصول زر و مال ہوگا اور سفر میں کامیابی ملے گی۔

(۳) کشائش رزق ترقی کاروبار، تفکرات دور ہوں گے۔ دشمنوں کا خوف باقی رہے گا اور کوئی چیز کھونے کا امکان ہے۔

(۴) بگڑے ہوئے کام بنیں گے، کاروبار میں کامیابی حاصل ہوگی، دل سیر و تفریح کی طرف مائل رہے گا، ہو سکتا ہے کوئی پاس کا سفر کرنا پڑے۔

(۵) غائب کا خط آئے یا پھر وہ خود آئے، کاروبار اور خرید و فروخت میں فائدہ کسی پرانے دوست کی ملاقات سے خوشی ہوگی اور گھر میں بھی کوئی خوشی ہونے والی ہے۔

(۶) عشق و محبت میں کامیابی، قیدی کو قید سے خلاصی حاصل ہوگی، عقد و نکاح مبارک ہوگا، پیسے کا اچانک فائدہ ہوگا۔

(۷) ہر کام کا انجام اچھا ہوگا، غائب کی خبر ملے گی، سفر میں کامیابی حاصل ہوگی، ضروریات زندگی پوری ہوں گی، ہاں قرض کا لین دین نہ کریں۔

(۸) رنج و تکلیف کاروبار میں نقصان بنائے، کام بگڑ جائیں گے، کسی سے جھگڑا اپنے غصے پر قابو رکھئے ورنہ بات آگے بڑھ سکتی ہے۔

(۹) چوری کا اندیشہ، اندرونی بیماری سے تکلیف، دشمن کی طرف سے نقصان فکر و پریشانی زیادہ ہو، کہیں پر دل نہ لگے، مقدمہ میں ناکامی ملے۔

●●●●

بے نظیر فالنامہ

فال دیکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ اپنے مطلب کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے درود تین مرتبہ اور تین مرتبہ سورۂ قل ہواللہ پڑھ کر درود بھیجیں۔ پھر داہنے ہاتھ کی کلمہ والی انگلی نقشے پر رکھیں جو عدد انگلی کے نیچے آئے۔ حسب ذیل جوابات میں اس عدد کے سامنے جواب ملاحظہ فرمائیں۔

(نوٹ) امر ضروری کے لئے باوضو ہو کر صرف ایک مرتبہ فال دیکھنا چاہئے۔

(۱) خویش واقارب سے مسرت، بزرگوں سے فائدہ، دوستوں سے امداد اور ہر طرح سے آرام ملے گا، سفر یا منفعت پیش آئے گا۔

(۲) آج کل کسی کی محبت میں بے قرار رہتے ہو۔ خواہش پوری ہوگی اور مالی فائدہ بھی پہنچے گا۔

(۳) تم ہر قسم کی تکلیفیں اٹھارہے ہو فی الحال مالی مشکلات کا دور ہونا مشکل ہے۔

(۴) جس کام کے لئے تو دریافت کرتا ہے وہ کام تیرا دو ماہ کے بعد پورا ہوگا، مشرق کے سفر سے فائدہ پہنچے گا۔

(۵) تمہاری محبت محبوب کے دل میں موجود ہے اور تمہارا دل بھی اس کی محبت میں بے قرار ہے، ایک ماہ بعد اس سے ملاقات ہوگی، کاروبار میں فائدہ ہوگا۔

(۶) اپنی پریشانیوں کا دفعیہ اور ترقی کاروبار کے لئے سفر کرو، مطلب پورا ہوگا۔

(۷) جس شخص کی مدد کا خیال ہے وہ دھوکا دے گا اس کا خیال چھوڑ دو، ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۸) تم جس مہ جبیں سے ملنے کی خواہش رکھتے ہو اس سے عنقریب ملاقات ہوگی، تمہاری دلی مراد برآئے گی۔

(۹) جس کام کے متعلق دریافت کرتے ہو اس میں ابھی بہت دیر ہے، خوشی حاصل ہوگی۔

(۱۰) تم کو وہم کا مرض ہے۔ جس کی وجہ سے ہر وقت فکر وتشویش رہتی ہے۔ وہم چھوڑ دو مراد برآئے گی۔ دبا ہوا روپیہ واپس ملے گا۔

نقشہ

۱	۱۴	۱۹	۱۷
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
۲۰	۸	۱۱	۱۸

(۱۱) اب تمہارے خوشی کے دن آنے والے ہیں، تکلیفیں دور ہوں گی، تمہاری دلی مراد برآئے گی۔

(۱۲) تمہارے نحوست کے دن گزر گئے ہیں۔ انشاء اللہ ہر طرح سے خوشی اور روزگار میں ترقی ہوگی۔ حمل سے لڑکا پیدا ہوگا اور کسی جگہ بے مالی فائدہ پہنچے گا۔

(۱۳) کھوئی ہوئی چیز کا ملنا مشکل ہے، دشمن تکلیف دیں گے، کچھ صدقے دیدیا کرو۔

(۱۴) جس کام کے لئے دریافت کرتے ہو اس میں کامیابی ہوگی، آپ کے حسب منشاء کام سرانجام ہوگا۔ زرومال وفرزند سے خوشی ہوگی۔

(۱۵) عرصہ سے کوئی شخص تم کو نقصان پہنچاتا ہے جس کی فکر تم کو دن رات رہتی ہے۔ مگر اب وقت اچھا آگیا ہے۔

(۱۶) جو کام کرتے ہو نقصان اٹھاتے ہو تمہارا استارہ گردش میں ہے جس کام کے لئے دریافت کررہے ہو پورا ہونا مشکل ہے۔

(۱۷) جس کام کا آپ کو خیال ہے اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے، عنقریب آپ کو خوشی حاصل ہوگی، پردیس جانے سے کام پورا ہوگا، کسی دوست سے مدد ملے گی۔

(۱۸) ارادہ سفر کا کرتے ہو، بے شک جاؤ فائدہ ہوگا، کسی شخص سے ملاقات ہوگی، ایک خوبصورت عورت سے ملاپ ہوگا، دشمن زیر ہوں گے، دلی مراد حاصل ہوگی۔

(۱۹) فکر وپریشانی کا زمانہ ختم ہو چکا ہے، مایوس امیدوں میں کامیابی ہوگی، عورت واولاد سے آرام ملے گا

(۲۰) تمہارے خیالات منتشر رہتے ہیں، کسی عورت سے ملنے کی خواہش میں سرگرداں رہتے ہو صبر کرو، دو ماہ کے بعد تمہاری مراد پوری ہوگی، روزگار میں فائدہ، سفر درپیش آئے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

بارہویں قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

تسخیر خلائق کا حیرتناک عمل

سب سے پہلے عامل کو چاہئے کہ وہ قرآن حکیم کی اس آیت کی زکوٰۃ درج ذیل انداز سے ادا کرے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کرے۔ یعنی بدھ گزرنے کے بعد جورات آتی ہے اس سے شروع کرے اور روزانہ ۴۹ مرتبہ اس آیت کی تلاوت کرے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِدْرِیْس ○ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا وَّرَفَعْنَاہُ مَکَانًا عَلِیًّا ○

شب جمعہ کو اسی آیت کو ۴۹۰ مرتبہ پڑھیں۔ چالیس دن گزرنے کے بعد روزانہ صرف ۱۳ مرتبہ اس کو ورد رکھیں اور روزانہ ۵۳۶ مرتبہ مندرجہ ذیل اسماء الٰہی کا ورد رکھیں۔

اس آیت کا نقش برائے تسخیر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو پہلی ساعت میں نقش اس طرح بنائیں کہ اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد میں شامل کرلیں اور ان اسماء الٰہی کے اعداد بھی اس میں جوڑ لیں۔ "یَالَطِیْفُ (۱۲۹) یَاوَدُوْدُ (۲۰) یَاکَرِیْمُ (۲۷۰) یَامُعِزُّ (۱۱۷) مجموعی اعداد ۵۳۶۔ آیت کریمہ کے اعداد ۲۷۷۶ ہیں۔

حسب قاعدہ مربع کا نقش آتشی چال سے تیار کرکے اس پر اسماء حسنہ ۵۳۶ مرتبہ اور آیت کریمہ ۲۷۷۶ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور اس نقش کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ اس کے بعد روزانہ صبح کی نماز کے بعد "یَالَطِیْفُ ۱۲۹" مرتبہ ظہر کی نماز کے بعد "یَاوَدُوْدُ ۲۰" عصر کی نماز کے بعد "یَاکَرِیْمُ ۲۷۰" مغرب کی نماز کے بعد "یَامُعِزُّ ۱۱۷" مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ نقش کے دائیں بائیں آیت لکھ دیں اور نقش کے نیچے اسماء الٰہی لکھ دیں۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں۔

مثال۔

انوار احمد، ابن فاطمہ ــــ اعداد　۴۴۶

اعداد اسماء الٰہی　۵۳۶

اعداد آیت شریفہ　۲۷۷۶

۳۷۹۸
۳۰

)۳۷۶۸(
۳۶
۱۶
۱۶
×۸
۸

نقش یہ بنے گا۔

۷۸۶

اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا

۹۴۲	۹۵۵	۹۵۲	۹۴۹
۹۵۳	۹۴۸	۹۴۳	۹۵۴
۹۴۷	۹۵۰	۹۵۷	۹۴۴
۹۵۶	۹۴۵	۹۴۶	۵۱

(دائیں جانب:) وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِدْرِیْس　(بائیں جانب:) وَرَفَعْنَاہُ مَکَانًا عَلِیًّا

یَالطِیْفُ یَاوَدُوْدُ یَاکَرِیْمُ یَامُعِزُّ

زکوٰۃ کا یہ طریقہ ان حضرات کے لئے ہے جو نقش اپنے لئے بنانے کا ارادہ کریں جو دوسروں کے لئے نقش بنانا چاہیں وہ اس طریقہ پر عمل کریں۔ نماز فجر کے بعد مذکورہ اسماء الٰہی ۵۳۶ مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد بھی ۵۳۶ مرتبہ پڑھیں اور آیت مذکورہ کو روزانہ ۲۷۷۶ مرتبہ پڑھیں۔ بہرصورت ہر عمل سے پہلے اور آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد نقش مؤثر ثابت ہوگا اور خلقت رجوع کرنے پر مجبور ہوگی۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فلاں کے خواب کی تعبیر کیا ہے۔؟

اگر کسی کے خواب کی تعبیر معلوم کرنی ہو تو خواب دیکھنے والے کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد برآمد کریں۔ جس دن اور جس تاریخ میں خواب دیکھا ہو وہ اعداد بھی شامل کریں اور جس دن اور جس تاریخ میں تعبیر معلوم کر رہے ہوں وہ اعداد بھی شامل کریں۔ تعبیر معلوم کرتے وقت جو ٹائم ہو وہ بھی ملحوظ رکھیں۔ اس کے بعد حسب قاعدہ مستحصلہ برآمد کریں۔ اور ذیل کے نقشے سے تعبیر کا اندازہ کریں۔ اگر مستحصلہ ایک برآمد ہو تو تعبیر اچھی ہے، بہت جلد کوئی فائدہ ہونے والا ہے۔ اگر ۲ برآمد ہو تو خواب مبارک ہے۔ عنقریب کاروبار میں کوئی فائدہ ہوگا۔ اگر ۳ برآمد ہو تو خواب مبارک ہے۔ عہدے میں ترقی ہوگی، مرتبہ بڑھے گا۔ اگر ۴ برآمد ہو تو تعبیر اچھی ہے، عزت ملے گی لیکن صبر و ضبط کا راستہ اختیار کرو۔ اگر ۵ برآمد ہو تو تعبیر یہ ہے کہ عنقریب کوئی سفر درپیش ہوگا۔ اگر ۶ برآمد ہو تو خواب اچھا نہیں ہے کچھ صدقہ کرو۔ اگر ۷ برآمد ہو تو لڑائی جھگڑے کا خطرہ ہے۔ اگر ۸ برآمد ہو تو تعبیر یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے اور اختلافات کا اندیشہ ہے لیکن اس کے بعد خوشی ملنے کا بھی امکان ہے۔ اگر ۹ برآمد ہو تو کچھ بچھڑے ہوئے لوگوں سے ملنے کی امید ہے یا کوئی گمشدہ چیز ملنے کا امکان ہے۔ مثلاً زید ابن خالدہ نے ۱۵ر جون ۲۰۰۵ء کو خواب دیکھا تھا۔ اس نے اس کی تعبیر ۲۰ر دسمبر ۲۰۰۵ء کو شام ۴ بجے معلوم کی۔ تو اس کا سوال اس طرح قائم کریں گے۔ زید ابن خالدہ کے خواب کی تعبیر کیا ہے۔؟

(۱) زید، خالدہ	۶۶۱	۴
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۳۸۰	۳
(۳) خواب دیکھنے کی تاریخ ۱۵ر جون ۲۰۰۵ء	۲۰۲۶	۱
(۴) تاریخ عیسوی	۲۰	۲
(۵) ماہ عیسوی دسمبر	۱۲	۳
(۶) سن عیسوی ۲۰۰۵ء	۲۰۰۵ء	۷
(۷) تاریخ قمری	۱۷	۸
(۸) ماہ قمری ذی قعدہ	۱۱	۲
(۹) سن ہجری ۱۴۲۶ھ	۱۴۲۶ھ	۴
(۱۰) تاریخ ہندی	۵	۵
(۱۱) ماہ ہندی پوہ	۹	۹
(۱۲) سن ہندی بکرمی ۲۰۶۲	۲۰۶۲	۱
(۱۳) برج قوس	۹	۹
(۱۴) ستارہ مشتری عدد منفی	۶	۶
(۱۵) منزل قمر صرفہ	۱۲	۳

آیئے اب ان کا مستحصلہ برآمد کریں

۴ ۳ ۱ ۲ ۳ ۷ ۸ ۲ ۴ ۵ ۹ ۱ ۹ ۶ ۳
۷ ۴ ۳ ۵ ۱ ۶ ۱ ۶ ۹ ۵ ۱ ۱ ۶ ۹
۲ ۷ ۸ ۶ ۷ ۷ ۷ ۶ ۵ ۶ ۲ ۷ ۶
۹ ۶ ۵ ۴ ۵ ۵ ۴ ۲ ۲ ۸ ۹ ۴
۶ ۲ ۹ ۹ ۱ ۹ ۶ ۴ ۱ ۸ ۴
۸ ۲ ۹ ۱ ۱ ۶ ۱ ۵ ۹ ۳
۱ ۲ ۱ ۲ ۷ ۷ ۶ ۵ ۳
۳ ۳ ۳ ۹ ۵ ۴ ۲ ۸
۶ ۶ ۳ ۵ ۹ ۶ ۱
۳ ۹ ۸ ۵ ۶ ۷
۳ ۸ ۴ ۲ ۴
۲ ۳ ۶ ۶
۵ ۹ ۳
۵ ۳
۸

۸ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی اور جھگڑے کا اندیشہ ہے۔

(باقی آئندہ)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

استخارہ بذریعہ اعداد

اگر کسی لڑکی یا لڑکے کے لئے یہ جانکاری مطلوب ہو کہ ان دونوں کی شادی کیسی رہے گی تو اس کا طریقہ یہ ہے
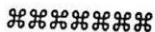
فالنامہ مقاصد ومطالب دلی کے بیان میں

جب کوئی شخص فال دیکھنا چاہے تو بموجب دوسرے فالناموں کے پہلے فاتحہ ودرود وغیرہ پڑھ کے اور آنکھ بند کر کے کلمے کی انگلی نیچے لکھے ہوئے دائرہ کے کسی خانہ پر رکھے جس حرف پر انگلی دھری ہے اس کے ذیل میں شرح اس کی لکھی ہے، اس کو دیکھے سب حال معلوم ہوگا۔

قل ہواللہ احد	ح ح	ب ب	ک ک
ن ن	محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم	دد	رر
ھھ	ع ع	س س	ی ی
اا	وو	طط	مم

(اا) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ جو مراد دل میں رکھتا ہو وہ حاصل ہو اور اگر یہ نیت ہو کہ خود یا کسی دوست مرد یا عورت کا فلاں مقصد حاصل ہوگا یا نہیں تو کہہ کر سبھوں کا مطلب اور مراد حاصل ہوگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ب ب) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ اگر لڑائی کو جائے گا یا کہیں بود وباش یعنی رہنے کو جائے گا یا چوری کرنے یا کسی اور مطلب کو جاوے تو فتح ونصرت پاوے۔ مطلب دل کا برآوے مگر بڑی محنت اور مشقت سے اور سب مراد حاصل ہوں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ھ ھ) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مطلب اس کے دل کا محنت اور مشقت سے اور بعضے وقت بغیر محنت کے حاصل ہوگا لیکن ہر ایک کام میں شتابی نہ کرے صبر اور تحمل کرے کہ حق سبحانہ تعالیٰ خوشی وخرمی عطا فرمائے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

(د د) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ نیت اس کی نیک ہے، مراد حاصل ہو شاید مقصود سے ساتھ خوشی وخرمی کے واصل ہو انشاءاللہ تعالیٰ۔ (وو) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مراد تیری بے محنت ومشقت حاصل ہوگی مگر مراد حاصل ہونے کے بعد پیر واولیاء اللہ کی نذر ونیاز دیوے، سب غم واندوہ دور ہوگا اور خوش وخرم رہے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ر ر) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مراد تیری حاصل ہوگی، سب غم وفکر دور ہوگی، اگر نیت نسبت کی ہو تو بہت خوب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت درود بھیجا کرے تا کہ جلد اپنی مراد کو پہنچے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ح ح) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مطلب دل کا حاصل ہوگا مگر سختی اور محنت سے جس میں کتنی باتیں جھوٹ اور سچ کہنی چاہئیں بعدہٗ مطلب حاصل ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ط ط) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مراد کا گمان نہ ہوگا تب تیری مراد حاصل ہوگی چاہئے کہ فقیروں کو کچھ دیوے تا کہ جلد مراد حاصل ہو لیکن اس میں کئی ایک تہمتیں اور بدنامیاں ہونگیں صدقہ دینے سے سب بلا دفع ہوگی اور اپنی مراد کو پہنچے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ی ی) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے مراد حاصل ہوگی لیکن سختی اور محنت بہت اٹھائے گا اگر نیت خوب ہے تو عزت اور راحت سے گزران کرے گا اگر صدقہ دیوے تو تمام بلا تیری دفع ہوگی اور جلدی سے مراد کو پہنچے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ك ك) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ جملہ مقصد تیرے حاصل ہوں گے اور محنت وسختی دور ہوگی۔ لیکن صبر کرنا خوب ہے۔

(م م) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مراد تیری برآوےگی اور اگر سوال سازگاری مابین جورو مرد کے ہو تو کہہ کہ دونوں خوش حال رہیں گے۔

(ن ن) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ سب مراد تیری برآوے گی اور رنج وغم دور ہوگا لیکن فقیروں کو کچھ دیوے اور خلقت سے نیکی اور خوبی کرے تا کہ سب بلائیں تیری رفع ہو جائیں انشاءاللہ تعالیٰ۔

(س س) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ امید تیری برآوے گی لیکن چندروز توقف کرنا تا کہ کام تیرا درست ہووے اور رنج وسختی دور ہووے اور سعادت تیری طرف رخ کرے انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ع ع) اگر ان حرفوں پر انگلی رکھے تو کہتا ہے کہ مراد تیری حاصل ہوگی لیکن آخر کار کچھ بدی تیرے پیش آئے گی جو نیت کہ تو نے کی ہے اس سے دور رہنا بہتر ہے اور لازم ہے کہ اپنے دل کا بھید کسی سے نہ کہے اور ہوشیار رہے تا کہ کل کام تیرا بہتر ہووے، انشاءاللہ تعالیٰ۔

فالنامہ عجیب

یہ فالنامہ تمام فالناموں سے معتبر اور مستند ہے۔ یہ فالنامہ قرآن شریف کا ہے۔ ترکیب یوں ہے کہ اگر کسی معاملے کے متعلق نیکی یا بدی کا حال معلوم کرنا مطلوب ہو تو بصدق دل اور طہارت قلب وزبان اور جسم کے ساتھ باوضو ہو کر پہلے بارگاہ الٰہی میں توبہ استغفار کرے پھر اپنی خاکساری اور کم علمی کا اظہار کر کے پانچ بار درود شریف پڑھے۔ پھر مع بسم اللہ سورۂ فاتحہ ایک بار سورۂ اخلاص تین بار اور یہ دعا ایک بار پڑھ کر پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ٥ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَتَفَاوَلْتُ بِکِتَابِکَ فَاَرِنِیْ مَاھُوَ الْمَکْنُوْنُ فِیْ غَلْبِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَقُّ اَنْزِلْ عَلَی الْحَقِّ بِحَقِّ مُحَمَّدِنِ الْحَقِّ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ٥ اس کے بعد پانچ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنی نیت کا دل میں دھیان کر کے تین مرتبہ کہے۔ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ٥ اس کے بعد اگر دن کا پہلا حصہ گزر رہا ہے تو پہلے دس سیپاروں میں سے کسی جگہ سے قرآن کریم کھولیں۔ اگر دن کا درمیانی حصہ گزر رہا ہے تو درمیانی دس سیپاروں میں سے کھولیں۔ اگر دن کا آخری حصہ گزر رہا ہے تو آخری سیپاروں میں سے کسی جگہ سے قرآن حکیم کھولیں۔ اسی طرح رات کو بھی تین حصوں میں تقسیم کر کے جس حصے میں فال دیکھو قرآن کریم کھولیں اور بائیں طرف سے سات ورق گن کر پلٹ دیں۔ ساتوں ورق کی پہلی چھ سطریں چھوڑ کر ساتویں سطر کے حروف اول کو دیکھیں۔ جو حروف سب سے پہلے ہو اس کو مندرجہ ذیل تفصیل میں ڈھونڈیں۔ انشاءاللہ جواب باصواب ملے گا۔ اس کے مطابق عمل کریں۔ انشاءاللہ فلاح کا منہ دیکھیں گے۔ جوابات یہ ہیں۔

(الف) اگر پہلا حرف الف ہے تو فال یہ ہے۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ ہر طرح سے مبارک اور نیک فال ہے۔ مدعا پورا ہوگا۔ جو کام کرنا چاہتے ہو کرو کامیابی یقینی ہے۔ سب کام درست ہیں۔ مقصد میں کامیابی کی دلیل ہے۔

(ب) اگر پہلا حرف ب ہے تو فال بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ٥ جو کہ شادمانی وخوشخبری ہے۔ یہ فال دلالت کرتی ہے مقصد کی کامیابی پر۔

(ت) اگر حرف ت برآمد ہو تو فال تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥ سمجھو یہ اس امر پر دلالت ہے کہ صاحب فال کسی خطرے یا مصیبت میں مبتلا ہونے والا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم کردیا، یا کردیا جائے گا۔ حسب توفیق خیرات کردو۔ کل غم دور ہو جائینگے اور شادکامی نصیب ہوگی۔

(ث) اگر حرف ث برآمد ہو تو دلیل ہے۔ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّۃٍ وَّسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا ٥ کامیابی اور خیر وبرکت کی نشانی ہے۔ مطلب حسب دل خواہ پورا ہوگا۔

(ج) اگر جیم (ج) کا حرف برآمد ہو تو جَزَاھُمْ صَبَرُوْا جَنَّۃً وَّحَرِیْرًا ٥ اسے تعلق ہے، چندروز تک صبر وتوقف ضروری ہے، صدقہ دے، دعا اور نماز میں مشغول ہو، انشاءاللہ انجام اچھا ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ح) اگر ح کا حرف پہلے ہوگا تو حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ٥ بشارت ہے۔ صاحب فال کو ہر قسم کی فلاح اور بہبودی اور کامرانی کی۔

(خ) اگر حرف خ برآمد ہوگا تو خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْہُ ٥ اے صاحب فال جو ارادہ تو رکھتا ہے پورا نہیں ہوگا۔ اس کام سے

باز رہنا تمہارے حق میں مفید نہیں ہے۔ اگر علیحدہ رہے گا اور اپنا بھید کسی سے نہ کہے گا تو اللہ تعالیٰ رحم کریگا۔

(د) اگر حرف دال (د) برآمد ہوگا تو دَعَوَ اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ٥ فال ہے جو ہر قسم کی بشارت اور کامرانی کی دلیل ہے۔

(ذ) حرف ذال (ذ) کا برآمد ہونا دلیل ہے۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ٥ اے صاحب فال نحوست اور ادبار کے دن گزر گئے، اب شادمانی و کامرانی کا زمانہ ہے۔ انشاء اللہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔

(ر) حرف را (ر) کی فال آیت کریمہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا ٥ الخ، سے تعلق رکھتی ہے، جو دلالت کرتی ہے کہ صاحب فال اپنے نفس پر ظلم کررہا ہے، لازم ہے کہ سب کام اور مقاصد خدا کے سپرد کردیئے جائیں۔ تاکہ تکلیف سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ صدقہ بھی کرنا ضروری ہے کیونکہ صدقہ کرنے سے مصیبتیں دور ہوجاتی ہیں۔

(ز) زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ کی آیت سے یہ تعلق ہے۔ صاحب فال کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس ارادے سے باز آجائے۔ گناہوں سے توبہ کرے، صدقہ دے اور ظلم کرنا چھوڑ دے تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔

(س) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ ٥ بشارت ہے ہر طرح کی کامیابی اور شادمانی کی۔ سب مطلب پورے ہوں گے۔

(ش) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے اس فال کا علاقہ ہے جو ہر طرح کی کامیابی کی دلیل ہے۔ مراد پوری ہوگی۔

(ص) صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ سے اس فال کا تعلق ہے جو بہت مبارک ہے۔ دل کے تمام مطالب پورے ہوں گے۔ خدا پر بھروسہ کرکے تدبیر کرتے رہو۔

(ض) ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ٥ صاحب فال، یہ فال درمیانہ حکم رکھتی ہے۔ عہد کا پورا کرنا تیرے لئے لازم ہے۔ اگر اسی نیت میں ذرا صبر سے کام لے گا تو کامیابی کی امید پختہ ہوسکتی ہے۔ صدقہ مستحق لوگوں کو تقسیم کرو۔ تاکہ تکلیف کا خاتمہ ہو۔

(ط) اگر حرف طٰ کا نکلے تو طٰهٰ ٥ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى ٥ فال سمجھو جسکی دلالت بلندی بخت اور بشارت پر ہے۔ امید پوری ہوگی۔ شادکامی کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا۔

(ظ) ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ٥ صاحب فال بہتر ہے کہ اس ارادے کو ترک کردو، ورنہ صبر کرو۔ اگر صبر نہ کروگے تو نہایت تکلیف ہوگی ابھی ستارہ نحوست میں ہے اور وقت قریب ہے جب خاک میں ہاتھ ڈالے گا خاک اکسیر بن جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ع) عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۙ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ٥ دلیل ہے اس امر کی کہ صاحب فال کو بُرے کاموں سے بچنا چاہئے اور خدا پر توکل رکھنا چاہئے، ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ صدقہ دے کہ بہتری کی صورت پیدا ہو۔ ساتھ ظلم وستم سے باز رہ۔ ورنہ کام خراب ہوجائے گا۔

(غ) غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ٥ نہایت مبارک فال ہے۔ خوشخبری سنے گا، مقاصد میں کامیابی ہوگی۔ دل خوش ہوجائے گا۔

(ف) فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ ۙ فال درمیانی ہے۔ صبر ضروری ہے۔ اس نیت سے باز رہنا اچھا ہے، جلد بازی اچھی نہیں ورنہ کام خراب ہوجائے گا، صدقہ دینا ضروری ہے۔ تاکہ کامرانی کا منہ دیکھنا نصیب ہو۔ گناہوں سے توبہ کر۔

(ق) اس حرف کا تعلق قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ سے ہے جو بہت مبارک فال ہے۔ کامیابی ہوگی۔ کسی کے ملنے کی خوشی پہنچے گی۔ کسی بزرگ سے کچھ ملیگا۔ دشمن زیر ہوں گے۔

(ک) كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ سے اس فال کا تعلق ہے جو کامیابی اور خوشی کی دلیل ہے۔ پریشانی دور کردو اور برکت کے امیدوار رہو۔

(ل) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا چند روز صبر ضروری ہے۔ صدقہ بھی لازم، کیونکہ دشمن درپے آزار ہے، سستی واجب نہیں۔ سفر سے پرہیز کرو۔ نماز بھی ادا کرو تاکہ بگڑے کام درست ہوں۔

(م) مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ، نہایت مبارک اور بابرکت فال ہے۔ ہر طرح کی کامیابی اور فائدہ ہی فائدہ ہے۔ دشمن مقہور اور امید پوری ہوگی۔

(ن) نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ٥ ہر طرح کی کامیابی، بشارت کی دلیل ہے، امید پوری ہوگی، خدا کا مزید شکریہ ادا کرو۔

(و) اس حرف کا تعلق آیت کریمہ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ سے ہے اور اس امر کی دلیل ہے کہ کام پورا نہیں ہوگا۔ چند روز تک اور صبر کرو۔ ابھی بخت گردش نحوست میں ہے صدقہ دے۔ انشاء اللہ چند دنوں کے بعد دن پھر جائیں گے اور پھر ہر کام میں کامیابی ہوگی۔

(ہ) هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ سے اس حرف کا تعلق ہے جو درمیانی فال ہے صدقہ دے، اطاعت میں مشغول رہ تاکہ دین و دنیا میں نجات نصیب ہو۔ موجودہ نیت سے باز رہ وہ وقت آنے والا ہے جب تیری قسمت سدھر جائے گی اور ہر کام میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اس وقت صبر اور اطاعت لازم ہے۔

(لا) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ سے اس حرف کا تعلق ہے جو بہت نیک اور بابرکت فال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام غم والم سے تم کو نکال دیا ہے۔ خوش رہو اور کامیابی کا منہ دیکھتے جاؤ۔

(ی) اس حرف کا تعلق يٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ٥ سے ہے جو نہایت مبارک اور اچھا ہے۔ ہر قسم کی بلاؤں اور مصیبتوں سے نجات کی پرواہ نہ سمجھو۔ کام حسب خواہ پورے ہوں گے۔
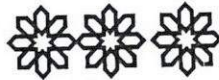
درود شریف بھیجنے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے، اللہ جل شانہٗ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کی دس خطائیں معاف فرماتے ہیں اور اس کے درجات بلند فرماتے ہیں۔ (نسائی)

استغفار پڑھنے سے غم سے نجات اور تنگ دستی دور ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی استغفار کو لازم کرلے تو اللہ جل شانہٗ اس کیلئے ہر غم سے نجات اور ہر تنگی میں فراخی کا راستہ نکالیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی عنایت کریں گے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہ ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

اذان کے کلمات دوہرانے کا اجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دی، جب وہ خاموش ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی مؤذن کے کلمات کے جواب میں وہی کلمات یقین کے ساتھ کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

اذان اور اقامت کے درمیان دنیا اور آخرت میں عافیت کی دعا مانگو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اس وقت کیا دعا مانگیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت کی دعا مانگو۔ (ترمذی)

گھر میں وضو کرکے مسجد جانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص بھی اپنے گھر سے وضو کرکے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر یعنی مسجد جائے تاکہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرے تو اس کے ایک قدم پر خطا معاف کی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (مسلم)

مؤذن کی اذان اور اقامت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور مؤذن کے لئے روزانہ اذان کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(ابن ماجہ)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

صحیح فالنامہ

دیکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے وضو کرلے، اگر کسی وجہ سے وضو نہ کر سکے تو پھر تیمم کرلے۔ اس کے بعد کامل یکسوئی اور مکمل یقین کے ساتھ اور اس نیت کے ساتھ کہ پروردگار عالم، عالم الغیب ہے اور وہی میری صحیح رہنمائی کرسکتا ہے، ایک بار درود شریف اور پھر ایک بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل خانوں میں سے کسی ایک خانے پر آنکھیں بند کرکے انگلی رکھ دے اور اسکا نتیجہ دیکھے۔ انشاء اللہ صحیح رہنمائی حاصل ہوگی۔

ا	ر	ث	ط	س	ح	ب	ن	ج	ڑ
خ	پ	ق	ک	ف	د	ذ	ع	ی	غ
ہ	ت	ز	م	گ	ظ	و	ش	ل	ص

(ا) تمہارے دل میں جو خیال ہے وہ پورا ہوگا، روزگار اچھا ہوگا۔

(ب) فائدہ ہوگا، انشاء اللہ جلد خوشی ہوگی۔

(پ) ابھی کچھ دیر ہے مراد پوری ہوگی۔

(ت) دشمن آپ کے بہت ہیں، عزیزوں سے فائدہ ہوگا۔

(ث) تمہارے دل کی مراد جلد پوری ہوگی۔

(ج) اقربا کی طرف سے کسی خوشی کی خبر آئے گی۔

(ح) انشاء اللہ سب کام پورے ہوں گے، خیرات کرو۔

(خ) گردش کے دن ہیں، مطلب پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔

(د) دشمن سے بچتے رہو، دوستی کے پردے میں دشمنی کرے گا۔

(ذ) ہر کام میں کامیابی میسر ہوگی۔

(ر) یہ دن نحوست کے ہیں، صدقہ وخیرات کرو۔

(ز) نیک کام کرو خدا برکت دے گا۔

(س) تم اس وقت مصیبت کا شکار ہو اور عرصہ دراز تک اس میں مبتلا رہو گے۔

(ش) کچھ دنوں کے بعد تمہارے مسائل حل ہوں گے۔

(ص) عورت ملے گی، بچہ ہوگا، خوشی دیکھو گے۔

(و) انشاء اللہ تھوڑے دنوں میں فرزند کی خوشی ملے گی۔

(ط) تیرے روزگار میں ترقی ہوگی۔

(ظ) اگرچہ دن سختی کے ہیں، بنے کام بگڑ جاتے ہیں لیکن اچھے دن جلد آرہے ہیں۔

(ع) سرگرداں اور حیران کیوں ہے، کسی ولی سے رابطہ قائم کر۔

(غ) ہر کام آسان ہوجائے گا فکر نہ کرو۔

(ل) تیری گردش کے اب چند دن ہی باقی ہیں۔

(م) خدا کی عبادت کر غم جاتا رہے گا۔

(ن) اس خیال کو دل سے نکال دو پورا ہونا مشکل ہے۔

(ہ) جنوب یا مغرب کی طرف سے جلد خوشی کی خبر ملے گی۔

(ی) تم خوشی کے خواہش مند ہو، انشاء اللہ خوشیاں ملیں گی۔

(ک) کوئی برا کام نہ کرو، نقصان ہوگا۔

(ڑ) جو دل میں ہے بات وہ پوری ہوگی۔

(ق) کامیابی یقینی ہے۔

(گ) مستقبل اچھا نہیں ہے۔

(ف) آنے والی مصیبت ٹل جائے گی۔

عجیب وغریب فالنامہ

نمبر (۱)

۱۷	۷	۵	۱
۱۵	۱۳	۱۱	۹
۲۵	۲۲	۲۱	۱۹
۳۰	۲۹	۳۱	۳

نمبر (۲)

۱۰	۳۰	۳۷	۲
۲۳	۲۲	۱۹	۳۱
۱۵	۱۴	۱۱	۲۶
۵	۷	۶	۱۸

نمبر (۳)

۳۰	۳۹	۲۸	۴
۲۲	۲۱	۲۶	۳۱
۱۵	۱۳	۱۲	۲۳
۵	۶	۵	۳

نمبر (۴)

۳۰	۲۹	۲۸	۸
۲۶	۲۵	۲۴	۳۱
۱۴	۱۳	۱۲	۲۷
۹	۱۰	۱۱	۱۵

نمبر (۵)

۲۹	۳۰	۳۱	۱۶
۲۹	۲۵	۲۳	۲۸
۲۱	۲۲	۲۳	۲۷
۱۷	۱۸	۱۹	۱۰

جو شخص اپنی قسمت کا روزانہ حال معلوم کرنا چاہے وہ اپنے مطلب کو مدِ نظر رکھکر اپنے دل میں ایک ہندسہ سوچے جو ۳۱ سے کم ہو پھر اس کو اوپر نقشہ جات میں تلاش کرے۔ جن نقشوں میں وہ سوچا ہوا ہندسہ آئے ان کے بائیں کونے میں جو عدد لکھے ہوں وہ لے کر جمع کردے جو مجموعہ حاصل ہو وہ اس کا سوچا ہوا ہندسہ ہوگا۔ مثلاً ایک شخص نے ۵ کا ہندسہ سوچکر مذکورہ نقشوں میں سوچا تو ۵ کا ہندسہ نقشہ (۱) اور (۳) میں ملا۔ پس دونوں کے بائیں کونے کے عدد ۴ اور ۱ کو جمع کیا تو ۵ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ اس کا سوچا ہوا ہندسہ ۵ کا ہے اب اسی کا نیک و بد نتیجہ ذیل میں دیکھ لیا چاہیے۔

(۱) تمہارا کام ایسے وقت میں پورا ہوگا جس وقت اس کے سرانجام پانے کا وہم گمان بھی نہ ہو۔

(۲) تمارے ایام برگشتہ اب درست ہونے والے ہیں۔

(۳) تماری امید ایسی جگہ سے پوری ہوگی جس جگہ تمہارے دل میں خیال تک نہ ہو۔

(۴) جس کی خواہش میں تم پریشان و سرگرداں ہو وہ جلد پوری ہونیوالی ہے۔

(۵) اب تمارے بختوں کا ستارہ چمکے گا۔

(۶) مستقل مزاجی اور حوصلے سے کام لیں تمام کام سنور جائیں گے۔

(۷) جو مشکل تمکو درپیش ہے وہ جلد دور ہوجائے گی۔

(۸) تمہاری قسمت میں کچھ مال درنذ ہے مگر دیر بعد حاصل ہوگا۔

(۹) تھوڑے دنوں تک تمہارے آگے ایک تجویز ہوگی جس کو بخوشی منظور کرلینا جو تمہارے لئے بہتر ہوگی۔

(۱۰) قبل ازیں تمہارے ایام نحوس تھے اب عنقریب درست ہوجائیں گے۔

(۱۱) تمہارا زمانہ خراب گزر گیا۔ اب اچھا وقت آ گیا۔

(۱۲) تمہارا کام عنقریب سنور جائے گا۔

(۱۳) تمہاری مشکل بہت اچھی طرح حل ہوجائے گی۔

(۱۴) تمہارا کام بہت مشکل ہے، قابل حل نہیں۔

(۱۵) تمہارا مقصد خراب ہے۔

(۱۶) تمہارے ایام برگشتہ ہیں۔

(۱۷) تمہارے منحوس دن گزر جانے کی اُمید ہے۔

(۱۸) اب تمہاری پریشانی جاتی رہے گی۔

(۱۹) تم کوشش کرو ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

(۲۰) اب تمہارے حالات سُدھر جائیں گے۔

(۲۱) گردش ایام تم کو چین نہیں لینے دیتی۔

(۲۲) عنقریب تم کو ایک خوش خبری ملے گی۔

(۲۳) تم مدت سے پریشان ہو اب تمہاری حالت درست ہوجائے گی۔

(۲۴) اب وہ وقت آنے والا ہے کہ تم تمام خواہشات پوری کرسکو گے۔

(۲۵) اگر کوئی چیز مصلحت آمیز ملے تو تم ضرور لے لو۔ اس میں تمہاری بہتری ہوگی۔

(۲۶) ناممکن کام کرنے کی کوشش مت کرو۔ کیونکہ فلک تمہارے مخالف ہے۔

(۲۷) اب تمہارا وقت اچھا آرہا ہے۔

(۲۸) جو کام تم کو نہ ہونے والے معلوم ہوتے ہیں ان کو توکل بر خدا چھوڑ دو خود بخود ہوجائیں گے۔

(۲۹) جب تمہارے دل میں اطمینان ہے کہ تمہارا ایام برگشتہ اور منحوس ہیں تو ایسے کام مت کیا کرو جس سے نقصان اُٹھانا پڑے۔

(۳۰) جب تمہارے دل میں خیال قوی ہے کہ میرا فلاں کام ضرور ہوجائیگا تو پھر اس کو سرانجام دینے کی کوشش کرو۔

(۳۱) تمہاری کوشش فضول اور محنت رائیگا ہوگی۔ کیونکہ یہ کام نہ ہونے والا ہے...........وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِا الصَّوَاب

رہنمائی حاصل کرنے کا

حیــرت انگیــز طـریــقہ

مندرجہ ذیل نقش کو کسی کاغذ پر بڑے بڑے خانوں کے ساتھ نقل کرلیں، نقل کرتے وقت ابجد ہوز کی ترتیب کو ملحوظ رکھیں۔ یعنی خانے بنا کر الف لکھیں پھر ب پھر ج پھر د۔

اس کے بعد قینچی سے تمام حروف کاٹ لیں۔ یعنی ہر خانہ الگ کرلیں۔ پھر ان حروف کو ابجد ہوز کی ترتیب سے اوپر نیچے رکھ لیں، سب سے پہلے الف کو رکھیں پھر اس کے نیچے ب کو پھر اس کے نیچے ج کو اس طرح آخیر میں سب سے نیچے غ ہوگا۔

ان حروف کی گڈی بنا کر ایک بڑے سے طشت میں پانی بھرلیں اور اس گڈی کو اس پانی میں چھوڑ دیں، جو کاغذ بہتا ہوا تیزی سے چلے اس کو اٹھالیں پھر دیکھیں کہ اس پر کون سا حرف تحریر ہے۔ مثلاً اس پر "ن" تحریر ہے تو "ن" کو ملفوظی کرلیں، ملفوظی ہونے کے بعد یہ "نون" ہوجائے گا، اب اس کے آگے آئیل بڑھادیں تو اب یہ ہوجائے گا "نونائیل"۔ ن کے اعداد ملفوظی ۱۰۶ ہیں، رات کو سوتے وقت "یانونائیل" ۱۰۶ مرتبہ پڑھیں اور جس مقصد کے لئے پڑھ رہے ہوں اور رہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہوں اس کو اپنے ذہن میں رکھیں، انشاء اللہ پہلی رات میں ورنہ تیسری رات میں رہنمائی حاصل ہوجائے گی۔

واضح رہے کہ ایک عامل کو مذکورہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے پھر جو حرف نکل آئے گا زندگی بھر اسی کے پڑھنے سے رہنمائی حاصل ہوتی رہے گی۔

یہ رہنمائی حاصل کرنے کا ایک حیرت انگیز طریقہ ہے اور قدیم کتب میں اس کی تعریف میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اس کے ذریعہ عجیب وغریب انداز سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

ا	د	ہ	و	ح	ط	ک
ز	ب	ج	ع	ص	س	ر
ی	ل	ن	م	ف	ظ	ض
خ	ث	ت	ش	ق	ذ	غ

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡

لاثانی فالنامہ

یہ فالنامہ ہزاروں مرتبہ کا تجربہ شدہ ہے، جب بھی اس کے ذریعہ فال نکالی گئی ہے پروردگار عالم کے فضل وکرم سے صحیح رہنمائی حاصل ہوئی ہے۔ طریقہ فال نکالنے کا یہ ہے کہ جب کسی سلسلہ میں رہنمائی حاصل کرنی ہو تو سب سے پہلے وضو کرے پھر قبلہ رو بیٹھے اور سورۂ فاتحہ تین مرتبہ اور درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور اپنی شہادت کی انگلی پر دم کرے۔ خدا کو حاضر ناظر اور عالم الغیب جان کر اپنی شہادت کی انگلی نقش معظم کے کسی بھی خانے پر آنکھ بند کرکے رکھتے ہوئے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے مقصد کا خیال کرے اس کے بعد ذیل میں دی گئی تفصیلات میں اپنا مطلب تلاش کرے انشاء اللہ جواب باصواب پائے گا۔

ا	ب	ج	د
ہ	و	ز	ح
ط	ی	ک	ل
م	ن	س	ع
ف	ص	ق	ر
ش	ت	ث	خ
ذ	ض	ظ	غ

(الف) فال نیک ہے، کسی سے ملنے کی خواہش ہے یا کسی چیز کی تلاش ہے، کامیابی کے آثار ہیں۔ ناامید نہ ہو۔ نشانی طلب کرتے ہو تو دیکھ لو تمہاری بائیں آنکھ میں سرخی ہے۔

(ب) فال اچھی نہیں ہے، اگر بیماری سے متعلق بات ہے تو مریض بہت دیر میں بیماری سے نجات پائے گا یا خطرہ ہے کہ فوت ہوجائے۔ سفر کا سوال ہے تو نقصان ہوگا۔ چار ماہ کے بعد کامیابی یقینی ہے انشاء اللہ۔

(ج) اس کام کی ابتدا میں بہت مشکلات ہیں۔ دشمنوں سے شکست کھاؤ گے۔ جو ارادہ تمہارے دل میں ہے اس کے پورا ہونے کی امید نہیں۔ تمہارا مستقبل نہایت شاندار ہے مگر وقت ابھی اچھا نہیں۔

(د) تمہارا ستارہ گردش سے نکل چکا۔ کامیابی کے آثار پیدا ہوچکے ہیں اگر نشانی چاہتے ہو تو سنو! آج تم نے کسی خوبصورت چیز کو دیکھا ہے۔

(ہ) بہت اچھی فال ہے۔ ہر کام میں کامیابی کے آثار ہیں جو ارادہ ہے پورا ہوگا، مقدمہ ہے تو فتح، بیماری ہو تو شفاء، سفر ہے تو مبارک، تمہارا ایک دشمن دوستی کے لباس میں ہے اس سے بچنا۔

(و) تمہارے گھر میں تمہاری یا تمہارے گھر کے کسی فرد کی جلد شادی ہوگی، تمہارے گھر میں دکھن کے کونے میں ایک سانپ ہے اس کو مارنا نہیں ورنہ نقصان ہوگا۔ وہاں کچھ دفینہ بھی ہے مگر تمہیں ملنے والا نہیں۔

(ز) عنقریب تم کو کسی بڑے امتحان میں کامیابی ملے گی جس کی وجہ سے تمہیں دنیا میں ترقی حاصل ہوگی۔ فال نیک ہے، تمہارے اپنے مقاصد میں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

(ح) خبردار کسی پر بھروسہ مت کرنا، تمہارے ظاہری دوست باطن میں دشمن ہیں۔ کچھ دن صبر کرلو، تمہارے سر میں آج درد ہے۔

(ط) غفلت مت کرو، وقت ہوشیاری کا ہے، تمہاری کامیابی کا وقت قریب آچکا ہے، ایک مہینہ اور آٹھ دن اور نحوست کے باقی ہیں۔ اس کے بعد تمہاری کامیابی یقینی ہے۔

(ی) ابھی ٹھہرو زمانہ موافق نہیں، جس سے امید ہے وہ قابل اعتماد نہیں۔ نہ فی الحال تجارت میں کامیابی کی امید ہے۔ چار مہینے اور سات دن تم پر سخت ہیں۔ اس کے بعد کامیابی ہے۔

(ک) جلدی نہ کرو ایک ماہ بعد کامیابی یقینی ہے، بگڑے کام بن جائیں گے۔ آج شاید تمہارا کسی سے جھگڑا ہوا ہے یا پھر تمہیں کوئی سفر درپیش ہے۔

(ل) سفر میں نقصان ہے، ملازمت جلد ملنے والی ہے، جلد خوشی حاصل ہوگی، تم اس وقت کسی بات پر افسردہ ہو۔

(م) تمہیں کوئی بیماری نہیں، آسیب کا اثر ہے، روحانی علاج کراؤ۔ تمہیں اچانک کوئی نقصان ہونے والا ہے جس سے جان کا بھی خطرہ ہے،

جس قدر ممکن ہو خیرات کرو۔

(ن) تم کو عنقریب ہی کسی حاکم سے نفع ہونے والا ہے۔ جس کو تم چاہتے ہو جلد ملنے والا ہے۔ تین روپے کا تیل مسجد کے چراغ میں ڈال دو۔

(س) فال بہت اچھی ہے جو چاہتے ہو ملے گا تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے ہو، تمہارے سینے پر ایک تل ہے۔

(ع) اللہ کا نام لے کر تیار ہو جاؤ، کامیابی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ مگر دشمنوں سے ہوشیار رہو، دشمن ہر وقت تمہاری تاک میں ہیں، تمہاری کمر میں ہلکا ہلکا درد ہے۔

(ف) فی الحال دن اچھے نہیں، تمہارا ستارہ گردش میں ہے؛ صبر کرو، اللہ پر بھروسہ رکھو۔

(ص) برے خیالات دل سے نکال دو، صبر کرو، تھوڑے دن باقی ہیں پھر سب بگڑے کام بن جائیں گے، دیکھو تم کس رخ بیٹھے ہو اس سمت میں جتنے حروف ہیں بس اتنے مہینوں کے بعد حالات اچھے ہو جائیں گے انشاءاللہ۔

(ق) فال اچھی ہے، لڑکا ہوگا، کاروبار میں نفع ہوگا، جلد ہی کوئی خبر باہر سے آنے والی ہے۔

(ر) بھول کر بھی ایسا خیال نہ کرو، وقت نازک ہے ستارہ گردش سے نکل چکا ہے، کچھ دن اور صبر کرو۔

(ش) اللہ پر بھروسہ رکھو گھبرانے سے کچھ نہیں ہوگا دشمن تمہارا بال بھی بینکا نہیں کر سکتے، صدقہ خیرات کرو۔

(ت) وہ جھوٹا ہے اس کی باتوں میں مت آنا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے جو قدم اٹھاؤ گے سوچ سمجھ کر اٹھاؤ، دنیا دھوکے باز ہے، تمہارا مستقبل شاندار ہے، تمہاری پیشانی پر تل ہے۔

(ث) گھبراؤ نہیں صبر سے کام لو، تمہارا ستارہ اسوقت ٹھیک چل رہا ہے

(خ) تم جس کو چاہتے ہو وہ تم سے منحرف ہے اس کا قابو میں آنا مشکل ہے۔ باقی کام بن جائیں گے تمہیں اس سال کچھ رقم ملے گی۔

(ذ) تمہارے نحوست کے تین دن ابھی باقی ہیں اسکے بعد انشاءاللہ کامیابی مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ عنقریب غیب سے راحت وعزت کا دروازہ کھلنے والا ہے، تمہارا مستقبل بہت اچھا ہے۔

(ض) اس کام سے باز آؤ ذلت ہوگی تمہارا ستارہ گردش میں ہے اس وقت تکلیف ہی تکلیف ہے صبر کرو، جلد ہی غیب سے انتظام ہونے والا ہے، تمہاری ران پر تل ہے۔

(ظ) تمہاری کامیابی تمہارے استقلال پر منحصر ہے۔ اس کام میں بے حد مشکلات کا سامنا ہوگا۔ استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

(غ) فال نیک ہے، صبح وشام میں کامیابی ملنے والی ہے، کوئی روزگار جلد ملنے والا ہے اگر تم بیمار ہو تو جلد شفاء ہوگی، سفر کرو گے تو انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

اقوال مس زریں

- شادی کرنے والا ہر انسان پاگل ہوتا ہے یا شادی کے بعد ہو جاتا ہے۔
- محبت پائیدار نہیں ہوتی۔ شادی بھی پائیدار نہیں ہوتی، البتہ محبت کے مقابلے میں شادی کچھ دن زیادہ چل جاتی ہے۔
- لڑکے باتونی لڑکیوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں، یا دوسری قسم کی؟ کیا دوسری قسم کی بھی ہوتی ہیں؟
- اداکار وہ ہے جو سب کچھ ہے لیکن خود کچھ بھی نہیں۔
- خبردار لڑکیو! کسی سیاست داں سے شادی مت کر بیٹھنا۔ وعدے بے شمار کرے گا۔ ایفا ایک بھی نہیں ہوگا
- کافی ہاؤس جل گیا۔ تیس ادیب وشاعر ہمیشہ کے لئے بے گھر ہو گئے۔
- آج کا ماہر معاشیات وہ ہے جو بتا سکتا ہے کہ کل کے ماہر معاشیات نے کیا غلطیاں کی تھیں۔
- زندگی ایک بار ملتی ہے اور کچھ لوگوں کے لئے ایک بار بھی بہت ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

اظہار حیرت

اصلاحی کاموں میں حصہ لینے والی ایک خاتون نے ایک صاحب کو شراب خانہ سے نکلتے دیکھا تو بولیں۔ ”کتنے افسوس کی بات ہے کہ میں آپ جیسے انسان کو اس قسم کی جگہ سے نکلتے دیکھ رہی ہوں۔“

وہ صاحب حیرت سے بولے ”تو خاتون......آپ کا کیا خیال ہے......کہ میں ساری رات اندر ہی بیٹھا رہتا۔؟“

ابجدی فالنامہ

(ا) تم حصول مدعا کے لئے اپنے دل میں اس قدر پیچ وتاب کھا رہے ہو کہ جس سے تمہارا دل بے قرار ہو رہا ہے۔ عنقریب تمہاری بہتری کے لئے پردۂ غیب سے ایک ایسا وسیلہ پیدا ہو جائے گا جس کے ذریعہ تمہارے روزگار میں ترقی اور مایوس امیدوں میں کامیابی ہوگی۔ اگر یقین نہ آوے تو دیکھو کہ تمہارا خیال ایک شخص کی طرف لگا ہوا ہے۔

فال دیکھنے یا دکھلانے والے کو چاہئے کہ پاک صاف ہو کر خدا کا نام لے کر اپنے دلی مقصد کو خیال کر کے فال کے نقشہ پر انگلی رکھے اور بعد کو ذیل کے نقشہ سے سوال معلوم کرے۔

ا	ب	ج	د	ه	و	ز
ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

(ب) تم ہر وقت ایک شخص کی بے فائی کو یاد کر کے دل میں حیران ہو رہے ہو اور حصول مراد کیلئے عجیب وغریب تجاویز سوچ رہے ہو، تمہارے دل میں چیزے بدست رفتہ باز بدست می آید کا جو خیال ہے امید ہے خدا پوری کرے گا۔ ایام منحوس گزر گئے۔ عنقریب ہی مقصد بر آئے گا۔ اگر یقین نہ ہو تو تمہاری کان کے پاس دنبل یا تل کا انشان ہے۔

(ج) ترقی روزگار وآمد کا تم کو خیال لگا ہوا ہے۔ دشمنوں سے تم ہمیشہ خوفزدہ رہتے ہو، نیکی کا بدلہ تم کو بدی سے ملتا ہے۔ اب جس امید کے لئے تم دریافت کرتے ہو وہ دو تین ماہ کے بعد فائدہ ہوگا۔

(د) تمہارے خیالات اس وقت منتشر ہو رہے ہیں جس کام سے تم فائدہ اٹھانا چاہتے ہو وہ کام کسی دیگر وسیلہ سے انجام پائے گا یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دشمنوں کی کارستانیوں سے تم کو گزشتہ وقت میں تکلیف پہنچی ہے مگر تمہارے حوصلے وجوانمردی نے سب کو نیچا دکھایا ہے اگر یقین نہ ہو تو دیکھو تمہاری پسلی پر تل یا داغ ودنبل کا نشان ہے۔

(ه) تم کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ چند یوم میں سب کام درست ہونے والے ہیں جس شخص کی تم کو خواہش ہے۔ یہ تمہارا کام الفت ومحبت سے کرے گا اور تم کو روپیہ کا فائدہ ہوگا۔ ممکن ہے کہ چند یوم میں تم کو وطن کا سفر بے نحوست پیش آئے۔

(و) صاحب فال تمہارے ایام ناقص ہیں جس شخص سے تم ملاپ کا ارادہ رکھتے ہو اس سے تم کو چنداں فائدہ نہ ہوگا اور تمہارے گھر میں ہر وقت دنیاوی معاملات میں جھگڑا ہوتا رہتا ہے، بیماری اور فکر نے تم کو پریشان کر رکھا ہے، صدقہ دو تسلی کے لئے دیکھو تمہاری چھاتی پر تل یا تمہارا داہنا سر اس وقت چلتا ہے۔

(ز) اے صاحب فال تمہارے وصل کے درمیان کچھ رکاوٹیں پڑی ہوئی ہیں در پردہ جو کوشش تم کر رہے ہو اس کا سرانجام توقف سے ہوگا مگر خیال رہے کہ تم کو دولت کا فائدہ اور روزگار میں ترقی کے اسباب پیدا ہو رہے ہیں۔ چند روز کے بعد تمہاری تکلیفات دور ہوں گی۔ تسلی کے لئے تم کو اس وقت پیشاب کی خواہش ہو رہی ہے۔

(ح) اے صاحب فال زمانہ کی رفتار بگڑی ہوئی ہے جس شخص پر حصول مدعا کا بھروسہ رکھتے ہو وہ تم کو لیت ولعل میں ڈالتا ہے اس لئے

تمہارے ایام گردش میں ہیں تم کو ہر طرح سے تکلیف اور فکر وتشویش میں ڈال رہے ہیں، روزگار کی قلت وعزیزوں سے رفاقت کا ہونا لازمی ہے، برائے تسلی فال دیکھو تمہارے پاؤں پر داغ ہے۔

(ط) اے صاحب فال خود کردہ را علاج نیست تم نے اپنے کاموں کو خود بگاڑا ہے کیونکہ تم دلی راز دوسروں کو جھٹ بتلادیتے ہو جس کا نتیجہ تمہارے حق میں ناقص پڑتا ہے۔ خیال رکھو عنقریب تمہاری کامنا پوری ہونے والی ہے، برائے تسلی تمہاری ٹانگ پر دانے کا نشان ہے۔

(ی) تم ایک شخص کی ملاقات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو امید رکھو کہ عنقریب تمہاری دلی منشاء حاصل ہونے والی ہے، تمہارے کاروبار میں جو خلل پڑتا تھا کچھ تو نکل گیا اور باقی بھی عنقریب نکل جائے گا۔ تسلی کے لئے آج رات تم نے خواب میں جنگل اور دریا دیکھا ہے۔

(ک) اے صاحب فال سچ تو یہ ہے کہ تم دونوں ہاتھ لڈو کے مصداق بننا چاہتے ہو دنیا کی ہوس تم پر غالب ہے، پردۂ غیب سے تمہاری معاونت ہونے والی ہے، برائے تسلی تمہارے ایام منحوس ہر وقت منتشر رہتے ہیں۔

(ل) تمہارے ایام منحوس ہیں جس کام میں کوشش کرتے ہو اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلتا ابھی ایک سال اور گزارو اس کے بعد تمہارے بگڑے ہوئے کام راستے پر آئیں گے۔ موجودہ حالت میں خدا کا شکر بجالاؤ اور نیک کاموں کی طرف توجہ کرو۔ برائے تسلی چندروز ہوئے تمہارا کچھ نقصان ہوا تھا۔

(م) اے صاحب فال حاسدوں کی رخنہ اندازی نے تمہارا کام بگاڑا اور تمہاری ترقی میں خلل ڈالا مگر تین ماہ تک تمہاری کوشش بر نہ آئے گی، صبر واستقلال کرو برائے تسلی دیکھو کہ ایک شخص کی ملاقات میں تم بے قرار رہتے ہو۔

(ن) اے صاحب فال جس مطلوب کے خیال میں بے قرار ہو بوجہ ایام گردش اور اس کے حاصل ہونے میں کچھ توقف ہے، چندروز صبر کرو اس کا فائدہ اور روزگار میں ترقی اور دلی مراد پوری ہوگی کیونکہ تمہارا مطلوب بھی تم کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے یقین کے لئے دیکھو کہ تمہارے عضو پر تل ہے۔

(س) امیدوں میں جلد کامیابی ہوگی، بیمار صحت پائے گا اور اولاد کو سکھ ملے گا، ترقی روزگار جلد ملے گا، چندروز میں تم کو ایک طرف سفر کرنا پڑے گا اور دل کو خوشی ہوگی برائے تسلی تمہاری کمر پر تل ہے۔

(ع) یہ فال دلالت کرتی ہے کہ تمہارے کاروبار میں کچھ خلل ہونے والا ہے اور عزیزوں کی طرف سے تمہاری طبیعت میں ملال رہتا ہے عورت کا سکھ امیدوں سے کم ملتا ہے۔ برائے تسلی کل تمہارے شکم میں خلل تھا۔

(ف) جس چیز کی تمہارے دل میں خواہش لگی ہوئی ہے وہ عنقریب ملنے والی ہے۔ تم کو فائدہ ہوگا اور تمہارے کاروبار میں ترقی اور سفر پیش آئے گا۔ برائے تسلی تمہاری رانوں پر تل یا داغ کا نشان ہے۔

(ص) اس میں کلام نہیں کہ دنیاوی کاموں میں تم کو تکلیف ورنج اٹھانا پڑتا ہے، قرض خوروں اور مخالفوں نے تمہاری طبیعت کو منتشر کردیا ہے مگر یاد رکھو کہ سب کام ایک سال کے اندر راستی پر آجائیں گے۔ برائے تسلی تمہارے پاؤں میں دو یوم ہوئے چوٹ لگی تھی۔

(ق) تم مدعا کے لئے جو کوشش کرتے ہو امید ہے کہ تم جلد کامیاب ہوجاؤ گے اور کوئی شخص تمہاری مدد کرے گا پر استری نیک سے پرہیز کرو۔ برائے تسلی تمہاری طبیعت کچھ علیل ہے۔

(ر) جس طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہو وہاں سے تم کو فائدہ ہوگا اور روزگار میں ترقی ہوگی اور ہر طرح سے آرام پاؤ گے مگر منشات سے پرہیز کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے اگر یقین نہ ہو تو دیکھو تمہارا دل کسی کی یاد میں بے قرار ہے۔

(ش) اے صاحب فال تم ایک ہفتہ سے پریشان ہو تمہاری مصیبت ٹل گئی اب اچھے دن آرہے ہیں دیکھو تمہاری ران پر تل ہے۔

(ت) تمہاری دلی مراد بر آنے میں ابھی چھ ماہ کی دیر ہے۔ مشرق سے روزگار چلے گا۔ دیکھو تمہارے کان کے پاس تل ہے۔

(ث) خدا کا شکر ہے کہ تمہاری مصیبت ختم ہوگئی اس ماہ سے ترقی کے دن آگئے جلد ترقی کروگے۔

(خ) اے صاحب فال ابھی تھوڑے دن تمہاری مصیبت کے باقی ہیں، عبادت کرو تا کہ مصیبت ٹلے۔

(ذ) اے صاحب فال جس مقصد کے لئے تم نے فال دیکھا ہے وہ جلد بر آنے والا ہے۔

(ض) اے صاحب فال تم اس قدر حیران نہ ہو تم نے جو مصیبت اٹھائی ہے وہ رفع ہوئی جاتی ہے۔

(ظ) تمہاری دلی مراد بر آنے میں دو مہینے کی مصیبت اور اٹھانا ہے

خدا نے چاہا تو جلد خوشی کے دن آنے والے ہیں برائے تسلی تمہارے ہاتھوں یا انگلیوں پر تل ہے۔

(غ) اے صاحب فال گھبراؤ نہیں انشاء اللہ تمہارے گھر لڑکا ہونے والا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

فال دیکھنے سے دل کی بے چینی کو کسی قدر سکون ضرور حاصل ہوجاتا ہے اور قلب تسکین پاتا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ فال میں خبر ملی ہے وہ ضرور اسی طرح سے پوری ہوگی، قادر مطلق تو اللہ تعالیٰ ہے اس کے بغیر حکم ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ اس لئے ان باتوں پر یقین کامل کرلینا شرعاً منع ہے۔ غیب کی خبر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا جو اس قسم کا دعویٰ کرے وہ بے شک جھوٹا ہے۔ اس کی بات تم ہرگز نہ مانو اور اپنا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر رکھو۔ صدق دل سے ہر وقت اس کی یاد کیا کرو کہ اس کے فضل وکرم سے تمہارے بگڑے ہوئے کام سب بن جائیں گے وہ اپنے یاد کرنے والوں کو ہرگز نہیں بھولتا ہے۔ البتہ اس کے ہاں وقت کی دیر ضرور ہے مگر اندھیر نہیں ہے اور جو شخص شرع شریف کا پابند رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش رہتا ہے اور اس کی تمام مشکلیں اپنی رحمت کاملہ سے دور فرمادیتا ہے سب سے اچھا اور سیدھا راستہ یہی ہے، شیطان مردود تمہارا دشمن ہے اس سے بچتے رہا کرو، جب کوئی برا خیال دل میں آئے تو فوراً لاحول پڑھو۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول جماعت کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور حق تعالیٰ شانہ ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں فخر کے طور پر فرماتے ہیں۔ (مسلم)

معتبر فالنامہ

یہ فالنامہ بہت معتبر ہے انشاء اللہ آپ کو جملہ مقاصد میں صحیح صحیح جواب ملے گا۔ مندرجہ ذیل نقش پر باوضو اور عقیدت کے ساتھ آنکھیں بند کر کے اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی کسی خانہ پر رکھ دیں، پھر جس خانہ پر انگلی رکھی جائے اس میں مندرجہ ذیل اعداد کو جمع کریں۔

اگر اس وقت صبح سے ۱۲ بجے تک کا وقت ہے تو اس میں ۲۷ جمع کریں، اگر ۱۲ بجے سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے تو اس میں ۲۳ کا اضافہ کریں، اگر سورج غروب ہونے کے بعد سے صبح تک کا وقت ہے تو اس میں ۱۱۰ کا اضافہ کریں۔ اس کے بعد ۹ سے تقسیم کر دیں جو باقی رہے اس کا حال ذیل میں دی گئی تفصیلات میں دیکھ لیں۔

۷۸۶

۳۷۹	۳۳۲	۱۷۲	۱۱۳
۳۲۱	۳۲۴	۲۱۵	۱۵۱
۱۰۸	۳۱۵	۳۱۸	۲۴۱
۴۲۴	۳۴۲	۱۷۳	۴۵۹
۴۷۱	۲۱۲	۴۵۲	۳۸۱
۵۷	۳۱۳	۳۳۳	۲۱۹
۱۱۷	۳۷۶	۲۵۲	۳۷۵
۳۳۵	۲۹۹	۱۷۴	۱۶۶
۶۱۳	۴۱۵	۱۱۸	۲۰۲

● اگر (۱) بچے تو تمہارا کام انشاء اللہ جلد ہونے والا ہے ابھی تک وقت ایسا نہیں تھا انشاء اللہ اب پریشانیاں ختم ہونے والی ہیں۔ تم جس سے ملنا چاہتے ہو وہ تم سے ملنے کا خود مشتاق ہے۔

● اگر (۲) بچے تو کام تو ہو جائے گا مگر حسب منشاء نہیں ہوگا۔ ایک شخص برابر تمہاری مخالفت کر رہا ہے۔ اس کی مخالفت برابر اثر انداز بھی ہو رہی ہے، تدبیر سے کام لو اور اپنے راز کو پوشیدہ رکھو۔

● اگر (۳) بچے تو امید کو توڑ دو اور اس خیال سے باز آجاؤ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے اور ذلت الگ ہوگی۔

● اگر (۴) بچے تو بیماری سخت ہے مگر انشاء اللہ جان محفوظ رہے گی، کم وبیش دو ماہ تک بیماری کا سلسلہ چلے گا۔ علاج اور پرہیز جاری رکھو۔

● اگر (۵) بچے تو ذرا ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ جس شخص پر اعتبار ہے اسی سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، ابھی کامیابی میں دیر ہے، کسی کی سفارش کراؤ تو کام جلد ہوگا۔

● اگر (۶) بچے تو تم نے دوسروں کے چکر میں آکر نقصان اٹھایا ہے، تم بد پرہیز بھی واقع ہوئے ہو اسلئے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں تم انشاء اللہ عنقریب اچھے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

● اگر (۷) بچے تو سفر میں فائدہ کم ہوگا فی الحال سفر کرنے سے سفر نہ کرنا بہتر ہے ورنہ تمہارے دوست کو نقصان پہنچے گا، قریباً تین ماہ کے بعد انشاء اللہ اچھا وقت آنے والا ہے۔

● اگر (۸) بچے تو اچھا وقت آگیا ہے سب کام انشاء اللہ درست ہو جائیں گے، ایک دوست سے مدد حاصل ہوگی، اگر کچھ نہ بچے تو تبدیلی یا سفر کا امکان ہے۔ جھگڑے ابھی یوں ہی رہیں گے، ایک شخص سے تمہیں نفع ہوگا، موجودہ مہینہ اچھا گزرے گا۔

(نوٹ) اگر دوسرے کے لئے فال نکالی جائے تو اس کے نام کے اعداد بھی شامل کر لیں اور اس سے کہیں کہ اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے باوضو ہو کر کسی خانہ میں انگلی رکھ دے۔

یہ بھی یقین دل میں جاگزیں رہے کہ ہر حال میں اور ہر صورت میں عالم الغیب باری تعالیٰ کی ذات ہے اور اسی سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آپ فال نکال رہے ہیں وہ اگر مدد نہیں کرے گا تو اس فال سے صحیح رہنمائی حاصل نہیں ہوگی۔

◆◆◆◆◆◆◆

فالنامہ حکیم طم طم

	۵۹	۶	۶۴	۱۷	۴۳	۲۲	۲۸
۲۰	۴۲	۲۳	۴۵	۷	۵۸	۷	۱۶
۶۰	۲	۶۳	۵	۴۴	۱۸	۴۳	۲۱
۸	۴۲	۳	۵۷	۲۴	۴۶	۱۹	۴۱
۹	۵۱	۱۴	۵۶	۲۵	۳۵	۳۰	۴۰
۵۳	۱۵	۵۰	۱۲	۳۷	۳۱	۳۴	۲۸
۵۲	۱۰	۵۵	۱۳	۳۶	۲۶	۳۹	۲۹
۱۶	۵۴	۱۱	۴۹	۳۲	۳۸	۳۷	۳۱

طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر مندرجہ بالا کسی خانہ پر انگلی رکھ کر اپنا مطلب دریافت کر سکتے ہیں۔

(۱) سائل کی آرزو ضرور پوری ہوگی لیکن چند یوم کی دیر ہے۔ خدا کے فضل سے ناامید ہونا بڑا گناہ ہے۔

(۲) یہ فال سعد ہے خداوند مسبب الاسباب ہے۔ تھوڑے دنوں میں کامیابی حاصل ہوگی۔

(۳) یہ خیال فاسد ہے۔ عمل میں نقصان ہوگا۔

(۴) سائل کی گھبراہٹ بیکار چند دن بعد کامیابی ہے۔

(۵) تیرے دل کی جو خواہش ہے وہ ضرور پوری ہوگی۔ مایوس نہ ہو خدا پر بھروسہ کر۔

(۶) یہ تمنا جو تیرے دل میں ہے۔ ہنوز بیکار است۔ اور تو اس میں خواہ مخواہ پریشان ہے۔ اس کو دل سے نکال دے۔ تیرے لئے یہی بہتر ہے۔

(۷) یہ کام تیرے بس کا نہیں ہے۔ اس میں خطرہ ہے۔ اس ارادے سے باز آؤ ورنہ نقصان ہوگا۔

(۸) نیک نیتی اختیار کر اور صبر واطمینان سے خوش رہ جلد ہی تیرا مدعا پورا ہوگا۔

(۹) تیری امید ضرور پوری ہوگی۔ اگر سفر کا ارادہ ہے تو اس میں بہتری کے اسباب ہیں بیشک سفر کو اختیار کر۔

(۱۰) تو جس سے خوف کھاتا ہے وہ بات تیرے حق میں اور تیرے حسب منشاء ہوگی۔

(۱۱) تیری آرزو نیک ہے۔ تیری خواہش کے مطابق دل کی آرزو برآئے گی۔

(۱۲) جس کام کا ارادہ ہے وہ تھوڑی تاخیر بعد پورا ہوگا دل مضبوط رکھ۔

(۱۳) اپنے دل کی اس خواہش سے باز آ یہ خواہش تیرے لئے اچھی نہیں ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو نقصان اُٹھائے گا۔

(۱۴) تیرے لئے یہ فال مبارک ہے تو کامیاب ہوگا۔ مایوس نہ ہو خیرات تو کر۔

(۱۵) یہ درست ہے کہ دشمن تیرے بہت ہیں لیکن تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

(۱۶) جس کوشش میں تو لگا ہے اسے جاری رکھ انشاء اللہ تو کامیاب ہوگا۔

(۱۷) دل کا راز کسی پر ظاہر نہ کر اگر ایسا کرے گا تو تیری مراد نہ پوری ہوگی۔

(۱۸) اس خیال کو ترک کر دے یہ بہت مشکل کام ہے تیرے لئے تجھ سے سرانجام نہ ہوگا۔

(۱۹) جس چیز کا ارادہ ہے وہ پورا ہوگا۔ لیکن اس میں تیرا بھلا نہیں۔ خواہ اس پر عمل کر یا نہ کر۔

(۲۰) غمگین نہ ہو صبر کا اجر پائے گا اگر غم وغصہ کرے گا تو بہت

پریشان ہوگا۔

(۲۱) یہ تیری امید کے مطابق سرانجام پائے گا فکر نہ کر دل سے کوشش کر۔

(۲۲) وسیلے سے تیرے رزق میں برکت ہوگی۔ تنگ دستی کے دن جلد ختم ہوں گے اندیشہ نہ کر۔

(۲۳) کسی قسم کا فکر و غم دل میں نہ رکھ جو تو چاہتا ہے وہ تجھے حاصل ہوگا۔

(۲۴) تیرے دل کا سوال خالی نہ جائے گا۔ ضرور مقصد پورا ہوگا۔ تیری بہتری ہے۔

(۲۵) یہ آرزو اچھی نہیں ہے۔ خوش رہو اس خواہش کو دل سے نکال دو اظہار نہ کرنا۔

(۲۶) جو کوشش کی جارہی ہے اسے جاری رکھو انشاء اللہ تم کامیاب ہوکر رہوگے۔

(۲۷) تیرا کام پورا ہوگا کسی کی منت سماجت کرنا اور خوشامد کرکے اپنا وقت ضائع کرنا فضول ہے اپنے خدا پر بھروسہ کرو۔

(۲۸) اس کام کی امید نہیں ہے۔ اس میں پریشانی ہے۔ کوشش رائیگاں جائے گی۔

(۲۹) یہ خواہش تھوڑے دنوں تک پوری ہوجائے گی۔

(۳۰) یہ خیال تاحد دل سے نکال دے۔ تیری قسمت اچھی ہے۔ ایسے خیال سے دل کو صاف کر۔

(۳۱) یہ خیال رکھ کہ تیرے حاسد تیری مخالفت کریں گے۔ اور اس کام کو نہ ہونے دیں گے تجھے چاہئے کہ اپنے اور غیروں پر بھروسہ نہ کیا کر۔

(۳۲) تیری کوشش کامیاب ہوگی۔

(۳۳) خداوند کریم تیرے دل کی آرزو پوری کردے گا اللہ پر بھروسہ رکھ۔

(۳۴) دل کی مراد برآئے گی۔ عزت اور آبرو میں ترقی ہوگی۔

(۳۵) یہ ترک کر تیری صحت اس عمل سے خراب ہوجائے گی۔

(۳۶) حسب خواہش دل کی مراد پوری ہوگی۔ خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کر۔

(۳۷) اپنے اس ہمدرد پر اعتبار کر جو تیرے سچے دوست ہیں کام آئیں گے۔

(۳۸) نیک نیت اور حسن سلوک سے رہا کر برائی سے دور رہ اگر تو ایسا کرے گا تو انشاء اللہ کامیاب اور بامراد ہوگا۔

(۳۹) چند روز نحس ہیں ان ایام میں صبر اور احتیاط کر تیرا کام پورا ہوگا۔

(۴۰) حصول مطلب کے واسطے جلدی نہ کر اگر جلدی کرے گا تو کامیاب نہ ہوگا۔

(۴۱) اس کام میں مشکلات ہیں وہ حل ہوجائیں گی۔ تجھے بے حد مسرت ہوگی۔

(۴۲) رنجیدہ خاطر نہ ہو خدشہ دل میں نہ رکھ، وہم نہ کر وہم کا علاج نہیں۔ خدا مدد کرے گا۔

(۴۳) اپنے ارادے پر سختی سے پابند رہ، ہمت اور کوشش، صبر واستقلال تیرے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

(۴۴) اس خواہش سے پرہیز کر یہ تیرے لئے باعث نقصان ہے۔ اس آرزو کا پورا ہونا محال ہے۔

(۴۵) ایسے کام میں بجز یاس و حسرت فائدہ کی ہرگز امید نہیں۔

(۴۶) خدا کے فضل وکرم سے مایوس نہ ہو اسکی ذات پر بھروسہ رکھ وہی مراد پوری کریگا۔

(۴۷) تو صاحب قسمت ہے اور تیرے سب کام حسب خواہش پورے ہوں گے۔ غرور اور تکبر سے پرہیز کر خدا کو برا لگتا ہے۔

(۴۸) اگر زر خرچ کرے گا تو اس کام میں کامیاب ہوگا ورنہ صبر کر نیز خدا پر بھروسہ رکھ۔

(۴۹) تیرے دل کا راز ظاہر ہوجائے گا۔ تھوڑے دنوں تک تیری خواہش پوری ہوجائے گی۔

(۵۰) اس کام کا انجام اچھا ہے فکر نہ کر نیز خدا پر بھروسہ کرکے اس کام کو انجام دے۔

(۵۱) یہ دن اچھے نہیں ہیں چند دن مزید صبر کر پھر تیرا انشاء اللہ حسب خواہش کام ہوجائے گا۔

(۵۲) نیت تو تیری خراب ہے۔ اس لئے کامیابی ناممکن ہے۔ نیت صاف کرکے کامیابی کا انتظار کر۔

(۵۳) اگر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے گا تو تیری آرزو پوری ہوگی ورنہ ہرگز نہیں۔

(۵۴) یہ کام فضول ہے اس کے پیچھے اپنا نقصان نہ کر ایسا کریگا تو پچھتائے گا۔

(۵۵) یہ آرزو بہت بیہودہ ہے اس سے باز آجا۔ ورنہ نقصان کا باعث ہوگا۔

(۵۶) کوشش اور محنت کبھی بے کار نہیں جاتی۔ اگر نیک نیتی سے کوشش کرے گا تو کامیابی نصیب ہوگی۔

(۵۷) ابھی اور صبر کر اگر چہ تکلیف میں ہے تو مگر صبر کا اجر نیک ملے گا۔

(۵۸) خداوند کریم تیرے دل کی مراد پوری کرے گا۔

(۵۹) اگر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے گا تو تیری مراد پوری ہوگی۔ جمع خاطر رکھ۔

(۶۰) تیری کوشش فضول، تیری خواہش پوری نہ ہوگی۔

(۶۱) اپنے دل میں خوف نہ رکھ اور کسی بات کا فکر نہ کر تیرا کام انشاء اللہ ضرور ہوگا۔

(۶۲) کوشش ہنوز جاری امید انشاء اللہ برآید۔

(۶۳) خدا کا شکر ادا کر دل کی مراد برآئے گی۔

(۶۴) اس میں وقت برباد نہ کر۔ آگے تجھے اختیار ہے۔

ضروری اعلان

(۱) عجیب وغریب داستان۔

(۲) برج جدی۔

(۳) انسان اور شیطان کی کشمکش۔

(۴) دستخط بولتے ہیں۔ کی قسطیں اگلے شمارے میں پڑھیں۔

(قارئین سے معذرت کے ساتھ)

منیجر

طلسماتی دنیا، دیوبند

عالم الغیب پر بھروسہ کرتے ہوئے صدق دل سے آنکھیں بند کرکے کسی بھی خانے پر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی رکھ کر نیچے نتیجہ تلاش کریں۔ انشاء اللہ صحیح رہنمائی حاصل ہوگی۔

۱۷	۱۲	۸	۵
۱۹	۶	۳	۱۰
۱	۱۵	۱۶	۱۴
۴	۱۱	۹	۱۳
۲	۲۰	۱۸	۷

(۱) روزگار میں ترقی ہوگی، امیدیں پوری ہوں گی۔

(۲) جس چیز کی خواہش ہے وہ جلد ملنے والی ہے۔

(۳) عنقریب دل کی مراد برآئے گی اور غم دور ہوگا۔

(۴) تجارت میں ترقی ہوگی اور جسمانی تکالیف سے نجات ملے گی۔

(۵) کسی عزیز سے ملاقات ہوگی بگڑے ہوئے کام سنور جائیں گے۔ سفر سے فائدہ ہوگا۔

(۶) ایک عرصے سے تم پریشانی اٹھا رہے ہو لیکن بفضل خداوندی اب اچھے دن آنے والے ہیں۔

(۷) دل میں کسی کی محبت کا چراغ روشن ہے۔ اچھائی کے بدلے ہمیشہ برائی ملتی ہے، وساوس پریشان کرتے ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی سکون وعافیت نصیب ہوگی۔

(۸) جس سے تم امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہو اس سے کچھ ملنے والا نہیں ہے، البتہ کسی اور کے ذریعہ مسئلہ حل ہوگا۔

(۹) تکالیف کا زمانہ گزر گیا، راحتوں کا دور آنے والا ہے، عجب نہیں اگر زمین سے کوئی دفینہ ہاتھ لگ جائے۔

(۱۰) تم جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہو فائدے کے بجائے نقصان اٹھاتے ہو۔ اطمینان رکھو چند روز کے بعد حالات بدلنے والے ہیں۔

(۱۱) اے صاحب فال! عرصہ سے تجھ پر نحوست سوار ہے، تیرے دل میں جس کام کا بھی ارادہ ہوتا ہے وہ ادھورا رہتا ہے۔ اب جلد نحوست دور ہونے والی ہے۔

(۱۲) کسی کی محبت تنگ کرتی ہے، بعض اوقات رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ کبھی دل گھبراتا ہے۔ جو کام کرتے ہو ادھورا رہ جاتا ہے۔ انشاء اللہ ایک ماہ میں دکھ دور ہوں گے۔

(۱۳) مال کا نقصان ہے۔ گھر میں پریشانیاں ہیں، صبر وضبط سے کام لو۔ ابھی مسائل کے حل ہونے میں وقت لگے گا۔

(۱۴) دشمن تمہارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ بزرگوں کی خدمت کیا کرو، کسی حسینہ سے ملاقات ہوگی۔ اس وقت جو سوال تمہارے ذہن میں ہے انشاء اللہ جلد پورا ہوگا۔

(۱۵) غیبت وبدگوئی چھوڑ دو اور خدا سے ڈرو۔ جھوٹ تمہیں تباہ کردے گا اللہ سے پناہ مانگو۔ تب ہی مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

(۱۶) قرضوں سے پریشان ہو، دشمن بھی زیادہ ہیں جو بات پوچھنا چاہتے ہو وہ کچھ عرصے کے بعد پوری ہوگی۔

(۱۷) کسی کے عشق میں مبتلا ہو، جدائی برداشت نہیں ہے، صدقہ کرو۔ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

(۱۸) گمشدہ چیز مل جائے گی، کسی سے محبت کا سلسلہ بڑھے گا۔ دشمن پر فتح پاؤگے۔

(۱۹) خدا کا شکر ادا کرو، بہت اچھا دور آنے والا ہے۔

(۲۰) عبادت میں سستی بری چیز ہے اس سے احتراز کرو۔ غریبوں کی مدد کرو، تب ہی مراد پوری ہوگی۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

فال نامہ قرآنی

جو شخص اپنے متعلق فال دیکھنا چاہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ باوضو ہو۔ فال لینے کا قاعدہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ سب سے پہلے اپنے مقصد کو دل میں سوچئے کہ آپ کس ضمن میں فال لینا چاہتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں مقصد صاف اور مرتکز ہونا چاہئے کیوں کہ منتشر خیالات کے دھارے میں آپ کو مکمل اور جامع جواب نہیں ملے گا۔ فال دیکھنے کے لئے اس امر کو یاد رکھیں کہ کسی سوال کے بارے میں ایک ہی دفعہ فال دیکھی جائے۔ بار بار فال دیکھنے سے آپ پر زوال آسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ پہلی بار میں کوئی اچھا جواب ملا ہو اس کے اثرات بھی جاتے رہیں گے۔ روزانہ فال نہیں نکالنا چاہئے۔ کسی ایک سوال کے بارے میں کم از کم تین دن سے پہلے فال نہیں لینی چاہئے۔ ان امور کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس فال نامے کو استعمال کریں۔

فال نکالنے سے پہلے باوضو ہو کر سب سے پہلے تین مرتبہ درود شریف دل میں پڑھیں۔ اس کے بعد اپنے مقصد کا تعین کریں اب ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ زیر لب تلاوت کریں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں، بعد از سورۂ اخلاص تین بار پڑھیں۔ تمام تلاوت کا ثواب نبی اکرم ﷺ کو پہنچائیں۔ اب اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ذیل میں دی گئی دعا کو ایک بار پڑھئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَتَفَاءَلْتُ بِکِتَابِکَ فَاَرِنِیْ مَا ھُوَ الْمَکْتُوْمُ مِنْ سِرِّکَ الْمَکْنُوْنِ فِیْ عِلْمِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَقُّ اَنْزَلَ عَلَی الْحَقِّ بِحَقِّ مُحَمَّدِنِ الْحَقِّ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اب ایک بار پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دل نیت باندھتے ہوئے صدق دل سے اور ذات باری تعالیٰ پر مکمل ایمان رکھتے ہوئے قرآن شریف کو احترام سے کھولیں۔ اگر ساعت اول ہو یعنی دوپہر کا وقت ہو تو کتاب اللہ کے پہلے دس پاروں میں سے اگر ساعت دوم یعنی دوپہر کے بعد غروب آفتاب تک ہو تو درمیانی دس پاروں میں سے، اگر ساعت سوم یعنی مغرب سے نصف شب تک ہو تو آخری دس پاروں میں سے فال دیکھیں۔ جو صفحہ طاق سامنے دکھائی دے اس سے سات صفحات گن کر آگے بڑھئے اور ساتویں صفحے کی ساتویں سطر کا ابتدائی حرف دیکھئے۔ جو حرف دکھائی دے اسے لکھ کر الگ رکھ لیں۔ اب قرآن شریف کو بند کرکے رکھ دیں اور فال نامہ بتدا کو سامنے رکھ کر ذیل میں تعبیر حرف دیکھیں اور اس کی تعبیر پڑھ لیں۔ بحکم باری تعالیٰ آپ کی مشکل کا حل ہوگا۔ اگر کسی بات سے منع فرمایا گیا ہے تو باز رہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی شک وشبہ پیدا ہو۔ اگر آپ کے پاس قرآن پاک نہ ہو تو اس نقشے کے طریقے کو سامنے رکھ کر سورۂ اخلاص، درود شریف اور آیت الکرسی پڑھ کر ذیل میں جدول میں آنکھیں بند کرکے انگلی رکھیں۔ جس خانے میں انگلی ہو اس سے تعبیر حرف شمار کرکے تعبیر پڑھ لیں۔ اگر کسی وقت انگلی بیک وقت دو خانوں میں پڑتی دکھائی دے تو فال دیکھنے سے قبل رک جائیں۔ جدول ذیل یہ ہے۔

•	•	•	ت	ب	ا
ل	ک	ی	ط	ح	ز
ص	ف	ع	س	ن	م
خ	ث	ت	ش	ر	ق
لا	•	غ	ظ	ض	ذ

تشریح فال

الف : اے صاحب فال! یہ فال باعث رحمت وخوشی ہے۔ غم واندوہ کے دن بیت جائیں گے اور خوش حالی اپنا دامن پھیلائے تیری زندگی میں آتی ہی ہوگی۔ رکے ہوئے معاملات میں

ٹھہراؤ کا وقت گزر گیا ہے۔ اب ہر طرف بہار ہی بہار ہے۔ سبزہ ہریالی ہے۔ یہ فال باعث دولت وثروت ہے۔ کسی وجہ سے پشیمانی نیت انسانی میں نہ ہوگی۔ جو کچھ تو طلب کرتا رہا اس کا وقت قریب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور تیری عرضی پہنچ چکی ہے اور اس پر مہر ثبت ہو چکی ہے۔ بس کچھ دیر کا انتظار باقی ہے۔ ذرا تحمل کا دامن پکڑ۔ جس کا تجھے انتظار و بے قراری ہے وہ تجھے ملا ہی چاہتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تجھے بروز ہفتہ خوش خبری سنائی دے گی اور تمہارے سب کام اچھے ہو جائیں گے۔ اگر تیری نیت سفر کی ہے تو یہ سفر تیرے مقاصد جائز کے لئے بے حد عمدہ ثابت ہوگا۔ جس کے پاس جائے گا اس سے فائدہ پائے گا۔ اگر تجھے کسی غائب کی تلاش ہے تو گم شدہ کچھ ہی عرصے میں تیرے پاس چلا آئے گا۔ تیری اس سے ملاقات یقینی ہے اور تجھے بحکم تعالیٰ اس سے فائدہ ملے گا۔ آنے والے کی خبر تیرے تک کسی نیک شخص کے ہاتھوں پہنچے گی۔ اگر تجھے کسی گم شدہ شے کا قلق ہے تو بے فکر ہو جا اللہ تجھے اس سے عمدہ شے سے سرفراز فرمائیں گے۔ اگر تیری نیت ناطہ و پیوند کی ہے تو بے فکری سے کر لے مبارک وسعد ہے۔ ان دنوں تیری کئی طرح کی پریشانیاں بھی بخیر گذر جائیں گی۔ اپنے خواب کسی پر آشکارا نہ کر۔ اسی میں بہتری ہے۔ اللہ تجھے تیری بہتری کی راہ دکھا رہا ہے۔ دوسرے کے بہکاوے میں آ کر خود کو ذلیل و برباد نہ کر۔ کام میں مگن رہ، وقت کو برباد کرنے سے تجھے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جو تیرے دل میں ہے اسے سرعام نہ کہتا پھر۔ لوگ تیری باتوں سے مرعوب ہونے کے بجائے تیرا مذاق اڑائیں گے۔ بس جو کرنا ہے وہ خاموشی سے کر گزر۔ قدم مردانہ وار رکھ۔ ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو۔ تلاوت کیا کر اور نماز کی عادت کو مستحکم بنا۔ نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجا کر۔ دشمن کی فکر نہ کر، بحکم باری تعالیٰ وہ تیرا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گا۔

ب : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو کہ صرف ب تیری فال میں ہے۔ تم کو بشارت ہو کہ تمام کام تیرے جلدی سرانجام ہو جائیں گے۔ دوشنبہ کو اپنے رازوں کی خبر ہوگی۔ مدت سے جس چیز کی تجھے طلب تھی، خوش ہو جا کہ وہ بے انتظار تجھے ملنے والی ہے اور اب خدا کے فضل سے تم کو دولت منہ دکھائے گی اور دل و دماغ کو قوی کرے گی۔ یہ فال تمام حاجت روائی پر دلالت کرتی ہے تمہیں رزق کی فراوانی نصیب ہوگی اور غم واندوہ سے خلاصی ہوگی۔ اگر سفر کی نیت ہے تو بے فکر نکل پڑ کہ تجھے کامیابی ملے گی اور سفر میں مال واسباب نصیب صحت کاملہ نصیب ہوگا۔ اگر کوئی غائب ہے تو جلد آ جائے گا۔ اگر کوئی بیماری ہے تو اسے بحکم باری تعالیٰ صحت ہوگی۔ اگر نیت پیوند اور خرید و فروخت کی ہے تو تیرا کام اچھا ثابت ہوگا۔ یہ سعد و مبارک فال ہے۔ اپنا راز دل کسی سے مت کہہ اسی میں تیری بہبودی ہے۔

ت : اے صاحب فال! تو جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ت آیا ہے۔ اس نیت میں چند روز صبر کرنا چاہئے۔ تا کہ جملہ کام بخوبی انجام پا جائیں کیوں کہ یہ فال حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہے جو کہ تیری طالع میں نکلی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کو کسی چیز کا خوف ہے۔ اس خوف کو دل سے نکال دے، کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ تجھے خوشیاں نصیب کرے گا۔ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو اسے چاہئے کہ اللہ کی راہ میں حسب توفیق صدقہ دے۔ سالم بکری یا حسب توفیق بکری کا گوشت کسی غریب کو کھلائے تا کہ جلد ہی صحت یابی ہوئے اگر مفلس ہے اور مال کی طلب ہے تو ایک مرغا اپنی جان پروار کر صدقہ کر۔ تیری مفلسی ختم ہو جائے گی۔ اگر کوئی غائب ہو گیا ہے تو جان لے کہ وہ بہت دور نکل گیا ہے جہاں سے اس کی واپسی جلد ممکن نہیں یا وہ کسی زحمت میں مبتلا ہے۔ اس کے لئے دعا کر اور اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کر تا کہ اس کی مشکل دور ہو۔ تاہم اس سے ملاقات محال ہے۔ بس اللہ پر توکل رکھ۔ اگر کوئی چیز گم ہو گئی ہے تو جان لے کہ کسی لالچی کے ہاتھ لگی ہے جو واپس نہیں لوٹائے گا۔ اس چیز کی طرف سے صبر وشکر کر، اللہ تجھے اس کے بدلے کچھ اور دے گا۔ اب صبر کرنا ہی ہر کام میں بہتر ہے اور زبان کو برا کہنے سے نگاہ سے اچھا رکھنا اچھا ہے۔ تا کہ مضرت نہ پہنچے۔ سفر کا ارادہ ہے تو یہ بحکم باری تعالیٰ ممانعت ہے۔ سفر میں بجل خرابی ہوگی اور کسی نقصان کا بھی احتمال ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی لڑائی جھگڑا چل رہا ہے یا مقدمہ بازی کا معاملہ زیر غور ہو تو جان لے کہ یہ ساعت اچھی نہیں ہے۔ تیرا دشمن تجھ سے فائدہ اٹھا جائے گا۔ اس فال کو دیکھنے کے بعد اگر کوئی خواب دیکھے تو وہ کسی سے نہ کہہ بلکہ اچھے دنوں کی آمد پر یقین رکھ اللہ بڑا کارساز ہے۔

ث : اے صاحب فال! یہ جان لے اور آگاہ ہو کہ حرف ث تیری فال میں آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے میزان اور معتدل حالات پر۔ تیرے سب کام انجام تک پہنچیں گے۔ عیش وحرمت اور عزت تجھے حاصل ہوگا۔ کسی نوع کی پریشانی اور پشیمانی تجھے دیکھنا نہ پڑے

گی۔ چھ دن کے بعد اپنی روشن ضمیری تم پر آشکار ہوگی۔ مدت سے تجھے جس چیز کی طلب تھی وہ اب تیرے سامنے آنے والی ہے۔ افسران اور حکومتی عہدے داروں سے تجھے فائدہ پہنچے گا۔ اگر تیرا کوئی شخص غائب ہے تو اس کی خبر جلد ہی ایک چھوٹا سا بچہ لا کر دے گا۔ اس کی بات پر بھروسہ کرنا۔ اگر کوئی چیز کھو گئی ہے تو جلد مل جائے گی یا اس کے بارے میں تجھے صحیح خبر پہنچے گی۔ تجھے ایک لمبے قد کے اور خشک اندام شخص سے اجتناب برتنا چاہئے تا کہ تجھے کوئی دھوکا نہ ہو پائے۔ وہ شخص تیرے ساتھ مکر کر رہا ہے۔ اس سے ہوشیار رہ۔ ایک دوست سے تحفہ یا ہدیہ پائے گا۔ تمام مرادیں بر آئیں گی۔ نماز پنج گانہ کو مضبوطی سے تھامے رکھ۔ اطاعت خدا میں کاہلی نہ برت۔ ذکر خدا میں ہمہ وقت مصرف رہ تا کہ تجھے ہدایت اور بصیرت کاملہ نصیب ہو۔ یہ فال باعث بہبودی وفلاح ہے۔ اپنا راز دل میں دبائے رکھ تا کہ دوسرے حاسد تجھے نیچا نہ دکھا سکیں۔

ج : اے صاحب فال! جان اور آگاہ ہو کہ حرف ج تیری فال میں آیا ہے۔ فیروزی حال اور سعادت اور دولت پر تم کو دلالت کرتا ہے لیکن اس نیت میں کوشش اور طلب از حد مفید ہے۔ تاخیر نہ کرنا چاہئے اور بعد چار روز کے تم اپنے راز ضمیر اپنے سے خبردار ہو جاؤ گے اور شخص سیاہ چشم بلند قد اور لاغر سے خبردار رہنا تا کہ تیرے ساتھ مکر نہ کرے اور مدت تین ماہ سے ایک چیز کی طلب میں تم کو پریشانی اور سرگشتگی تھی، دل قوی رکھ، اب نحوست سے تم کو رہائی ہو جائے گی اور ستارہ سعید تیرے تابع ہوگا اور قوت پذیر ہو گیا ہے۔ لیکن فی الحال سفر نہ کرنا چاہئے اور غائب تیرا دور چلا گیا ہے۔ اگر نوروز افروز تک نہ آئے گا تو اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اور اگر کوئی شخص بیمار ہے حسب حال صدقہ دینا بہتر ہے تا کہ اس زحمت سے شفا پائے۔ امیروں اور غریبوں اور بادشاہوں کے پاس جانا اچھا ہے کہ کسی طرح کا تم کو منفعت ہوگا۔ اب کا سال تمہیں کئی سالوں سے بہتر ہوگا۔ ایک دوست سے تم کو مدد اور تحفہ پہنچے گا۔ اس سے خوشی ہوگی اور ہمیشہ نماز میں مستقیم رہ۔ مرادوں پر کامیابی ہو جائے گی۔

ح : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ حرف ح تیری فال میں آیا ہے۔ خوشی اور فیروزی پر تم کو بشارت ہے۔ ظفریابی دشمنوں پر بشارت ہے۔ غائب کے سلامت آنے کی نوید ہے۔ خوشیوں اور بھائیوں کے درمیان مژدہ موافق ہے۔ تیرے مطلب با آسانی حل ہوں گے اور حلال کا مستحق ہونا تیرا اس فال سے ثابت ہے۔ بزرگوں اور امراء سے تم کو خوشی پہنچے گی، سفر مبارک ثابت ہوگا۔ اگر بیمار ہے تو جلد ہی شفا پائے گا۔ کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور دے۔ ہر کام میں دلالت ہو۔ مستقبل ہو اور ایک صاحب علم سے تم کو راحت پہنچے گی۔ ایک بزرگ سے بھی دروازہ فتح ونصرت کا تیرے دل پہ کھلے گا اور دشمن بحکم باری تعالیٰ مغلوب ہوگا۔ اپنے دل کا بھید کسی سے نہ کہنا کہ موجب نقصان ہوگا۔ درود بروح سید عالم ﷺ اور آدم کو پہنچاتے رہو۔ ہمیشہ خوشی سے دین اور دنیا میں راحت پائے گا۔

خ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو کہ حرف خ تیری فال میں آیا ہے۔ ستارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے۔ سخاوت کا ہاتھ کشادہ رکھ اور صدقہ وخیرات حسب مقدور دیا کر۔ حال تیرا بخیر و عافیت گزر جائے گا اور تجھے فائدہ پہنچے گا۔ اندیشہ، فکر کو دل میں جگہ نہ دے کیوں کہ اب نحوست دفع ہو جائے گی اور جو نیت تیرے دل میں پوشیدہ ہے بیس دن میں تجھے اس ضمن میں خبر ہوگی۔ چہارشنبہ کے دن تو اپنے راز کی آگاہی پائے گا۔ توکل خدا رکھنا تیرے حق میں بہتر ہے تا کہ سب امور بخوبی انجام پا جائیں اور پچیس دن میں انشاء اللہ تیرا کھویا ہوا فرد واپس لوٹ آئے گا۔ اگر اتنے دن میں واپس نہ لوٹا تو پھر سمجھ لے کہ بہت دیر ہے۔ سفر کرنا نکاح کرنا فی الحال نیک شگون ہے۔ اپنے دل کا بھید اپنے دل میں چھپا کر رکھ کیوں کہ کوئی ایسا ہے جو تجھے نقصان پہنچانے کا خواہش مند ہے۔ مذکر حق قیام کرنا جملہ مراد کا حصول ہو۔

د : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو کہ حرف د تیری فال میں آیا ہے۔ جمعیت اور دل کشادہ کار کے جس کام کی تیرے دل میں طلب وخواہش ہے اس کا ہونا مبارک ہوگا اور ہرگز ہاتھ اس کام سے مت اٹھا کیوں کہ وہ بخوبی اللہ کے حکم سے پورا ہونے والا ہے۔ افسران اور امراء تیرے حق میں بہتر ہیں۔ وہ تجھے کوئی فائدہ دینے والے ہیں۔ تیری عزت ودولت میں اضافہ ہونے والا ہے۔ اگر بیمار ہے تو جان لے کہ شفا پائے گا اور بھلا چنگا کھیلتا پھرے گا۔ اگر سفر کا قصد ہے تو نکل پڑ اس میں تجھے ہر حال میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ملے گا۔ خالی نہیں جائے گا۔ اگر خرید وفروخت کا ارادہ ہے تو بے فکری سے کر لے بہت مبارک وقت ہے۔ بحکم باری تعالیٰ فائدہ ہی فائدہ ہوگا۔ اپنے دل کا راز کسی سے مت کہہ کہ کوئی تجھے نقصان نہ پہنچائے۔ ایک

شخص پستہ قد، فربہ جسم تیرے حق میں اچھا نہیں ہے۔ اس سے ذرا ہوشیار رہ۔ اگر کسی گم شدہ کی تلاش ہے تو حوصلہ رکھ کہ وہ خود ہی واپس لوٹ آئے گا یا اس کی آمد کا کوئی سبب بن جائے گا۔ کوئی شے کھوئی ہے تو وہ مل جائے گی مگر ذرا صبر سے کام لے۔

ذ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ حرف ذ تیری فال میں آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے عیش و بے فکری پر۔ تجھے جس چیز کی ہوس ہے وہ تیرے بازو میں موجود ہے۔ بس ذرا اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ۔ وہ تجھے نظر آ جائے گی۔ تمام جملہ کام جلد ہی سرانجام پا جائیں گے۔ ہمت باندھ کر کام میں جتا رہ۔ جس کام میں ہاتھ ڈالنے سے تو خوف کھاتا ہے اس میں سب واہمے اور اندیشے بے بنیاد ہیں۔ اللہ کا نام لے اور اس کام کو کر گزر۔ کامیابی تیری ہوگی۔ اپنے آپ کو سنبھال۔ ذرا ذرا سی بات پر خوف زدہ نہ ہو جایا کر بے شک اللہ اپنے بندوں پر ان کی استطاعت کے مطابق بوجھ ڈالتا ہے۔ گیارہ روز کے اندر تیرا رازِ دل ظاہر ہو جائے گا اور مستحکم رہ کہ کوئی تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ بیمار ہے تو خوش ہو جا کہ اللہ نے تیرے گناہ جھاڑ دیئے ہیں اور اب تجھے صحت اور تندرستی سے نوازنے والا ہے۔ کسی بزرگ یا نیک شخص سے تجھے کچھ ہدیہ ملنے والا ہے۔ جو تیری خوشیاں دوبالا کر دے گا۔ اگر نیت سفر کی ہے تو سمجھ لے کہ یہ مبارک گھڑی ہے۔ جد ھر بھی جائے گا کامیاب لوٹے گا۔ بھاگے ہوئے اور گم شدہ کا سراغ ملنے والا ہے۔ بے فکر رہ اللہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا۔ اگر پیوند اور خرید و فروخت کا ارادہ ہے تو بے شک کر لے نیک و سعد ہوگا اور برا کہنے سے اور کسی کا برا چاہنے سے خود کو روک، کیوں کہ تو بڑا حاسد اور منہ زور ہے۔ اللہ سب دیکھنے والا ہے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے کوئی گزند نہ پہنچے تو رازِ دل کو آشکارا نہ کرتا پھر۔ جو برائیاں تجھ میں موجود ہیں انہیں کبھی عام نہ کر۔ اللہ سے گڑگڑا کر معافی مانگ اور خشوع و خضوع سے توبہ کرتا رہ۔

ر : اے صاحب فال! آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ر آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے دولت مندی اور سعادت اور کچھ اندیشہ نہ کرنا کہ کام تمام تیرے حسب دل سرانجام ہو جائیں گے۔ تم کو خوشی پہنچے گی کہ اس کا بیان تحریر سے باہر ہے اور دوست تیرے خوش اور دشمن غم ناک ہوں گے۔ اگر کوئی چیز گم ہوئی ہے تو پھر مل جائے گی۔ قرض تیرا ادا ہو جائے گا۔ اگر سفر کی نیت ہے تو چلا جا تجھ کو منفعت ہوگا۔ مدت کا غائب جو گیا ہوا ہے جلد ہی اس کی خبر آئے گی۔ بزرگوں سے تم کو نفع ہوگا۔ جملہ کام تیرے بخوبی سرانجام ہوں گے۔ مال اپنے سے کچھ صدقہ کر، اگر کوئی بیمار ہے تو شفایاب ہوگا۔ خرید و فروخت تم کو نیک ہے اور ایک لڑکا تجھے اللہ تعالیٰ عطا کرے گا جو تیری خوشی کا باعث ہوگا اور مبارک قدم ہوگا اور ایک مقام پر ملامات پہنچی تھی۔ وہ بھی بخیر گزرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ اور تعویذ کے بغیر نہ رہ۔ بھید اپنا کسی سے نہ کہہ تا کہ دشمن تیرے مقہور ہو جائیں گے۔

ز : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ز آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے کہ ان دنوں میں تجھ کو کسی قسم کی دل کی تنگی تھی۔ چند روز حوصلہ اور صبر کرنا چاہئے کہ تمام کام تیرے حسب مراد ہوں گے اور آٹھ روز تک اپنے راز دل سے تم کو خبر ہو جائے گی۔ ایک آدمی زرد رنگ میانہ قد پشت خم سے خوف رکھنا چاہئے۔ وہ تیرے ساتھ مکر و فریب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایک سفر تمہیں جلد ہی درپیش ہوگا اس سے تمہیں بہت نفع ہوگا۔ اگر کوئی بیمار ہے تو جلد ہی صحت یاب ہوگا۔ حضرت جعفرؓ فرماتے ہیں کہ اگر صاحب فال صبر نہ کرے گا تو زیاں دیکھے گا۔ شیخ امیر حسن بصری فرماتے ہیں کہ بہت اندیشہ نہ کر اور متوکل رہو۔ اگر غائب بیس دن تک نہ آئے گا اس کی خبر ایک ماہ کے بعد آئے گی اور خرید و فروخت میں بھی تم کو نفع ہو۔

س : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف س آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے کہ تمام حاجتیں تیری ادا ہوں گی۔ کاموں کے بارے میں کاہلی نہ کرنا چاہئے۔ اگر پیوند اور ناطہ کی تیری نیت ہے تو مبارک ہو اور سرانجام پائے گا۔ عورتوں سے مشاورت نہ کر اور نہ ہی ان سے دل کی بات بول۔ امام جعفر صادقؒ اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس فال میں تمہیں سفر کرنا بہت بہتر ہے۔ اس سے کوئی اور کام تیرے واسطے بہتر نہیں کیوں کہ اب ستارہ تیرا نحوست سے نکل آیا ہے اور ہر کام عمدگی سے طے پائے گا۔

ش : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ش آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے شقاوت پر۔ پستگی اور پریشانی اور سرگردانی پر تم کو بشارت ہے۔ اس فال میں جو نیت تیرے دل کی ہے اس سے باز رہ۔ کیوں کہ نتیجہ بالآخر پریشانی اور پشیمانی ہوگا۔ جس کے ساتھ دوستی کرتے ہو وہ دشمن جان ثابت ہوگا۔ تین دن تک اپنی زبان بند رکھو دل گیری پریشانی کا باعث نہ ہو اور خدا پر توکل

کرتا کہ مقصود تیرا حاصل ہو۔ امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو چاہئے کہ اندیشوں سے توبہ کرے تا کہ بد بلاؤں اور وسوسوں سے بے خوف رہ سکے۔ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو اسے خطرہ بہت ہے۔ حسب مقدور اس کے حق میں صدقہ دو تا کہ اس پر پڑی مصیبت ہلکی ہو اور وہ شفا پائے۔

ص : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ص آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ تجھے بے محنت مال ملے گا۔ تیرا کام سنور جائے گا اور مشکل قریب نہ پھٹکے گی۔ کوئی تیرے گرد ایسا ہے جو تجھے بڑی دیر سے فائدہ پہنچانا چاہتا ہے تو اس کی جانب سے اپنی آنکھیں بند رکھنے کے بجائے کھلی رکھ۔ بھاگا ہوا شخص لوٹنے والا ہے۔ فکر مندی کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی سے تیرا دل بہر متحرش ہے صبر کر کہ صبر سے مراد پوری ہوگی۔ غائب تیرا کسی رنج میں مبتلا ہے۔ توکل بخدا کہ سلامت آ جائے گا۔ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو اس کی بیماری طوالت پکڑے گی۔ جب تک شفا نہ پائے روز صدقہ نکالے اور غرباء میں خیرات کرے۔ اگر نکاح کرنے کی حاجت ہے تو یہ دن نیک اور سعد ہیں۔ بحکم خدا تعالیٰ تجھے نیک سیرت اور پاکیزہ عورت ملے گی۔ تیری اولاد میں ایک لڑکا بڑا لائق فائق نکلے گا اور تیرا نام روشن کرے گا۔ ایک آدمی تمہیں تکلیف دینے پر مصر ہے وہ تجھے بہکاتا ہے تو اسے جان اور اس کی باتوں پر عمل مت کر۔ یہ فال موجب فائدہ و استقرار ہے۔ امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو صبر و شکر کرتے رہنا چاہئے کیوں کہ یہ فال حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہے۔

ض : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ض آیا ہے۔ خوشی اور دولت پر دلالت کرتا ہے۔ کسی بات سے تم کو خوش حالی ہوگی اور کوئی چیز تیرے ہاتھ سے چلی جائے گی۔ جو کچھ پہلے گم ہو گیا تھا وہ اب مل جائے گا اور جو غم و اندوہ تیرے دل میں ہیں وہ سب ڈھل جائیں گے اور انجام نیک ہوگا اور عبادت میں کاہلی نہ کر۔ بیمار ہے تو شفاء کاملہ نصیب ہوگی۔ نکاح کا ارادہ ہے تو بیوی کے ساتھ دولت اور سکھ ملے گا۔ اگر خرید و فروخت کا ارادہ ہے تو جان لے کہ تجھے کامیابی حصول ہوگا۔ نیت نیک اور مستحکم رکھ۔ سب درد مٹنے والے ہیں۔

ط : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ط آیا ہے۔ یہ کشائش پر دلالت کرتا ہے۔ تجھے سخت محنت و مشقت کی ضرورت ہے۔ تجھے وہی نصیب ہوگا جو تو اپنی محنت سے کمائے گا۔ بے محنت کا مال یونہی برباد ہوتا رہے گا۔ نیک کاموں کی طرف توجہ دے اور نماز میں سستی نہ برت۔ جب تک تیرا دین مکمل نہیں ہوگا تجھے دنیا بھی راس نہیں آئے گی۔ اگر تو نماز باقاعدگی سے پڑھے گا تو کام آسان ہو جائیں گے ورنہ ہر کام میں رکاوٹ ہوگی اور پھر پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔ اگر کوئی غائب ہے تو وہ چند روز تک لوٹ آئے گا۔ وہ بری صحبت میں مبتلا ہے اسے سمجھا بجھا کر راہ راست پر لا ورنہ نقصان اٹھائے گا۔ اس کے ساتھ میانہ قد کا مرد آئے گا جو اس کا دوست ہے اور اسے بری راہ سے ہٹانا چاہتا ہے اس سے بنا کر رکھ۔ وہ تیری مدد کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی بیمار ہے تو تھوڑی سی اذیت ابھی اور اٹھائے گا اور پھر بحکم باری تعالیٰ بھلا چنگا ہو جائے گا۔ امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ اس فال میں سفر کرنا خوب ہے۔ گناہوں سے توبہ افضل ہے اور اب کا سال تمام سالوں سے بہتر ہوگا۔

ظ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ظ آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کشائش پر۔ تجھے ابھی بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ تیری جائز خواہشیں ضرور پوری ہوں گی مگر ان کی تکمیل میں تیری سستی آڑے آ رہی ہے۔ تو نماز میں بھی کاہلی کا شکار ہے۔ یاد رکھ نماز میں سستی تیرے لئے مشکل کا باعث بن رہی ہے۔ اگر تو دین و دنیا میں کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو نماز کو پابندی سے ادا کر۔ کیوں کہ نماز کی برکت سے تیرے سب کام بخوبی انجام ہوں گے۔ اگر تجھے کسی غائب کی تلاش ہے تو اس کی تلاش میں تحقیق کر، کیوں کہ وہ بہت دور چلا گیا ہے۔ تھوڑی سی محنت کے بعد ہی تجھے اس کی صحیح اطلاع میسر آئے گی۔ گم شدہ فرد کی خبر ایک لڑکا تیرے تک لائے گا مگر ابھی اس میں دیر ہے۔ اگر بیمار ہے تو جلد ہی شفا پا جائے گا۔ حسب توفیق صدقہ دینا بہتر ہے۔ ان دنوں تم کو ایک ملامت تھی وہ خیر سے گزر گئی اور سوا خدا کے کسی سے طمع نہ کرنا چاہئے تا کہ تمام کام تیرے بہتر ہو جائیں۔

ع : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ع آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے فتح و نصرت پر اور جو نیت تیرے دل میں ہے اس کی تکمیل کا اشارہ ہے۔ ایک مرد مومن کی طرف سے تجھے راحت پہنچے گی اور روز شنبہ کو بھید ضمیر اپنے سے تجھے

آگاہی ہو جائے گی۔ امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ اس نیت میں صدقہ للہ دینا چاہئے تاکہ مراد تیری تجھے حاصل ہو۔ سفر کرنا تجھے اچھا ہے، منفعت سے خالی نہ جائے گا۔ ایک افسر اور بزرگ کا تجھے کچھ وہم لاحق ہے اس سے مت ڈر اور اگر کوئی شے کھو گئی تو وہ جلد ہی ہاتھ آجائے گی۔ اگر کوئی دعویٰ کرنے کی نیت ہے تو اندیشہ نہ کر کہ عاقبت الامر تجھ کو ہی غلبہ حاصل ہوگا۔ خرید و فروخت حیوانات تیرے حق میں بہتر نہیں۔ ذکر باری تعالیٰ میں مشغول رہ کہ دین و دنیا میں نفع پائے۔

غ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف غ آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے نکاح پر، نیک اور پاکیزہ عورت کے حصول پر۔ تیری نیت جس عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی تھی اس کے پورا ہونے کا وقت قریب ہے۔ بے فکر ہو کر اس سے عقد کرلے کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ نکاح کی برکت سے تیرے سب رکے ہوئے کام مکمل ہو جائیں گے اور تم کو فائدہ حاصل ہوگا۔ تمام مشکلات آسان ہو جائیں گی، یہ فال حضرت داؤد علیہ السلام سے منسوب ہے کہ جیسے لوہا ان کے ہاتھ میں نرم ہو جاتا تھا ایسے ہی تیرے کاموں میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی، روز چہار شنبہ کو اسرار ضمیر اپنے سے تم کو آگاہی ہو جائے گی، جس چیز کی تمہیں کڑی طلب تھی وہ حاصل ہو جائے گی۔ اپنا بھید کسی سے مت کہنا کہ کچھ لوگ تیری راہ میں روڑے اٹکانے کے درپے ہیں۔ اگر کوئی غائب ہے تو وہ جلد ہی آجائے گا یا اس کی خبر کسی عورت کے ہاتھ تجھ تک پہنچے گی۔ ایک شخص زرد ریش، میانہ قد، کوتاہ گردن اور گندمی رنگت کا تجھے اذیت پہنچانے کے درپے ہے۔ اس سے ہوشیار رہ۔ تاکہ وہ تیرے ساتھ اپنے مکر میں کامیاب نہ ہو جائے۔ سفر کرنے کا قصد ہے تو بلا خوف نکل پڑ۔ یہ ساعت عمدہ اور مبارک ہے۔ کوشش کر کہ ہر لمحہ باوضو رہا جائے اور نماز میں مشغول رہ کہ تو مہمات سے تجھے نجات مل سکے۔

ف : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری [illegible]ں میں حرف ف آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے عیش و عشرت اور دولت و [illegible]اہ پر۔ تو جس کام میں ہاتھ ڈالے گا وہ بحکم باری تعالیٰ تیرے لئے [illegible]ان ہو جائے گا اور کام سب تیرے جاری رہیں گے۔ اگر تجھے کسی [illegible]ے کم ہونے کی فکر لاحق ہے تو غم نہ کر جلد ہی اس کی خبر پائے گا۔ اگر [illegible] رہے تو جان لے کہ شفا اس کے مقدر میں ہے۔ دل نہ چھوڑا کر [illegible] کوئی کام اگر رک جائے۔ مایوسی اور پژمردگی کی عادت کو خود سے دور رکھ۔ اگر تجھے ناداری اور مفلسی کا شکوہ ہے تو اس میں تیرا اپنا قصور ہے تو محنت سے جی چرائے گا تیرے کاموں کو اللہ بھی آسان نہیں کرے گا۔ یک جہت اور یک مرد اور ثابت قدم رہنا سیکھ۔ تاکہ بہتری اور فلاح کا حصول ہو سکے۔ یہی تیرے واسطے بہتر ہے۔ جو شخص تیرے ساتھ بدی کرے عوض اس کے نیکی کرتا رہ کہ اجر عظیم نصیب ہو۔ جس دن تک اپنے بھید کو دل کے پردوں میں رکھ تاکہ صحیح فیصلہ سے تجھے آگاہی ہو سکے۔ اگر سفر پر نکلنے کا ارادہ ہے تو جان لے کہ یہ گھڑی تیرے لئے مناسب نہیں، سفر لا حاصل ہوگا اور ممکن ہے کہ تو کچھ نقصان بھی اٹھائے۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کر کہ اسی میں تیری بہتری پوشیدہ ہے۔

ق : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ق آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ تجھے خلق میں قبولیت و عزت و مرتبہ نصیب ہوگا۔ جو کوئی تیرے ساتھ ملاقات کرے گا وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہے گا اور تیری عزت کرے گا۔ تجھے اپنا دوست جانے گا اور تیرے کام آتا رہے گا۔ بقول ابن مسعود فخر رازیؒ کے کہ صاحب فال کو کہیں فتوح اور جو کوئی تجھے دیکھے گا تو مسرور و ممنون ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو سخاوت حسب توفیق کرنا چاہئے تاکہ دوسروں کے جن امور کو اللہ باری تعالیٰ نے تجھے سونپ رکھا ہے اس میں رکاوٹ نہ ہو۔ اسی امر میں فلاح و بہتری مضمر ہے۔

ک : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ک آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے نیکی، تقویٰ، پرہیز گاری اور نفاست پر۔ تیرے دل میں جو نیت ہے اس سے باز رہ۔ پرہیز کرنا ہی تیرے حق میں بہتر ہے۔ دشمنی بھی کسی کے ساتھ مناسب نہیں۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو خرید و فروخت اور قرض کے معاملات میں حتی الامکان احتیاط برتنا چاہئے۔ قرض نہ تو کسی کو دے اور نہ ہی لے۔ خرید و فروخت سے بھی ان دنوں گریز رکھے۔ کیوں کہ یہ عوامل باعث نفع ثابت نہ ہوں گے۔ صاحب فال کو ہر حال میں صبر کرنا چاہئے۔ بحکم باری تعالیٰ ہر کام اپنی منزل پر ہی مکمل ہوگا اور فائدہ مند ثابت ہوگا۔ جلد بازی میں نقصان کا احتمال ہے۔ اگر کوئی بیمار ہے تو اسے احتیاط کی ضرورت ہے۔ حسب توفیق صدقات و خیرات کرتا رہے۔ اگر کوئی غائب ہے تو وہ دور نکل گیا ہے اس کی واپسی جلد ممکن نہیں۔

ل : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں ل آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ سعد حالات اور نیتوں کی مراد پوری ہونے پر۔ تیرے سب کام حسب دل خواہ مکمل ہوں گے۔ مشکلات میں آسانیاں میسر ہوں گی۔ طالع تیرے جلد ہی قوت پکڑیں گے۔ اگر کوئی بیمار ہے تو جلد ہی بھلا چنگا ہو جائے گا۔ اگر کوئی غائب ہے تو اس کے آنے میں کوئی دیر نہیں۔ وہ کسی عورت کے ساتھ آتا ہوگا۔ خرید و فروخت کے لئے یہ فال مبارک اور سعد ہے۔ حضرت جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال جس کام کا ارادہ کرے گا وہ اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔

م : اے صاحب فال جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف م آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے ملامت و پشیمانی پر۔ تیرے دل میں جو کچھ چھپا ہے اسے عمل میں مت لا کیوں کہ تجھے خجالت اٹھانا پڑے گی۔ تیری نیت پاک نہیں ہے اس سے باز رہ۔ تیرے کاموں میں بگاڑ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ شیخ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو چاہئے کہ وہ کسی کے ساتھ خصوصیت و دعویٰ نہ کرے۔ اگر تو اپنی نیت سے درگزر نہیں کرے گا تو زیاں دیکھے گا اور صبر کرے گا تو راحت پائے گا۔

ن : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ن آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے مبارک گھڑی اور سعد ساعت پر۔ جو کچھ تیری نیت میں ہے وہ جلد ہی تیرے آگے آنے والا ہے۔ تو اگر کاروبار کرے تو فائدہ پائے گا۔ اگر شادی کرے تو مبارک ثابت ہوگی۔ صاحب فال کو چاہئے کہ وہ عورتوں کی مشاورت سے دور رہے کیوں کہ اس میں وقت کے ضیاع اور راز کے منکشف ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ تو صبر و تحمل سے کام کر اور جلد بازی سے اور سب سمیٹنے کی کوشش میں مبتلا نہ ہو کہ تیرے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ البتہ جملہ کام تیرے وقت مقررہ پر ہی انجام پائیں گے۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو نماز میں کوتاہی و سستی نہ کرنا چاہئے۔ رزق کا دروازہ تم پر ہمیشہ کشادہ رہے گا۔

و : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف و آیا ہے جو کہ دلالت کرتا ہے بے نیازی اور بے فکری پر۔ تیرے دل میں جو نیت و قصد پوشیدہ ہے اس کا برملا اظہار کر کہ تجھے فائدہ حاصل ہو۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال ہر بلا و مشکل سے بے خوف ہوگا اور جلد ہی دلی مراد پائے گا۔ شیخ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے دوسروں پر حاکم مقرر کیا ہے کئی لوگ تیرے ماتحت ہوں گے اور تجھ سے مدد و معاونت کے طلب گار ہوں گے۔ تو ان سے منفعت پائے گا مگر یاد رکھ کہ اللہ کی لاٹھی بڑی بے آواز ہے، اس سے ڈر کر فیصلہ کیا کر اور ان پر ایسے رحم کر کہ وہ اور تیرا اللہ تیرے حسن سلوک پر خوش رہے۔ درمیان خلق کے تم کو قبولیت اور شرف نصیب ہوگا۔

ہ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ہ آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے تنبیہ اور تاکید پر۔ تیرے دل میں جو کچھ پوشیدہ ہے اس کی بے شک اللہ کو سب خبر ہے تو خود اس بارے میں سوچ و بچار کے ساتھ فیصلہ کر کہ تجھے کیا کرنا ہے؟ بے شک تیرے جائز و ناجائز کام پورے ہو جائیں گے مگر اللہ تجھے ہر پل ہدایت سے آگاہ کرتا رہے گا کہ تو حق کی راہ سے بھٹک نہ جائے۔ اگر کسی کا فیصلہ تیرے پاس آئے تو اس میں منصف بن کر رہ کسی ایک جانب لڑھکنے کی ضرورت نہیں۔ اپنی نیت سے درگزر کرتا رہ۔ امام فخر رازیؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو اپنی نیت کا ثمر مل جائے گا۔

ء : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ء آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے ترک کرنے اور نظر انداز کر دینے پر۔ جس عمل اور شغل کے تو درپے ہے اسے چھوڑ دینا ہی تیرے حق میں بہتر ثابت ہوگا۔ اگر تو باز نہ آیا تو شرمندگی کے سوا تیرے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ بے شک اللہ سب جاننے والا ہے۔ اگر بیمار ہے تو اسے چاہئے کہ صدقہ و خیرات میں کثرت کرتا رہے اور خشوع و خضوع سے توبہ و استغفار کیا کرے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کی نیت اور اندیشہ میں شروع ہونا اچھا ہے۔ ایسے کام سے پرہیز کرنا چاہئے۔

لا : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف لا آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے خوشی اور کامیابی پر۔ تیرے دل میں جو بھی نیت ہے وہ جلد ہی بحکم باری تعالیٰ مراد پائے گی۔ جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے اس میں خوشی و مسرت کا حصول ہوگا۔ امام فخر رازیؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو چاہئے کہ اس کی نیت سے درگزر کرے کہ جلدی مراد حاصل ہوگی۔ ☆☆☆

امریکن فالنامہ

یہ فالنامہ امریکہ کی ایک قدیم انگریزی کتاب میں درج ہے۔ افادیت عامہ کے لئے اسے اردو زبان میں ترجمہ کرکے پیش کیا جارہا ہے۔ پروردگار عالم سے امداد کی دعا کے ساتھ بہ خلوص نیت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے درج شدہ ۱۶ خانوں میں سے کسی ایک خانہ پر آنکھیں بند کرکے انگلی رکھ دیں پھر اس کا نتیجہ ذیل میں دی گئی تفصیلات میں دیکھیں۔

جس چیز کی تمنا آپ کرتے ہیں جلد دستیاب ہوگی۔

جو کچھ دلی خواہش یا ارادہ ہے اسے ترک کردیں۔

اگر آپ کی خواہش حرام نہیں تو خدا جلد پورا کرے گا۔

ان خیالات کو ترک کردو ورنہ سخت الجھن میں گرفتار ہوجاؤ گے۔

آپکی مراد آپکے ایک دوست کے بغیر پوری نہیں ہوسکتی۔

فال اچھی نہیں ہے۔

اس خواہش کو ترک کردو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

آپ کی مراد جلد پوری ہوگی۔

آپ بھرپور کامیابی حاصل کریں گے۔

جو کچھ آپ کی خواہش ہیں عنقریب برآئیں گی۔

اپنی تقدیر پر صبر کرو۔

فی الحال اس بارے میں ہر کوشش بیکار ہوگی۔

ہوشیار رہیں ایک اچھا موقعہ آرہا ہے۔

جو آپ کو مل رہا ہے بس آپ اسی پر قناعت کریں۔

عبادت کے بعد خدا سے رجوع کریں۔

اپنے دوستوں سے ہوشیار رہیں۔

(نوٹ) ایک شخص دن میں صرف ایک بار فال نکالے۔

نیکیاں

اپنی زندگی میں ہم جتنے دل راضی کرلیں، اتنے ہی ہماری قبر میں چراغ جلیں گے۔ ہماری نیکیاں ہمارے مزار روشن کرتی ہیں۔ سخی کی سخاوت اس کی اپنی قبر کا دیا ہے۔ ہماری اپنی صفات ہی ہمارے مرقد کو خوشبودار بناتی ہیں۔ زندگی کے کام آنے والے چراغ زندگی میں ہی جلائے جاتے ہیں۔ کوئی نیکی رائیگاں نہیں جاسکتی۔

فالنامہ حروف تہجیہ
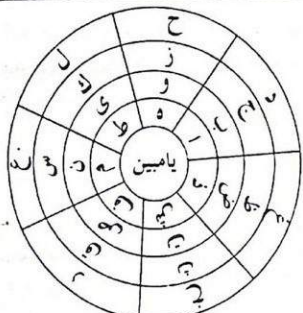
قواعد جفر سے یہ فالنامہ تعلق رکھتا ہے، استاد فن اور بلند پایہ حضرات تمام خیر وشر اسی سے معلوم کیا کرتے ہیں لیکن معمولی استعداد والا بھی اگر بشرائط ذیل کام لے گا تو اپنے مدعا سے ضرور قریب ہوگا اور کار دشوار میں مددگار ثابت ہوگا۔

شرائط یہ ہیں۔

(۱) بغیر اہم اور شدید ضرورت کے نہ دیکھے۔

(۲) جسم، لباس اور مکان پاک ہو۔

(۳) باوضو صدق دل سے دوگانہ نماز نفل اول پڑھے، ہر رکعت میں تین بار قل ہو اللہ پڑھے۔ بعد میں یَامُبِیْنُ یَاهَادِیُ یَاعَلِیْمُ یَافَتَّاحُ سات سات بار مع بسم اللہ کے پڑھے اور آنکھ بند کرکے دائرہ میں کسی حرف پر اپنی کلمہ کی انگلی رکھے۔

(۴) دوپہر سے پہلے ۱۲ بجے تک سمت مشرق میں، دوپہر کے بعد مغرب تک سمت مغرب اپنا منہ کرلے۔

(۵) رات کے وقت، وقت زوال، آندھی زلزلے کے دن یا بروقت کوئی حادثہ یا علامت مکروہ سامنے آجائے تو دوسرے وقت پر ملتوی کردے۔

(۶) کچھ خیرات وصدقہ اسی وقت یا بعد میں فقراء ومساکین کو ضرور دیدے۔

(۷) جو اسمائے شریفہ ہر حرف کے سامنے لکھے ہیں ان کو اپنے نام کے اعداد میں شامل کرکے پڑھا کرے یقیناً کامیابی ہوگی، وسوسہ، عدم اعتمادی نہ کرے، وہم وشک وکم ہمتی عین بدنصیبی ہے، کفر نام ہے شک وشبہ کا، توبہ کرے۔

(الف) اے صاحب فال تیرا وقار ومرتبہ بلند ہے، دل غنی، ہمت بلند رکھ، مایوس نہ ہو کہ تیرے بگڑے کام سب درست ہوں گے، دوسروں کے سہارے اور قول پر بھروسہ نہ کر، اپنا تمام کام اپنے ہاتھ میں رکھ ۲۲ ریوم کی مشکل اور باقی ہے، پھر نصیبہ کھل جائے گا، یا اللہ، یا احد اسمائے شریفہ کا ہر روز صبح وشام ذکر شروع کردے، سستی ولالچ سے بچتا رہ۔

(ب) اے صاحب فال تیرا خیال بڑا ہے، کوئی نیا کام شروع کرنا چاہتا ہے لیکن تیرا ساتھی تجھ سے چھوٹ گیا ہے، قسمت بہت اچھی ہے، خدا تیری مدد کرے گا، دو ماہ کی تختی کچھ باقی ہے مال وزر آل واولاد، غربت وآرام صحیح نصیب ہوگا۔ یَابَارِیُ (۲۱۴) یَابَدِیْعُ (۸۶) یَابَاسِطُ (۷۲) ہر روز شام پڑھ کے تو دیکھ نجاست اور جھوٹ سے دامن پاک رکھا کر۔

(ج) اے صاحب فال تو اپنوں سے دور ہوچکا ہے، ساتھیوں سے بچھڑ چکا ہے، کام خراب ہوچکے ہیں لیکن استقلال رکھ تین ماہ بعد سے وقت موافق آرہا ہے ہر مراد پوری ہوگی، پہلے کوئی دوست ملے گا۔ یَاجَامِعُ (۱۱۴) یَاجَلِیْلُ (۷۳) یَاجَوَّادُ (۱۴) یَاجَبَّارُ (۲۰۶) ہر روز صبح وشام

پڑھا کر زمانہ موافق ہوگا، بہت سکھ ملے گا، عبادت وطہارت کو رفیق زندگی بنالے۔

(د) اے صاحب فال تجھے مال کی بہت ضرورت ہے، قرضہ مصارف زندگی اور ناگہانی خرچ سے پریشان ہے، فقراء مساکین کی خبر لے، مہمان ومسافر کی خدمت کر نفع ہوگا، ۴ ماہ یا چار ہفتہ انتظار کر فراخی ملے گی، ترقی پائے گا، مراد پوری ہوگی، یَادَیَّانُ یَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ ہر روز صبح وشام پڑھا کر کامیاب ہوگا، نااہل اور فاسق آدمیوں کی صحبت سے دامن بچا۔

(ہ) اے صاحب فال تیرا مرتبہ بلند ہے، حکومت، دولت، عزت چاہتا ہے، دشمنوں کا زور ہے، فکر نہ کر دو ہفتہ میں عروج کامل ہوگا، فقراء ومساکین محتاج ومسافر کی خدمت کیا کر مدد ملے گی، غیب سے سامان ہوں گے، یَاهَادِیُ ہر روز صبح وشام پڑھا کر پچھلی رات کو دعا کرتا رہ، باوضو رہا کر۔

(و) اے صاحب فال تجھے رزق وروزی مال ودولت کی شب وروز فکر کمزور کر رہی ہے، سخاوت کر، حق داروں کا حق پورا کر دیا کر، ۲۶ دن میں راحت نصیب ہوگی۔ یَاوَهَّابُ ہر روز صبح وشام پڑھا کر، سستی اور پرائے بھروسے کو ترک کردے۔

(ز) اے صاحب فال تجھے قرضہ اور روزی کی قلت سے عزت میں ترقی درکار ہے، یَاعَزِیْزُ یَامُعِزُّ ہر روز پڑھا کر، غصہ اور بخل کی عادت چھوڑ دے، رزق باعزت نصیب ہوگا، سات روز بعد سے عروج شروع ہوجائے گا۔

(ح) اے صاحب فال تیرے معاملات کمزور ہوگئے ہیں، معاش کی تنگی ہے، حاسدوں کا زور ہے، انشاء اللہ امیدیں پوری ہوں گی، ۲ ماہ کی دیر ہے، صبر وحلم اور محنت وتدبیر سے کام لے، قرضہ اور فضول خرچی سے احتیاط کر، کام درست ہوں گے۔ یَاحَیُّ یَاحَسِیْبُ یَاحَمِیْدُ ہر روز پڑھا کر، غفلت اور پرائی امید نہ کر، رزق وسیع ملے گا عزت نصیب ہوگی۔

(ط) اے صاحب فال تیری فکر بڑی ہے، محبت ومروّت کا مزاج ہے، تیرا رفیق اور محبوب تجھے یاد آتا ہے۔ ۹ ہفتہ صبر کر محبوب ملے گا اور مرض سے نجات ملے گی، روزگار درست ہوگا۔ یَاطَاهِرُ (۲۱۵) یَامُحِیْطُ (۶۷) ہر روز پڑھا کر، طہارت اور سچائی کو اختیار کر، صدقہ بھی دے۔

(ی) اے صاحب فال تیرا ارادہ منتشر ہے، پراگندہ نہ ہو بگڑا کام درست ہوگا، روزگار کی ترقی چاہتا ہے، سکھ درکار ہے، یَامُحْیِی (۵۸) صبح وشام پڑھا کر زیادہ سونا، بولنا، گھومنا ترک کردے برکت ہوگی، سربلندی واستقلال نصیب ہوگا، مظلوم کی حمایت کرتا رہ، دس ہفتے کچھ سختی ہے صبر سے گزار دے۔

(ک) اے صاحب فال تیرا مال ضائع ہوگیا ہے، دوستوں میں عزت چاہتا ہے، مشکلات سے نجات درکار ہے۔ یَاکَافِیُ (۱۱۱) یَاکَفِیْلُ (۱۱۴) یَاوَکِیْلُ (۶۶) ہر روز صبح وشام پڑھا کر رنج وغم سے نجات ملے گی، مرض اور افلاس دور ہوگا، دشمن پامال ہوں گے۔

(ل) اے صاحب فال تیری گردش ختم ہوئی، خدا تیرا ساتھی ہے، خفیہ خیرات کیا کر، ایک ماہ کی سختی اور باقی ہے۔ یَالَطِیْفُ (۱۲۹) ہر روز صبح وشام پڑھا کر مشکل آسان ہوگی، تمام بگڑے کام درست ہوں گے، سختی، انتقام، صدمہ کی عادت چھوڑ دے۔

(م) اے صاحب فال تجھے ملکیت، زمین وحکومت اور زور مال درکار ہے، اللہ سے امید رکھ دیر نہیں ہے، چالیس دن انتظار کر، منزل آسان ہوگی۔ یَامَالِکُ (۹۱) یَامَجِیْدُ (۵۷) یَامَتِیْنُ (۵۰۰) یَامُبِیْنُ (۱۰۲) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، سخاوت اور معافی کی صفت خود پیدا کر مرتبہ ہوگا، دوستوں عزیزوں میں سربلند ہوگا۔

(ن) اے صاحب فال تو خوش نصیب، مگر چند روز سے معاملات میں انقباض پیدا ہے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو رہی ہے، پچاس دن کی دیر ہے، یَانُوْرُ (۲۵۶) ہر روز پڑھا کر، تیرا مرادی جہاز بھنور سے عنقریب نکلنے والا ہے۔

(س) اے صاحب فال تیرا خیال نئے کام اور معاملہ میں لگا ہوا ہے، ابھی تاخیر کر، دو ماہ کی دیر ہے، مدعا پورا ہوگا، سختی کی پرواہ نہ کر ہمت سے کام لے کوئی غیبی اسباب نمودار ہوں گے یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَاب (۲۰۱) یَاسَتَّارُ (۶۶۱) ہر روز صبح وشام پڑھا کر تمنا پوری ہوگی، فقراء ومساکین کو پیٹ بھر کے کھلا دیا کر نفع ملے گا اور پردہ پوشی اپنا شیوہ اختیار کر کسی کے عیب ظاہر نہ کیا کر۔

(ع) اے صاحب فال تجھے مرتبہ عالی درکار ہے، دوسروں کی عزت کیا کر بخشش، معافی، خدمت خلق سے علم واہل علم طلباء کی مدد کرنا اپنا شیوہ بنا، جلد ہی مرتبہ بلند نفع زر، برکت ومقبولیت نصیب ہوگی، ۷۰ دن کی دیر ہے۔ یَاعَلِیْمُ (۱۵۰) یَاعَلِیُّ (۱۱۰) ہر روز پڑھا کر، سربلندی اور عظمت نصیب ہوگی، تمام ترقیات کے راستے علم ونظر میں خود بخود ظاہر ہونے لگیں گے۔

(ف) اے صاحب فال تیرا گزشتہ زمانہ تجھے یاد آتا ہے، اسباب

...زور ہیں کوشش مفید نہیں، آٹھ ہفتے کی دیر ہے۔ یَافَاطِرُ (۲۹۰) یَافَتَّاحُ (۴۸...) ہر روز پڑھا کر، تیرا زمانہ تیری امید سے زیادہ بہتر ہوگا، کوئی بزرگ ...ر ملے گا۔

(ص) اے صاحب فال اپنے نقصان کا رنج وملال دل سے دور ...ے جو چیز تلف ہوچکی اس کی فکر نہ کر، تیرا نصیب اچھا ہے، مقدر پر صبر ... یَاصَبَّارُ (۲۹۳) یَاصَبُوْرُ (۲۹۸) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، بہتر نعم...ل ہوگا، مراد دل پوری ہوگی، ۹۰ دن کی دیر ہے، کسی کے طعنہ اور حسد کی ...نہ کر تو ہی آرام پائے گا، غیبت اور بدگوئی کی عادت ترک کردے۔

(ق) اے صاحب فال تیرا اقبال یاور ہے، حاسدوں اور دشمنوں ...خوف نہ کھا، دلیری قائم رکھ، دوسرے کی مدد کا انتظار نہ کر، اپنا کام اپنے ...میں رکھ ۱۰۰ دن کی محنت اور باقی ہے۔ یَاقَادِرُ یَاقَوِیُّ یَاقَیُّوْمُ کا ہر روز ...شام ذکر اختیار کرے، پہاڑ سے اونچا تیرا مرتبہ بلند ہوگا، کسی کام میں ...سان نہ ہوگا، مسجدوں کی صفائی مرمت اور ادب سے غافل نہ رہ۔

(ر) اے صاحب فال تو مظلوم ہے، جائز حقوق سے محروم ہوچکا ...، رقیبوں کا دباؤ زیادہ ہے، صبر کر، نیت صاف ہمت مضبوط اور دل قوی ...۲۰ ہفتے انتظار کر۔ یَارَقِیْبُ (۳۱۲) یَارَشِیْدُ (۵۱۴) یَارَؤُفُ (۲۸۶) یَارَحِیْمُ (۲۵۸) یَارَحْمٰنُ (۲۹۹) ہر روز صبح وشام ذکر اختیار کر، ...ت انگیز ارجمند اور فتح نصیب ہوگی، دشمن پامال اور دوست خوش حال ...ے زر ومال سے تمام خوش حال نظر آئیں گے، کسی سے بدلہ نہ لے، رنج ...دمہ، گلہ شکوہ اور حجت کو اپنی عادت سے دور کردے، صدقہ، خیرات میں ...ر لے۔ بزرگوں کی دعا لیتا رہ، بزرگوں کا ادب کر۔

(ش) اے صاحب فال تیری نعمتوں میں کمی ہوچکی ہے، حقوق اللہ ...قوق العباد میں حصہ لینا اختیار کرلے، یَاشَکُوْرُ (۵۲۶) یَاشَاکِرُ (۵...) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، گناہوں سے توبہ کر، غیر چلن کو خود سے جدا ...ے تاکہ ۳۰ دن کے بعد تیرا مقصود تجھ سے قریب ہوسکے۔

(ت) اے صاحب فال تیرا کاروباری معاملہ اصلاح طلب ہے ...ام کرتا ہے ناتمام حالت میں دوسرے خیال سے بدلتا رہتا ہے، استقلال ...اولوالعزمی اختیار کر، ایک ہی کام اور خیال مضبوط پکڑ لے، ۴ ہفتے تاخیر ...ے تیرا کام درست وسزاوار ہوگا، مراد دلی انجام بخیر ہوگی، یَاتَوَّابُ (۴۰...) یَامَتِیْنُ (۵۰۰) ہر روز صبح وشام ذکر اختیار کر، غلط گوئی وعدہ خلافی ...م استقلال اپنی عادت سے نکال دے، گزشتہ ایام سے بہتر مفید زمانہ ...ب ہوگا۔

(ث) اے صاحب فال تیرا ملک ومال تیرے قبضہ سے باہر ہوچکا ہے، حرص وآرام طلبی خود سے جدا کر محنت وصداقت، صلۂ رحمی بذل وکرم اختیار کرلے، عنقریب پانچ ہفتے بعد سے تیرا کوکب اقبال طلوع ہونے والا ہے۔ یَاوَارِثُ (۷۰۷) یَابَاعِثُ (۵۷۳) یَامُغِیْثُ (۱۵۵۰) یَاغَیَاثُ (۱۵۱۱) صبح وشام ورد کیا کر۔

(خ) اے صاحب فال تیرا گوہر مقصود گم ہے، تیرا عزیز مال تیرے قبضے سے نکل گیا ہے، مایوس نہ ہو جلد ملے گا۔ ۶۰ دن انتظار کر مرادیں پوری ہوں گی۔ یَاخَبِیْرُ (۸۱۲) یَاخَیْرُ النَّاصِرِیْن (۱۳۴۲) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، کوئی بزرگ خواب میں تجھے خبر دے گا، اس پر توجہ کرنا، اپنی حاجت کسی پر ظاہر نہ کر، خدا ہی مدد کرے گا۔

(ذ) اے صاحب فال تیری عزت کو صدمہ پہنچا ہے، مال تلف ہوگیا ہے لیکن ناامید نہ ہو، غفلت وناتجربہ کاری کا بدل پیدا کر، ۷ ہفتے محنت کرلے۔ یَامُذِلُّ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (۱۱۰۰) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، تیرے دشمن خود بخود قدم بوس ہوں گے، مال وزر کی انتہا نہ ہوگی، عزت اس قدر بلند ہوگی کہ خاندان کا چشم وچراغ تو ہی رہے گا

(ض) اے صاحب فال تیرا کوئی عزیز دوست اور کچھ مال بھی گم ہوگیا ہے، فکر نہ کر جلدی ملے گا، حفاظت ومحبت احتیاط خود میں پیدا کر کہ کمی ہے۔ یَاضَآرُّ (۱۰۰۱) یَاقَابِضُ (۹۰۳) اسم خدا کو ہر روز صبح وشام پڑھ لیا کر، مدعا حل ہوگا، آبادی گھر میں بڑھ جائے گی اور رونق روز بروز ترقی پر دیکھے گا۔

(ظ) اے صاحب فال تو کسی ایجاد کی تلاش میں ہے، یہ خیال مبارک ہے، ۹ روز انتظار کر، تیرا مقصود جلد حاصل ہوگا، یَاظَاهِرُ (۱۱۰۶) یَامَظْهَرُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ (۲۱۰۴) ہر روز صبح وشام پڑھ لیا کر، خواب میں بشارت ہوگی، پردہ رکھ۔

(غ) اے صاحب فال تیرا توکل خدا سے بڑھا ہوا ہے، افلاس میں گھر چکا ہے، بذل وکرم، صلہ ورحم اپنا شیوہ اختیار کر، سونا چاندی بنانا، تلاش کرنا بغیر وسیلہ کے ملنا دشوار ہے، اللہ سے مدد مانگ، وسیلہ پیدا کر اور اسم یَاغَنِیُّ (۱۰۶۰) یَامُغْنِیُ (۱۱۰۰) پڑھنا شروع کردے، دس دن نہ گزریں گے کہ مالا مال ہوگا اور خوش حال ہوجائے گا لیکن بھید کسی پر ظاہر نہ کر، خواب میں خبر دی جائے گی، خیرات اتنی کر کہ صبح کو ہر روز ہاتھ میں نیا رزق آسکے۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

❁❁❁❁❁❁❁❁

انوکھا فالنامہ

اب سے تقریباً ۳۰ سال پہلے کی بات ہے کہ شفق صاحب طبیب روحانی رسالہ ایڈٹ کرتے تھے اس میں ایک فالنامہ درج ہوا تھا جس کو بہت صحیح مانا گیا تھا۔ اتفاق سے چند پارینہ اوراق میرے سامنے ہیں۔ وہ فالنامہ درج کرتا ہوں۔

۳۷۹	۳۳۲	۱۷۲	۱۱۳
۳۲۱	۳۲۴	۲۱۵	۱۵۱
۱۰۸	۲۱۵	۳۱۸	۲۴۱
۲۲۴	۳۴۲	۱۷۳	۴۵۹
۴۷۱	۲۱۲	۴۵۲	۳۸۱
۵۷	۲۱۴	۳۳۳	۲۱۹
۱۱۷	۳۷۶	۲۵۲	۳۷۵
۳۲۵	۹۹	۱۷۴	۱۶۶
۲۱۳	۴۱۵	۱۷۸	۲۰۲

باوضو اپنی آنکھیں بند کر کے اس نقش پر انگلی رکھو۔ جس عدد پر انگلی پڑے وہ علیحدہ کاغذ پر لکھ دو اب اپنے نام کے عدد اس میں شامل کرو۔ اگر صبح سے ۱۲ بجے دن تک کا وقت ہے تو ۲۷۔ اگر ۱۲ بجے سے شام تک کا وقت ہے تو ۲۳۔ اگر شام سے صبح تک کا وقت ہے تو ۱۱۰ عدد کا اضافہ کر کے اسے ۹ پر تقسیم کر دو۔

بقایا کا جواب یہ ہے کہ اگر تقسیم سے کچھ نہ بچے تو تبدیلی ہوگی خانگی جھگڑے ابھی یونہی رہیں گے۔ عورت سے کوئی نفع پہنچے۔ یہ مہینہ اچھا گزرے گا۔

اگر ۸ باقی رہے اب اچھا وقت قریب ہے۔ سب کام درست ہو جائیں گے۔ ایک دوست سے مدد ملے گی۔

اگر سات باقی رہیں تو سفر سے فائدہ کم ہوگا تاہم سفر کرنا اچھا ہے۔ کسی دوست نے نقصان پہنچایا ہے۔ بیماری میں پرہیز کرو۔

اگر ۶ باقی رہے تو تم نے دوسروں کے کہنے سے نقصان پایا۔ ورنہ اب تک کامیاب ہو جاتے۔ تاہم اب وقت اچھا آ رہا ہے۔

اگر ۵ باقی رہیں تو احتیاط کی ضرورت ہے۔ کسی پر اعتبار نہ کرو۔ یہ دوست نما دشمن ہیں۔

اگر ۴ باقی رہے تو بیماری سخت ہے مگر خاص خطرہ نہیں ہے دیر میں آرام ہوگا۔ علاج اور پرہیز کرو۔

اگر تین باقی رہے تو اس خیال کو ترک کر دو اس میں نقصان ہے اور ذلت کا خطرہ ہے۔

اگر ۲ باقی رہے تو کامیابی ہوگی۔ مگر تمہاری منشاء سے کم، تمہارا ایک مخالف ہے اس کی مخالفت کا اثر پڑ رہا ہے، اپنے راز پوشیدہ رکھو اور تدبیر سے کام لو۔

اگر ایک باقی رہے تو کامیابی میں دیر نہیں ہے دوسرا خود تمہارا مشتاق ہے، اچھا وقت قریب آ گیا ہے۔

عورت کے باہر نکلنے کا ضابطہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"عورتوں کے لئے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں مگر بحالت مجبوری و اضطراری (اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ) عورتوں کے لئے راستوں میں (چلنے کا) کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے یعنی بحالت مجبوری بھی نکلیں تو راستہ کے بیچ میں نہ چلیں تاکہ مردوں سے اختلاط نہ ہو" (طبرانی)

فالنامہ علم الاعداد

ذیل کے نقشے پر صدق دل سے اپنے مطلب کو ذہن میں رکھتے ہوئے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی رکھیں۔ جس خانے پر انگلی رکھی جائے۔ اس میں جو اعداد درج ہوں ان اعداد میں اپنے نام کے اعداد جمع کر دیں۔

اگر فال کھولنے کا وقت۔ صبح ۶ بجے سے ۱۲ تک کا ہے تو اس میں ۲۷ کا اضافہ کر دیں۔ اگر ۱۲ بجے سے شام ۶ بجے تک کا وقت ہے تو ۲۳ کا اضافہ کریں اور اگر غروب سے صبح ۶ بجے تک کا وقت ہے تو ۱۱۰ کا اضافہ کر کے کل مجموعے کو نو سے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد جو عدد باقی رہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل نقشے میں ملاحظہ کریں۔

جس نقشے میں انگلی رکھنی ہے وہ یہ ہے۔

۱۰۸	۱۵۱	۲۱۵	۳۲۴	۳۲۱	۱۱۳	۱۷۲	۳۳۲	۳۷۹
۲۱۲	۴۷۱	۴۵۹	۱۷۳	۳۴۲	۲۲۴	۲۴۱	۳۱۸	۲۱۵
۲۵۲	۳۷۶	۱۱۷	۲۱۹	۳۳۳	۲۱۲	۵۷	۳۸۸	۲۵۲
۲۰۲	۱۷۸	۴۱۵	۲۱۳	۱۶۶	۱۷۴	۹۹	۳۲۵	۳۷۵

فالنامہ علم الاعداد کا نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

فالنامہ علم الاعداد کی تفصیلات کا نقشہ

نمبر	تفصیل
۱	اگر ایک بجے تو آپ کا کام بہت جلد ہونے والا ہے۔ مگر فی الحال وقت اچھا نہیں ہے اور موجودہ پریشانی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ فی الحال صبر کرو۔
۲	اگر ۲ بجیں تو آپ کا کام ہو تو ہو جائے گا۔ لیکن آپ کی منشاء کے مطابق نہیں ہوگا۔ ایک شخص برابر آپ کے کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ اس کی رکاوٹ کا کچھ اثر پڑے گا۔ اپنے راز کو لوگوں سے چھپائے رکھیں اور مخصوص معاملات میں کسی پر بھروسہ نہ کریں۔
۳	اگر ۳ بجیں تو آپ کو مقصد میں کامیابی نہیں ملے گی۔ اس خیال کو ترک کر دو۔ اگر اس خیال کو دل سے نہیں نکالو گے تو رسوائی کا اندیشہ ہے۔
۴	اگر ۴ بجیں تو مرض بہت سخت ہے مگر زندگی بچ جائے گی۔ ابھی مشکلات کا دور چلے گا۔ صبر و ضبط کی ضرورت ہے۔
۵	اگر ۵ بجیں تو ہوشیاری سے کام لیں اور ہر کس و ناکس پر بھروسہ نہ کریں۔ ایک شخص جس پر آپ بھروسہ کرتے ہیں خاص طور سے آستین کا سانپ ثابت ہوگا۔ کسی سفارش سے آپ کو کامیابی ملے گی۔
۶	اگر ۶ بجیں تو آپ نے دوسروں کی خاطر دکھ اٹھایا ہے۔ اگر آپ اپنی عقل سے چلتے تو یہ حالات نہ ہوتے۔ انشاء اللہ عنقریب اچھا وقت آنے والا ہے۔
۷	اگر ۷ بجیں تو سفر میں کم فائدہ ہوگا۔ لیکن سفر نہ کرنا اچھا نہیں ہے۔ آپ کے دوست آپ کو دشمنوں سے زیادہ نقصان پہنچائینگے، بیماری میں پرہیز کرو۔ بہت جلد اچھا وقت آنے والا ہے۔
۸	اگر ۸ بجیں تو وقت اچھا آ گیا ہے۔ آپ کے دلی مقاصد پورے ہو جائیں گے۔ خوشیاں ملیں گی۔ تعلقات بحال ہوں گے ایک دوست سے آپ کو مدد ملے گی۔
۹	اگر صفر بجے تو آپ کی تبدیلی ہوگی۔ خانگی جھگڑے بدستور باقی رہیں گے۔ افسران سے فائدہ ہوگا۔ آنے والا وقت اچھا ہے۔ اپنوں کی سازشوں پر نگاہ رکھیں۔

فال نامہ رمل

مندرجہ ذیل فال نامہ رمل علم سے متعلق ہے جو اکثر بزرگان دین کے عمل میں رہا ہے اور اس کے لئے اکثر عاملین نے اپنی بیاضوں میں اس کے صحیح ہونے کی نہایت معتبر الفاظ میں تصدیق کی ہے۔

طریقہ: صبح کے وقت باطہارت باعتقادِ کامل تین تین مرتبہ سورۂ الحمد شریف پڑھ اور قل ہو اللہ شریف اور الم نشرح شریف پڑھ کر اپنے مقصد کو دل میں لے کر آنکھیں بند کر کے انگشت شہادت نقشہ ذیل پر رکھیں جس خانے پر انگشت ہو اس کی عبارت فال کا جواب ہوگی۔

اگر انگشت شہادت کسی گوشے پر آئے اور شبہ ہو کہ کس خانے میں اس کا جواب حاصل کیا جائے تو ایسی حالت میں دوسری مرتبہ پھر عمل کیا جائے تاکہ شبہ نہ رہے جب انگشت واضح طور پر کسی خانہ پر آ جائے تب اسی علامت کو تلاش کر کے جواب حاصل کیا جائے۔

نقش معظم یہ ہے۔

۱	۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

خانہ اول لیمان

اے صاحب فال یہ فال تیری نہایت مبارک ہے۔ سفر کرنے سے دولت مرتبہ و عزت پائے اور جو تیری مراد ہے سو اللہ تعالیٰ جلد برلائے گا۔ فرزند یا شخص غائب سے ملاقات ہو۔ سردار یا رئیس جو پورب کیجانب رہتے ہیں ان سے مفاد ہو تجھے چاہئے کہ اسم مبارک یااللہ بعد نماز عشاء چالیس روز تک بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر اس نقش کو لکھ کر چالیس مرتبہ ہر روز آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں بہا دے۔ نقش ہر روز نہ ڈال سکے تو ایک ہفتے کے جمع کر کے ڈالتا رہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس مدت میں کوئی مشکل باقی نہ رہے گی۔ خدائے تعالیٰ اپنا کرم فرمائے گا۔ نقش مکرم و معظم حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶

شکل دوم قبض الداخل

اے صاحب فال جو تدبیر کرتا ہے نہایت مبارک ہے کام تیرا بخوبی سرانجام پائے گا۔ سفر تیرے لئے یورپ کی طرف اچھا ہوگا اور حیوانات کی تجارت سے فائدہ ہوگا۔ ڈیڑھ ماہ میں تجارت کامیاب ہوگی۔ مگر تجھ کو چاہئے کہ اسم اعظم یَاعَزِیْزُ کی دعوت دے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک ...... اسم پاک یَاعَزِیْزُ کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ روزانہ اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور یہ نقش پچاس مرتبہ روزانہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال۔ وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱ ۲۱۲	۱۴ ۲۱۲	۱۲ ۲۱۲	۸ ۲۱۲
۱۲ ۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲
۶ ۲۱۲	۹ ۲۱۲	۲۱۲	۳ ۲۱۲
۱۵ ۲۱۲	۱۴ ۲۱۲	۵ ۲۱۲	۱۰ ۲۱۲

بحق یا عزیز

خانہ سوم قبض الخارج

اے صاحب فال یہ فال نہایت نحس ہے جو ارادہ رکھتا ہے اچھا نہیں ہے آج کل دشمنوں سے بچنا چاہئے۔ سفر بھی اچھا ثابت نہ ہوگا۔ کسی مصیبت میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہے۔ اگر ہو سکے تو منگل کو کچھ خیرات کیا کر اور درود شریف کثرت سے پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اللہ نحوست کو دو کرے۔

چہارم خانہ جماعت

اے صاحب فال یہ اوسط درجہ کی ہے بعض کاموں میں اچھی اور بعض میں بری ہے۔ اس لئے ہر کام ہوشیاری سے کر۔ جو کام قبضہ سے نکل گیا ہے۔ اس کی کوشش فضول ہے۔ البتہ بیمار کو جان کا خوف ہے۔ اگر سفر کرے تو اچھا نہ ہوگا۔ قیدی عرصۂ دراز تک مقید رہے گا۔ ایک ماہ کا عرصہ سخت ہے۔ تجھ کو چاہئے کہ اس مدت میں اسم یَاحَنَّانُ روزانہ ایک سو پچیس مرتبہ پڑھا کر اور اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ بھی پڑھ اور اس نقش کو روزانہ لکھ کر آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۸۹	۱
۸۸	۲	۷	۱۲
۳	۹۱	۹	۶
۱۰	۵	۴	۹۰

بِحَقِّ یَا حَنَّانُ

خانہ پنجم

اے صاحب فال یہ مبارک فال ہے جو تیری مراد ہے وہ حاصل ہوگی اور بہت اچھی خبر سنے گا، مکان یا عمدہ چیز ملے گی۔ معشوق اور فرزند سے ملاقات ہوگی۔ اسم یَا وَدُوْدُ ہر روز تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ پڑھا کر اور یہ مندرجہ ذیل نقش بہ تعویذ (۲۰) ہر روز لکھ کر اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال۔ بعد چالیس یوم کے غیب سے مدد ہوگی۔

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

بِحَقِّ یَا وَدُوْدُ

خانہ ششم عقد

اے صاحب فال یہ فال اچھی نہیں غالباً تیری بیماری کا خطرہ ہے صدقہ دینا بہتر ہے۔ تیرا چور بھاگا یا چوری گیا ہو تو حاضر ہو۔ سفر سے مسافر دیر سے آئے۔ مگر بہ سلامتی آئے اور ڈھائی ماہ کے عرصہ میں تیری مراد حاصل ہوگی چاہئے کہ بوقت شب پانی یا چاہ کے کنارے غسل کرے۔ اچھے کپڑے پہنے، عطر لگائے اور اسم شریف یَا وَھَابُ ہزار مرتبہ معہ درود شریف سو سو مرتبہ اول و آخر پڑھ کر یا صبح کو بعد نماز فجر چوراسی مرتبہ اس نقش کو زعفران اور چوب انار کے قلم سے لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال۔ بعد چالیس دن کے دیکھ اللہ پاک اپنی قدرت سے کیا دکھاتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۷
۶	۵	۳
۲	۸	۴

بِحَقِّ یَا وَھَابُ

خانہ ہفتم انکیر

اے صاحب فال اگر تیری نیت بیمار کے اچھا ہونے کی ہے تو اچھا مشکل سے ہوگا اور قیدی عرصۂ دراز تک گرفتار رہے گا۔ البتہ نکاح کرنا اچھا ہے۔ گم شدہ چیز دستیاب ہوگی، راتوں کو بازار یا کوچے میں تنہا نہ پھرنا چاہئے۔ نقصان کا خوف ہے۔ خصوصاً سہ شنبہ و چہار شنبہ کو احتیاط ضروری ہے۔ غائب شدہ ہے تو زندہ مگر سخت پریشان ہے۔ تجھ کو چاہئے کہ اسم یَا عَزِیْزُ ۳۱۲۵ مرتبہ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ چالیس روز برابر پڑھ اور اس نقش کو سترہ بار روزانہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال سب کام انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہو جائیں گے۔ نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰	۳۵	۴۲
۴۱	۳۹	۳۷
۳۶	۴۳	۳۸

بِحَقِّ یَا عَزِیْزُ

خانہ ہشتم حمرہ

اے صاحب فال یہ فال بہت نحس ہے۔ دشمن سے جھگڑے کا خوف ہے ان دنوں احتیاط لازم ہے۔ غائب شخص سلامتی سے ملے کچھ مال کا نقصان ہوگا۔ پندرہ دن سخت ہیں۔

اگر اسم شریف یَاحَیُّ ۳۱۲۵ مرتبہ مع درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ روزانہ دریا میں کھڑے ہو کر پڑھے تو خوب ہے۔ اگر دریا فاصلے سے ہو تو چاہئے کہ تنہا جگہ بیٹھ کر کسی چیز میں پانی رکھ کر اس پانی کو دریا تصور کر کے یہ اسم شریف تلاوت کرے اور ہر ہزار کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اس پانی میں ڈبو کر منہ پر مل لیا کرے۔ یہ نقش اٹھارہ مرتبہ روزانہ لکھ کر دریا میں ڈال دیا کرے۔

۷۸۶

۷	۲	۹
۸	۶	۴
۳	۱۰	۵

بِحَقِّ یَا حَیُّ

خانہ نہم بیاض

اے صاحب فال یہ فال نیک ہے جس مقام سے تجھے امید ہے کامیاب ہو۔ ہر ایک مشکل آسان ہو۔ شخص غائب جلد ہی واپس آئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دس دن میں مراد پوری ہوگی۔ البتہ کسی شئے کی خرید و فروخت نقصان دہ ہے۔ تیرے لئے اچھا ہو کہ اسم یَا قَیُّوْمُ ہر روز ۳۱۲۵ مرتبہ تلاوت کر۔ اس طرح کہ مکان تنہا یا مسجد میں بیٹھ کر اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ اور یہ نقش لکھ کر آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دیا کر۔ بہت ہی نفع ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳	۴۸	۵۵
۵۴	۵۲	۵۰
۴۹	۵۶	۵۱

بِحَقِّ یَا قَیُّوْمُ

خانہ دہم نعرۃ الخارج

اے صاحب فال یہ فال نہایت مبارک ہے۔ کوئی بزرگ ملے گا۔ نکاح کرنا خوب ہے، اگر نیت نسبت حاملہ کے ہے تو اس کے فرزند نرینہ پیدا ہو۔ بیمار کو صحت ہو، مسافر سلامتی سے آئے تمام مقصد حاصل ہوں، حاکموں سے فائدہ ہو، شرکت تجارت ہو تو منفعت ہو، اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو اسم یَاسُلْطَانُ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے اور یہ نقش ایک سو پچیس بار لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵	۵۰	۵۷
۵۶	۵۴	۵۲
۵۱	۵۸	۵۳

بِحَقِّ یَا سُلْطَانُ

خانہ یازدہم نصرۃ الاخل

ایک صاحب فال یہ فال بہت مبارک ہے خرید و فروخت اور سفر نیک ہو۔ کل مقصد تیرے پورے ہوں گے۔ دوستوں کے پاس سے خوشی کی خبر آئے اور کسی قدیم دوست سے ملاقات ہو۔ تمام مشکلیں آسان ہوں۔ اگر کوئی ضرورت درپیش ہو تو اسم شریف یَامَنَّانُ ۳۱۲۵ مرتبہ مع درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ بار پڑھا کرے اور یہ نقش ایک سو اکتالیس مرتبہ لکھ کر دریا میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۲۱	۱
۱۲۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۲۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۲۲

خانہ دوازدہم علیۃ الخارج :

اے صاحب فال یہ فال نحس ہے مگر بعض امور میں سعد ہے مثلاً فروخت کرنا چار پائے کا اور دفع کرنا دشمن کا۔ اگر واسطے قیدی کے نیت ہے تو اس کی رہائی بدشواری ہوگی۔ دشمنوں سے خوف وخطر ہے۔

واسطے حل مشکل و رہائی قیدی کے اسم شریف یَا فَتَّاحُ ۳۱۲۵ مرتبہ بار بوقت صبح صادق کے یا نماز تہجد کے بعد مکان یا مسجد میں پڑھے درود شریف اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ ضرور پڑھے۔ چالیس دن میں یہ نقش چار سو نواسی بار لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۵۹	۱۶۶
۱۶۵	۱۶۳	۱۶۱
۱۶۰	۱۶۷	۱۶۲

بحق یَا فَتَّاحُ

خانہ سیزدہم نقی :

اے صاحب فال یہ فال بعض کام کے لئے اچھی ہے بعض کے لئے یہ دن نحس ہے۔ بیمار وقیدی نجات پائے۔ صحت یاب ہو اور مسافر سفر میں تکلیف پائے مگر بہ سلامتی واپس ہو۔ مقدمہ میں کامیابی ہو برائے حل مشکلات اسم شریف یَا سَلَامُ بارہ ہزار بار مع درود شریف گیارہ گیارہ بار اول وآخر تا حصول مراد پڑھتا رہے اس نقش کو ۱۲۱ مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۱۱	۱
۱۱۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۱۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۱۲

بحق یَا سَلَامُ

خانہ چہاردہم علیۃ الداخل :

اے صاحب فال یہ نہایت مبارک فال ہے۔ حصول مال وجاہ واقبال کے اور رنج وغم سے نجات پائے۔ نکاح کرنا مبارک ہے۔ شخص غائب سے خوشی کی خبر سے اور جس کام کا اندیشہ ہے وہ بہ آسانی حاصل ہو۔ حاملہ کو کچھ تکلیف ہو۔ مگر انجام بخیر ہو۔

حصول مراد کے لئے یہ اسم یَا نَاصِرُ ۳۴۱۰ بار پڑھے اور تین روز میں ۳۴۱ نقش لکھ کر دریا میں ڈالے انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد مراد حاصل ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۳۲۱	۱
۳۲۰	۲	۷	۱۲
۳	۳۲۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۳۲۲

خانہ پانزدہم اجماع :

اے صاحب فال بعض امور کو نیک اور بعض کو نحس ہے انجام و حصول مراد کو توقف ہو۔ خرید وفروخت وکاروبار میں نفع ہو، نکاح کرنا بھی خوب ہے۔ مسافر خوب آئے۔ مریض کو دیر سے صحت ہو، حاکم کی طرف سے امید حصول مال کی ہے بعد عرصہ ایک ماہ مراد حاصل ہے اور واسطے حل مشکلات وحصول مراد کے لئے اسم مبارک یَا دَیَّانُ ۳۱۲۵ بار مع درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور یہ نقش پچیس لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا کرے اعتقاد کامل رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک مراد پوری ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۵	۱
۴۴	۲	۷	۱۲
۳	۴۷	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۶

بحق یَا دَیَّانُ

خانہ شانزدہم :

اے صاحب فال یہ نہایت مبارک فال ہے۔ کام کے واسطے خصوصاً دولت حاصل ہو۔ انجام کام کا نیک ہو واسطے حصول وحل مشکل

کے لئے اسم شریف یَا رَحْمٰنُ ۳۱۲۵ مرتبہ مع درود شریف سو سو مرتبہ ایک چلہ تک پڑھیں مراد حاصل ہو اور دو سو اٹھانوے ۲۹۸ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۲۷۸	۱
۲۷۷	۲	۷	۱۲
۳	۲۸۰	۹	۶
۱۰	۵	۴	۲۷۹

بحق یَا رَحْمٰنُ

ہر مشکل کے لئے

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کی مشکل آسان ہو جائے تو وہ نماز فجر کے بعد چھ بار سورۂ کوثر پڑھے۔ نماز ظہر کے بعد سات بار، نماز عصر کے بعد آٹھ بار، نماز مغرب کے بعد نو بار اور نماز عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مشکل سہل ہو جائے گی۔ اگر کوئی اس طرح سورۂ کوثر پڑھنے کا معمول بنالے تو بفضل باری تعالیٰ اس کی راہ میں کوئی بھی مشکل حائل نہ ہوگی۔

●●●●●

اچھے سلوک کے لئے

جو کوئی ایسی جگہ یا ایسے شہر میں کسی کام کی غرض سے گیا ہو جہاں پر اس کی کوئی واقفیت نہ ہو، وہاں پر انجان لوگوں سے اس کا واسطہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نماز ظہر کے بعد اکسٹھ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی اس سے ملے گا اچھا سلوک کرے گا اور عزت واحترام سے پیش آئے گا۔

الہامی فالنامہ

یہ ایک الہامی فالنامہ ہے جس کا جواب بمنزلہ وحی ہوتا ہے۔ صرف اعتقاد صحیح شرط ہے۔ باوضو اور پاک وصاف ہوکر پختہ اعتقاد کے ساتھ آنکھیں بند کرکے اس جدول پر انگلی رکھو۔ جس حرف پر انگلی پڑے اس کو چھوڑ کر پھر چار حروف چھوڑتے جائیں پانچواں حرف لکھتے جاؤ، جب جدول ختم ہوجائے اور جو دو تین حروف باقی رہ جائیں ان کو جدول کے اول حروف میں ملا کر اسی طرح پانچواں حرف لکھتے جاؤ۔ یہاں تک کہ اس حرف پر آجاؤ جس پر انگلی رکھی تھی مگر یہ واضح رہے کہ ان حروف کو پہلے حروف پر مقدم رکھو۔ اب ان تمام حروف کو غور سے ترتیب دو تو ایک عبارت بنے گی۔ جس سے صاف تمہارے سوال کا جواب گویا ہوگا جو نہایت صحیح ہوگا، آزمائش شرط ہے۔

س	ی	ا	ا	ی	ن	ھ	پ	ک	ھ
ھ	س	ا	س	س	ا	ا	س	ا	ا
و	ل	س	ل	ل	ن	م	ا	م	ا
ی	پ	ل	پ	چ	س	ک	م	ک	ھ
س	ے	ی	ی	ا	و	و	ن	ح	ھ
ا	ا	ن	ا	ی	ک	س	ف	ل	ا
ت	ط	ع	ت	م	ا	ے	ح	م	ے
ل	ک	ا	ع	د	ی	چ	ص	م	پ
س	ھ	ل	د	و	ا	ز	ک	ل	ر
چ	ی	ر	ی	ی	ھ	ا	ی	ھ	ھ
ی	د	ن	ے	و	ص	ھ	گ	خ	ک
و	م	ے	ا	ا	ر	ف	س	ص	م
ت	ی	ف	ت	د	ب	ھ	ر	ر	ر
س	ن	م	ق	س	ز	ھ	ف	ی	ے
ھ	ی	ی	ن	ھ	د	ن	ھ	ھ	و
گ	ھ	ھ	ی	گ	ا	ے	ے	ن	ا

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

۲؍دسمبر ۲۰۰۵ء کے روزنامہ راشٹریہ سہارا میں ایک مراسلہ شائع ہوا جو لکھا ہے ملک زادہ جاوید نے جو رہتے ہیں نیل گری نوئیڈا میں۔ خدا ہی جانے ملک زادہ دیکھنے میں اور محسوس کرنے میں کیسے ہیں لیکن ایمانداری کی بات یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ دوراندیش نہیں لگتے۔ اگر وہ دوراندیش ہوتے اور حکمت عملی اور سیاست لیڈران سے ان کا دور پرے کا بھی اگر واسطہ ہوتا تو وہ ایک شاعر کا مقصد بیان اور مقصد حیات سمجھنے میں دیر نہ کرتے اور انہیں تنقید کا نشانہ نہ بناتے۔ بشیر بدر جیسے کیسے ہی اپنا ایک حلقہ رکھتے ہیں۔ جس طرح اس دور کے سب سے زیادہ عقل زدہ انسان مسز تو گڑیا کا ایک حلقہ ہے اور جس طرح وہ مودودوی جنہیں دنیا بھر کے شریف لوگ صبح شام کوستے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں ان کا بھی ایک حلقہ ہے اسی طرح ہمارے بشیر بدر صاحب جو زندگی میں اگرچہ بڑے شاعر نہ بن سکے ان کا بھی ایک حلقہ ہے اور ان کی بھی تعریف روزانہ چبوتروں اور کھجوروں کے نیچے نہایت پابندی کے ساتھ ہوتی ہے اور ان کی بے تکی شاعری کو پسند کرنے والے ان کی تعریف خواہ مخواہ کا بُری طرح شکار نظر آتے ہیں اور ہمیں تہس نہس کیا۔ اس دنیا میں ہزاروں انسان ایسے ہیں جو قاتلوں کو پسند کرتے ہیں، ہزاروں ایسے ہیں جو لٹیروں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں ہزاروں ایسے ہیں جو بدکرداروں کی تعریف وثنا میں رطب اللسان رہتے ہیں اور ہزاروں ایسے بھی ہیں جو ان گدھوں کو دل کی گہرائی سے پسند کرتے ہیں جن کے سروں پر سینگ نہیں ہوتے اور اتفاق سے ان کے پچھلے حصے میں دم بھی نہیں ہوتی۔ آپ یقین کریں ایسے فن کاروں کو پسند کرنے والوں کی تعداد بھی ہمارے ملک میں اچھی خاصی ہے۔ اور اسطرح کے بے وقوف بھی ہمارے ملک میں بستے ہیں جو بشیر بدر جیسے شاعروں کی شاعری کے بارے میں بہت غلط نقطۂ نظر رکھتے ہیں جب کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ بشیر بدر جس مشاعرے میں ہوتے ہیں وہ مشاعرہ آل انڈیا مانا جاتا ہے اور اس مشاعرے کو ہیجڑے تک اہمیت دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن صبح ہی صبح مجھ سے ایک شخص کہنے لگا کہ یار بشیر بدر جب پڑھتے ہیں تو مجھے ان کی صورت دیکھ کر کراہیت ہوتی ہے۔ انکے پڑھنے کا انداز انتہائی غلیظ ہے۔ میں سچ مچ بگڑ گیا۔ اس وقت سڑک پر کوئی اینٹ موجود نہیں تھی ورنہ میں اس کے ضرور ماردیتا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے غور کیا تو مجھے اتنا ضرور محسوس ہوا کہ بشیر بدر کے پڑھنے کا انداز غلیظ نہ سہی لیکن اس کو دیکھ کر نہ جانے کیوں کراہیت محسوس ہوتی ہے اور شریف لوگوں کو خواہ مخواہ اُبکائی آجاتی ہے۔ ایک بہت ہی معزز قسم کے انسان جو عقل وخرد کے اعتبار سے اپنے محلے کے نیم شریف لوگوں سے ایک ڈپلوما بھی حاصل کرچکے ہیں اور جنہیں شاعروں کو سمجھنے کی خاصی مہارت قدرت کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ وہ بھی ایک مرتبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ بشیر بدر نے اپنی زندگی صرف ایک ہی شعر اچھا کہا۔

اُجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہوجائے

میں نے ان سے عرض کیا یہ تو تمہاری زیادتی ہے کہ تم نے صرف ایک ہی شعر کو اچھا کہا۔ جب کہ ان کے سیکڑوں اشعار ایسے بھی ہیں کہ جو کسی کے سمجھ میں نہیں آتے پھر بھی لوگ انہیں داد دیتے ہیں۔

وہ بولے۔ برخوردار مشاعروں میں جو واہ واہ ہوتی ہے اس کا کوئی

اعتبار نہیں۔ وہ واہ واہ تو لوگ اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے بھی کرتے ہیں اگر واہ واہ نہیں کریں گے تو دنیا یہ سمجھے گی کہ سامعین اردو اور فارسی سے نابلد ہیں اس لئے اپنی حماقت وجہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے بھی لوگ داد دیتے ہیں اور مکرر کہہ کر اتنا تو ثابت کر ہی دیتے ہیں کہ وہ لفظ مکرر کا مطلب سمجھتے ہیں۔ کیا سمجھے؟

میں نے کہا۔ فی الحال تو میں کچھ نہیں سمجھا رات کو بستر پر لیٹ کر آپ کی بات پر غور کروں گا۔ میری مشکل یہ ہے کہ جو بات میرے دن میں سمجھ میں نہیں آتی وہ رات کو خود بخود بلکہ خواہ مخواہ بھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

جی ہاں۔ تو میں یہ عرض کررہا تھا کہ روزنامہ راشٹریہ سہارا میں ملک زادہ جاوید صاحب کا مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس کی ابتدا اس شعر سے کی گئی ہے۔

کتنی آسانی سے مشہور کیا ہے خود کو
میں نے اپنے سے بڑے شخص کو گالی دی ہے

چلئے ملک زادہ صاحب بات تو آپ کی سولہ آنے درست لیکن اس میں بیچارے بشیر بدر کا قصور کیا ہے۔ انہوں نے نہ جانے کتنے پاپڑ بیل لئے، نہ جانے کتنے مشاعروں میں وہ دندنائے لیکن انہیں انفرادیت کی دوشیزہ نصیب نہ ہوسکی۔ خود کو میرٹھ کے شاستری نگر میں لٹوا کر اور اپنے گھروالوں کی آبرو داؤ پر لگا کر بھی وہ مقبول نہ ہوسکے۔ وہ مسلمانوں میں مقبول ہونا نہیں چاہتے تھے، مسلمانوں کی تعداد ہی کتنی ہے اور سچے پکے مسلمان تو گنے چنے ہیں ان میں اگر کسی کو مقبولیت مل بھی جائے تو پھر بھی گھر کی مرغی دال برابر ہی رہتی ہے۔ وہ خود کو مضبوط کرنا چاہتے تھے ان فرقہ پرستوں کی نظروں میں جو اگرچہ ہندوستان میں ہنڈیا میں نمک کے برابر ہیں لیکن جن کی گھن گرج سے بشیر بدر جیسے لوگ دن دہاڑے متاثر ہوجاتے ہیں اور رات کے اندھیروں میں منصوبہ بندی بھی کرگزرتے ہیں ان کی آنکھ کا تارا بننے کے لئے انہوں نے میرٹھ کے شاستری نگر میں خود کو براہ راست لٹوادیا اور اپنے اہل خانہ کی ناموس بھی از خود برباد کرادی تاکہ یہ ان کی نظروں میں کسی طرح محبوب ہوجائیں کیونکہ جب ان پر سب کچھ گزر گئی تو انہوں نے اس وقت مسلمانوں ہی کے بارے میں اپنی زبان کھولی اور ان ہی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اور ان فرقہ پرستوں کی تعریف کی جنہوں نے ان کے گنجے سر پر مٹی کا تیل لگا کر گھنٹوں مالش کی تھی۔ ہائے افسوس اتنی ساری قربانی دینے کے باوجود وہ فرقہ پرستوں کی آنکھ کا تارا نہ بن سکے اور فرقہ پرستوں نے یہ بھی کہہ کر نظر انداز کردیا کہ جو شخص اپنی قوم کا نہ ہوا وہ ہمارا کیا ہوگا۔ اس کے بعد ان کی شاعری کا رخ کچھ ایسا رہا کہ جس میں مسلمان ہی نشانہ بنے تھے اور فرقہ پرستوں کی وہ کم تھپتھپاتے تھے۔ دراصل ان کو ان فرقہ پرستوں سے بہت امیدیں تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ بھی اسی طرح مشہور ہوجائیں جس طرح اس دنیا میں ہر وہ انسان مشہور ہوجاتا ہے جو مشہور ہونے کیلئے اپنا سب کچھ، اپنا ایمان اپنا اپنی عقل، غرضیکہ سب کچھ ہی داؤ پر لگادے۔ دیکھا جائے بشیر بدر کا کوئی قصور نہیں قصور اسی قوم کا ہے کہ جس نے ان کی شاعری کو ٹھکرادیا۔ چلئے اگر ان کی شاعری ٹھوکر ماردینے کے قابل بھی تھی تب بھی قوم کو مصلحت سے کام لینا چاہئے تھا۔ اس قوم نے ابوالکلام آزاد سے لے کر کریم چھاگلا کسے کسے برداشت نہیں کیا ہے اگر ہم بشیر بدر کو انگیز کرلیتے اور ان کو بھی کسی قابل ازراہ مصلحت سمجھ لیتے تو ہمارا یہ شاعر گمراہ نہ ہوتا اور شہرت ومقبولیت کے چکر میں آکر وہ حرکتیں نہ کربیٹھتا جو آج وہ کرنے پر مجبور ہے۔

بشیر بدر کو معلوم ہے کہ راون برا سہی مشہور تو ہوا۔ ابوجہل بدترین سہی آج تک اس کا نام زندہ ہے، سلمان رشدی بدنام زمانہ سہی لیکن شاہ سرخیوں میں تو رہتا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ جب گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکل رہا ہے تو ڈبے کو ذرا سا ٹیڑھا کرلیں۔ اب انہوں نے ڈبے کو ذرا سا ٹیڑھا کرکے گھی برآمد کرنے کی جو کوشش کی ہے تو قوم بگڑ گئی۔ اور اخباروں کو مراسلے روانہ کرنے لگی۔ بے شک انہوں نے شہرت حاصل کرنے کیلئے اپنے بڑوں کو گالیاں دینی شروع کردی ہیں لیکن اس سے انہیں نقد فائدہ یہ پہنچا ہے کہ وہ قوم جو یہ سمجھ رہی ہے تھی کہ بشیر بدر موت سے پہلے وفات پاچکے اس قوم کو یہ پتہ چل گیا کہ بشیر بدر ابھی بقید حیات ہیں اور وہ ابھی تک پاپڑ بیلنے میں مصروف ہیں۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

"ایک بار پھر بشیر بدر کے حالیہ بیان نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اس سے قبل بھی موصوف نے کئی بار مذہب اسلام پر ڈنک مارے ہیں۔"

مراسلہ نگار سے ہماری عرض ہے کہ بشیر بدر پر تنقید کے ڈونگرے برسانے سے پہلے خود اپنی عقل کی طرف بھی دیکھ لیں کہ وہ آپ سے کیسے کیسے کام کرارہی ہے اور وہ آپ کو کیسے کیسے مسائل میں الجھا رہی ہے۔ بشیر بدر ہوں یا کوئی اور مخلوق اپنی خلقت اور جبلت سے کون محفوظ رہ سکتا ہے بقول فلاسفہ۔ جبل گردد جبلت نہ گردد۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے لیکن کسی کی فطرت اور خصلت نہیں بدل سکتی۔ گدھے کو آپ جامعہ ملیہ میں

باقاعدہ داخل کرادیجئے اور اس کی کمر پر انگریزی اور عربی کی کتابیں لاد دیجئے لیکن وہ گدھا ہی رہے گا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نہیں بن سکتا۔ کسی کتے کو کسی ایسی درسگاہ میں داخل کردیجئے جہاں گفتگو اور بات چیت کرنے کا ڈھنگ سکھایا جاتا ہو اور جہاں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہو کہ کسی سے ملاقات کرکے اس کا دل اپنی گفتگو سے کس طرح جیتا جاسکتا ہے اس کے بعد اس کتے کو کسی ایسے شخص کے سامنے لے جاکر کھڑا کردیجئے جس نے کالی شیروانی اور کشمیری ٹوپی پہن رکھی ہو۔ یہ کتا اپنی مادری زبان میں بھونکنا شروع کردے گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اعلیٰ یونیورسٹی کا فارغ التحصیل ہوکر بھی کتا ہی ہے اور وہ صرف بھونک ہی سکتا ہے۔ اس کتے سے یہ امید کرنا کہ اردوئے معلّٰی میں گفتگو کرے گا صرف نادانی ہے۔ بشیر بدر جس خصلت کے انسان ہیں اور ان کا ڈھانچہ جس انداز کا ہے اس سے ہم یہ امید نہیں کرسکتے کہ وہ مسلمانوں کے لئے کوئی ایسی زبان استعمال کرینگے جس سے پھول برستے ہوں، نیم کے پیڑ پر آم نہیں آتے اور کیکر کے درخت پر گلاب نہیں اُگتے، بھلا بشیر بدر جو شاید پیدا ہی اس لئے ہوئے ہیں کہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کریں انہیں ذہنی تکلیف پہنچائیں۔ ان سے یہ امید کرنا کس طرح درست ہے کہ وہ مسلمانوں کی عزت افزائی کریں گے اور کوئی بات زبان سے نکالیں گے جو مسلمانوں کے لئے حوصلہ بخش ہو وہ جب بھی بولیں گے اپنی مادری زبان میں بولیں گے اور ان کی مادری زبان کیا ہے اس سے بھی باخبر ہیں۔ اب رہا ڈنک مارنے کی بات تو بچھو اور بھڑ جیسے جانور مخلوقات کے بوسے نہیں لیتے وہ تو ڈنک ہی مار سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی ان کی فطرت ہے۔ بچھو کو کتنی ہی اعلیٰ تربیت دے لیں اور سانپ کو آپ کتنی ہی مہذب سوسائٹی میں صدیوں تک بٹھالیں لیکن انہیں جب بھی موقعہ ملے گا یہ ڈنک مارنے اور ڈسنے سے باز نہیں آئیں گے تو پھر ہمارے مراسلہ نگار اس بات کی تمنا کیوں کرتے ہیں کہ بشیر بدر جیسے لوگ ڈنک مارنے سے باز آجائیں اگر وہ بے چارے اپنی فطرت سے باز آبھی جائیں تو وہ کتنے دن زندہ رہ سکیں گے۔؟

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

"بار بار متنازعہ بیان دے کر اہل اسلام کو نشانہ بنانا ان کی مذہب سے بے تعلق اور پست ذہنیت کو اُجاگر کرتا ہے۔"

میں عرض کروں گا کہ بشیر بدر اپنی پیدائش کے پہلے ہی دن سے دین اسلام سے نابلد ہیں ان سے ہم اس بات کی امید ہی کیوں کریں کہ وہ دین اسلام کے قصیدے پڑھیں گے اور میں تو یہ بھی عرض کرنے سے باز نہیں آؤں گا کہ دین اسلام ایک خوددار اور غیرت مند مذہب ہے۔ یہ مذہب ایسے ایسے لوگوں کو خود منہ نہیں لگاتا۔ اس مذہب کے چاہنے والے اس دنیا میں کھربوں ہیں وہ بشیر بدر جیسے لوگوں کو کیوں منہ لگائے؟ دوسری بات یہ ہے کہ آج تک کسی تقریب میں بشیر بدر نے خود کو مسلمان نہیں بتایا ہے وہ صرف نام ہی سے مسلمان سمجھے جاتے ہیں ان کی شکل بھی مسلمانوں جیسی نہیں ہے تو پھر مسلمان اتنے باؤلے کیوں ہیں کہ وہ ان کو مسلمان سمجھیں اور جب وہ مسلمان نہیں ہیں تو پھر ان سے یہ توقع کرنا کہ وہ اسلام کے گن گائیں گے کہاں کی دانش مندی ہے۔ رہی پست ذہنیت کی بات تو اور بھی بہت سے شاعر ایسے ہیں کہ وہ بھی اپنی پست ذہنیت کو اُجاگر کرتے ہیں ان کے خلاف واویلا کیوں نہیں کیا جاتا۔ ان کے خلاف مراسلے بازی کیوں نہیں ہوتی ان کے پتلے کیوں نہیں جلائے جاتے۔ ان کے خلاف شوروغل کیوں نہیں ہوتا۔ اس ملک میں پست ذہنیت لوگوں کی کمی نہیں ہے اور وہ سب چین وآرام سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اگر بشیر بدر نے بھی اپنی پست ذہنیت کا مظاہرہ کردیا ہو تو ایسی کونسی قیامت آگئی کہ ہر طرف صف ماتم بچھ گئی اور ہر طرف بیان بازی کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔ جب کہ بیان دینے والے سبھی لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ بشیر بدر صرف مردم شماری کے اعتبار سے مسلمان ہیں۔ انہوں نے زندگی میں اپنی زبان سے ایک بار بھی خود کو مسلمان نہیں بتایا ہے اور ان کے دوسرا کلمہ تک یاد نہیں ہے۔ ایسے لوگ اگر اسلام کے خلاف کوئی بیان دے بھی دیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ سلمان رشدی نے انسان ہوتے ہوئے کئی بار کتوں کی طرح بھوں بھوں کی تو اسلام کا کیا گھس گیا۔؟ ہاں اتنا اندازہ ضرور ہوگیا کہ انسانوں میں کچھ ایسے بھی پیدا ہوجاتے ہیں جو جسامت کے اعتبار سے آدمی ہی لگتے ہیں لیکن جو عقل کے اعتبار سے گدھے، دل کے اعتبار سے نیولے اور زبان کے اعتبار سے سگ بے لگام ہوتے ہیں ان کی بھوں بھوں سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لوگ خود ہی یہ ثابت کردیتے ہیں کہ وہ کتنی گندگی میں ہیں۔ اسلام ایسے لوگوں کو خود بھی اپنے قابل نہیں سمجھتا پھر ان کی کسی بات پر واویلا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے دیوبند کے ہر محلے میں ایسے بہت سارے کتے دن چھپتے ہی گھومنا اور گشت کرنا شروع کردیتے ہیں جو ہر شریف آدمی کو دیکھ کر بھونکنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں لیکن ہم نے آج تک کسی بھی انسان کو ان کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر بشیر بدر جیسے لوگوں کی کسی بھی ایسی بات کا نوٹس لینا جس سے ان کی اپنی فطرت کی غمازی ہوتی ہے عقل مندی کی اور انسانیت نوازی کی کونسی

قسم ہے۔؟

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"وہ مسلم پرسنل لاء اور اردو رسم الخط کو تبدیل کرنے کی ماضی میں وکالت کر چکے ہیں۔"

اس سے کیا فرق پڑتا ہے اُردو زبان کے ذریعہ بشیر بدر بلاشبہ اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں اور اپنے گھر کا چولہا جلاتے ہیں اپنی بیوی بچوں کے مسائل حل کرتے ہیں۔ اردو زبان کا سہارا لے کر وہ نون تیل ادرک جیسی چیزوں سے نمٹتے ہیں لیکن وہ اردو زبان کے پروپرائٹر نہیں ہیں کہ وہ جس طرح چاہیں اردو زبان کی درگت بنالیں۔ اردو زبان کا اپنا ایک وجود ہے اس کا اپنا ایک وقار ہے، اردو زبان بشیر بدر جیسے شاعروں کے کسی بیان سے اپنا بانکپن کھونے والی نہیں ہے۔ ایسے ایسے بشیر بدر نہ جانے کتنے اُبھرے اور آج اُن کا نام تک کوئی لینے والا نہیں ہے ان کی قبروں تک کے نشان مٹ چکے ہیں اور اُردو زبان بفضل خداجوں کے توں زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گی۔ بشیر بدر جیسے شاعروں کا خود اپنا رسم الخط بدل جائے گا وہ خود فنا ہو جائیں گے لیکن اردو زبان کا کچھ گھٹنے والا نہیں ہے۔ اب رہی مسلم پرسنل لاء کو بدلنے کی بات تو وہ تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی آسمان پر تھوکنے کی کوشش کرے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کے اپنے تھوک کی چھینٹیں اسی کے منہ پر آکر گرتی ہیں، آسمان کا کیا بگڑتا ہے۔ بعض لوگ جو آئینوں کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے چہرے پر اتنے بہت سارے داغ رکھتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر اچھے خاصے رذیل آدمی کو بھی اُبکائی آجاتی ہے۔ یہ لوگ اپنے چہرے کے سڑے ہوئے داغوں کو ختم نہیں کر سکتے اسلئے تو آئینوں کے خلاف ہی غل غپاڑہ کرنے لگتے ہیں۔ ذرا سوچیں اس طرح کے شور وغل سے آئینوں کا کیا بگڑتا ہے۔ ان کی آب وتاب پر کیا فرق پڑتا ہے؟ بشیر بدر جیسے لوگ اگر مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کی بات کریں یا مسلم پرسنل لاء کی مخالفت میں اچھل کود کرتے دکھائی دیں تو اس میں مسلم پرسنل لاء کا کیا بگڑتا ہے اس کی آبرو اور اس کی عظمت میں کیا کمی آتی ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہوتا ہے کہ غل غپاڑہ مچانے والے لوگ ارباب باطل کی آنکھ کا تارا بن جاتے ہیں اور ارباب باطل ایسے لوگوں کو گود لینے کی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ بشیر بدر نے اگر اسی طرح کی منفعت کی خاطر کچھ اُلٹا سیدھا بک دیا ہے تو شریعت یا اردو کا کچھ نہیں بگڑے گا البتہ بشیر بدر کسی فرقہ پرست کے پتر ضرور بن جائیں گے اور ان کے چرچے اسی طرح بعض گلیوں اور کوچوں میں ہونے لگتے ہیں جس طرح کے چرچے سکندر بخت اور عبدالکریم چھاگلا کے ہوا کرتے تھے اگر ایسا بھی ہے تب بھی ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ ہمارا شاعر دونوں طرف سے لوٹ مار کر رہا ہے وہ اردو کے نام پر اردو والوں سے بے منت لے رہا ہے اور رسم الخط بولنے کے نام پر وہ اہل ہنود سے اپنا بھتہ وصول کر رہا ہے۔ وہ بشیر بدر نام رکھ کر اہل اسلام کے سامنے جھولی پھیلائے کھڑا ہے اور مسلم پرسنل لاء کی تبدیلی کی بات کر کے وہ اپنا مخنتانہ غیر مسلم بھائیوں سے وصول کر رہا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں حکمت عملی اور اس کا نام لغت کی مجبوریوں کی حساب سے دوغلی پالیسی بھی ہے لیکن چونکہ ہمارا اپنا ہے اس لئے دوغلی پالیسی کو نظر انداز کر کے صرف حکمت عملی کی بات ہمیں کرنی چاہئے اور ہمیں ہر حال میں اپنے شاعر کی عزت کرنی چاہئے۔ کچھ بھی سہی جب وہ میرٹھ کے شاستری نگر میں لئے تھے وہ صرف اس لئے کہ ان کا نام بشیر بدر تھا۔ اگر وہ اپنا نام اپنے حلئے کے مطابق شری واستو رکھ لیتے تو کس کی مجال تھی کہ انہیں اور ان کے بیوی بچوں کو ٹچ کرتا۔ انہوں نے اندر کی دیواروں پر خواہ رام اور کرشن کی تصویر لگا رکھی ہوں لیکن جب ان کے گھر کے دروازے پر "هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ" لکھا ہوا ہے تو ہمیں انہیں عزت دینی چاہئے اور ان کی اس طرح کی حرکتیں اس لئے برداشت کر لینا چاہئے کہ ہمارے نام کے مسلم بھائی کی جیب گرم ہو رہی ہے اور بدنامی کے راستوں سے اس کو من چاہی شہرت حاصل ہو رہی ہے۔

مراسلہ نگار نے بشیر بدر کا یہ جملہ بھی نقل کیا ہے۔

"میں پیغمبروں سے لے کر شیطان بھی مشہور شخصیات کی نقل کر سکتا ہوں۔"

پیغمبروں کی نقل کا دعویٰ تو انہوں نے غلط کیا ہے اور یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے وہ پیغمبروں کی نقل باطنی طور پر تو کیا کرتے ان سے تو ظاہری طور پر بھی پیغمبروں کی نقل نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ ظاہری طور پر نقل کرتے تو کم سے کم ان کے چہرے پر ایک عدد ڈاڑھی ضرور ہوتی۔ دنیا جانتی ہے کہ کوئی بھی پیغمبر اس دنیا میں ایسا مبعوث نہیں ہوا جس کے چہرے پر ڈاڑھی نہ ہو۔ البتہ جہاں تک شیطان کی نقل کرنے والی بات ہے تو اس میں انہوں نے سو فی صد سچ بولا ہے۔ وہ شیطان کی نقل کرنے میں یکتائے زمانہ بھی اگر خود کو کہیں تو کسی عقل مند کو ان کی مخالفت کا حق نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں بشیر بدر صاحب نے کسر نفسی سے کام لیا ہے۔ وہ شیطان کی نقل کیا کریں گے شیطان تو خود ان کی نقل کر کے اپنا بھرم بنائے ہوئے ہے۔ جی ہاں بشیر بدر اس معاملے میں ان ہی شہرہ آفاق آدمیوں میں شامل ہیں

جن کے بارے میں ارسطو کے نانا جان نے یہ کہا تھا۔

ہم کو آتی ہے ہنسی حضرت انسان پر
فعل بد تو خود کرے لعنت کرے شیطان پر

بشیر بدر کا یہ دعویٰ کرنا کہ وہ شیطان کی نقل کرتے ہیں شیطان کا قد گھٹانے کے برابر ہے۔ یہ بات اگر شیطان کو گراں گزر گئی تو نہ جانے بشیر بدر کے خلاف کونسا ہنگامہ شروع ہو جائے گا کیونکہ کوئی بھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے چیلے اس سے آگے بڑھنے کی بات کریں لیکن شیطان غالبًا برا نہیں مانے گا۔ کیونکہ شیطان جو گر بشیر بدر جیسے انسانوں سے سیکھے ہیں ان کا وہ خود بھی معترف ہے اور وہ خود بھی ایسے لوگوں کی قدر کرتا ہے جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو کر اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور فرقہ پرستوں کو خوش رکھنے کے لئے اپنے کپڑے اُتار کر اچھل کود کر لیتے ہیں۔

مراسلہ نگار نے ایک حقیقت سے اور بھی پردہ ہٹا دیا ہے۔ وہ یہ کہ۔

"وہ ایک ایسی سیاسی پارٹی کے رکن ہیں جس نے بھارت کے مسلمانوں پر آزادی کے بعد سے ہی نشانہ سادھا ہوا ہے۔"

کاش مراسلہ نگار نے ہوش سے کام لیا ہوتا تو ایک شاعر کی اصلی زندگی سے وہ پردہ ہٹانے کی حرکت نہ کرتے۔ لیک مراسلہ نگار نے مشہور زمانہ فلسفی ارسطا طالیس کا یہ شعر نہیں سنا۔

پردے میں رہنے دو پردہ نہ ہٹاؤ
پردہ جو ہٹ گیا تو بھید کھل جائے گا

اور اب انہوں نے بھید کھول ہی دیا ہے یا دوسری زبان میں یوں کہئے کہ جب انہوں نے بیچ چوراہے کے بھانڈا پھوڑ دیا ہے تو پھر اب کہنے اور سننے کو باقی ہی کیا رہ گیا ہے۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ بشیر بدر شاعر کم اور سیاسی زیادہ ہیں اور فرقہ پرستوں میں بذریعہ شاعری نہیں بلکہ بذریعہ سیاست اپنا مقام بنائے ہوئے ہیں اور ایسی پارٹی کے ممبر بھی ہیں جس کا مقصد حیات ہی مسلمانوں کو اور ان کے مذہب کی مخالفت کرنا ہے تو پھر بشیر بدر کو بے قصور ہی سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ بشیر بدر کی جب صحبت ہی غلط ہے اور ان کا اٹھنا بیٹھنا جب ان لوگوں کے ساتھ ہے جو مسلمانوں کو گالی دینا اپنے مذہب کا ایک حصہ سمجھتے ہیں اور جن کے اپنے مذہب کے ساتھ بھی پالیسی یہ ہے کہ منہ پہ رام بغل میں چھری تو پھر بشیر بدر کیسے سدھرے رہ سکتے ہیں۔ بشیر بدر کوئی کنول کا پھول نہیں ہیں جو کیچڑ میں بھی صاف شفاف رہتا ہے یہ تو ایک انسان ہیں اور انسان بھی ایسے کہ جس کی تربیت قطعاً غیر اسلامی ہے جو انسان غیروں میں پیدا ہوا ہو اور غیروں ہی میں پروان چڑھا ہو اس سے اپنائیت کی توقع کرنا ہی فضول ہے۔ بشیر بدر جب کسی فرقہ پرست پارٹی کے رکن ہیں تو ان کے زبان سے اسلام کیلئے پھول نہیں جھڑ سکتے اور پھول جھڑیں بھی کیسے اگر اندر پھول ہوں گے تو تب ہی تو پھول باہر آئیں گے۔ جس انسان کے جسم میں کانٹے بھرے ہوئے ہوں وہ جب بھی قے کرے گا کانٹے ہی منہ سے برآمد ہوں گے۔ بشیر بدر جیسے لوگ دراصل اپنے نام کی وجہ سے زیادہ بدنام ہیں۔ اگر یہ اپنا نام بدل کر منوج کمار یا سیتارام جیسا کوئی نام رکھ لیں تو پھر سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے۔ کیونکہ بشیر بدر خود کو فرقہ پرستوں سے الگ نہیں کر سکتے خواہ وہ دین اسلام سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے الگ ہو جانا پسند کریں گے۔ کیونکہ دین اسلام مرنے کے بعد جنت کا وعدہ کرتا ہے یعنی انسان کے اعمال اگر اچھے ہوئے تو مرنے کے بعد اس کو جنت ملے گی، حور وغلمان عطا ہوں گے، شرابِ طہور میسر آئے گی اور رہنے کیلئے یاقوت ومرجان کے بنے ہوئے محل عطا ہوں گے اور فرقہ پرست پارٹیاں اپنے ممبروں کو بالخصوص ان ممبروں کو جو اسلام جیسے مذہب سے پیچھا چھڑا کر ان کی کٹیا میں پہنچے ہوں اسی زندگی میں بالکل نقد ساز وسامان عطا کرتی ہے۔ حوریں اور غلمان ہر طرح کے لباس بھی بشیر بدر جیسے لوگوں کو بخشے جاتے ہیں، شراب طہور نہ سہی ٹھرا ہی سہی، بشیر بدر جیسے لوگوں کو صبح شام پلائی جاتی ہے اس کے علاوہ بھی نہ جانے کیا کیا انہیں نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے بشیر بدر جیسے لوگ اس کو دور اندیشی سمجھتے ہیں کہ آج کی سوکھی ہوئی روٹی کل کے پراٹھے سے اچھی ہے، آج کی کالے رنگ کی اپسرا کل کی اس حور سے لاکھ درجے بہتر ہے جس کا صرف وعدہ ہے اور وعدے کا کیا بھروسہ؟ اور اگر بھروسہ کر بھی لیں تو ان کے اعمال اس لائق کہاں ہیں کہ جنت کی حوریں عطا ہوں۔ دین اسلام کے دعوے تو جب ہی پورے ہوں گے جب مسلمان کی نیت بھی صحیح، سوچ وفکر بھی صحیح، عمل بھی صحیح ہو اور زبان بھی ٹھیک ہو۔ جب کہ فرقہ پرستوں سے بہر صورت ملتا ہے۔ بلکہ یہاں ان لوگوں کو زیادہ ملتا ہے جن کی نیت بھی خراب ہو جن کے اعمال ہی سڑے ہوئے ہوں جن کی زبان بھی غلیظ ہو اور جن کی سوچ وفکر بھی جانوروں کی سوچ وفکر جیسی ہو چنانچہ آپ دیکھ لیں تو گڑیا جیسے لوگوں کی چاندی خوب بن رہی ہیں، لوگ انہیں سروں پر اٹھائے پھر رہے ہیں ایسے لوگوں کو دیکھ کر ہی بشیر بدر جیسے لوگوں کو لالچ آجاتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ لالچ کتنی بری بلا ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ بشیر بدر جیسے لوگوں کے خلاف مراسلے لکھتے وقت ان بے چاروں کی

مجبوریاں بھی سمجھیں ان کی شاعری ایسی نہیں ہے جس کی بدولت یہ شاہ سرخیوں میں رہ سکیں۔ ان کے اعمال بھی ایسے نہیں ہیں جن کی وجہ سے انہیں حوریں اور شراب طہور عطا ہو سکے۔ اس لئے یہ خود کو مشہور ومقبول کرنے کے لئے دین اسلام کی توہین کر بیٹھتے ہیں اس گناہ کے ارتکاب سے یہ شاہ سرخیوں میں بھی آجاتے ہیں اور انہیں کچھ حوریں بھی عطا ہو جاتی ہیں اور کچھ غلمان بھی۔ اور وہ شراب جسے کہتے ہیں انگور کی بیٹی وہ تو ان کو منکوں میں بھر بھر ملتی ہے اور پھر سچ تو یہ ہے کہ دین اسلام کا ایسے لوگوں کی حرکتوں یا فقروں سے گھستا ہی کیا ہے۔ ہاتھی کو دیکھ کر کتے بھونکتے ہیں اس میں ہاتھی کا کیا گھس جاتا ہے ہاں دیکھنے والوں کے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ کتا کسے کہتے ہیں اور اس کی اصلیت کیا ہے، کتا اگر نہیں بھونکے گا تو اپنے وجود سے لوگوں کو کیسے خبردار کرے گا اسی طرح کچھ شاعر کچھ لیڈر، کچھ خبط الحواس قسم کے دھرم زدہ لوگ وقتاً فوقتاً اپنے وجود کی نشاندہی کرنے کے لئے انسان ہو کر بھی کتے کی تقلید کرنے کی غرض سے بھونکتے رہتے ہیں۔

کیونکہ ان کی مادری زبان ہی کچھ ایسی ہے کہ جب وہ بولتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ بھونک رہے ہوں اور چونکہ ہمارے بشیر بدر کا جینا مرنا ایسے ہی لوگوں کے ساتھ ہے تو ان کی زبان بھی گندی ہو گئی ہے۔ یہ بھی اب جب بولتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بھونک رہے ہوں۔ اب یہ تو ایک زبان کی مجبوری ہے اس میں بشیر بدر کا کیا قصور؟ جیسا منہ ہوگا ایسی ہی زبان ہوگی اور جب زبان گندی ہو جائے گی تو انسان کوٹ پتلون پہنے یا شیروانی زبان کھولتے ہی اس کی پول کھل جائے گی کیونکہ وہ اپنی زبان کے سامنے خود بھی مجبور اور بے بس ہے۔ ایسے مواقعات پر مراسلہ نگاروں کو بشیر بدر جیسے لوگوں کو غیر مکلف سمجھ کر نظر انداز کر دینا چاہئے۔ کیا ہم کتے بلیوں کو نظر انداز نہیں کرتے؟ کیا ہم پاگلوں اور دیوانوں کو نظر انداز کر کے زندگی نہیں گزارتے تو پھر بشیر بدر جیسے لوگوں کے خلاف لکھنے لکھانے کو کیوں ضروری سمجھتے ہیں۔ جب کہ یہ کوئی معیاری لوگ نہیں ہوتے۔ صرف معمولی درجے کے شاعر ہوتے ہیں اور ایسے شاعر ہر گلی کوچے میں حشرات الارض کی طرح پیدا ہو رہے ہیں اور خودرو گھاس کی طرح اُگ رہے ہیں۔

مراسلہ نگار نے اپنے مراسلے میں علماء سے اس بات کی اپیل کی ہے کہ علماء اس موضوع سے متعلق شرعی نقطہ نظر کی وضاحت کریں اور بشیر بدر کی حقیقی پوزیشن کو واضح کریں۔

عجیب سی بات ہے بھلا علماء کس طرح بشیر بدر کی حقیقی پوزیشن واضح کر سکیں گے۔ ایک شاعر جو لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے عجیب عجیب طرح صورت بنا کر شعر پڑھتا ہے جو اس انداز سے پڑھنے کا گر بھی جانتا ہے جو انداز مسخروں سے مستعار لیا جاتا ہے۔ جو شاعر نہ صرف یہ پابندی وقت کے ساتھ اپنی ڈاڑھی کو صاف کراتا ہے اور ان فرقہ پرستوں کی خوشنودی کے لئے ایک سال میں ایک ہزار مرتبہ دین اسلام کا مذاق اُڑاتا ہے جو اپنی زندگی کبھی نہ نماز کا قائل رہا نہ کسی اور عبادت کا جو اپنی مادری زبان میں شیطان کی نقل کرنے کا دعویدار ہے علما اس کی حقیقی پوزیشن کو کیا اور کیوں ظاہر کریں۔ جو شخص خود کو مسلمان کہتا ہو خواہ وہ مسلمان نہ ہو اس کے بارے میں تو علماء کو کچھ کہنے کا حق ہے لیکن جو شخص خود کو مسلمان ہی نہ کہتا ہو اس کے بارے میں فتوے اور مسئلے اُچھالنے سے کیا فائدہ۔ یہ دنیا اقراری مجرم کے بارے میں گواہوں اور شہادتوں کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔ بشیر بدر کی اصل خوبی یہی ہے کہ وہ اقراری مجرم ہیں اور اقراری مجرم کم سے کم دوسروں کو بہت سی زحمتوں سے بچا لیتا ہے۔ اگر ہم اس خوبی پر نظر رکھیں تو بشیر بدر جیسے کیسے بھی سہی دیکھنے میں نہ سہی محسوس کرنے میں عمدہ محسوس ہوں گے۔

ہماری مراسلہ نگار سے التجا ہے کہ سلمان رشدی ہوں یا بشیر بدر یا کوئی اور یہ سب لوگوں کی نظروں میں آنے کے لئے قلابازیاں کھاتے ہیں اور وہ کردار ادا کرتے ہیں جو سرکس کے خاندانی جوکر ادا کرتے ہیں۔ ان کی مجبوریوں کو سمجھیں اور ان پر رحم کھائیں، ایسے لوگ مرتے ہی مختلف قسم کی کٹھنائیوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ کم سے کم انہیں اس دنیا کی حد تک تو اچھلنے دیجئے۔

خدا ہی جانے یہ خبر صحیح ہے یا غلط لیکن غیر معتبر ذرائع سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ بشیر بدر کی کچھ حرکتوں سے متاثر ہو کر کچھ بندروں نے ایک عالمی اجلاس بندروں کا طلب کیا ہے اور اس میں یہ مسئلہ زیر غور رہے گا کہ یہ شاعر لوگ ہماری حیثیت عرفی کیوں ختم کر رہے ہیں۔ نقل کرنا غیر معیاری قسم اچھل کود کرنا اور بھی وہ حرکتیں کرنا جو ہمارا آبائی ورثہ ہے، اس ورثہ کو جب کوئی ہم سے چھیننے کی کوشش کرتا ہے تو ہمیں اس کی انسانیت پر شبہ ہوتا ہے۔ ہمیں ایسے لوگوں کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے اور ان کے خلاف ان کی زندگی میں کوئی مرثیہ لکھنا چاہئے۔ ممکن ہے کہ یہ خبر غلط ہو لیکن یہ خبر صحیح ہے کہ بشیر بدر مشاعروں میں اپنا اثر جو پہلے سے بے اثر تھا بالکل ہی کھو بیٹھے ہیں۔ (یار زندہ صحبت باقی)

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُر نور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہٗ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جا سکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جا رہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۶ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے سے پہلے نظر ڈالیں

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جنوری	قمر و زہرہ	قران	۵۴_۱۷
۲ جنوری	شمس و مریخ	تثلیث	۵۱_۱
۲ جنوری	قمر و زحل	مقابلہ	۳۴_۹
۲ جنوری	قمر و مریخ	تربیع	۴_۱۲
۲ جنوری	قمر و مشتری	تربیع	۳۰_۱۵
۳ جنوری	قمر و عطارد	تسدیس	۱۳_۱۷
۴ جنوری	شمس و مشتری	تسدیس	۴۵_۱۳
۵ جنوری	قمر و زہرہ	تسدیس	۴۰_۱۷
۶ جنوری	قمر و زحل	تثلیث	۴۰_۱۲
۷ جنوری	قمر و عطارد	تثلیث	۴۶_۱۲
۸ جنوری	قمر و زحل	تربیع	۳۵_۱۷
۹ جنوری	قمر و مشتری	مقابلہ	۵۴_۶
۹ جنوری	قمر و شمس	تثلیث	۴۵_۱۰
۱۱ جنوری	قمر و زحل	تسدیس	۴۶_۵
۱۳ جنوری	قمر و عطارد	مقابلہ	۴۰_۲۱
۱۴ جنوری	شمس و مریخ	قران	۲۸_۵
۱۵ جنوری	مریخ و مشتری	مقابلہ	۵۶_۱۴
۱۶ جنوری	قمر و مریخ	تربیع	۲۶_۱۰
۱۷ جنوری	قمر و زہرہ	قران	۱_۲۱
۱۸ جنوری	قمر و مشتری	تسدیس	۳۵_۲۳
۱۹ جنوری	قمر و عطارد	تثلیث	۱_۱۷
۲۰ جنوری	قمر و زحل	تسدیس	۲۲_۲۱
۲۱ جنوری	قمر و زہرہ	تربیع	۳_۱۹
۲۲ جنوری	قمر و شمس	تربیع	۴۲_۲۰
۲۳ جنوری	زہرہ و مریخ	تثلیث	۴۵_۲۱
۲۴ جنوری	قمر و مریخ	مقابلہ	۲۱_۳
۲۵ جنوری	قمر و زحل	تثلیث	۲۸_۱۴
۲۸ جنوری	زہرہ و مشتری	تسدیس	۳۰_۱۰
۲۹ جنوری	قمر و زحل	مقابلہ	۵۴_۱۶
۳۰ جنوری	قمر و مریخ	تربیع	۲۱_۱۴

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم فروری	قمر و زہرہ	تسدیس	۴۴_۵
۲ فروری	زحل و مشتری	تربیع	۵۱_۵
۳ فروری	[illegible]	تسدیس	۲۶_۲
۴ فروری	[illegible]	تربیع	۴۹_۱۵
۵ فروری	[illegible]	تربیع	۵۹_۱۱
۶ فروری	عطارد و مریخ	تربیع	۳۸_۹
۶ فروری	شمس و مشتری	تربیع	۴۶_۲۳
۷ فروری	قمر و زحل	تسدیس	۱۳_۲
۸ فروری	قمر و عطارد	تثلیث	۳۳_۲۰
۱۰ فروری	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۹_۷
۱۱ فروری	قمر و زحل	قران	۳۷_۲۲
۱۲ فروری	قمر و مشتری	تربیع	۵۳_۲۱
۱۳ فروری	قمر و مریخ	تربیع	۱۸_۱۷
۱۴ فروری	قمر و عطارد	مقابلہ	۴۵_۱۷
۱۴ فروری	زہرہ و مشتری	تسدیس	۵۴_۱۸
۱۵ فروری	قمر و مشتری	تسدیس	۴_۱۱
۱۸ فروری	قمر و زہرہ	تربیع	۳۰_۲
۱۹ فروری	شمس و مریخ	تربیع	۳۰_۲۱
۲۰ فروری	قمر و مشتری	قران	۱_۱۱
۲۱ فروری	قمر و مریخ	مقابلہ	۸_۱۱
۲۲ فروری	قمر و عطارد	تربیع	۴۴_۲۳
۲۳ فروری	قمر و شمس	تسدیس	۱۰_۲۲
۲۴ فروری	قمر و مشتری	تسدیس	۲۱_۲۱
۲۵ فروری	قمر و زہرہ	قران	۵۲_۵
۲۵ فروری	قمر و مریخ	تثلیث	۱_۲۲
۲۶ فروری	قمر و زحل	مقابلہ	۵۲_۵
۲۶ فروری	قمر و مشتری	تربیع	۴۶_۲۱
۲۷ فروری	قمر و مریخ	تربیع	۱۴_۲۳
۲۸ فروری	قمر و شمس	قران	۰۰_۶
۲۸ فروری	مریخ و زحل	تسدیس	۵۰_۲۳

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم مارچ	عطارد و زہرہ	تسدیس	۲۲_۳
کیم مارچ	قمر و عطارد	قران	۳۲_۹
۳ مارچ	قمر و زہرہ	تربیع	۱۳_۱۳
۴ مارچ	قمر و مشتری	مقابلہ	۱۸_۵
۵ مارچ	قمر و عطارد	تسدیس	۴۵_۱۳
۶ مارچ	قمر و مریخ	قران	۲۵_۱۱
۷ مارچ	قمر و شمس	تربیع	۴۶_۱
۹ مارچ	قمر و شمس	تثلیث	۴۵_۱۶
۱۱ مارچ	زہرہ و زحل	مقابلہ	۱_۰۰
۱۱ مارچ	قمر و مریخ	تسدیس	۳۲_۱۳
۱۲ مارچ	قمر و مشتری	تربیع	۶_۵
۱۳ مارچ	قمر و عطارد	مقابلہ	۳۱_۱۶
۱۵ مارچ	قمر و شمس	مقابلہ	۵_۵
۱۶ مارچ	قمر و زحل	تسدیس	۱۷_۲
۱۸ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۳۷_۱۳
۱۹ مارچ	عطارد و مریخ	تربیع	۳۹_۶
۲۰ مارچ	قمر و زحل	تثلیث	۴۹_۲۲
۲۱ مارچ	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۰_۲۱
۲۲ مارچ	قمر و عطارد	تسدیس	۳۱_۲۰
۲۳ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۵۹_۴
۲۵ مارچ	شمس و زحل	تثلیث	۳۳_۱۲
۲۶ مارچ	قمر و مشتری	تربیع	۵۱_۶
۲۶ مارچ	قمر و مریخ	تثلیث	۳۷_۸
۲۷ مارچ	زہرہ و مریخ	تثلیث	۱۰_۸
۲۸ مارچ	قمر و مشتری	تثلیث	۵۴_۶
۲۸ مارچ	قمر و مشتری	مقابلہ	۳۳_۱۳
۲۹ مارچ	شمس و مریخ	تسدیس	۲_۱۵
۲۹ مارچ	قمر و زحل	تسدیس	۵۷_۲۳
۲۹ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۲_۷
۳۰ مارچ	قمر و شمس	تربیع	۲۶_۱۵

فہرست نظرات برائے عاملین

قران

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
کیم جنوری	قمر و زہرہ	۵۴_۵	شام
۱۴ جنوری	شمس و مریخ	۲۸_۵	صبح
۱۷ جنوری	قمر و زہرہ	۱_۹	رات
۱۱ فروری	قمر و زحل	۳۷_۱۰	رات
۲۰ فروری	قمر و مشتری	۱_۱۱	دن
۲۵ فروری	قمر و زہرہ	۵۲_۵	صبح
۲۸ فروری	قمر و شمس	۰۰_۶	صبح
کیم مارچ	قمر و عطارد	۳۲_۹	صبح
۶ مارچ	قمر و مریخ	۲۵_۱۱	دن

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۲ جنوری	شمس و مریخ	۵۱_۱	رات
۶ جنوری	قمر و زحل	۴۰_۱۲	دوپہر
۷ جنوری	قمر و عطارد	۴۶_۱۲	دوپہر
۹ جنوری	قمر و شمس	۴۵_۱۰	صبح
۱۹ جنوری	قمر و عطارد	۱_۵	شام
۲۳ جنوری	زہرہ و مریخ	۴۵_۹	رات
۲۵ جنوری	قمر و زحل	۲۸_۲	دوپہر
۸ فروری	قمر و عطارد	۳۳_۸	رات
۲۵ فروری	قمر و مریخ	۱_۱۰	رات
۹ مارچ	قمر و شمس	۴۵_۴	شام
۲۵ مارچ	شمس و زحل	۳۳_۱۲	دوپہر
۲۶ مارچ	قمر و مریخ	۳۷_۸	صبح
۲۷ مارچ	زہرہ و مریخ	۱۰_۸	صبح
۲۸ مارچ	قمر و مشتری	۵۴_۶	صبح

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۳ جنوری	قمر و عطارد	۱۳_۵	شام
۴ جنوری	شمس و مشتری	۴۵_۱	رات
۵ جنوری	قمر و زہرہ	۴۰_۵	شام
۱۱ جنوری	قمر و زحل	۴۶_۵	صبح
۱۸ جنوری	قمر و مشتری	۳۵_۱۱	رات
۲۰ جنوری	قمر و زحل	۲۲_۹	رات
۲۸ جنوری	زہرہ و مشتری	۳۰_۱۰	صبح
کیم فروری	قمر و زہرہ	۴۴_۵	صبح
۳ فروری	قمر و شمس	۲۶_۲	رات
۷ فروری	قمر و زحل	۱۳_۲	رات
۱۴ فروری	زہرہ و مشتری	۵۴_۶	شام
۱۵ فروری	قمر و مشتری	۴_۱۱	دن
۲۳ فروری	قمر و شمس	۱۰_۱۰	رات
۲۴ فروری	قمر و مشتری	۲۱_۹	رات
۲۸ فروری	مریخ و زحل	۵۰_۱۱	رات
کیم مارچ	عطارد و زہرہ	۲۲_۳	رات
۵ مارچ	قمر و عطارد	۴۵_۱	دوپہر
۱۱ مارچ	قمر و مریخ	۳۳_۱	دوپہر
۱۶ مارچ	قمر و زحل	۱۷_۲	دوپہر
۲۳ مارچ	قمر و عطارد	۳۱_۸	رات
۲۳ مارچ	قمر و مشتری	۵۹_۴	رات
۲۹ مارچ	شمس و مریخ	۲_۱	دوپہر
۲۹ مارچ	قمر و زحل	۲_۳	دوپہر
۲۹ مارچ	قمر و زہرہ	۵۷_۱۱	رات

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۲ جنوری	قمر و مریخ	۴_۱۲	دن
۲ جنوری	قمر و مشتری	۴۰_۳	شام
۸ جنوری	قمر و زحل	۳۵_۵	شام
۲۱ جنوری	قمر و زہرہ	۳_۷	شام
۲۲ جنوری	قمر و شمس	۴۲_۸	رات
۳۰ جنوری	قمر و مریخ	۲۱_۲	دوپہر
۴ فروری	قمر و زحل	۳۸_۹	صبح
۵ فروری	قمر و شمس	۴۶_۱۱	رات
۶ فروری	عطارد و مریخ	۱۳_۲	رات
۶ فروری	شمس و مشتری	۳۰_۸	رات
۱۲ فروری	قمر و مشتری	۵۳_۹	رات
۱۳ فروری	قمر و مریخ	۱۸_۵	شام
۱۸ فروری	قمر و ز	۳۰_۲	رات
۱۹ فروری	شمس و مریخ	۱_۱۱	دن
۲۲ فروری	قمر و عطارد	۴۴_۱۱	رات
۲۶ فروری	قمر و مشتری	۴۶_۹	رات
۲۷ فروری	قمر و مریخ	۱۴_۱۱	رات
۳ مارچ	قمر و زہرہ	۱۳_۱	دن
۷ مارچ	قمر و شمس	۴۶_۱	رات
۱۲ مارچ	قمر و مشتری	۶_۵	صبح
۱۸ مارچ	قمر و زحل	۳۷_۱	دن
۱۹ مارچ	عطارد و مریخ	۶_۵	صبح
۲۶ مارچ	قمر و مشتری	۵۱_۶	صبح
۳۰ مارچ	قمر و شمس	۲۶_۳	دوپہر

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۲ جنوری	قمر و زحل	۳۴_۹	صبح
۹ جنوری	قمر و مشتری	۵۴_۲	رات
۱۵ جنوری	مریخ و مشتری	۵۴_۲	دوپہر
۲۴ جنوری	قمر و مریخ	۲۱_۳	رات
۱۰ فروری	قمر و زہرہ	۱۹_۷	صبح
۱۴ فروری	قمر و عطارد	۴۶_۵	شام
۲۱ فروری	قمر و مریخ	۸_۱۱	دوپہر
۲۶ فروری	قمر و زحل	۵۲_۵	صبح
۴ مارچ	قمر و مشتری	۱۸_۵	صبح
۱۱ مارچ	زہرہ و زحل	۰۰_۱	رات
۱۴ مارچ	قمر و عطارد	۶_۶	شام
۱۵ مارچ	قمر و شمس	۵_۵	صبح
۲۱ مارچ	قمر و زہرہ	۱۴_۹	رات
۲۸ مارچ	قمر و مشتری	۳۴_۱	دوپہر

☆ ☆ ☆ ☆

شرف شمس کا اور قیمتی عمل

شرف شمس : انتہائی قیمتی وقت ہے اس وقت کے لئے ''لوح شمس'' کا ایک اور قیمتی عمل پیش کیا جارہا ہے تا کہ طلسماتی دنیا کے باصلاحیت قارئین اس عمل سے فائدہ اٹھاسکیں۔

یہ عمل فروانی دولت، حصول عزت وعظمت، حصول اقتدار اور حصول مراتب ومناصب کے لئے مخصوص ہے۔ اس نقش کو اگر سونے کے پترے پر بنائیں تو بہتر ہے ورنہ سنہرے کاغذ پر تحریر کریں۔ اگر سونے کے پترے پر بنائیں تو یہ بات یاد رکھیں کہ پترے کا وزن ۶ رگرام سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ دوران عمل متعلقہ دھونی ضرور لیں۔

جو صاحب اپنے لئے لوح شمس کی تیاری کا ارادہ کریں وہ اپنے نام کے اعداد اور اپنے والدین کے نام کے اعداد جمع کریں۔ اپنے مکمل نام کے اعداد لیں اور والدین کے مختصر نام کے اعداد شامل کریں۔

مثلاً کسی کا نام سرفراز ہے۔ والدہ کا نام نجمہ خاتون اور والد کا نام محمد زبیر ہے تو اپنے پورے نام سرفراز حمد کے اعداد لیں۔ والدہ کے نام میں صرف نجمہ کے اور والد کے نام میں صرف زبیر کے اعداد شامل کریں۔ اس کے بعد اس میں ۷۸۶، ۲۷۱۲، ۱۲۸۶ر اور ۱۹۴۹۹ر اعداد بھی جوڑ لیں۔ نقش کے اوپر والے حصے پر ''یااللہ'' دائیں بائیں یالطیف، یاقوی اور نقش کے نیچے یاعزیز لکھیں۔ نقش تیار کرنے کے بعد اس پر چالیس مرتبہ سورۂ شمس دم کردیں۔ نقش کو سنہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ اگر اس نقش کو نوچندی اتوار کے دن سورج طلوع ہوتے وقت مشرق کی طرف رخ کرکے اپنے بازو پر باندھیں تو بہتر ہے۔ انشاءاللہ یہ نقش ترقی رزق اور حصول عزوجاہ کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

نقش کی چال اپنے عنصر کے اعتبار سے منتخب کریں۔ اپنے نام کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کریں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک بچے تو آتشی چال سے اگر ۲ بچیں تو بادی چال سے اگر ۳ بچیں تو آبی چال سے اور اگر صفر بچے تو خاکی چال سے نقش پر کریں۔

قران قمر ومشتری

بتاریخ ۲۰ رفروری ۱۱ ربجکر ایک منٹ دن۔

یہ وقت تسخیر خلائق اور عقل وذہانت، کامیابی امتحان میں اضافے کے لئے خاص ہے۔ مندرجہ ذیل دو نقش اس وقت تیار کریں۔ ایک نقش کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں اور ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ دونوں کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ درمیان کے خانے میں اپنا مقصد لکھیں۔ مثلاً برائے تسخیر، برائے قوت حافظہ، برائے کامیابی امتحان وغیرہ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹۴۸	۳۱۵۸۴	۱۱۸۴۴
۱۹۷۴۰		۲۷۶۳۶
۲۳۸۸	۱۵۷۹۲	۷۸۹۶

قران قمر وزہرہ

بتاریخ ۲۵ رفروری بوقت ۵ بجکر ۵۲ منٹ صبح

یہ وقت میاں بیوی کی محبت کے لئے اور دو دلوں کو جوڑنے کے لئے بے حد قیمتی ہے۔ اس قت دو نقش تیار کریں ایک کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں اور ایک نقش طالب اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ دونوں ہی نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاودود	یاوھاب	یاعزیز
یاعزیز	یاودود	یاوھاب
یاوھاب	یاعزیز	یاودود

تسدیس زہرہ ومشتری

بتاریخ ۲۸ رجنوری بوقت ۱۰ ربج کر ۳۰ منٹ صبح

یہ وقت دفع غضب حکمران وافسران اور تسخیر خلائق کے لئے

قیمتی ہے۔ درمیان کے خانے میں اپنا مقصد لکھیں۔ نقش کو سیدھے بازو پر ہرے کپڑے میں پیک کرکے باندھ لیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۶۶	۲۱
۲۵		۵۹
۵۲	۲۸	۴

تسدیس قمر ومشتری

بتاریخ ۲۴ رمارچ بوقت ۴ بجکر ۵۹ منٹ صبح

یہ نقش خاص طور پر ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن کا ستارہ مشتری ہو اور ان کے لئے حالات اچھے نہ ہوں، ہر کام میں رکاوٹ پیش آتی ہو، ہر معاملے میں پریشانیاں کھڑی ہوتی ہوں، اخراجات اور مسائل پیچھا نہ چھوڑتے ہوں، ان کے علاوہ اگر کوئی اور خاص قصد ہو جس میں کامیابی نہ ملتی ہو تو ان کے لئے یہ عمل انشاءاللہ کارگر ثابت ہوگا۔

طریقہ اس عمل کا یہ ہے کہ اپنا نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکالیں اور ان میں ۱۱۲ کا اضافہ کردیں۔ اس عمل میں نیا قلم، نئی دوات استعمال کریں اور گلاب وزعفران سے نقش پر کریں۔ پھر نقش پورا کرکے ۱۸۲ مرتبہ یاباسط پڑھیں اور نقش پر دم کردیں اور اس نقش کو اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔ انشاءاللہ کامیابی ملے گی۔

نقش عظیم

اس نقش کو تحویل آفتاب کے وقت تیار کریں۔ اگر چاندی کی لوح پر کندہ کریں تو افضل ہے ورنہ سفید کاغذ پر گلاب وزعفران سے لکھیں۔ لکھنے سے پہلے تازہ وضو کریں۔ دو نفلیں پڑھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر نقش لکھیں اور نقش لکھتے وقت اپنا رخ جانب مشرق کرلیں۔ اس نقش کے بے شمار فائدے ہیں۔

- جس شخص کے پاس یہ نقش ہوگا وہ تمام آفات ومصائب اور آفات سے انشاءاللہ محفوظ رہے گا۔
- مشکلات کیسی بھی درپیش ہوں گی اس نقش کی برکت سے انشاءاللہ رفع ہوجائیں گی۔
- جادو سے حفاظت رہے گی۔
- اگر جادو کی لپیٹ میں آگیا ہوگا تو اس سے نجات مل جائے گی۔
- اگر کوئی جسمانی مرض ہوگا تو انشاءاللہ رفع ہوجائے گا۔
- لوگوں میں مقبولیت ملے گی۔
- مخالفین پر رعب قائم ہوگا۔
- حاسدین اور بدخواہوں کی زبان بندی ہوگی۔
- کاروبار میں اضافہ ہوگا۔
- نئے روزگار کے دروازے کھلیں گے۔
- گھر میں خیر وبرکت ہوگی۔
- نحوستیں دور ہوں گی۔
- قرضوں سے نجات ملے گی۔
- اگر اپنا قرض دوسروں پر ہوگا تو اس نقش کی برکت سے انشاءاللہ وصول ہوجائے گی۔
- غرضیکہ اس نقش سے ہزاروں فائدے ایسے ہوں گے کہ جس کی توقع بھی نہیں ہوگی۔ چند فائدے صرف نمونتاً لکھ دئے گئے ہیں۔
- یہ نقش بزرگوں کا خاص عطیہ ہے جسے بطور خاص ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔

نقش عظیم یہ ہے۔

۷۸۶

حضرت جبرائیل علیہ السلام

۳۱۷۱۶۴	۳۱۷۱۷۸	۳۱۷۱۷۵	۳۱۷۱۷۲
۳۱۷۱۷۶	۳۱۷۱۷۱	۳۱۷۱۶۵	۳۱۷۱۷۷
۳۱۷۱۷۰	۳۱۷۱۷۳	۳۱۷۱۸۰	۳۱۷۱۶۶
۳۱۷۱۷۹	۳۱۷۱۶۷	۳۱۷۱۶۹	۳۱۷۱۷۴

حضرت عزرائیل علیہ السلام

حضرت اسرافیل علیہ السلام

حضرت میکائیل علیہ السلام

اس نقش کو استعمال کرنے سے پہلے سو روپے خیرات کردیں۔

تثلیث زہرہ ومریخ

رات ۹ بجکر ۴۵ منٹ پر۔ ۲۳ جنوری کو زہرہ ومریخ کی تثلیث ہوگی۔

زہرہ عورت ہے اور مریخ مرد لہٰذا یہ عمل ان میاں بیوی کے لئے ہے جن میں ناچاقی ہو یا ایک ساتھ نہ رہتے ہوں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نام طالب معہ والدہ اور نام مطلوب معہ والدہ کے اعداد نکالیں، محبت کے ۴۵۰ عدد لیں پھر آیت زُیِّنَ للناس کے عدد ۹۱۵۸ لیں اور ذیل کی چال میں دئے گئے طریقہ سے نقش پر کریں عین اسی طرح عمل تیار کریں جس طرح لکھا گیا ہے۔

رفتار نقش۔

۱۳	۱۰	۷	۴
۳	۸	۹	۱۴
۱۲	۱۵	۲	۵
٦	۱	۱٦	۱۱

(۱) مطلوب کے نام معہ والدہ کے اعداد کو خانہ اول میں رکھیں اور ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۲ میں لکھیں پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۳ میں لکھیں پھر ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۴ میں لکھیں۔

(۲) نام طالب معہ والدہ کے اعداد کو خانہ ۵ میں لکھیں ان میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ٦ میں، پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۷ میں پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۸ میں لکھیں۔

(۳) خانہ ۹ میں محبت کے اعداد ۴۵۰ لکھیں اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۰ میں لکھیں پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۱ میں لکھیں، پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۲ میں لکھیں۔

(۴) اب خانہ ۴، ۷، ۱۰ کے اعداد کو جمع کر کے ۹۱۵۸ سے تفریق کریں اور حاصل عدد کو خانہ ۱۳ میں لکھیں پھر ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۵ میں لکھیں پھر ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱٦ میں لکھیں، نقش پر ہو جائے گا۔ اب پڑتال کے لئے اس کے کسی بھی چار خانوں کو جمع کریں گے تو میزان ۹۱۵۸ ہی ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو نقش غلط ہوگا۔

اب اسے مثال کے ذریعے سمجھا دیتا ہوں۔

مثلاً طالب محمد احمد بن فیروزہ = ۴۵۳

مطلوب ناہید بنت روشن = ۲٦٦

مقصد محبت = ۴۵۰

نقش یہ ہوگا۔

۷۴۹۷	۴۷۲	۲۹۷	٦۹۲
٦۷۰	۵۱۹	۴۵۰	۷۵۱۹
۵۱٦	۷۵۴۱	٦۴۸	۴۵۳
۴۷۵	٦۲٦	۷۵٦۳	۴۹۴

اس کے نیچے یہ عزیمت لکھیں۔

اللھم اجمع بینی (نام طالب معہ والدہ) وبین (نام مطلوب معہ والدہ) یاجامع المفردین بتول پاک زین للناس حب الشھوت من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذالک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب۔

سورہ آل عمران کی ۱۴ویں آیت ہے۔ زیر زبر کی ضرورت نہیں۔ دو نقش بنائیں ایک کو طالب اپنے گلے میں ڈالے اور دوسرے نقش کو حرارت دے جیسے جیسے وقت گزرے گا مطلوب ملنے اور حاضر ہونے کے لئے بے قرار رہے گا اور یہ حقیقت ہے کہ مطلوب حاضر ہوگا۔

تسدیس زہرہ ومشتری

۱۴ر فروری ٦ بجکر ۴۵ منٹ پر زہرہ ومشتری کی تسدیس ہوگی یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے اور طلب محبوب ومطلوب اور تسخیر مستورات میں طاقت ور اثر رکھتی ہے۔ زہرہ برج اسد میں ہے اور مشتری برج جوزا میں ہے یہاں زہرہ طاقت ور ہے ایک تو زہرہ اپنے برج میں فرح میں مقیم میں دوسرے زہرہ کے برج اوج سے مشتری سعد نظروں سے اسے دیکھ رہا ہے اگر کسی شخص کی مخصوص جگہ شادی نہیں ہوتی یا محبوب بے رخی سے پیش آتا ہے یا ناچاقی ہو چکی ہے یا محبوب کے والدین کی تسخیر مطلوب ہے یا کوئی دوست ناراض ہے تو یہ عمل دے گا عورت کی تسخیر ہو تو سطر مطلوب میں حُب کا لفظ استعمال کریں اور مرد کی تسخیر ہو تو مسخر کا لفظ استعمال کریں۔ اس عمل کو نظر سے تقریباً تین گھنٹہ بعد کریں یعنی صبح ۸ر بج کر ۳۰ منٹ پر کریں یہ دونوں ستارے سعد ہیں اور جلالی ہیں اس لئے احتیاط سے عمل کریں۔

زہرہ کا بخور عطر حنا ہے مشتری کا بخور صندل سرخ ہے۔ صندل کو بوقت عمل کوئلوں پر ڈال کر خوشبو روشن کریں۔ وقت مقررہ پر غسل کریں صاف کپڑے پہنیں اور عطر خوب لگائیں کہ ہر دو خوشبو سے کمرہ

مہک جائے۔ علیحدہ جگہ پر سفید چادر بچھا کر مندرجہ ذیل چالیس نقش زعفران سے کابی یا سرکنڈے کے قلم سے لکھیں۔

۱۵۴	۱۵۹	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۵	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۱	۱۵٦

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	٦

اس رفتار کے مطابق نقش پر کریں اس رفتار کو اگر مدنظر نہ رکھا گیا تو نقش بے کار ہوگا۔ کاغذ کے ایک طرف تو نقش ہوگا دوسری طرف یہ شکل ہر نقش کی پشت پر ہوگی۔
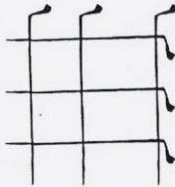
جب چالیس نقش پورے ہو جائیں تو ان کو ایک طرف رکھ دیں اور اب اکتالیسواں نقش لکھیں مگر اس نقش میں ایک اضافہ ہوگا وہ یہ کہ خانہ نمبر ۵ میں مطلب بھی لکھنا ہوگا اس لئے اس نقش کا درمیانی خانہ بڑا بنائیں مثلاً تسخیر کے لئے الحب فلاں بن فلاں (طالب) علیٰ حب فلاں بن فلاں (طالب) اسے صندل سرخ کی دھونی دے کر عطر میں معطر کر کے موم جامہ کر کے یا تعویذ میں بند کرا کے پہن لیں انشاءاللہ چالیس دنوں میں مراد پوری ہوگی۔ چالیس نقوش کو آٹے میں لپیٹ کر ایسے پانی میں ڈال دیں جس میں مچھلیاں ہوں یہ کام جب چاہیں کریں لیکن زیادہ دیر نہ کریں۔

☆ ☆ ☆

شرف شمس

آفتاب دورہ فلک طے کرتا ہوا جب برج حمل کے ۱۹ درجہ پر پہنچتا ہے تو اسے شرف کا درجہ حاصل ہوتا ہے تو فلکی اثرات کے لحاظ سے یہ ایک پر تاثیر اور بلند ترین مقام ہوتا ہے جس کی تاثیر مخصوص الفاظ و اسماء کے ذریعہ مخصوص شکل میں اہل جفر منتقل کر دیتے ہیں۔ وہ شکل جو اسی شرف کے وقت ابھرے گی جس کے پاس ہوگی اس کو سرفرازی دے گی اور بلند مرتبہ پہنچنے کے لئے اسباب تیار کرے گی۔ اس کارگر عالم اسباب میں قدرت کا ایک سبب ہوگی۔ اس کے فوائد یہ ہیں۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی عہدے پر قائم ہے مگر مسلسل کئی سالوں سے اس کو ترقی نہیں ملی تو ترقی پائے گا۔

(۲) ملازمت میں کسی کو جائز مقام نہیں ملا تو وہاں ترقی پائے گا۔

(۳) اگر حصول ملازمت میں یا افسران اس کی طرف توجہ نہیں دیتے تو وہ ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

(۴) اگر کسی جگہ اس کا حق مارا گیا ہے تو وہ اپنے حق کو حاصل کرے گا۔

(۵) اگر کوئی حقیر اور بے اعتبار شخص ہے کہ نہ معاشرہ میں کوئی مقام ہے اور نہ دوستوں اور اعزاء میں عزت ہے تو وہ مکرم ہو جائے گا۔

(۶) اگر کوئی اکابر زمانے میں سے ہے اور حکومت میں اسے کوئی مقام نہیں تو وہ مقام عزت اور مرتبہ حاصل کرے گا۔ تمام بزرگ واشراف اور اعیان زماں اس کے مطیع و فرماں بردار ہوں گے۔ اس کے حکم سے تجاوز نہ کریں گے اور سختی، تندہی ار متکبرانہ انداز میں اس سے پیش نہ آئیں گے۔

(۷) طلب وجاہ حشمت کے طالبوں کو نصیب کی یاوری ہوگی۔

(۸) اگر کوئی چاہے کہ جس مرتبہ پر ہے وہ تبدیل نہ ہو یا عظمت وجلال اس کا قائم رہے تو وہ بھی آرزو پوری ہوگی۔ غرض یہ ہے کہ شمس تمام کواکب میں شہنشاہ کا مرتبہ رکھتا ہے اور تمام کواکب اس کے گردش کرتے رہتے ہیں۔ پس اسی قسم کی روحانیت حسب مراتب ہر شخص کو ملے گی۔ جس کے پاس اس شمس کے شرف کا طلسم یا لوح ہوگی۔ یہ لوح ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ موجودہ مخدوش بے رحم، بے عزت اور اندیشہ زبان مال و دولت کے دور میں ہر شخص کے پاس ہونی چاہئے۔ اللہ چاہے گا تو وہ نہ صرف مامون و محفوظ رہے گا بلکہ مراتب درجات ترقی حاصل کرے گا۔ عزت پائے گا۔

دوران عمل

زعفران، صندل سرخ اور عود کا بخور جلائیں۔ اپنے کپڑوں پر عطر گلاب لگائیں۔ جب ساعت شروع ہو تو لوح کندہ کرلیں۔ کاغذ ہو تو اس پر زعفران سے لکھ لیں۔ صاحب حیثیت لوگ سونے کی بنائیں۔ شمس کی دھات سونے یا چاندی کی بنوائیں اور اس پر سونے کا ملمع کروائیں۔ اگر کوئی شخص چاندی کی تختی بھی نہ بنوا سکے تو سنہرا کاغذ لیں۔ اس کی پشت پر زعفران سے لکھ لیں۔ کاغذ اور دھات کی لوح میں تاثیرات تو یکساں ہوں گی۔ مگر فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ دھات سریع الاثر ہوتی ہے۔ کاغذ کی لوح آہستہ آہستہ کام کرتی ہیں البتہ کندہ کرنے والے کو چاہئے کہ خود ہی باوضو تیز نوک دار چیز سے دبا کر لکھ لیں۔ اگر کسی کندہ کرنے والے کے پاس جائیں تو باوضو ہو اور وقت مقررہ کا خیال رکھے۔

میں گزشتہ کئی برسوں سے ایک اسم کو کام میں لاتا ہوں۔ **یاالہ الالھہ الرفیع جلالہ** یہ اسمائے اربعین میں دوسرا اسم ہے اس سے مراتب حاصل ہوتے ہیں اور میرے برسوں کے تجربات میں سے ہے۔ اس کے عدد ۹۷۴ ہیں اور اس کا مربع ذوالکتابت میں نے خود ترتیب دیا ہے اور اسی سے ہر سال کا کام لیتا ہوں۔ اسے بھی سمجھا دوں۔

شمس آتشی ہے اس لئے اس مربع کی رفتار بھی آتشی ہوگی۔ رفتار نقش کی دی جاتی ہے۔ اس کے مطابق نقش کو پر کرنا ہوگا۔ نقش (۱) میں جو ذیلی خانوں میں اعداد تھے۔ ان اعداد کے مطابق اسماء لے کر نقش (۲) کو ترتیب دیا ہے۔ یعنی بجائے اعداد کے اسم الٰہی لکھے جائیں گے۔ اب یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے کہ آپ نقش (۱) تیار کریں یا نمبر (۲) تیار کریں۔ دونوں کی تاثیرات ایک ہی ہوں گی۔

رفتار

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۳	۱۳
۲	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

(۱) نقش ذوالکتابت

۷۸۶

یاالہ	الالھہ	الرفیع	جلالہ
۳۹۲	۶۸	۴۸	۴۶۶
۶۷	۳۸۹	۴۶۹	۴۹
۴۶۸	۵۰	۶۶	۳۹۰

(۲) نقش ذوالکتاب مع اسم الٰہی

۷۸۶

یاالہ	الا لھہ	الرفیع	جلالہ
طالب نصیر	حکم	ماجد	شاھد قیوم
محیط	نادر صمد	رحیم صانع	واحد حی
قدیر قدیم	اول احد	اللہ	رفیق

البتہ اسمائے الٰہی اعتبار سے لکھے گئے ہیں اور کوئی فرق نہیں۔

نقش کے اضلاع **قولہ الحق ولہ الملک** سے تیار کریں۔ و پر لوح کے ۷۸۶ اور اسم مؤکل اسمائے شمس **ابرثا صبرثا صارثا صورثا** لکھیں۔ نیچے **وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** اور لوح کی پشت پر لکھیں۔ **اَللّٰهُمَّ سخرت جمیع خلقک کما سخرت سلیمان علیہ السلام** وہ لوگ جو سنہرے کاغذ پر لکھیں گے۔ پشت نقش پر سنہری جانب لکھ نہ سکیں گے۔ اس لئے وہ نقش کے نیچے ہی یہ دعا لکھ دیں۔

جب یہ لوح تیار ہو جائے تو سرخ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ رکھ چھوڑیں اور آنے والے اتوار کا انتظار کریں۔ اس اتوار کی صبح کو کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں سے طلوع شمس کا نظارہ ہو سکے۔ جب تک قرص آفتاب نظر نہ آئے سورۂ شمس پارہ ۳۰ کو پڑھتے رہیں جب قرص نظر آ جائے تلاوت بند کریں اور دعا کریں۔

اے اللہ العالمین اس سورج کی طرح مجھے بھی بلندی سے عظمت و شہرت دے اور اپنے اس اسم اعظم کی برکت سے جس کی لوح میرے پاس ہے۔ خلقت میں عزت و توقیر دے، دولت دے مجھے منبع فیض رسانی بنا۔

اس کے بعد گھر آ کر ریشمی سرخ کپڑے میں سی لیں۔ پھر موم جامہ کریں۔ تعویذ بند کرالیں اور سرخ دھاگہ ڈال کر گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں یا جیب میں رکھیں۔ انشاء اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں اثرات ملاحظہ میں آئیں گے۔

آپ نے کام مکمل کر لئے اور نعمت قبضہ میں کر لی۔ خدا کا شکر ادا کریں کہ اس نے موقع حاصل کرنے کی توفیق دی اور شیطان کی عذر داری سے محفوظ رکھا۔

چند عرصہ صبر کریں اور لوح کو خود ہی کام کرنے دیں۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے کہ صبر کرنے سے کوئی موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا تو اس کو چاہئے کہ اس اسم کو ہر روز فجر کی نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھا کرے اور اگر ہر روز پندرہ ہزار بار پڑھ کر چالیس دن پورے کرے تو تمام خلقت مطیع ہو اور حامل غنی ہو۔ اگر کوئی شخص اس اسم کی دعوت دینا چاہے تو نصاب اس کا ایک ہزار اسی بار زکوۃ، چار ہزار پانچ سو بار عشر بیس ہزار، دو سو پچاس بار، بذل سات ہزار بار، ختم ایک ہزار دو سو بار ہے۔ دعوت صغیر میں قفل دور مدور موافق تعداد بذل اور ختم کے ہے۔ دوران دعوت بخور جلائے۔ خوشبو کا استعمال رکھے۔ انشاء اللہ نفوس قدسیہ سے موانست پیدا ہوگی۔ درجات و مقامات عالم حقیقی اور معارف یقینی حاصل ہوں اور تمام جہاں کی سیر کرائیں۔ دوران عمل فضولیات سے پرہیز کرے اور ہر شغل میں متوجہ نہ ہوتا کہ حضوری دعوت سے باخبر رہے۔ بہر حال یہ منزلیں تو وہ طے کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق ریاضت دی ہو۔ ہر شخص کے بس کا کام نہیں۔

TILISMATI DUNIYA
(URDU MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND-247554 (U.P.)
R.N.I.66796/92, RNP/SHN/139/2006-08
طلسماتی دنیا دیوبند
ماہنامہ شریک حیات دیوبند
ہر گھر کیلئے .... گھر بھر کیلئے
شریک حیات
عورتوں کی نفسیات سے پردے ہٹائے گا اور بتائے گا
بنت حوا کی فطرت کیا ہے
شریک حیات
شریک حیات
پڑھکر آپ جان جائیں گے کہ اچھی
شریک حیات کیسی ہوتی ہے
شریک حیات
شریک حیات
بتائے گا کہ مشرقی اور مغربی عورت میں کیا فرق ہے
عورتیں فریب کیوں دیتی ہیں
شریک حیات
پڑھکر آپ کو یہ جانکاری ملے گی کہ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد
ایک لڑکی کو زندگی کس طرح گزارنی چاہیے
شریک حیات میں
ہر ماہ پڑھئے تازہ ترین غزلیں، افسانے، آپ بیتیاں
ہر ماہ ازدواجی زندگی سے متعلق اپنے سوالوں کے جوابات اور اپنی زندگی کی دوسری الجھنوں کا حل پڑھئے
ادب، نفسیات، ازدواجیت، ہنرمندی، دستکاری، علم اعداد، علم نجوم، علم قیافہ، اور دوسرے پراسرار علوم کا مطالعہ کرنے کیلئے شریک حیات دیکھئے
شریک حیات اپنی نوعیت کا منفرد اور عجیب وغریب رسالہ ہے
آج ہی اپنے بک اسٹال سے رابطہ قایم کریں یا براہ راست ہمیں لکھیں
سالانہ زرتعاون RS.120/=
فی کاپی RS.10/=
ہمارا پتہ ماہنامہ شریک حیات محلّہ ابوالمعالی دیوبند یو-پی فون نمبر 01336-224455
DANISH AAMRI